THE BOOK WAS
DRENCHED

Noise Book

TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222518
UNIVERSAL LIBRARY

شرح

کتاب دیوان ذوق

جسکو

[illegible] ٹیچر [illegible] اینگلو عربک ہائی اسکول [illegible]

[illegible] تاریخ ملک [illegible] جلالی [illegible]

[illegible] گنبد [illegible] جغرافیہ [illegible]

[illegible] شرح [illegible] مرتب کیا

[illegible] حق تالیف [illegible]

[illegible] داس [illegible] تاجر کتب دہلی بازار دریبہ [illegible]

درمیان ۱۸۹۱ء

مطبع افتخار دہلی میں منشی محمد ابراہیم صاحب کے اہتمام [illegible] چھپا

قیمت [illegible] رجسٹری شدہ محصول [illegible]

۱۵۲۳۴۶ ۶۰۔

اِعلان

یہ کتاب حضرت ظلِ سبحانی خلد مکانی محمد سراج الدین ابوظفر بہادر شاہ بادشاہ دہلی کے اُستاد ملک الشعرا
خاقانی ہند شیخ محمد ابراہیم مرحوم و مغفور متخلص بہ ذوق کے دیوان کی غزلیات کے اُن ۰۰۷ اشعار
کی شرح کا مجموعہ ہے جن میں مضمون کی دقّت یا فارسی ترکیبیں یا اُردو محاورے یا مختلف علوم و فنون
کی اصطلاحیں یا قصہ طلب باتیں پائی گئیں - میری دانست میں اُردو زبان دانی کے لئے
کوئی نظم کی کتاب تلاش کی جائے تو دیوان ذوق سے بہتر نہ ملیگی - جہاں تک ہوسکا ہے بتا
موصوف نے نصیحت و عبرت جیسے دو مصلح اخلاق مضامین کو عشقیہ دلچسپیوں کے پیرایہ میں لیا
عروس شعر کو اُردو زبان کی خوبیوں اور محاوروں کے لباس سے شوکت دی ہے نظمی صنائع
کے زیورات جواہر آگین سے زینت بخشی ہے جسوقت اس دیوان پر نظر ڈالی جاتی ہے تو وہ اعلیٰ درجہ
زبان کا آئینہ اُردو محاوروں کا گنجینہ مصلح اخلاق مضامین کا سفید ... علمی صنائع بدائع کی شعا
آبگینہ نظر آتا ہے - میرے ذہنِ ناقص بس ان خوبیوں کے جمع ہونے ...
فنون کی دستگاہ دوم بادشاہِ وقت کی ملازمت اُستادی - سو ...
شاعری کی بھرپور جوانی کا وقت تھا - چہارم ابتدائے عالم ...
چشک ہوجانا - پنجم تمام اقسامِ نظم میں ایک ہی غرض ک... لینا جس ... بر
زبان بنادیا - لہذا برائے افادہ طلبا حسب فر... ... اس وجنگلی مل تاجر کتب ...
سید باقر حسین اسسٹنٹ ٹیچر پرائمری اینگلو عربک ہائی سکول دہلی نے صرف دیوان ذوق ہی کے چیدہ اشعار
غزلیات کی شرح کا مجموعہ مرتب کرنا اور طلباء کم استعداد کے فائدہ کا بھی لحاظ رکھنا مناسب سمجھا
واضح ہو کہ یہ پہلا حصہ ہے جس میں دیوان ذوق کی غزلیات و رباعیات و اشعار مثنوی کا انتخاب داخل ہے
اور آخر میں کچھ اشعار مثنوی گلزار نسیم کے بھی جو مثنویوں میں اعلیٰ درجہ کی مثنوی ہے شامل کردیے گئے ہیں -
دوسرا حصہ قصائد حضرت ... مرحوم و مغفور کے متعلق ہوگا بشرطیکہ طلبا نے اس دوسرے حصہ کا بھی
اشتیاق ظاہر کیا + ... عنقریب خواہشوں کے دوسرا حصہ چھپنا شروع ہوگا +

(نوٹ) اور ایک دیوان مع تذکرہ ... اُستاد مرحوم کی غزلیں ... تاریخ میں اسکو ضرور ... قیمت اسکی ... مفرد کی ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہوا حمدِ خدا میں دل جو مصروفِ رقم میرا	الف الحمد کا سا بنگیا گویا قلم میرا

حمد - تعریف + مصروف رقم ہوا - لکھنے میں مشغول ہوا + الحمد - خاص تعریف - قرآن شریف کی سب سے پہلی سُورت جس کا نام سورۂ فاتحہ ہے اسی لفظ سے شروع ہوئی ہے اور اسمیں خدا کی تعریف ہے + **مطلب** میرا دل خدا کی تعریف کے لکھنے کی طرف متوجہ ہوا تو میرا قلم الحمد کے الف کی مانند بنگیا - یعنی حمد سے پہلے قلم نے بجاے الف کے کام دیکر حمد کو الحمد کے لگ بھگ پہنچا دیا + قلم کا الف کی ہمشکل ہونا اور لکھتے وقت ہر ایک لفظ سے پہلے کاغذ پر اُسکا واقع ہونا ظاہر ہی ہے - اور جب حمد سے پہلے الف آگیا تو الحمد کے قریب ہی قریب صورت بن جاتی ہے - صرف لام کی کمی رہجاتی ہے - مذکورۂ بالا کیفیتوں کو شاعر نے عمدہ نازک خیالی اور خوشنما بندش و ترتیب الفاظ سے ظاہر کیا ہے - کیونکہ حمد سے پہلے ہوا کا الف خوب واقع ہوا ہے جس کے سبب ایک لفظ اَحمدُ بھی پڑھا جا سکتا ہے جسکے معنی یہ ہیں کہ میں تعریف کرتا ہوں - دوسرے احمد جو حضرت رسولِ خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام ہے وہ بھی ظاہر ہوتا ہے اور حمد کی اضافت مرتبہ قرب الٰہی پر خوب اشارہ کرتا ہے - ایک اور شاعر نے لفظ احمد ہی سے اس خیال کو پُورا کیا ہے ؎ الٰہی پھیل جائے روشنائی میرے ... کی + بڑھا معلوم ہو لفظِ احد میں میم احمد کا + رقم - الف - قلم باہم مناسبت رکھتے ہیں اسلئے یہ صنعت مراعاۃ النظیر ہے - حمد کی رعایت سے الحمد کا لفظ خوب آیا ہے جس میں سے حمد کا لفظ نکلتا ہے - گویا کا لفظ دوسرے معنی ... اور بولنے والے کے لحاظ سے صنعت توریہ مرشح ہے +

صراطِ عشق پر از بسکہ ہی ثابت قدم میرا	دمِ شمشیرِ قاتل پر بھی خوں جاتا ہے جم میرا

صراط - راستہ - دوزخ کا پل جو بال سے باریک تر اور تلوار سے تیز تر ہے قیامت کے دن تمام مخلوقات کو اُس پر سے گزرنا پڑیگا - گنہگار بندے کٹ کٹ کر دوزخ میں جا پڑینگے - اور بیگناہ سلامتی سے گزر کر داخل بہشت ہو جائینگے + دمِ شمشیر تلوار کی دھار + قاتل - قتل کرنیوالا - کنایۃً معشوق + **مطلب** میں عشق میں ایسا پُورا یا عشق کے راستے میں ایسا ثابت قدم ہوں کہ اُسکی تاثیر میرے خون میں بھی اپنا رنگ دکھا رہی ہے کہ قتل ہوتے وقت میرا خون محبت کے مارے معشوق کی تلوار سے لپٹ جاتا ہے + قتل کے بعد کچھ نہ کچھ خون تلوار کو ضرور لگا رہجاتا ہے - اُسکی کیفیت کو ثابت قدمی کی علت قرار دیکر شعر میں صنعت حسن تعلیل پیدا کی ہے + صراط - قدم - شمشیر صنعت مراعاۃ النظیر ہے + دم - شمشیر قاتل - خون - صنعت مراعاۃ النظیر ہے - خون کی رعایت سے دم کا لفظ خوب واقع ہوا ہے - کیونکہ عربی میں دم خون کو کہتے ہیں - دم کی رعایت سے قدم بھی دم رکھنے کا دم بھر رہا ہے +

ہوا یہ سینہ یکسر خارزارِ دشتِ غم میرا — کہ آیا پانچوں آغشتہ ہو کر لب پہ دم میرا

یکسر - بالکل + خارزار - کانٹوں بھرا جنگل - کٹیلا بن + دشتِ غم - غم کا میدان - غم + پانچوں آغشتہ - خون میں پاؤں بھرا ہوا شخص - وہ آدمی جسکے پاؤں لہولُہان ہو رہے ہوں + لب پہ دم آیا - قریب مرگ ہو گیا - جانکنی کی حالت آ پہنچی + **مطلب** میرا سینہ غم کی وجہ سے کانٹوں بھرا جنگل ہو رہا ہے اور یہی سبب ہے جو میرا دم پاؤں سے لہولُہان ہو کر لبوں پر آ گیا ہے یعنے نکلنے ہی کو ہے + چونکہ دم کے معنی خون - سانس - روح کے ہیں اور روح خون ہی کا بخار ہے جو دل کی حرارت سے پیدا ہوتا ہے اِسلئے دم کو پانچوں آغشتہ کہنا اور لب پہ آنے کا دعوےٰ کرنا خالی از لطف نہیں - کیونکہ سانس ناک سے یا مُنہ سے آمد و رفت رکھتا ہے + خار - دشت - پا - خون - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + اور سینہ - پا - خون - لب - دم - تلازمہ شخصی اور صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - دم کی رعایت سے ہُوا کا لفظ بھی خوب آیا ہے جو ہَوا کا تجنیس حرفی ہے + دم میں خون کی رعایت نکلتی ہے + سینہ اور پا وغیرہ کی رعایت سے یکسر کا لفظ بھی ایک بڑا رکن ہے جس میں سے سر نکلتا ہے - اور دشت بھی بیکار نہیں کہ وہ دست بمعنی ہاتھ کا تجنیس تصحیف ہے - سینہ اور یکسر کے الفاظ ایک اور خوبی ظاہر کر رہے ہیں کہ اُنسے سی بمعنی تیس اور نُہ بمعنی نَو اور یک بمعنی ایک نکلتے ہیں اور یہ صنعت سیاق الاعداد کہلاتی ہے - خار کا لفظ بھی چار کا تجنیس تصحیف ہو کر حصہ لے رہا ہے - او پانچوں بھی پانچا سواروں میں شامل ہونے کا دم مار رہا ہے + آغشتہ میں ستہ بھی بطریق مذکورہ بالا جھلک دکھا رہا ہے کہ اُن پانچوں کے بعد چھٹا میں بھی ہوں +

وہ ہوں میں گیسوئے موجِ محیطِ اعظمِ وحشت — کہ ہے گھیرے ہوئے روئے زمیں کو پیچ و خم میرا

گیسو - زلف + موج - لہر + محیط اعظم - وہ سب سے بڑا سمندر جو کرۂ زمین کو گھیرے ہوئے ہے + وحشت - دیوانگی جنون + روے زمین - کل دنیا کی زمین - کرۂ ارضی + اِس شعر میں وحشت کو محیط اعظم سے تشبیہ دی ہے کیونکہ دونوں میں کبھی جوش و خروش کبھی سکوت پایا جاتا ہے - اور دونوں کی وسعت غیر محدود ہے جس طرح محیط اعظم کرۂ ارضی کو گھیرے ہوئے ہے - اِسی طرح وحشت حواسوں اور خیالات پر قابض ہوتی ہے + موج کو گیسو قرار دیا ہے کیونکہ دونوں دراز اور خمدار ہیں - جس طرح موج اپنے سمندری پیارے مسافروں کو تباہ کرتی ہے اِسی طرح گیسو بھی عاشقوں کے دلوں کو بیقرار کر کے موت کے گھاٹ اُتار دیتے ہیں + خیالات کو پیچ و خم کہا ہے کیونکہ وہ بھی پیچ در پیچ ہوتے ہیں + **مطلب** مَیں وحشت کے سمندر کی موج کا ایسا گیسو ہوں کہ میرے پیچ اور خم تمام دنیا پر چھائے ہوئے ہیں یعنی مَیں ایسا وحشی ہوں کہ میرے خیالات تمام عالم پر عبور کئے ہوئے ہیں + محیط اعظم - روے زمین - صنعتِ تضاد ہے - گیسو پیچ و خم - صنعت مراعاۃ النظیر ہے

موج۔ محیط اعظم صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔ میں کی رعایت سے زمین میں میں موجود ہے + گیسو کی رعایت سے روے زمین میں سے رُو بمعنی چہرہ نمایاں ہے +

نشانِ بے رواجی گر دکھائے زور مٹ جائے	جھپک سے دیدۂ صراف کی نقشِ درم میرا

نشانِ بے رواجی۔ رواج نہ پانے کی علامت۔ رواج نہ پانے والی حالت۔ عالم بیقدری + زور دکھائے اثر دکھائے۔ طاقت ظاہر کرے۔ رنگ لائے + جھپک۔ پلک مارنا۔ آنکھ بند کرتے ہی کھولدینا + دیدۂ صراف روپیہ پرکھنے والے کی آنکھ + نقشِ درم۔ روپے کے حرف۔ درم کے سکّے کئے ہوئے نشان + **مطلب** میں ایسا بے قدر ہو رہا ہوں کہ اگر میری بیقدری اپنا اثر دکھائے تو میرے روپے کے حرف پرکھتے وقت صراف کی آنکھ کی جھپک سے مٹ جائیں۔ اور اس طرح سے میرا روپیہ بھی کھوٹا ہو کر بے قدر ہو جائے اور نہ چل سکے اِس شعر میں صنعتِ مبالغہ ہے۔ مگر نقشِ درم مٹنے کا ثبوت جھپک سے یہ ہے کہ جسقدر دیر تک آنکھ بند رہتی ہے اُتنی دیر کے لئے حروف نگاہوں سے معدوم ہو جاتے ہیں + نشان۔ نقش۔ مترادف الفاظ ہیں + بے رواجی۔ صراف۔ نقش۔ درم۔ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + اس شعر میں تجنیسِ مرفو سے دو کھانے کی چیزوں کے اور دو شرابوں کے نام بھی نکلتے ہیں۔ بیرواجی میں سے بیر اور رواجو سُوجی کی ایک قسم ہے اور انکے لئے دکھائے میں کھائے کا لفظ بھی اچھے مذاق سے نکلتا ہے۔ پہلے مصرع میں بیر اور دوسرے میں رم موجود ہیں + اور بیر اور رم کی رعایت سے نشان میں نشا[1] بھی ہے +

وہ ہوں میں رہ نوردِ شوق میرے ساتھ جاتا ہے	برنگِ سایۂ مرغِ ہوا نقشِ قدم میرا

رہ نوردِ شوق۔ شوق کے راستے کو طے کرنیوالا۔ مشتاق۔ آرزومند + برنگِ سایۂ مرغِ ہوا۔ ہوا پر اُڑنے والے پرندے کی پرچھائیں کی مانند + نقشِ قدم۔ پاؤں کا نشان جو زمین پر بن جاتا ہے + **مطلب** میں اسقدر شوق میں بھرا ہوا جا رہا ہوں کہ میرے ساتھ میرے شوق کی تاثیر سے میرے پاؤں کا نشان بھی میرے ساتھ اس طرح چلا جا رہا ہے جس طرح پرندہ کے ساتھ اُسکی پرچھائیں + اِس شعر میں صنعتِ مبالغہ ہے۔ اور نقشِ قدم کے ساتھ جانے کا ثبوت بھی ہے کہ ہر قدم پر یکساں ہی نشان بنیگا گویا وہی نشان جو ابتدا میں تھا ہر جگہ قدم کے ساتھ ساتھ ہے + رہ نورد۔ شوق۔ ساتھ جانا۔ سایہ۔ ہوا۔ نقشِ قدم سفری تلازمہ اور صنعت مراعاۃ النظیر ہے + قدم کے دم کی رعایت سے نقش بھی تجنیس تصحیف میں نفس ہونے کا دم خوب بھر رہا ہے۔ رنگ کی رعایت سے نورد بیکار نہیں۔ کیونکہ اسمیں سے ورد بمعنی گلاب کی بُو آرہی ہے۔ سایہ کی رعایت سے نورد میں سے نور اپنی روشنی دکھا رہا ہے جو سایہ کے ساتھ صنعتِ تضاد رکھتا ہے

[1] نظم میں ضرورت قافیہ کے لحاظ سے نشہ بصورت نشا بھی آجاتا ہے +

ہو بے وقر کیونکر ترک سجدۂ ابلیس سے آدم	عدو کی سرکشی سے ذوق کب رتبہ ہو کم میرا +

بے وقر۔ بے عزت۔ حقیر + ترک سجدہ۔ سجدہ نہ کرنا۔ ماتھا ٹیکنے سے انکار کرنا + ابلیس۔ شیطان۔ بدی کا فرشتہ۔ یہ فرشتہ سب فرشتوں سے زیادہ ممتاز تھا۔ جب خدا تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کا پتلہ بنایا اور تمام فرشتوں کو حکم دیا کہ اسے سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے جس کا نام عزازیل تھا سجدہ کرنے سے انکار کیا کہ آدم خاک کا پتلا ہے اور ہم نوری ہیں۔ اس نافرمانی میں وہ شیطان کے لقب سے ملقب کیا گیا۔ اور فرشتوں کے زمرہ سے الگ اور دوزخی ہوا + عدو۔ دشمن۔ مخالف + ذوق۔ اے ذوق۔ بطور منادی واقع ہوا ہے۔ یہ تخلص ہے اور اس شاعر کا نام محمد ابراہیم ہے۔ یہ اُردو زبان کا ایک بہت بڑا مستند شاعر ہو گزرا اسی وجہ سے وہ خاندانِ مغلیہ کے آخری بادشاہ سراج الدین محمد ابوظفر بہادر شاہ کا اُستاد ہوا۔ اس بادشاہ کا سن جلوس اور سن وفات ذیل کے قطعہ سے معلوم ہوتا ہے **قطعہ**

سراجِ دیں بو ظفر مسافر وہ سوے جنت ہوا رواں + کہ جسکے باعث سے خوشی سے چھلکتا تھا ایاغ دہلی

چراغ دہلی جلوس کا سال ہے سو اب بھی مطابق اسکے + سروشِ غیبی نے سالِ رحلت کہا بجھا ہے چراغِ دہلی

(مطلب) شیطان کے سجدہ نہ کرنے سے جب حضرت آدمؑ کی عزت میں فرق نہ آیا تو دشمن کی سرکشی یعنی مخالفت سے میرا مرتبہ نہیں گھٹ سکتا + اس شعر میں شاعر نے اپنے آپ کو حضرت آدم کی جگہ پہ بیان کرکے تعلی کی ہے اور اپنے دشمنوں کو شیطان کے درجہ پر بیان کرکے چوٹ کی ہے + ذوق کو مخاطب بنا کر کلام کرنا صنعتِ تجرید ہے + سجدہ۔ ابلیس۔ آدم۔ عدو۔ سرکشی وغیرہ الفاظ قصۂ مذکورۂ بالا کی رعایت سے باہم مناسبت رکھتے ہیں + سرکشی کے سر کی رعایت سے ترک بھی خوب آیا ہے جسکے معنی خود اور آہنی ٹوپی کے بھی ہیں

اس غزل کی بحر کا نام ہزج مثمن سالم اور وزن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن ہے + پہلے مصرع کی تقطیع۔ ہوا حمد۔ مفاعیلن۔ خدا میں دل۔ مفاعیلن۔ جو مصروف۔ مفاعیلن۔ رقم میرا۔ مفاعیلن۔

غزل دیگر

اے صنم کیا پوچھتا ہے حال اس رنجور کا	دل نہ الجھائے کہیں اللہ بے مقدور کا

صنم۔ بت۔ معشوق + رنجور۔ بیمار۔ غمگین۔ عاشق + دل نہ الجھائے۔ کسی کا عاشق نہ بنالے۔ کہیں دل نہ پھنسائے + بے مقدور۔ مفلس + (مطلب) اے معشوق تو میرا یعنی اپنے عاشق کا حال کیا پوچھتا ہے۔ میں عشق کی مصیبت میں مبتلا ہوں اور یہ مصیبت ایسی سخت ہے کہ خدا کسی کو کسی پر عاشق نہ کرے + صنم۔ اللہ صنعت تضاد ہے۔ صنم کی رعایت سے رنجور میں جور یعنی ظلم بھی خوب آیا ہے +

لطف جاتا ہے سرودِ نالۂ پرشور کا +	خونِ دل پیتا ہی یہ کھانا مجھے ہے سیند ورکا

لطف جاتا ہے - مزا کرکرا ہوتا ہے - مزا خراب ہوتا ہے + سرود نالۂ پُرشور - نالۂ پُرشور کا راگ چیخ کر رونے کی دردناک آواز - نالۂ پُرشور کو سرود قرار دیا ہے کیونکہ جس طرح اور آدمیوں کی طبیعت راگ سے بہلتی ہے اسی طرح عاشق کا دل فریاد سے بہلتا ہے + خونِ دل پینا رنج کو ضبط کرنا - گھُٹ گھُٹ کر غم کرنا + سیندور - ایک قسم کی زردی مائل سرخ چیز ہے - ہندو لوگ پوجا پاٹ کے وقت اسکے ٹیکے لگاتے ہیں - اور صدقہ کی چیزوں پر بھی چھڑکتے ہیں - اسکا خواص ہے کہ کھا لینے سے آواز بیٹھ جاتی ہے - بعض دفعہ خوش گلو گویوں کو انکے دشمن پان وغیرہ میں دھوکے سے کھلا دیتے ہیں جس سے گلا خراب ہوجاتا ہے اور پھر وہ شخص گانے کے قابل نہیں رہتا + (مطلب) رنج کو دل میں ضبط کرنا ایسا ہے گویا سیندور کھا لیا - کیونکہ چیخ کر فریاد کرنے کا مزا جاتا رہتا ہے + قاعدہ ہے کہ آواز سے یعنے دل کھولکر رونے سے طبیعت ہلکی ہوجاتی ہے اور ضبط کرنے سے دل پر زیادہ صدمہ گزرتا ہے + پینا کھانا صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + خون سیندور سرخ رنگ ہونے کی وجہ سے باہم رعایت رکھتے ہیں - کھانے کی رعایت سے شور کا لفظ بھی خوب آیا ہے کیونکہ اُسکے معنی نمک کے بھی ہوتے ہیں - پینے کی رعایت سے نالہ - سرود میں رود (بمعنی ندی) بھی خوب نکلتا ہے - دل کی رعایت سے سرود میں سر - رو کے الفاظ بھی داخل ہیں + سرود میں رود اور سیندور میں دور دو لفظ تجنیس مُرفو مقلوب کے متعلق بھی خوب نکلتے ہیں +

	تیرے کوچہ میں تنِ لاغر ترے رنجور کا		اک غبارِ ناتواں ہے کاروانِ مور کا

تنِ لاغر - دُبلا بدن - ترنکا سے ہاتھ پاؤں والے شخص کا جسم + غبارِ ناتواں - ہلکا سا غبار - وہ خفیف سی اُڑتی ہوئی گرد جو قافلہ کے گزر جانے کے بعد کم ہوتے ہوتے بہت ہلکی رہجاتی ہے + کاروان مور چیونٹیوں کا قافلہ - چیونٹی دَل - کیڑی نال + (مطلب) اے معشوق تیری گلی میں تیرا عاشق پڑا پڑا ایسا دُبلا ہوگیا ہے کہ وہ کیڑی نال کے گزرنے کا ہلکا سا غبار معلوم ہوتا ہے + لاغری کو اس ناممکن اور نامعلوم شے کی صورت میں بیان کرنا صنعتِ غلو ہے + تنِ لاغر - رنجور - ناتواں صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - کارواں غبار صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - کارواں کی رعایت سے کوچہ میں کوچ اور غبار میں بار بمعنی بوجھ داخل ہیں - مور کا لفظ بھی خالی از لطف نہیں بلکہ داخل صنعتِ توریہ مرشح ہے کیونکہ وہ ایک صحرائی قوم کا نام ہے جو اس جگہ ٹھیک بیٹھ سکتے ہیں +

	باندھوں ہیں مضموں جو اپنی شوربختی کا کوئی		ہو زمینِ شعر میں عالم زمینِ شور کا

مضمون باندھوں - مضمون کو شعر میں لاؤں - مضمون کو نظم کروں + شوربختی کم نصیبی - بداقبالی + زمینِ شعر - کسی شعر کی بحر مع اسکی ردیف و قافیہ کے اُس شعر کی زمین کہلاتا ہے - عالم - حالت

جہان + زمینِ شور۔ بنجر زمین۔ وہ زمین جس میں زراعت اور گھاس تک نہو۔ وہ زمین جسمیں رہ لگی ہوئی ہو۔ (مطلب) میرا نصیب ایسا بُرا ہے کہ اگر مَیں کسی شعر میں اسکا کچھ ذکر کردوں تو پھر اُس شعر کی زمین بھی ایسی بُری ہوجائے کہ اُس میں کوئی شعر اور کوئی مطلب موزوں نہو سکے + مضمون۔ زمین۔ شعر۔ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔ شور زمین۔ عالم۔ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔ زمین شعر اور زمین شور میں زمین اور شور بختی اور زمین شور میں شور تجنیسِ تام رکھتے ہیں +

	اِس نزاکت پر نظر کرنا کہ وہ رشکِ پری		بال بھی باندھے جو مسّی پر تو زلفِ حور کا	

نزاکت۔ مزاج کی لطافت۔ سُبکائی + رشکِ پری۔ پری کو شرما دینے والا معشوق + مسّہ۔ سیاہ رنگ کا دانہ جو سیاہ مرچ کی ہمشکل آدمی کے چہرہ یا کسی اور عضو پر نکل آتا ہے اور بدنما معلوم ہوتا ہے۔ اُسکے کاٹنے کی اکثر ترکیب یہ ہے کہ اُسکی جڑ میں خوب کس کر بال باندھ دیتے ہیں۔ اور اس بال کو ہر روز زیادہ کستے جاتے ہیں یہانتک کہ وہ مسّہ بغیر خون اور تکلیف دیے الگ ہو جاتا ہے + حور۔ بہشتی عورتیں جو خوبصورتی میں اعلیٰ درجہ کی ہیں۔ (مطلب) میرے معشوق کے مزاج کی لطافت اِسقدر بڑھی ہوئی ہے کہ مسّی جیسی بدنما چیز کے الگ کرنے کے واسطے بھی حور کی زلف کے بال سے کام لیا جاتا ہے + نزاکت۔ زلف۔ پری۔ حور۔ باہم رعایت اور مناسبت رکھتے ہیں۔ بال کو زلف اور مسّہ سے مناسبت ہے۔ پری کی رعایت سے دوسرے مصرع میں حور بھی اپنے آپ کو خوب لے اُڑا ہے۔ بال باندھنے کی رعایت سے زلف میں لف یعنی لپیٹنا بھی خوب پٹھوا آیا ہے +

	حق تو یہ ہے یہ انانیت عجب غمّاز ہے +		قصہ پہنچایا زبانِ دار پر منصور کا	

حق۔ سچی بات + انانیت۔ ما و منی۔ یہ دعویٰ کرنا کہ مَیں بھی کچھ چیز ہوں۔ اپنی ہستی کا دم مارنا + غمّاز۔ چغلخور + زبانِ دار پر قصہ پہنچایا۔ سولی تک نوبت پہنچادی۔ سولی پر چڑھوا دیا + منصور۔ ایک بڑی عارف اور صوفی کا نام ہے جس نے انا الحق یعنے مَیں حق ہوں کہنے سے بحکم شرع سولی پائی۔ لکھا ہے کہ بوقتِ قتل جو قطرۂ خون گرتا تھا اُس سے بھی لفظِ انا الحق بن جاتا تھا + (مطلب) سچی بات تو یہ ہے کہ اپنے آپ کو کچھ چیز سمجھنا ہی بڑا چغلی کھانیوالا فعل ہے جس نے منصور کو دار پر چڑھوا دیا ہے یعنے غرور کرنا انسان کو ہلاک اور برباد کر دیتا ہے + انانیت۔ حق۔ دار۔ منصور۔ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے زبان کا لفظ قصہ کی رعایت کا دم بھر رہا ہے۔ پہنچا جسکے معنی کلائی کے بھی ہوتے ہیں اور منصور میں من یعنی دل اسمار عضو ہونے کی رعایت سے زبان کے ساتھ ہیں۔ انانیت کی رعایت سے عجب کا لفظ بھی آیا ہے جو عُجب بمعنی غرور کا تجنیس محرف ہے + انانیت میں انا کی رعایت سے منصور میں

من مترادف لفظ نکلتا ہے +

عشق کے مکتب میں ہو فرہاد سے تیز ذہن	تین دن چاٹے اگر تعویذ میری گور کا

عشق کا مکتب۔ وہ جگہ جہاں عشق کی تعلیم ہوتی ہو معشوق کی محفل یا گلی۔ محض عشق سے مراد ہے + فرہاد ایک مشہور عاشق کا نام ہے جو کسی بادشاہ کی بیٹی شیریں نامی پر عاشق ہوا تھا۔ بادشاہ نے بخیال بدنامی وزرا سے مشورہ طلب کیا کہ کیا تدبیر کرنی چاہئے کہ نہ بدنامی ہو نہ کوئی عیب آئے۔ اسلئے وزرا نے کہا کہ اس سے وعدہ کرنا چاہئے کہ تو ایک پہاڑ کاٹ کر نہر نکال لائیگا تو شیریں سے شادی کر دی جائیگی۔ چونکہ یہ کام طاقتِ بشری سے باہر ہے وہ پورا نہ کر سکیگا اور وعدہ خلافی کی شرمندگی سے خود ہی کہیں چلا جائیگا اور پھر شیریں کا نام نہ لیگا۔ مگر اُس ذہن کے پورے نے ہمت سے کام شروع کیا اور اپنی شرط اختتام کو پہنچائی جب یہ صورت پیش آئی تو شیریں کے دوسرے عاشق خسرو نے فرہاد کو کہلا بھیجا کہ تو کس کے لئے یہ کوشش کر رہا ہے۔ شیریں تو مر گئی۔ فرہاد یہ سنتے ہی اپنے سر میں تیشہ مار کر مر رہا + تیز ذہن۔ وہ شخص جسکی سمجھ تیز ہو۔ بات کو تاڑ جانیوالا + تعویذ۔ کاغذ کا وہ پرزہ جسپر کوئی نقش یا کلام الٰہی وغیرہ لکھکر مختلف طور سے رفع حاجات کے لئے استعمال کرتے ہیں چنانچہ ذہن بڑھانے کے لئے جو تعویذ مقرر ہے اُسے کاغذ پر لکھکر چٹایا کرتے ہیں۔ قبر کے اُوپر بطور نشان قبر جو پتھر رکھا جاتا ہے اُسے بھی تعویذ کہتے ہیں + (مطلب) میرا عشق ایساز بردست اور پُر تاثیر ہے کہ اگر میری قبر کے پتھر کو بھی فرہاد تین دن چاٹ لے تو اُس کا ذہن عشق کے باب میں بہت ہی زیادہ تیز ہو جائے۔ یعنے جس طرح کاغذ کے تعویذ کے چاٹنے سے ذہن ترقی پاتا ہے اُسی طرح عشق کے امر میں میرا تعویذ قبر ذہن بڑھاتا ہے + مکتب۔ ذہن۔ تعویذ۔ چاٹے میں باہم مناسبتیں ہیں + پتھر کے خیال سے فرہاد اور تعویذ گور میں رعایت موجود ہے۔ پہلے مصرعہ کے اندر دست اور ذہن یعنی تجنیس تصحیف کے طاق میں دست اور ذہن چاٹنے کے آلے بھی خوب رکھے ہوئے ہیں +

زخم میرا ہے وہ ایذا دوست خوں رونے لگے	مُنہ سے گر جرّاح کے سُن پائے نام انگور کا

ایذا دوست۔ وہ شخص جو تکلیف اُٹھانے کا عادی ہو۔ رنج و غم سے مانوس ہو جانیوالا + خون رونا بہت رونا۔ دل سے رونا۔ خون کے آنسوؤں سے رونا + جرّاح۔ زخموں کا علاج کرنیوالا طبیب + انگور۔ ایک مشہور اور بہت لذیذ میوہ ہے۔ زخم کی رو بہ صحت اور سدھری ہوئی حالت۔ جب زخم میں پیپ اور لہو کا لگاؤ نہیں رہتا اور زخم کی جگہ گوشت بھر کر صرف کھال کے بچنے ہونے کی کسر باقی ہوتی ہے تو اُس حالت کی نسبت بولا کرتے ہیں کہ زخم کا انگور بندھ گیا + (مطلب) میں تکلیف

اُٹھاتے اُٹھاتے اُس سے اِسقدر مانوس ہو گیا ہوں کہ اُسکا اثر میرے زخم پر اسقدر پڑ گیا ہے کہ زخم اچھا ہونے کا نام بھی سُننا نہیں چاہتا۔ یہانتک کہ اگر جراح کے مُنہ سے انگور کا نام بھی نکل جائے خواہ وہ میوہ ہی کا نام کیوں نہو تو بھی صورتِ صحت یابی کے خیال سے زخم خود بخود پھوٹ بہے + اس شعر میں صنعتِ غلو ہے + زخم۔ ایذا۔ خون۔ جراح۔ انگور۔ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔ زخم کے لئے خون رونے کا محاورہ خون کی رعایت کے ساتھ خوب موزوں آیا ہے۔ مُنہ کی رعایت سے رونے میں رو خوب مُنہ دکھا رہا ہے اور شن پائے میں پا بھی پاؤں پھیلا رہا ہے۔ اور انگور میں انگ جو جسم کی ہندی ہے اپنی شخصیت جتا رہا ہے یہ ہر سہ الفاظ داخلِ تلازمۂ جسمی ہیں۔ پہلا مصرعہ اگر "زخم میرا ہے وہ ایذا۔ دوست خوں رونے لگے"۔ پڑھا جائے تو کچھ اور معنی بھی ظاہر کرنے لگتا ہے اسلئے یہ مصرع صنعتِ اواج سے علاقہ رکھتا ہے + انگور میں صنعتِ توریہ مرشح ہے۔ اور اُسکی رعایت سے مُنہ کا لفظ بھی بیکار نہیں کھانے کا آلہ ہے اور ایذا میں سے بقاعدۂ تجنیس تصحیف مرفوید یعنے ہاتھ بھی نکلتا ہے +

بل بہ وحشت اب تلک بھی شاخِ آہو کی طرح	پیچ کھاتا ہے دھواں میرے چراغِ گور کا

بل بہ کلمۂ تعجب + شاخِ آہو ہرن کا سینگ جو عموماً پیچدار اور بل کھائے ہوئے ہوتے ہیں + پیچ کھاتا ہے۔ بل کھاتا ہوا اُٹھتا ہے + چراغِ گور۔ قبر کا چراغ۔ وہ چراغ جو قبر پر روشنی رکھنے کی غرض سے جلایا جاتا ہے۔ عموماً چراغ کی لَو کا دُھواں۔ یا گُل ہونے کے بعد کا دُھواں بھی ہوا سے بل کھاتا ہوا اُٹھتا ہے۔ اور اسکی ہیئت اور ہرن کے سینگ کی صورت ایک ہی سی ہوتی ہے + (مطلب) مرنے کے بعد بھی وحشت کا یہ زور ہے کہ چراغ قبر کے دُھوئیں سے بھی اسکا ظہور ہو رہا ہے کہ وہ وحشی ہرن کی تقلید میں اسکے سینگوں کی مانند بل کھاتا ہوا اُٹھتا ہے + اِس شعر میں صنعتِ مبالغہ ہے اور دُھوئیں کے کھانے کو یا اُس کی پریشانی کی حالت کو وجہ وحشت قرار دینا صنعتِ حسنِ تعلیل ہے وحشت۔ آہو۔ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔ دُھواں۔ چراغ۔ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔ گور دوسرے معنی گورخر یعنی جنگلی گدھے کے لحاظ سے آہو سے مناسبت رکھتا ہے اور اسلئے صنعت ایہام ہے + پیچ کھاتا ہے کی رعایت سے بل بہ میں بل بھی بل کی لے رہا ہے۔ دھواں کی رعایت سے آہو میں آہ شعلہ زن ہے اور شاخ کے دوسرے معنی ٹہنی کی رعایت سے چراغ میں راغ یعنے بن اپنا بناؤ دکھا رہا ہے آہو اور گور کی رعایت سے چراغ میں چرا یعنے چراگاہ اور راغ یعنے بن یا جنگل اچھے پہلوؤں سے نکلتے ہیں + اِس بحر کا نام مدید مثمن سالم ہے۔ وزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ہے۔ پہلے مصرع کی تقطیع اے صنم کیا فاعلاتن پوچھتا ہے فاعلاتن حال اِس رن فاعلاتن جور کا فاعلن +

دیگر

بیمار ترا صورتِ تصویر نہالی	کیا اُٹھے بستر غم اُٹھ نہیں سکتا

تیرا بیمار - تیرا عاشق - تیری جُدائی یا محبت کا بیمار + صورتِ تصویر نہالی - پودے کی تصویر کی طرح + سر بستر غم - بیماری کے بچھونے پر + اُٹھنا - بیمار کا اُٹھکر بیٹھنا - درخت کا بڑھنا + مطلب اے معشوق تیرا مریض محبت بچھونے پر بھی اُٹھکر نہیں بیٹھ سکتا جس طرح تصویر والا پودا نہیں اُٹھ سکتا ویسی ہی کیفیت ہے یعنے ظاہری ہیئت کے سوا جان باقی نہیں رہی + بیمار - بستر غم صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - بستر کی رعایت سے نہالی کا لفظ بھی ٹھنڈی گرمیاں دکھا رہا ہے - کیونکہ ہندی میں لحاف کو کہتے ہیں - اِس شعر میں بیمار کو تصویر نہالی سے تشبیہ دی ہے +

ہر داغ معاصی مرا اس دامنِ تر سے	جوں حرف سر کاغذ نم اُٹھ نہیں سکتا

داغِ معاصی - گناہ کا دھبّہ - خطا کا الزام + دامنِ تر - بھیگا ہوا پلہ - وہ دامن جو گناہ سے آلودہ حالتِ گنہگاری سے مراد ہے + حرف سرِ کاغذ نم - گیلے کاغذ پر لکھا ہوا حرف - وہ حرف جو گیلے کاغذ پر لکھا ہوا ہو - قاعدہ ہے کہ بھیگے کاغذ کا حرف اُٹھانے یعنے چھیلنے سے نہیں چھل سکتا + مطلب - گیلے کاغذ کے حرفوں کی طرح میری گنہگار حالت یا ذات سے بھی گناہوں کے داغ یعنے الزام رفع نہیں ہوسکتے + اِس شعر میں داغ کو حرف سے اور دامنِ تر کو کاغذ نم سے تشبیہ دی ہے + داغ معاصی - دامن تر باہم رعایت رکھتے ہیں - حرف اور کاغذ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - تر اور نم ہم معنی ہیں - جُوں اپنے دوسرے معنے کے لحاظ سے سر سے مناسبت رکھتا ہے کیونکہ جُوں وہ جاندار چیز ہے جو بے احتیاطی کے سبب سے سروں کے بالوں میں پڑجاتی ہیں اور جسکی قسمیں ہیں - ہیرہ - لیکھ - ڈھک وغیرہ ہیں - یہ مناسبت صنعتِ ابہام ہے - دامن کے مَن اور نم میں تجنیس مقلوب ہے + اِس بحر کا نام ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف اور بروزن مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن ہے +

تیرہ روزی نے مری مہر جہانتاب کا نور	دیا جسوقت اُڑا کر مکِ شب تاب بنا

تیرہ روزی - سیاہ دن ہونا - کم نصیبی - بدبختی + مہرِ جہانتاب - جہان کا روشن کرنیوالا آفتاب + اُڑا دیا - بٹا دیا - کھو دیا + کرمکِ شب تاب - رات کو چمکنے والا کیڑا - جگنو - پٹ بیجنہ + مطلب - میری تیرہ روزی نے اپنی تاریکی کا زور باندھکر سورج کی روشنی کو اسقدر مغلوب کر دیا کہ اُسکی حقیقت جگنو کیڑے کی برابر رہگئی جو رات کے وقت بہت ہی خفیف روشنی یعنی چمک دکھانے کے سوا کوئی کام نہیں دیسکتا ہے - دوسرے معنی یہ ہیں کہ میری تیرہ روزی نے سورج کے نور پر غلبہ کرکے اُسے معدوم کر دیا - تب جگنو کیڑا پیدا کیا گیا کہ رات کے وقت وہی کچھ تلافی کر سکے + تیسرے معنی یہ ہیں

کہ سورج کی روشنی کو جب میری تیرہ روزی نے مٹا دیا تو سورج مغلوب ہو کر کرمکِ شب تاب بن گیا یعنے رات کے وقت جگنو کیڑے کی صورت میں نکلنے لگا۔ اِس شعر میں صنعتِ مبالغہ ہے + کثرتِ تیرگی سے دن کو شب اور آفتاب کو کرمکِ شب تاب بنایا ہے + مہر۔ نور۔ تاب۔ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔ تیرہ روزی میں تیرہ شب کی رعایت ہے۔ روز اور شب صنعتِ تضاد ہے + شب کی رعایت سے لفظ دیا میں دوسری روشنی چراغ کی بھی چمک دمک دکھا رہی ہے +

آیتِ سجدہ ہے حق میں مرے ہر جوہرِ تیغ	ہے خمِ تیغ فقط کیا خمِ محراب بنا

آیتِ سجدہ قرآن شریف کی وہ آیت جسے پڑھکر سجدہ کرنا واجب ہے + جوہرِ تیغ۔ تلوار کا جوہر۔ اُن باریک نشانات کو جو چیونٹیوں کے پاؤں کی نشانوں کی مانند تلوار وغیرہ کے لوہے میں ہوتے ہیں جوہر کہتے ہیں + خمِ تیغ۔ تلوار کا جھکاؤ + خمِ محراب۔ ڈاٹ دار دروازے کی گولائی کو خواہ وہ گول یا بھنوی یا کٹاؤ دار ہو محراب کہتے ہیں اور محراب کے جھکاؤ کو خمِ محراب لکھا ہے + اکثر مساجد کے دروازے اور خاصکر وہ جگہ جسکے سامنے امام کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے۔ محراب دار ہوتی ہے +

مطلب۔ میرے حق میں تیری تلوار کا خم مسجد کی محراب کا خم ہے۔ اور تیری تلوار کی جوہر آیتِ سجدہ ہے یعنے جس طرح آیتِ سجدہ کو پڑھ کر سجدہ کرتا ہوں اِسی طرح تیرے جوہرِ تیغ دیکھکر سر جھکاتا یعنے سر کٹانے کی خواہش رکھتا ہوں۔ اور جس طرح سجدہ کے وقت محراب سامنے ہوتی ہے اِسی طرح سر کٹانے کے وقت تیری تلوار موجود ہے۔ اِس شعر میں معشوق کے ہاتھ سے شوقِ شہادت کا اظہار ہے اور اُسکو واجباتِ الٰہی کے ہموزن ٹھیرایا ہے۔ تلوار کو محراب سے اور جوہر کو آیتِ سجدہ سے اور قتل کے لئے سر جھکانے کو سجدہ کرنے سے تشبیہ دی ہے + آیت۔ سجدہ۔ خم۔ محراب صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔ جوہر۔ تیغ۔ خم صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔ حق معنی دوم اللہ کے لحاظ سے سجدہ کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے۔ اور یہ صنعتِ ایہام ہے + تیغ کی رعایت سے فقط میں قط یعنے کاٹنا بھی خوب کاٹ کر رہا ہے + اِس بحر کا نام رمل مثمن مخبون مقصور اور وزن فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن ہے۔ پہلے مصرعہ کی تقطیع تیرہ روزی فاعلاتن۔ لے مری مہ فعلاتن۔ رجہاں تا فعلاتن ب، کا نور فعلات + واضح ہو کہ اس بحر میں اول جز فاعلاتن کی جگہ فعلاتن اور آخر جز فعلن کی جگہ فعلات بھی آجاتا ہے +

رہا ٹیڑھا مثالِ نیشِ گژدم	کبھی کج فہم کو سیدھا نہ پایا

ٹیڑھا رہا۔ بدمزاج رہا۔ کھنچتا رہا۔ راستی پر نہ آیا + مثالِ نیشِ گژدم۔ بچھو کے ڈنک کی مانند + گژدم کے لفظی معنی ٹیڑھی دُم والا ہیں۔ اگرچہ کتّے کی دُم بھی ٹیڑھی ہوتی ہے مگر یہ لفظ خاص بچھو کے واسطے قرار پا گیا کیونکہ بچھو کی دُم بھی جسمیں ڈنک ہوتا ہے ٹیڑھی ہوتی ہے + کج فہم۔ اوندھی کھوپری والا شخص۔

اُلٹی سمجھ والا۔ ناقص العقل + سیدھا نہ پایا۔ راستی پر نہ پایا۔ دانائی کی بات کو ماننے نہ دیکھا + مطلب۔ کج فہم آدمی کبھی راہ راست پر نہیں آتا وہ ہمیشہ ٹیڑھی ہی کی لیتا رہتا ہے۔ یعنے ایذا رسانی اور خرابی ہی کے کام کرتا رہتا ہے + ٹیڑھا۔ سیدھا۔ صنعتِ تضاد ہے۔ ٹیڑھا رہنے کا محاورہ گزدم اور کج فہم کی رعایت سے نہایت موزوں آیا ہے۔ گزدم میں گز اور کج فہم میں کج ہم معنی الفاظ ہیں گزدم کو کج فہم آدمی سے تشبیہ دی ہے + نیش۔ گزدم صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + پایا میں پا یعنے پاؤں کی رعایت سے سیدھا نہ ہیں بقاعدہ تجنیس تصحیف ہاتھ کا اشارہ بھی پایا جاتا ہے۔ اس بحر کا نام ہزج مسدس محذوف ہے۔ اور وزن مفاعیلن مفاعیلن فعولن ہے +

نام یوں پستی میں بالاتر ہمارا ہوگیا		جس طرح پانی کنوئیں کی تہ میں تارا گیا	

نام بالاتر ہوگیا۔ مشہور ہوگیا۔ بڑے اُونچے درجہ میں شمار ہونے لگا + پستی۔ نشیب۔ گڑھا۔ بیقدری۔ بے مقدوری + تارا۔ کوئیں کی تہ میں بہت ہی نیچے ہونے کے سبب سے جو پانی صاف نظر نہیں آتا اور صرف جھلکی مارتا دکھائی دیتا ہے اسے تارا بولتے ہیں + آسمان کے ستارے کو بھی تارا کہتے ہیں + (مطلب) جس طرح پانی کنوئیں کی تہ کے اندر پہنچکر یعنے پستی میں ہوکر تارا کہلانے لگتا ہے۔ اور آسمانی تارے کے ہمنام ہونے کے سبب سے ایک قسم کے مرتبۂ اعلےٰ کا خیال پیدا کرتا ہے اسی طرح ہم پستی میں پڑکر ایسے مشہور ہوگئے کہ جس طرح بڑے اُونچے درجہ والے لوگ مشہور ہوا کرتے ہیں + پستی۔ پانی۔ کنوئیں۔ تہ۔ تارا صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + پانی کی رعایت سے بالاتر میں تر بھی خوب ترترا تا ہوا لفظ نکلتا ہے +

ذکرِ دنیا نفسِ مُردہ کو ہوا مارالحیات		مر کے یہ سیماب پھر زندہ دوبارا ہوگیا	

ذکرِ دنیا۔ دنیا کی باتیں۔ دنیا کی مشغولیت کے جھگڑے + نفسِ مُردہ۔ مری ہوئی طبیعت۔ افسردہ دلی۔ وہ طبیعت جو دنیا کی غمی اور خوشی سے علاقہ نہ رکھتی ہو + مارالحیات۔ ایک قسم کی مرکب دوا ہوتی ہے اُسکی خاصیت ہے کہ پارہ کے کشتہ کو جلاکر اصلی پارہ کی حالت پر لے آتی ہے۔ چنانچہ کسی نے کہا ہے ۵ شہد سہاگہ گھی + موئی دھات کا جی + سیماب کا مرنا۔ کسی دھات کے یا بوٹی کے ذریعہ سے پارہ کا کشتہ بنجانا + سیماب کا زندہ ہونا۔ پارہ کے کشتہ کا اصلی پارہ کی حالت پر آجانا + (مطلب) مری ہوئی طبیعت کے حق میں دنیا کی محبت مارالحیات بنگئی کیونکہ جس طرح پارہ کا کشتہ مارالحیات سے زندہ ہوجاتا ہے اِسی طرح طبیعت بھی مرنے کے بعد پھر جی اُٹھی یعنی دنیاوی تعلقات میں مشغول ہوگئی + اِس شعر میں ذکرِ دنیا کو مارالحیات اور نفسِ مُردہ کو سیماب مُردہ سے تشبیہ دی ہے + مُردہ۔ زندہ۔ صنعتِ تضاد ہے + مُردہ۔ زندہ۔ مارالحیات۔ سیماب۔ صنعتِ مراعاۃ النظیر

ذکر نفس کی رعایت سے بقاعدۂ تجنیس محرف مرفو - مُردہ میں مرد اور زندہ میں زن خالی از مذاق نہیں - سیماب میں سی یعنی تیس - زندہ میں دہ یعنی دس - دوبارہ میں دو - بارہ صنعتِ سیاق الاعداد دکھا رہے ہیں + سیماب کی رعایت سے دوبارہ میں بقاعدۂ تجنیس تصحیف پارہ نکلتا ہے +

رشک سے اُس زلف کے کیا مشک ہی کا ہو گیا خوں
بلکہ جلکر سوختہ عنبر بھی سارا ہو گیا

رشک - حسد - جلاپا + مشک - سیاہ رنگ کی ایک خوشبو کا نام ہے جو تاتار اور تبت کے علاقہ میں ایک خاص قسم کی ہرن کی ناف میں سے جمی ہوئے خون کا برآمد ہوتا ہے - شاعر زلف کو مشک سے بوجہ اسکی خوشبو اور سیاہ رنگت کے تشبیہ دیتے ہیں + خون ہو جانا - رشک سے ہلاک ہونا - حسد کے مارے اپنا خون کر ڈالنا + سوختہ ہونا - جل جانا + عنبر ایک خوشبو کا نام ہے جو آگ پر رکھنے سے خوشبو دیتا ہے اُسے بھی خوشبو کے لحاظ سے زلف کی تعریف میں لاتے ہیں + سارا - تمام - سب - خالص - یہ لفظ عنبر کے ساتھ بطور صفت خالص بولا جاتا ہے + (مطلب) - معشوق کی زلف اسقدر سیاہ اور خوشبودار ہے کہ اُسکے حسد سے مشک نے اپنا خون کر ڈالا ہے یا ہمہ تن خون ہی ہو گیا ہے - اور سارے عنبر نے اسی حسد کی آگ سے اپنے آپ کو جلا کر سوختہ کر لیا ہے + مشک کے خون ہونے اور عنبر کے جلنے کو رشک زلف کی وجہ قرار دینا صنعتِ حسن تعلل ہے - مشک کے لئے خون ہونے کا محاورہ اور عنبر کے لئے سوختہ ہونے کا محاورہ خون اور سوختہ کی رعایت رکھتے ہیں + سارا دوسرے معنی خالص کے لحاظ سے عنبر کی رعایت ہے - اسلئے صنعت ایہام ہے + زلف - مشک - عنبر صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - زلف کی رعایت سے یکسر میں سر بھی خوب نکلتا ہے - اور اُسکے لئے خون کی جوں بھی پڑی ہوئی ہے - یکسر میں یک - سوختہ میں ستو بھی اپنی گنتی گنا رہے ہیں +

ظلمتِ عصیاں سے میری بنگیا شب روزِ حشر
آفتاب اک نیزہ پر دُمدار تارا ہو گیا

ظلمتِ عصیاں - گناہوں کی تاریکی + روزِ حشر - مُردوں کے اُٹھنے کا دن - وہ دن جبکہ تمام مردے حساب دینے کے لئے قبروں سے اُٹھینگے + آفتاب کا ایک نیزہ پر ہونا - حشر کے دن سورج اسقدر نیچا ہو جائیگا کہ سروں سے ایک نیزہ کی بلندی ہوگی + دُمدار تارا - وہ ستارہ جسکے ساتھ بہت سے چھوٹے چھوٹے ستاروں کی قطار ہوتی ہے - اور وہ قطار سفید نورانی دُم سی نظر آیا کرتی ہے + (مطلب) - حشر کے دن حساب دیتے وقت میرے گناہوں کی تاریکی اسقدر پھیلی کہ سورج ماند ہو کر دُمدار تارہ سا نظر آنے لگا + دُم ایک نیزہ کے فاصلہ سے مراد لی ہے یا ماند ماند شعاعوں سے - ظلمت - شب - دُمدار تارا صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + عصیاں - روزِ حشر - آفتاب اک نیزہ پر - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - شب اور روز صنعت تضاد ہے - ظلمت کی رعایت سے تارا میں تار

یعنے تاریک اور تیرہ کی رعایت سے بنگیا ہیں بن واقع ہے +

ذوق اس بحر جہاں میں کشتی عمر رواں	جس جگہ پر جا لگی وہ ہی کنارا ہوگیا

بحر جہاں - جہان کا سمندر - جہان کو سمندر سے تشبیہ دیکر بیان کیا ہے - کشتی عمر رواں گزرتی ہوئی عمر کی کشتی - عمر کو کشتی کہا ہے کیونکہ جس طرح کشتی میں مسافر ہوتے ہیں اسی طرح عمر نیکی اور بدی کو اپنے ساتھ لئے ہوئے ہوتی ہے + جا لگی پہنچ گئی + کنارا - سرا - حد + (مطلب) اے ذوق اس جہان کا کنارا وہی ہے جہاں تک عمر پہنچکر ختم ہو جائے یعنے جب زندگی تمام ہوکر موت آجائے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اُسکے لئے دنیا کی وہی حد ہے + بحر - کشتی - رواں - کنارا صنعت مراعاۃ النظیر ہے + جہان کا لفظ دوسرے معنی کے لحاظ سے جس جگہ کا مترادف ہے - رواں دوسرے معنی جان کے لحاظ سے عمر سے مناسبت رکھتا ہے اور داخل صنعت ایہام ہے - جگہ کی رعایت سے جا لگی میں جا مترادف لفظ نکلتا ہے +

ہوتا جو نہ پیوند زمیں تیری گلی میں	آسودہ بہ دل زیر زمیں ہو ہی چکا تھا

پیوند زمیں نہوتا - دفن نہوتا - خاک میں نہ ملتا + آسودہ ہو ہی چکا تھا - آرام پا چکا تھا - یہ فقرہ بطور طنز آیا ہے - مطلب یہ ہے کہ کبھی آرام نہ پاتا + مطلب اے معشوق میں تیری گلی میں دفن ہوا یہی اچھا ہوا - ورنہ اور کہیں دفن ہوتا تو مجھے کبھی کل نہ پڑتی + پیوند زمین اور زیر زمین اور گلی میں باہم رعایتیں ہیں +

جو خط میں لکھا اُس نے وہ اس لکھنے سے پہلے	مکتوب سر لوح جبیں ہو ہی چکا تھا

مکتوب ہو ہی چکا تھا - لکھا جا چکا تھا - تحریر میں آچکا تھا + سر لوح جبیں - پیشانی کی تختی پر یا لکھے پر - تقدیر میں + (مطلب) جو کچھ معشوق نے مجھے لکھکر بھیجا ہے وہ میری قسمت میں پہلے ہی سے درج ہو چکا تھا کہ معشوق کی طرف سے ایسا لکھا ہوا آئیگا + ناکامی کا مضمون ہے + خط - مکتوب - لوح - لکھنا - صنعت مراعاۃ النظیر ہے - جبیں کی رعایت سے سر کا لفظ بھی خوب آیا ہے +

کیا گرم تپش ہوتا تڑپ کر ترے آگے	میں سرد تہ خنجر کیں ہو ہی چکا تھا

گرم تپش ہوتا - سرگرمی دکھاتا - گرمجوشی ظاہر کرتا + سرد ہو ہی چکا تھا - ٹھنڈا پڑ گیا تھا - بیجان ہو چکا تھا + تہ خنجر کیں - کینہ کی تلوار کے نیچے - تلوار کا وار کھاکر + مطلب میں تیرے سامنے تڑپ کر کیا گرمجوشی دکھاتا میں تو تلوار کا وار کھاتے ہی ٹھنڈا پڑ گیا تھا یعنے بیجان ہو چکا تھا + گرم - سرد - صنعت تضاد ہے تڑپنا - سرد ہونا - خنجر کیں تلازمہ قتل اور صنعت مراعاۃ النظیر ہے +

چرخ پر بیٹھ رہا جان بچا کر عیسےٰ	ہوسکا جب نہ مداوا ترے بیماروں کا

چرخ - آسمان + جان بچا کر بیٹھ رہا - جی چرا کر بیٹھ رہا - مشکل کام سمجھ کر الگ ہوگیا - اپنے قابو کی بات نہ پاکر

پہلوتہی کی + عیسےٰ - ایک بڑے پیغمبر خدا کا نام ہے جو بن باپ کے پیدا ہوئے - اور جب یہودیوں نے آپ کو پھانسی دینا چاہا تو خدا نے زندہ آسمان پر اُٹھا لیا + مداوا علاج - دوا دارو +

مطلب - اے معشوق جب تیرے عاشقوں کا علاج حضرت عیسےٰ سے نہو سکا تو وہ اپنا پہلو بچا کر آسمان پر جا بیٹھے + چونکہ حضرت عیسےٰ کا یہ معجزہ تھا کہ بیماروں کو آپ کی دعا سے فوراً صحت ہو جاتی تھی اور مُردہ جی اُٹھتا تھا اسلئے علاج کے موقع پر حضرت عیسےٰ کو چارہ گر ٹھیرا لیتے ہیں - اور طبیب حاذق کو حضرت عیسےٰ سے تشبیہ دیتے ہیں + زندگی میں حضرت عیسےٰ کا آسمان پر پہنچنا علاج نہ کر سکنے کی علت قرار دیکر شعر میں صنعت حسن تعلیل پیدا کی ہے + چرخ - جان - عیسےٰ - مداوا - بیمار - قصۂ مذکور کے لحاظ سے باہم مناسبت رکھتے ہیں اور داخل صنعت مراعاۃ النظیر ہیں +

بے سیاہی نہ چلا کام قلم کا اے ذوق!	روسیاہی سر و ساماں ہے سیہ کاروں کا

بے سیاہی کام نہ چلا - روشنائی بغیر کام نہ نکلا - روشنائی ہی سے کام پورا ہوا + روسیاہی - منہ کی کالونس - بدنامی + سر و سامان - اسباب - لوازمہ + سیہ کار - گنہگار - بدکار +

(**مطلب**) اے ذوق بدکاروں کی حاجتیں اور ضرورتیں بدکاری ہی کی باتوں سے رفع ہوتی ہیں مثلاً قلم کا کام بغیر سیاہی کے پورا نہوا + قلم کو ظاہری حالت کے لحاظ سے کہ وہ سیاہی سے حرف لکھنے کا کام دیتا ہے سیہ کار کہا ہے - اور روشنائی یعنی سیاہی کو روسیاہی لکھا ہے + سیاہی - قلم - صنعت مراعاۃ النظیر ہے - روسیاہی - سیہ کار صنعت مراعاۃ النظیر ہے + سیاہی کی رعایت سے روسیاہی میں سیاہی داخل ہے اور بلحاظ معنی روشنائی اور روسیاہی تجنیس تصحیف میں ایک ہی ہیں - روسیاہی میں رو کی رعایت سے سر کا لفظ بھی موزوں ہے - قلم کی رعایت سے بے بھی بیکار نہیں - حرف دوم کا نام ہے +

نالہ اس شور سے کیوں میرا دہائی دیتا	اے فلک گر تجھے اونچا نہ سنائی دیتا

دہائی دینا - فریاد کرنا + اونچا سنائی دینا - اونچا سننا - کم سننا - کسیقدر بہرا ہونا +

مطلب اے آسمان اگر تو اونچا نہ سنتا تو میں چیخ کر فریاد کیوں کرتا - یعنے آسمان کچھ بہرا ہے جو وہ لوگوں کی فریادوں کو کم سنتا ہے - اور اسی لئے جبکہ لوگوں کی آرزوئیں پوری نہیں ہوتیں تو چیخیں مار مار کر فریاد کرنے کی نوبت پیش آئی ہے + نالہ - شور - دہائی مترادف الفاظ ہیں - اونچا نہ سنائی دینا میں بلندی کے خیال سے آسمان کی رعایت داخل ہے +

دیکھ چھوٹوں کو ہے اللہ بڑائی دیتا	آسماں آنکھ کے تل میں ہے دکھائی دیتا

بڑائی دیتا ہے - بڑا رتبہ دیتا ہے - بڑی قدرت عطا کرتا ہے + آنکھ کا تل - آنکھ کی پتلی - آنکھ کے عین وسط کا

نقطہ جو سیاہ ہوتا ہے اور جس میں مقابل کی شے کا عکس نظر آتا ہے + آنکھ کے تل میں دکھائی دیتا
اِس فقرے کے دو مفہوم ہیں - اول تل میں نظر آتا ہے گویا تل کے اندر ہے - دوم تل کے ذریعہ سے نظر
آتا ہے + (مطلب) اے انسان دیکھ لے خدا چھوٹے یعنے کم درجہ کے لوگوں کو بھی بڑی قدرت
عطا کرتا ہے مثلاً آنکھ کا تل جو بہت ہی ذرا سی چیز ہے اُسمیں آسمان جیسی بڑی چیز نظر آتی ہے +
دیکھ - آنکھ - تل - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - چھوٹوں کے لئے بڑائی کا لفظ صنعتِ تضاد رکھتا ہے
یہ شعر مصنف کی حالت پر بھی خوب صادق آتا ہے کیونکہ ذوق کا قد درمیانہ اور لیاقت اعلیٰ درجہ
کی تھی - ایک عربی مقولہ بھی ہے کہ کل قلیل فطرۃ یعنے ہر ایک چھوٹے قد کا آدمی بڑا عقیل اور ہوشیار
ہوتا ہے +

	پنجۂ مہر کو خونِ شفقی میں ہر روز		غوطے کیا کیا ہے ترا دستِ حنائی دیتا	

پنجۂ مہر - سورج کا ہاتھ - سورج کی کرنوں کو اُنگلیاں ٹھیرا کر پنجہ قرار دیا ہے - خونِ شفقی - شفق کا خون - شفق کو
خون کہا ہے - کیونکہ شفق وہ سرخی ہے جو غروب آفتاب کے وقت آسمان پر نمودار ہوتی ہے + غوطہ دیتا
پانی میں ڈبو کر نکال لیتا ہے - رنگتا ہے + دستِ حنائی - مہندی سے رنگین کیا ہوا ہاتھ +
(مطلب) اے معشوق تیرا رنگین ہاتھ ایسا پیارا ہے کہ اُسے دیکھکر سورج کو بھی حرص آگئی اور وہ اس
آرزو میں کہ میرا پنجہ بھی ایساہی رنگین ہو جائے ہر روز شفق میں ڈبو ڈبو کر نکالتا ہے - رنگ یا پانی میں
کسی شے کے ڈبو ڈبو کر نکالنے کو رنگریزوں کی اصطلاح میں غوطہ دینا کہتے ہیں - چونکہ غوطے دینے کا فعل
دستِ حنائی کے باعث سے قرار پایا ہے اسلئے دستِ حنائی ہی غوطے دے رہا ہے + ہر روز شفق
کی حالت میں آفتاب کے غروب ہونے اور صبح کے وقت شفق ہی کی موجودگی میں برآمد ہونے کو غوطوں
سے تشبیہ دیکر دستِ حنائی کی حرص کی علت قرار دی ہے اسلئے شعر میں صنعتِ حسن تعلیل پیدا ہو گئی ہے
پنجہ - دست - حنا صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - حنا اور خونِ شفقی میں بلحاظ رنگت باہمی رعایت ہے
مہر کو روز سے مناسبت ہے - دست کی رعایت سے روز میں رد اور حنائی میں نا ہے یعنے گردن بھی ہے

	روشِ اشک گرا دینگے نظر سے اک دن		ہے اِن آنکھوں سے یہی مجھ کو سجھائی دیتا	

روشِ اشک - آنسوؤں کی طرح + نظر سے گرا دینگی - حقیر کر دینگی - ذلیل بنا دینگی + سجھائی دیتا ہے -
نظر آتا ہے - معلوم ہوتا ہے + (مطلب) مجھے اپنی روتی ہوئی آنکھوں کی حالت سے معلوم ہوتا
ہے کہ وہ میرے رازِ محبت کو ظاہر کرکے نظروں سے اسیطرح گرا دینگی جس طرح آنسوؤں کو گراتی ہیں یعنے
حقیر اور ذلیل کر دینگی + اشک - آنکھیں - نظر - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - اِس جگہ آنکھوں کی رعایت
سے سجھائی دینے کا محاورہ خوب سوجھا ہے - اور روش میں رو بھی رودار لفظ آیا ہے + نظر سے گرانے کی

محاورہ میں اشک اور آنکھوں دونوں کی رعایت موجود ہے +

جھوٹ ہی جانوں کلام اس رہزنِ ایمان کا	پہن کر جامہ بھی وہ آئے اگر قرآن کا

کلام - بات + رہزنِ ایمان - ایمان کو خراب کرنیوالا - مجازاً معشوق - کیونکہ وہ عاشقوں کو یادِ خدا کی بجائے اپنی یادگاریوں میں محور کھتے ہیں + قرآن کا جامہ - قرآن کلامِ الٰہی اور دینِ اسلام کی کتاب کا نام ہے اور اُسکا جامہ وہ کپڑا ہے جو قرآن شریف کی جلد پر چولی کے نام سے چڑھایا جاتا ہے + قرآن کا جامہ پہنکر آنا - راستباز بنکر آنا - قرآن شریف کے احکام کی پابندی کا دعویٰ کرنا - قرآن جیسا سچا ہونا +

(مطلب) - اگر وہ رہزنِ ایمان قرآن شریف کا جامہ پہنکر بھی آئیگا تو میں اُسے اور اُسکی بات کو سچا نہ سمجھونگا - خواہ جامہ سے طریقہ مراد ہو یا چولی کے کپڑے کا لباس مراد ہو - مگر جبکہ پہننے یا طریقہ کو ظاہر کرنیوالا رہزنِ ایمان ہے تو وہ متبرک لباس یا طریقہ کر اور فریب کے سوا کوئی بزرگی ظاہر نہیں کرسکتا - اور اسی خیال سے اُسکی بات کو سچ نہ سمجھنا درست اور صحیح دعویٰ ہے - کلام - ایمان - قرآن صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - جھوٹ میں کلام کی رعایت ہے - جانوں اور کلام میں نون اور لام بھی کتاب قرآن کی رعایت سے خوب نکلتے ہیں +

یہ تپِ غم کی ہے شدت اس تیرے بیمار کو	یومِ راحت بھی ہے حق میں اُسکے دن بحران کا

تپِ غم - غم کا بخار - وہ تپ جو رنج کرنے سے لاحق ہو جائے - یومِ راحت - آرام کا دن - وہ دن جو بخار مریض کو صحت سے گزرتا ہے جیسا باری کے بخار والے کو تیئیہ بخار میں ایک اور چوتھیئے بخار میں دو دن بیچ میں خالی گزر کر بخار ہوتا ہے - بحران کا دن - وہ دن جس میں بخار اپنا زور دکھاتا ہے اور گرمی کے ابخرے دماغ کی طرف رجوع ہو کر ہوش اور حواس کو بے قابو کر دیتے ہیں +

(مطلب) اے معشوق تیرے عاشق پر تیری جُدائی کا صدمہ ایسا بھاری ہے کہ وصل کا دن بھی اُسکے لئے اطمینان کا دن نہیں ہوتا بلکہ وہ بحران کا سا دن ہوتا ہے کہ اُسپر کچھ شوق کی بدحواسی ہوتی ہے اور کچھ پہلے اور کچھ آئندہ جدائیوں کے خیالات کا اثر طاری ہو جاتا ہے + یومِ راحت سے یومِ وصل اور بحران سے شوق وغیرہ کی بدحواسی مراد ہے - اور یہ صنعتِ استعارہ ہے - تپ - بیمار - یومِ راحت - بحران - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - یوم - دن - مترادف الفاظ ہیں - غم اور شدت میں تپ کی رعایت ہے +

ہو سکے آلودہ دامن پاکدامن کس طرح	اے زلیخا چھوڑ دامن یوسفِ کنعان کا

آلودہ دامن - وہ شخص جس کا دامن ناپاک ہو - گنہگار شخص + پاک دامن وہ شخص جس کا دامن گناہ سے بری ہو - بے گناہ شخص + زلیخا - مصر کے بادشاہ کی بیوی کا نام ہے جو حضرت یوسف کو خواب میں دیکھکر عاشق ہوئی - اور جب حضرت یوسف اپنے سوتیلے بھائیوں کی نامہربانی سے ملک کنعان سے

نکلکر مصر کے بازار میں فروخت ہوئے تو زلیخا نے خرید کر اپنا ہم بستر بنانا چاہا مگر حضرت یوسف نے انکار کیا اور زلیخا کے پاس سے بھاگے۔ اور زلیخا نے بھاگتے وقت دامن پکڑ کر روکنا چاہا مگر دامن پھٹ گیا اور حضرت یوسف باہر نکل آئے۔ پھر زلیخا نے غضبناک ہو کر انکو ملزم ٹھیرا کر قید کرانا چاہا کہ شاید اسی دباؤ اور تکلیف سے ہم بستری قبول کر لے مگر وہ الزام سے بھی بری ثابت ہوئے + دامن چھوڑ دینا۔ کسی کے پیچھے نہ پڑنا۔ دعوے سے دست بردار ہونا + یوسف کنعاں۔ ملک کنعان کا رہنے والا یوسف +

مطلب اے زلیخا جو بے گناہ ہے وہ مجرم نہیں ہو سکتا اسلئے تو یوسف کا پیچھا چھوڑ دے یعنے اُس سے دست بردار ہو وہ تیری کوششوں سے اور مجرم قرار دینے سے مجرم ثابت نہیں ہوگا یعنے جو نیک اور بیگناہ ہے وہ گنہگار نہیں بن سکتا + پاکدامن۔ آلودہ دامن صنعت تضاد ہے + زلیخا۔ یوسف۔ دامن۔ کنعاں قصۂ مذکور کے لحاظ سے داخل صنعت مراعاۃ النظیر ہیں + تجنیس محرف مرفو کے پردہ سے ہوس کے میں ہوس یعنی خواہش اور پاکدامن میں کہ یعنے دشمنی زلیخا کی دو حالتیں جو ناکامی سے پہلے اور پیچھے ظہور میں آئیں خوب جھلک دکھا رہی ہیں +

نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دیکر	جو اُس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

قول کا سچا۔ بات کا پورا۔ اقرار کو نباہنے والا + قول دینا۔ وعدے کرنا۔ اقرار کرنا + ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔ قول دینا۔ مضبوط وعدہ کرنا۔ پکا اقرار کرنا + قاعدہ ہے کہ جب کسی سے وعدہ کرتے ہیں اور یہ جتلانا منظور ہوتا ہے کہ ہمارا یہ عہد بہت ہی مضبوط ہے تو اپنا ہاتھ دوسرے شخص کے ہاتھ پر رکھکر وعدہ کرتے ہیں اسی قاعدہ کو ہاتھ پر ہاتھ مارنا اور قول دینا کہتے ہیں +

مطلب معشوق صادق الاقرار نہیں یعنی وہ اپنے وعدہ کو کبھی پورا نہیں کرتا اگرچہ اُس نے ہمیشہ ہاتھ پر ہاتھ مارکر قول دیے ہیں مگر کیا ہوا کبھی اقرار پورا نہیں کیا۔ قول۔ سچا۔ ہاتھ پر ہاتھ مارنا باہم علاقہ رکھتے ہیں

مرے آنسو ہمیشہ ہیں برنگ لعل غرق خوں	جو غوطہ آب میں تو نے گہر مارا تو کیا مارا

برنگ لعل۔ لعل کی مانند + لعل ایک بیش قیمت پتھر ہوتا ہے جس کا رنگ چمکدار روشن سرخ ہوتا ہے غرق خوں۔ خون میں ڈوبا ہوا + گہر۔ موتی۔ ایک قیمتی شے ہے جو سمندر کی تہ میں سے برآمد کئے جاتے ہیں + آب۔ پانی۔ موتی یا تلوار یا اور کسی چیز کی آبداری کو بھی آب کہتے ہیں +

مطلب میرے آنسو لعل جیسے سرخ ہیں اور ہمیشہ خون میں ڈوبے رہتے ہیں۔ اے موتی تو نے پانی میں ایک غوطہ لگا لیا تو کیا ہوا تو میرے آنسوؤں کی برابر آبدار اور قیمتی نہیں ہو سکتا + قاعدہ ہے کہ ایک غوطہ کا اثر خفیف ہوتا ہے اور کم رنگ چڑھتا ہے۔ خاصکر پانی میں غوطہ دی ہوئی شے تو تھوڑی دیر کے بعد خشک ہو جانے سے ویسی ہی رہجاتی ہے جیسی پہلے ہوتی ہے۔ اور ہمیشہ خون میں ڈوبے

رہنے سے رنگ خوب گہرا سرخ ہو جاتا ہے کیونکہ سُرخ رنگ کا ایک غوطہ بھی بہت کچھ رنگ چڑھا دیتا ہے + موتی کے دریا میں سے نکالے جانے کو غوطے سے تشبیہ دی ہے۔ اور آنسوؤں کو عرق خون اسوجہ سے کہا ہے کہ وہ خون کا ایک جزء ہے جو غم کی حرارت سے بخار بنکر آنکھوں کے راستے سے نکلنے کی کوشش کرتا ہے اور ہوا سے پانی بن کر ٹپک پڑتا ہے + آنسو کو گول اور سفید آبدار ہونے کی وجہ سے موتی سے تشبیہ دی جاتی ہے اور خونی ہونے کی رعایت سے لعل سے تشبیہ دی جاتی ہے + اِس شعر میں آنسو کو بمقابلہ محنت و قیمت اور آبداری کے موتی پر ترجیح دی ہے + لعل۔ گُہر صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + خون۔ آب۔ صنعتِ تضاد ہے + خون میں لعل کی اور آب میں گُہر کی رعایت ہے + عرق غوطہ۔ آب صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔ لعل اور خون کی رعایت سے بزنگ میں رنگ بھی اپنا رنگ دکھا رہا ہے + لعلُ گُہر کی رعایت سے ہمیشہ میں شہ یعنی بادشاہ اور بزنگ میں نگ یعنی نگینہ۔ اور گُہر میں بقاعدہ تجنیس محرف گھر خوب نکلتے ہیں۔ کیونکہ یہ جواہرات بادشاہوں کے لائق ہوتے ہیں بقول شخصے سه قدرِ گوہر شہ بداند یا بداند جوہری + اور نگینوں کے طور پر تخت و تاج وغیرہ میں جڑے جاتے ہیں اور انکے خانوں کو گھر کہتے ہیں +

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے میں		اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا	

شیطان وہی بدی کا فرشتہ جو حضرت آدم کو سجدہ نہ کرنے کے جرم میں مجرم اور لعنتی ہوگیا + سر مارا کسی کام میں جان کھپائی۔ مصروف رہا + **مطلب** شیطان نے لاکھوں برس خدا کی درگاہ میں سجدے کئے مگر اُس نے اس تمام عبادت کا صلہ کھودیا یعنے ایک سجدہ کے نہ کرنے کی سرکشی سے مجرم بنگیا + یہ شعر عبرت اور نصیحت کے طور پر ہے کہ انسان کو سرکشی سے بچنا چاہیئے اور عبادت کو کسی وقت ترک نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ سرکشی اور ترک عبادت ہمیشہ کی عبادت اور صلہ کو کھو دیتی ہے جس طرح شیطان کا حال ہوا + سر مارنے میں سجدہ کی رعایت بھی خوب ہے کیونکہ سجدہ ماتھا ٹیکنے کو کہتے ہیں دیکھو آئندہ قصہ کی رعایت سے کہ شیطان سانپ بن کر بہشت میں داخل ہوا اور حضرت آدم کو گیہوں کھانے کی ترغیب دی اِس شعر میں شیطان کے علاوہ مارا میں مار یعنے سانپ اور لاکھوں میں تجنیس تصحیف سے گیہوں بھی موجود ہیں اور سر مارا میں سرما یعنے سردی کی فصل بھی موجود ہے جس میں گیہوں کی فصل تیار ہوتی ہے۔ صنعتِ سیاق الاعداد کے خیال سے ایک۔ لاکھوں میں لاکھ۔ سجدہ میں دہ یعنے دس بھی ہیں +

ہے دل کی داؤ گھات میں مژگانِ چشمِ یار		کرتی ہے قصد شوخی کی وہ چھل بتکار کا	

داؤں گھات میں ہے۔ تاک میں ہے۔ پکڑنے کے ارادے میں ہے + مژگاں۔ پلکیں + چشمِ یار۔

معشوق کی آنکھ + ٹٹی کی اوجھل شکار کا قصد کرنا۔ کسی شے کے پیچھے چھپ کر حملہ کرنے کا ارادہ کرنا۔ چھپ کر وار کرنے کی تدبیر میں ہونا + **مطلب** معشوق کی آنکھ پلکوں کی آڑ میں سے عاشق کے دل کے لینے کی گھات لگا رہی ہے + پلکوں کی قطار کو ٹٹی سے تشبیہ دی ہے + شکار کرنا فریفتہ کر لینے سے مراد ہے + داؤں گھات۔ ٹٹی۔ شکار۔ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + مژگاں۔ چشم۔ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + قصد میں صد اور اوجھل میں جھل کی صورت ہویدا ہے جو صنعت سیاق الاعداد ہے +

بجھنے کی دل کی آگ نہیں زیر خاک بھی	ہوگا درخت گور پہ میری چنار کا +

دل کی آگ نہیں بجھنے کی۔ دل میں جو غم کی گرمی اور آگ لگی ہوئی ہے وہ نہیں دبیگی + زیر خاک۔ مٹی کے نیچے۔ قاعدہ ہے کہ جب آگ پر مٹی ڈال دیتے ہیں تو آگ بجھ جاتی ہے۔ یہاں زیر خاک قبر میں دفن ہونے سے مراد ہے + چنار کا درخت۔ ایک درخت ہے جسکے پتے سرخ اور آگ کی لپٹ کے مشابہ یعنی ذرا لمبے اور گاؤ دُم ہوتے ہیں +

مطلب۔ میرے دل کی آگ قبر میں دفن ہوکر بھی نہ بجھیگی بلکہ اُسکی تاثیر سے قبر پر چنار کا درخت پیدا ہو جائیگا گویا دل کی آگ کا ظہور قبر کے اندر سے چنار درخت کی شکل میں ہوگا + آگ اور پتوں کی ظاہری رنگت اور مشابہت کے علاوہ چنار میں لفظ نار یعنی آگ بھی مطلب کو پورا کر رہا ہے خاک میں گور کی اور بجھانے کے خیال سے آگ کی رعایت ہے۔ آگ کی رعایت سے چنار میں نار بھی خوب شعلہ زنی کر رہا ہے +

بغل سے لیگئے دلکو نکالکر وہ صریح	جو مانگا تو کہا آنکھیں نکال کے کیسا

بغل سے نکال لینا۔ قبضہ کی چیز کو اُچک لیجانا۔ چھین لینا + دل کو نکال لیجانا۔ دل کو بے قابو کر دینا فریفتہ کر لینا + صریح۔ دیکھتی آنکھوں۔ ظاہری طور پر۔ علانیہ + آنکھیں نکالنا غصہ سے ڈرانا۔ دھمکانا + کیسا۔ یہ کلمہ ایسے موقع پر لاعلمی کو ظاہر کیا کرتا ہے یعنے ہم نہیں جانتے وہ کیسا ہے اور کیا بات ہے + **مطلب**۔ وہ یعنے معشوق علانیہ دل کو نکالکر لیگیا یعنے اپنے اُوپر فریفتہ کر لیا۔ اب جو مَیں اس سے دل کو مانگتا ہوں یعنی بطریق معاوضہ انکے دل کی فریفتگی کا خواستگار ہوتا ہوں تو وہ دھمکا کر کہتا ہے کہ کیسا فریفتہ کرنا اور کیسا فریفتہ ہونا میں واقف ہی نہیں + دل نکالنے اور آنکھیں نکالنے میں نکالنے کی مناسبت اور خوبی ہے۔ بغل۔ دل۔ آنکھیں تلازمۂ جسمی میں داخل ہیں۔ اور اُنکی رعایت سے مانگا میں مانگ جو سر کے بیچ کی سفید لکیر کا نام ہے۔ نکال میں گال بقاعدۂ تجنیس تصحیف۔ کیسا میں کیس تجنیس محرف سے اور صریح میں ریح جو اندرونی خالی حصوں کا جز ہے داخل ہیں +

نہیں ہے جوگی اگر چشم یار گرد اس کے | ہجوم کرتے ہیں مژگاں کے بالکے کیسا

جوگی - ہندوستانی فقیروں کا ایک فرقہ ہے جو طرح طرح کے ہتکھنڈوں سے لوگوں کو اپنی کرامات کا معتقد بنا کر لوٹتا ہے + معشوق کی آنکھ کو جوگی بھی اسی رعایت سے کہا ہے کہ وہ بھی طرح طرح کے غمزوں سے عاشقوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل کر کے تباہ کرتی ہے + ہجوم کرنا - غول باندھکر گرداگرد جمع ہونا + بالکے - جوگیوں کے شاگرد - چیلے + مژگاں کو بالکے اسوجہ سے کہا ہے کہ وہ بال کی چیز بھی ہے دوسرے پتلی کے سامنے صف باندھے رہتے ہیں جس طرح جوگی کے گرد اُسکے بالکے جمع رہتے ہیں + **مطلب** اگر معشوق کی آنکھ جوگی نہیں تو اُسکے گرد بالکے کیسے ہیں یعنی آنکھ جوگی اور پلکیں بالکے ہیں + جوگی - بالکے صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + چشم - مژگاں صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + مژگاں کی رعایت سے بالکے میں بال خوب آیا ہوا ہے - اور کیسا میں سے کیس خوب نکلتا ہے +

ہماری نعش پہ ہنگامہ کیوں ہے اے قاتل | اُٹھا ہے قصہ یہ بعد انفصال کے کیسا

قصہ اُٹھنا - جھگڑا شروع ہونا - ہنگامہ برپا ہونا + انفصال فیصلہ پانا - معاملہ کا طے ہو جانا جھگڑے کا چُک جانا + **مطلب** - اے قاتل ہماری لاش پر یہ لوگوں کا ہجوم اب کسواسطے ہو رہا ہے قصہ تو طے ہو ہی چکا ہے یعنے میں مارا گیا اور عشق کا خاتمہ ہو گیا پھر یہ لوگ جمع ہو کر کیا کرینگے + قاعدہ ہے کہ جھگڑے کے وقت لوگ جمع ہو جاتے ہیں کہ دیکھیں کیا بات ہے - اور جب جھگڑا رفع ہو جاتا ہے تو سب اپنے اپنے راہ لیتے ہیں اور چلے جاتے ہیں مگر نعش وغیرہ اتفاقیہ حادثے اور واقع کے دیکھنے کو بھی انسان جمع ہو جاتے ہیں - پس شعر کا مدعا اِس کیفیت کا اظہار ہے + دوم قاعدہ ہے کہ جنازہ کو بہت سے آدمی ملکر دفن کے لئے لے جاتے ہیں - اِس کیفیت کی نسبت کہا ہے کہ مرنے کے بعد اب لوگوں کا اکھٹا ہونا اور یہ جھگڑا کرنا بیفائدہ ہے + نعش - قاتل صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + انفصال میں قصہ کی رعایت ہے - قصہ - ہنگامہ - مترادف الفاظ بھی ہیں +

ہزار دم ہیں اسے یاد تو نے دیکھا ذوق! | گیا وہ غیر کے گھر تجکو ٹال کے کیسا

ہزار دم یاد ہیں - ہزاروں فریب کی باتیں یاد ہیں - دھوکا دینے کی بہت سی باتیں آتی ہیں - سیکڑوں چالیں جانتا ہے + ٹالنا - دھوکا دیکر الگ کر دینا - فریب دیکر اپنا پیچھا چھڑا لینا + **مطلب** - اے ذوق تو نے دیکھا بھی کہ وہ کیسا مکار ہے تجھے دھوکا دیکر وہ رقیب کے گھر جا پہنچا + اِس شعر میں صنعتِ تجرید ہے - اِس بحر کا نام مجتث مثمن مجنون محذوف ہے - وزن مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن ہے +

نخل سرما زدہ کی طرح سے جل جاؤنگا	سرد مہروں سے فلک ڈال نہ پالا کہ بن آگ

سرد مہر۔ وہ شخص جسکو محبت نہو۔ بے محبت۔ کثر + فلک۔ اے آسمان + پالا ڈالنا۔ معاملہ کرا دینا۔ علاقہ پیدا کر دینا۔ بس میں کر دینا + بن آگ۔ آگ کے بغیر + نخل سرما زدہ۔ سردی کا مارا ہوا درخت۔ پالے کا مارا ہوا درخت۔ وہ درخت جو پالا پڑنے یعنے برف کے پڑنے سے ٹھٹھر کر سوکھ جاتا ہے اُسکی نسبت کہا کرتے ہین کہ یہ درخت جل گیا + **مطلب** اے آسمان تو بے مروت لوگوں سے پالا نہ ڈال کیونکہ مَیں اُنکی بے مروتی سے بغیر آگ کے پالا مارے ہوئے درخت کی طرح جل جاؤنگا + پالا نہ ڈال کا فاعل فلک ہے اور دوسرے معنے برف کی رعایت سے بھی محاورہ موزوں ہے۔ اور مہر کا لفظ دوسرے معنی سورج کے لحاظ سے فلک سے نسبت رکھتا ہے اِسلئے یہ ترکیب صنعت ایہام تناسب ہے + سرما کی رعایت سے سرد مہر اور پالا دونوں لفظ خوب آئے ہیں۔ آگ کی رعایت سے جل جانا خوب واقع ہوا ہے۔ نخل کی رعایت سے ڈال یعنی ٹہنا اور صنعت تجنیس محرف کے قاعدہ سے بن یعنی جنگل بھی پائے جاتے ہیں۔ آگ کی رعایت سے جل یعنے پانی بھی تضاد کا دم بھرتا ہے۔ صنعتِ سیاق الاعداد کی رعایت سے فلک میں لک یعنے لاکھ۔ نہ یعنی نہ بمعنی نو پالا کہ بن آگ میں لاکھ۔ سرما زدہ میں دہ یعنے دس موجود ہیں +

کچھ نہ ہاتھ آئیگا تو ہاتھ ہی مل جاؤنگا	جنبشِ برگ صفت باغِ جہاں میں اے ذوق

جنبشِ برگ صفت۔ پتوں کے ہلنے کی مانند + باغِ جہاں۔ دنیا کا باغ۔ دنیا کو باغ ٹھیرایا ہے + ہاتھ آنا فائدہ حاصل ہونا + ہاتھ ملنا۔ افسوس کرنا۔ قاعدہ ہے کہ بعض اشخاص نہایت ہی افسوس کے وقت ہاتھ پر ہاتھ ملکر کہا کرتے ہیں کہ افسوس یہ کیسی بات ہوئی +

مطلب اے ذوق اگر تو۔ سو دنیا کے باغ سے کچھ پھل نہ پائیگا تو یہی ہوگا کہ پتوں کی طرح ہاتھ ملتا چلا جاؤنگا یعنے افسوس ہی کرتا کرتا مر جائیگا + درختوں کے پتوں کو ہاتھ ملنے سے تشبیہ دی ہے گویا وہ بھی دنیا پر افسوس کر رہے ہیں + برگ۔ باغ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔ ذوق میں معنی لطف کے خیال سے جہان کی بھی رعایت ہے + آئیگا۔ جائیگا صنعتِ تضاد ہے +

اب آہِ آتشیں سے بھی دل سرد ہوگیا	اِس سے تو اور آگ وہ بے درد ہوگیا

اور آگ ہوگیا۔ زیادہ بھڑک اُٹھا۔ زیادہ غضبناک ہوگیا + بیدرد۔ بے رحم۔ ظالم۔ مجازاً معشوق + آہِ آتشیں۔ وہ آہ جو آگ جیسی خاصیت رکھتی ہو۔ گرم آہ + دل سرد ہو جانا۔ مایوس ہو جانا۔ بےآس ہو جانا + **مطلب** معشوق ہماری گرم آہوں کو سُنکر بجائے رحم کرنے کے اور زیادہ غضبناک ہوگیا اِسلئے اب ہماری اُمید آہ کی طرف سے بھی ٹوٹ گئی اور معلوم ہوگیا کہ نقصان کے سوا اُس سے بھی کچھ کام نہ نکلیگا + آگ ہونا۔ سرد ہونا صنعتِ تضاد ہے۔ آگ میں آہِ آتشیں کی رعایت ہے۔ بیدرد میں درد اور

دل سرد ہوگیا میں دل اور سرد آہ کے مناسب حال ہیں + تجنیس تصحیف کے قاعدہ سے دوسرے مصرعے میں آب کا لفظ بھی آگ کے سرد کرنے کے واسطے خوب آیا ہے +

سو بار مر کے عاشق جاں باختہ ترا +	اٹھنے کو پھر کھڑا روشِ نرد ہوگیا

عاشق جاں باختہ - جان ہار عاشق - وہ عاشق جو معشوق پر جان فدا کر چکا ہو + روشِ نرد - نرد کی طرح - نرد چوسر کی گوٹ کو کہتے ہیں + قاعدہ ہے کہ چوسر کی گوٹ پٹنے کے بعد جسے مرجانا کہتے ہیں آئندہ داؤں پر پھر کھڑی ہوجاتی ہے - اور پھر اور گوٹوں کو پیٹنے اور اُلٹنے پٹنے کے کام آتی ہے +

مطلب اے معشوق تجھپر جان فدا کرنیوالا عاشق یعنی میں سیکڑوں دفعہ ہی جان سے عاجز ہوگیا مگر تیرے عشق کا مقابلہ برابر اس طرح کرتا رہا جس طرح چوسر کی گوٹ پٹتی جاتی ہے اور پھر کھڑی ہوجاتی ہے - اِس شعر میں عشق کو چوسر کے کھیل سے تشبیہ دی ہے اور عاشق کو گوٹ سے + باختہ میں چوسر کی بازی کی رعایت ہے + مرنا - اُٹھنا - کھڑا ہونا میں نرد کی رعایت ہے +

مجنوں بھی دشت گرد تھا مانندِ گرد باد	جب خاک اُڑائی ہمنے تو وہ گرد ہوگیا

مجنوں - لیلےٰ کے عاشق قیس کا لقب ہے + دشت گرد - جنگل کی خاک چھاننے والا - آوارہ پھرنیوالا + مانند گرد باد - ہوا کے غبار کی مانند - ہوا میں اُڑتی ہوئی خاک جیسا + خاک اُڑانا - خاک چھاننا - آوارہ پھرنا گرد ہوگیا - خفیف ہوگیا - ناچیز سمجھا گیا - مات ہوگیا +

مطلب - مجنوں اُڑتی ہوئی خاک کی طرح جنگلوں میں آوارہ پڑا پھرتا تھا مگر جب ہمنے آوارہ گردی شروع کی تو ہمارے آگے اسکی کچھ حقیقت نہ رہی + خاک اُڑانے کی رعایت سے گرد ہونے کا محاورہ دوچند لطف پیدا کر رہا ہے - گویا وہ خود خاک اُڑاتے دیکھکر گردبنگیا کہ اُس خاک کے شامل حال ہوکر برباد ہوجاؤں اور شرمندگی سے بچ جاؤں یعنے اُس نے ہمارے مقابلے میں آکر اپنی کچھ بھی حقیقت نہ سمجھی مجنوں - دشت - گرد باد - خاک اُڑانا - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + دشت گرد میں گرد دوسرے معنی غبار کے لحاظ سے گرد باد کی گرد کا خاک کا اُڑا رہا ہے اور داخل صنعت ایہام تناسب ہے + اِس بحر کا نام مضارع - مثمن اخرب مکفوف محذوف ہے - اور وزن مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن ہے +

پانی طبیب سے ہمیں کیا بجھا ہوا	ہے دل ہی زندگی سے ہمارا بجھا ہوا

بجھا ہوا پانی - وہ پانی جو لوہے یا کوری اینٹ یا چاندی کو آگ میں تپا کر بجھایا جائے - اِس قسم کا پانی تپ دق یا سوجن والے یا اور کسی ایسے ہی سخت مریض کو پلایا جاتا ہے + بجھا ہوا دل - ناامید دل - وہ طبیعت جو کسی خواہش یا آرزو کی طرف سے مایوس ہوگئی ہو +

مطلب اے طبیب تو ہمیں بجھا ہوا پانی پینے کو کیوں بتاتا ہے اِس سے کچھ فائدہ نہوگا کیونکہ

ہمارا دل تو اب زندگانی ہی کی طرف سے پھر گیا ہے اور اب جینے کی خواہش نہیں رہی مر بھی جانے دے + بجھا ہوا پانی - بجھا ہوا دل دونوں میں بجھنے کی رعایت داخل ہے +

لو پھر بھڑک اٹھا یہ فتیلہ جلا ہوا	پھر دل میں آہ سرد ہوئی میرے شعلہ زن

آہ سرد - ٹھنڈی آہ - ٹھنڈی سانس - ناامیدی کی آہ - وہ آہ جو ٹھنڈی پڑ گئی ہو یعنی دبگئی ہو سرد کا لفظ اسکی حالت پر بھی دلالت کرتا ہے + شعلہ زن ہونا - بھڑک اُٹھنا - اُبھر آنا + بھڑک اُٹھنا روشن ہونا - آپ ہی آپ چراغ کی بتی کا اُبھر کر زیادہ روشن ہو جانا + بجھا ہوا فتیلہ - بجھی ہوئی بتی
مطلب - میرے دل میں ناامیدی کی آہیں پھر جوش مارنے لگیں - اور آہ جو بجھی ہوئی بتی کی مانند تھی پھر بھڑک اُٹھی + آہ کو فتیلہ سے تشبیہ دی ہے اور آہ کی جوش زنی کو فتیلہ بھڑک اُٹھنے سے تشبیہ دی ہے - فتیلہ کی رعایت سے لو کا لفظ بھی خوب آیا ہے کیونکہ اُسکے دوسرے معنی چراغ کی ٹیم ہیں + دل - آہ - شعلہ - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - سرد میں بجھنے کی اور شعلہ زن ہونے میں بھڑک اُٹھنے کی رعایت ہے +

سینے میں ہمنے ذوق نہ پایا بجھا ہوا	ہم آپ جل بجھے مگر اس دل کی آگ کو

جل بجھے - غم کھاتے کھاتے مر گئے - رنج اُٹھاتے اُٹھاتے ناامید ہو گئے - ناامیدیوں سے دل کا کنول کملا گیا + دل کی آگ - عشق کا اثر - رنج و غم کی تپش + **مطلب** اے ذوق ہم رنج اُٹھاتے اُٹھاتے بجھ گئے یعنے مایوس ہو گئے مگر عشق اور محبت کا خیال دل سے نہیں مٹا +
دل - سینہ - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - آگ کی رعایت سے جل بجھنا بھی خوب محاورہ آیا ہے - جل دوسرے معنے پانی کے خیال سے آگ کے ساتھ صنعتِ تضاد رکھتا ہے اور آپ کا لفظ بھی تجنیس تصحیف سے اپنی آبداری دکھا رہا ہے - مگر کا لفظ بھی دوسرے معنی ناکو یا مگرمچھ کے سبب سے جل کے ساتھ صنعتِ ایہام تناسب رکھتا ہے - دل - سینہ کے لئے ملازمۂ جسمانی کی نظر سے پنا یا ہیں پا یعنے پاؤں بھی موجود ہے +

الٰہی ہو نہ وطن سے کوئی غریب جدا	فراق خلد سے گندم ہے سینہ چاک اب تک

فراق خلد - جنت کی جدائی + سینہ چاک - وہ شخص جسکی چھاتی پھٹی ہوئی ہو - غمگین آدمی + قاعدہ ہے کہ بعض دفعہ انتہائے رنج و غم میں چھاتی پھٹنے سے سوجن ہو کر گوشت پھٹ جاتا ہے +
وطن - پیدائش کی جگہ - دیس + غریب - مسافر - بیچارہ +
مطلب - اے خدا تو کسی غریب آدمی کو اُسکے وطن سے نہ نکال کیونکہ وطن سے چھٹنے کا رنج بہت بڑا رنج ہوتا ہے جیسا کہ گیہوں کی حالت سے بھی پایا جاتا ہے کہ اس نے جنت سے الگ ہونے کے

غم میں اپنا سینہ چاک کر رکھا ہے + بہشت کو گندم کا وطن اسلئے کہا ہے کہ یہ درخت بہشت
میں تھا اور حضرت آدم کو اسی کے پھل کی ممانعت کی گئی تھی - گندم کا دانہ بیچ میں سے شگافتہ
ہوتا ہے اسے سینہ کے چاک سے تشبیہ دیکر فراق جنت وجہ ٹھیرائی ہے - اِس لئے شعر میں یہ صنعت
حسن تعلیل ہے + خلد اور گندم میں وطن اور غریب میں باہم مناسبتیں ہیں +

آنکھیں دیدار طلب گور سے آئی ہیں نکل — دستہ نرگس کا نہیں میرے سرہانے رکھا

دیدار طلب آنکھیں - وہ آنکھیں جو کسی کے دیکھنے کا اشتیاق رکھتی ہوں + نرگس کا دستہ - نرگس کے
پھولوں کا مٹھا - نرگس کا گلدستہ - نرگس ایک قسم کا سفید پھول ہوتا ہے - اور بیچ میں سے زردی
لئے ہوتا ہے - اُس سے آنکھ کو تشبیہ دیتے ہیں + سرہانا - قبر کا وہ سرا جس طرف سر ہوتا ہے +
مطلب میری قبر کے سرھانے جو نرگس کا گلدستہ رکھا ہوا ہے اُسے گلدستہ نہ سمجھو وہ میری
آنکھیں ہیں جو معشوق کے دیکھنے کے اشتیاق میں قبر سے نکل آئی ہیں + آنکھیں - نرگس - دیدار
صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - آنکھوں کی رعایت سے طلب میں لب - دستہ میں دست - سرھانے
میں سر جسمی تلازمہ ظاہر کرتے ہیں - دیدار میں ید یعنے ہاتھ خوب آیا ہے +

پے ناواقفِ رہ پہلے ہے رہبر موجود — گور سے آگے قدم دیکھو عصا نے رکھا

پے ناواقفِ رہ - رستہ نہ جاننے والے کے واسطے + رہبر - رستہ بتانیوالا - اگوا + رستہ بتانے کے واسطے
آگے آگے چلنے والا شخص + عصا + لاٹھی - وہ لکڑی جسے ضعیف آدمی سہارے کے واسطے ہاتھ
میں رکھتے ہیں + **مطلب** جو انسان منزل سے ناواقف ہوتا ہے اُسکے لئے کوئی نہ کوئی رہبر
ملجاتا ہے جس طرح قبر میں پہنچنے سے پہلے بوڑھے اور کمزور آدمیوں کی رہبری عصا کرتی ہے + عصا کو
رہبر اور ضعیف آدمی کو مسافر اور قبر کو منزل قرار دیکر یہ مطلب نکالا ہے کہ ضعیفی کے زمانہ میں انسان
لکڑی پکڑ کر کیا چلتا ہے گویا وہ لکڑی رہبر بنتی ہے کہ قبر میں لیجائے - کیونکہ اس عمر کے بعد موت اور
فنا ہے + چلنے میں لاٹھی کے جابجا ٹیکنے کو عصا کا قدم رکھنا کہا ہے + رہ - رہبر - قدم - عصا -
صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - قدم کی رعایت سے پے کا لفظ بھی خوب آیا ہے +

نشہ دولت کا بد اطوار کو جس آن چڑھا — سر پہ شیطان کے ایک اور بھی شیطان چڑھا

دولت کا نشا چڑھا - دل میں دولتمند ہونے کا غرور سمایا - دولتمندی کا غرہ ہوا + بد اطوار - بدچلن
کمینہ + سر پہ شیطان چڑھا - بُرے کام کرنے شروع کئے - بدکاریوں کی نیت ہوگئی +
مطلب کمینہ جس وقت دولتمند ہوجاتا ہے تو اُسکے گھمنڈ میں دل آزاریوں اور بُرائیوں کے کام
اور بھی زیادہ کرنے لگتا ہے - پس - کمینہ کا دولتمند ہونا گویا شیطان کے سر پہ شیطان سوار ہوگیا

کینہ کو شیطان سے تشبیہ دی ہے۔ نشہ اور شیطان کو بداطوار سے مناسبت ہے +

عشق کے ڈھب پہ کوئی بجز انسان چڑھا ۔ اُسکے قابو پہ چڑھا تو بھی نادان چڑھا

ڈھب پر چڑھنا۔ قابو میں آگیا۔ داؤں پر چڑھ گیا + قابو پر چڑھنا۔ بس میں آگیا۔ داؤں پر چڑھ گیا +
نادان۔ بیوقوف۔ انسان سے استعارہ ہے + (**مطلب**) عشق کے بس میں اور کوئی چیز نہیں آئی یعنے اور سب مخلوقات عشق کے مرض سے محفوظ ہیں لیکن آدمی ہی نے اپنی بیوقوفی کے سبب اس مرض اور تکلیف کو اپنے پیچھے لگا لیا +

چڑھ گیا جبکہ زمیں توسنِ وحشت اپنا ۔ دینگے افلاک پہ ہم خاکِ بیابان چڑھا

زمیں چڑھ گیا۔ سفر طے کرنے کا عادی ہوگیا + قاعدہ ہے کہ بعض شوقین اور ضرورت والے لوگ گھوڑے کو بڑی بڑی منزلیں طے کرنے کا عادی بناتے ہیں اور طریقہ یہ ہے کہ اول روز کچھ دور لیگئے اور واپس آئے غرض اسی طرح روز بروز زیادہ زیادہ دور لیجاتے اور واپس لے آتے ہیں اسی قاعدہ کو زمین چڑھانا یا چڑھنا بولتے ہیں + توسنِ وحشت۔ وحشت کا گھوڑا۔ وحشت کو گھوڑا فرض کرلیا ہے + خاک چڑھانا۔ کسی شے کو غبار سے آنٹ دینا مٹی سے پاٹ دینا۔ مٹی کے نیچے دبا دینا۔ کسی چیز پر مٹی کی تہ جما دینا + (**مطلب**) اگر ہماری وحشت ہمیں میدانوں میں لئے پھرنے لگی۔ تو ہم جنگلوں کی خاک اڑا اڑا کر آسمان پر چڑھا دینگے گویا آسمان پر مٹی کی تہ جما دینگے + واضح ہو کہ آندھیوں سے جو غبار آسمان پر چھا جاتا ہے اُسے بھی کہا کرتے ہیں کہ آسمان پر غبار چڑھ رہا ہے + زمین۔ افلاک صنعتِ تضاد ہے + زمین۔ خاک۔ بیابان۔ صنعت مراعاۃ النظیر ہے۔ زمین چڑھنے میں توسن کی رعایت بھی ہے اور خاک چڑھانے کے ساتھ بھی مناسبت لفظی پائی جاتی ہے +

دیکھئے ملت و دیں کتنے کریگا برباد ۔ باؤ کے گھوڑے پہ وہ دشمنِ ایمان چڑھا

ملت و دین۔ مذہب اور دین + باؤ کے گھوڑے پر چڑھنا۔ ہوا کے گھوڑے پر سوار ہونا۔ ہوا میں بھر جانا مغرور اور نڈر ہوجانا + دشمن ایمان۔ ایمان کو خراب کرنیوالا۔ مراداً معشوق + (**مطلب**) وہ ایمان میں خلل ڈالنے والا معشوق آجکل اپنے حسن پر بہت نازاں ہو رہا ہے۔ دیکھئے اس غرور کے سبب سے وہ کتنے لوگوں کے دین اور مذہب خراب کرتا ہے + ملت۔ دین۔ ایمان مترادف الفاظ ہیں + باؤ کی رعایت سے برباد میں باد یعنے ہوا کا لفظ بھی خوب نکلتا ہے۔ گھوڑے کے لئے ملت میں لت یعنے لات رعایتی لفظ نکلتا ہے

مصحفِ رخ پہ ترے رنگ سنہرا تیرا ۔ واہ کیا خوب ہے سونا سرِ قرآن چڑھا

مصحفِ رخ۔ چہرہ کا قرآن یعنے چہرہ۔ چونکہ گول چہرہ کو آفتابی اور اُس چہرہ کو جو ذرا لمبا ہوتا ہے اُسے کتابی کہتے ہیں۔ اور قرآن شریف ایک متبرک کتاب ہے اسلئے کتابی چہرہ کو قرآن سے تشبیہ دیکر مصحف

کہتے ہیں - سنہرا رنگ - کندن سا دمکتا ہوا رنگ - سرخی لئے چمپئی رنگ + عموماً ہندوستان کے دلپسند رنگتوں میں چہرہ کی رنگت - ایک سرخ و سفید ہے دوسری چمپئی + کسی کا شعر ہے ؎ بابت اُس گل کا عجب حال ہوا پی کے شراب + چمپئی رنگ دمکنے لگا کندن بنکر + سرِ قرآن سونا چڑھنا - قرآن شریف کی لوح پر سنہری بیل بوٹے بنانا - اکثر قرآن شریف اور دیگر خوشخط اور عمدہ کتابوں کی پیشانیوں اور لوحوں اور جدولوں پر سونے کا ورق حل کر کے لگایا جاتا ہے اور اسی طریقہ کو سونا چڑھانا بولتے ہیں + (مطلب) تیرے چہرے کی سنہری رنگت ایسی پیاری معلوم ہوتی ہے گویا قرآن کی پیشانی پر سونا چڑھا ہوا ہے + مصحف - قرآن - مترادف الفاظ ہیں - رخ کے لئے قرآن - سونے کے لئے سنہرا رنگ - رعایتی الفاظ ہیں - رخ اور سر باہم مناسبت رکھتے ہیں +

	جب لڑی آنکھ تری کوئی مرے دل کے سوا	فوج مژگاں کے نہ منہ پر سرِ میدان چڑھا	

آنکھ لڑنا - کسی پر فریفتہ ہونا - عاشق ہونا + فوج مژگاں - پلکوں کی فوج - چونکہ پلکیں برابر فوج کی قطار جیسی ہوتی ہیں اسلئے فوج سے تشبیہ دی جاتی ہے - سرِ میدان - لڑائی کے میدان میں + منہ پر چڑھنا - مقابلہ کرنا - لڑنے پر تیار ہونا + (مطلب) جب تیری آنکھ مجھ سے دوچار ہوئی یعنے مجھے عاشق بنالیا تو تیری پلکوں کی محبت کا اثر دل کے سوا اور کسی عضو پر نہ پڑا - دل ہی نے اُسکی محبت کی چوٹ کھائی + آنکھ - دل - مژگاں - منہ - سر تلازمہ جسمی اور صنعت مراعاۃ النظیر ہے - لڑی - فوج - میدان - صنعت مراعاۃ النظیر ہے - آنکھ لڑنا اور منہ پر چڑھنا فوج کی رعایت سے خوب پہلو بہ پہلو مقابلہ کر رہے ہیں +

	ناز سے تانکے ابرو تو لگا تیرِ نگاہ	چلہ جلد اپنی کماں پر ترے قربان چڑھا	

ابرو کو تان کے - بھنویں چڑھا کر - جب کسی شے کو غصہ سے دیکھتے ہیں تو اکثر بھنویں اُوپر کو چڑھکر کھیچ جاتی ہیں اُسی کو بھوں تاننا کہتے ہیں - اور اُس سے غصہ ہونا مراد ہوتی ہے + تیرِ نگاہ - نگاہ کا تیر - نگاہ کو تیر اسوجہ سے کہا ہے کہ نگاہ بھی نشانہ پر سیدھے خط میں پڑتی ہے اور تیر بھی سیدھا ہی جاتا ہے - تیر زخم ڈالتا ہے - معشوق کی نگاہ بھی عاشق کے دل میں بیقراری پیدا کر دیتی ہے جو زخم کا سا نتیجہ ہے تیر کمان سے نکلتا ہے - نگاہ کے لئے حلقۂ چشم یا ابرو بجائے کمان کے ہے + کمان پر چلہ چڑھانا - تیر مارنے کا قصد کرنا - جو کمانیں لڑائی میں کام آتی تھیں اُنکی تانت یا ریشمی ڈوری کا ایک سرا کمان کے ایک سرے میں بندھا ہوا ہوتا تھا - اور دوسرا سرا کمان کے دوسرے سرے میں حلقہ کی طرح اٹکایا ہوا ہوتا تھا جب کمان سے کام لے چکتے تھے تو کمان کو جھکا کر وہ حلقہ اندر کی طرف کو اُتار دیتے تھے کہ کمان سیدھی ہو جائے - اور ہر وقت خمیدہ رہنے سے خراب اور نرم نہو جائے - اِس حلقہ کے اُتارنے کو چلہ اُتارنا اور ضرورت تیر زنی کے وقت پھر کمان کو خمیدہ کر کے اُوپر کے سرے میں حلقہ اٹکا دینے کو چلہ چڑھانا کہتے ہیں

ترے قربان - تجھپر سے صدقہ ہوں - تجھپر سے قربان جاؤں - یہ عایۂ کلمہ فرطِ محبت سے بولا جاتا ہے +
(مطلب) لے معشوق میں تجھپر سے قربان ہوں تو ناز اور انداز کے ساتھ بھنویں تان کے میری طرف
دیکھ لے + اس شعر میں تیر کمان کے مضمون کو نگاہ معشوق پر مطابق کیا ہے - نظر کو تیر سے ابرو کو
کمان سے تاننے کو چلہ چڑھانے سے تشبیہ دی ہے + تیر - کمان - چلّہ - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے -
ابرو - نگاہ - صنعت مراعاۃ النظیر ہے + تان کا لفظ ابرو - اور کمان دونوں سے مناسبت رکھتا
ہے + قربان دوسرے معنی گوشۂ کمان کے سبب سے کمان سے مناسبت رکھتا ہے اور داخل صنعتِ
ایہام تناسب ہے +

	دیکھو قسمت کا لکھا اُس نے پڑھا خط سو بار	دھیان پر میرا نہ مضمون کسی عنوان چڑھا	

قسمت کا لکھا - تقدیری امر - مقدر کی بات - جو قضا و قدر کی طرف سے قسمت میں لکھکر لگایا گیا ہو
دھیان پر چڑھنا - سمجھ میں آجانا - یاد آجانا + کسی عنوان - کسی طرح - کسی ڈھب سے +
(مطلب) دیکھو میری قسمت کیسی بری ہے کہ میرے بھیجے ہوئے خط کو معشوق نے سو ہی دفعہ پڑھا مگر
میرے مطلب کی طرف ذرا بھی توجہ نہ کی - یا میرا مطلب اس کی سمجھ ہی میں نہ آیا + لکھا - پڑھا -
صنعتِ تضاد ہے + خط - مضمون صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + خط کی رعایت سے قسمت کا لکھا خوب
تحریر ہوا ہے + عنوان دوسرے معنی سرخی اور سرنامہ کی تحریر کے لحاظ سے خط کے ساتھ صنعتِ ایہام
تناسب رکھتا ہے + قسمت میں مت بھی دھیان کے لئے اچھا رعایتی لفظ نکلتا ہے +

	غمزۂ یار کو دی سونپ متاعِ دل و جاں	چور تھا پر نظر اپنی یہ نگہبان چڑھا	

غمزۂ یار - معشوق کی آنکھ کا اشارہ + متاعِ دل و جاں - دل اور جان کی پونجی - دل اور جان کو پونجی
اور سرمایہ قرار دیا ہے + نظر چڑھنا - جانچ میں آنا - معلوم ہونا (مطلب) ہم نے اپنی جان اور دل
معشوق کے غمزہ کی نذر کر دیئے یعنے غمزہ کی خوبی پر جان اور دل سے عاشق ہوگئے - اگرچہ غمزہ چور تھا
لیکن ہمنے اُسے پیارا اور نگہبان سمجھ لیا - غمزہ کو چور یا تو چوری چھپے نظر بازی کرنے کے لحاظ سے کہا ہے
یا اس خیال سے کہ ظاہر میں محبت کی نظر کو ثابت کرتا ہے اور باطن میں تکلیف دہ ہے یعنے دل کو بیقرار
کرتا ہے - اور نگہبان نگاہ ڈالنے اور دیکھنے کی وجہ سے کہا ہے + غمزہ - نظر - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے
جان - دل صنعت مراعاۃ النظیر ہے - چور - نگہبان صنعتِ تضاد ہے + نگہبان کی رعایت سے
نظر چڑھنا خوب آیا ہے +

	اشک اُٹھے ہی نہیں مژگاں پہ یہ یا دل نے ابھی	پانی سو نیزے دیا باندھ کے طوفان چڑھا	

سو نیزہ پانی چڑھا دینا - حد سے زیادہ مشہور کر دینا - بے حقیقت امر کو بہت بڑھا کر ظاہر کرنا +

طوفان باندھنا - تہمت لگانا - جھوٹی بات بنانا - جھوٹ کا پل باندھنا + (مطلب) ہمارے آنسو ابھی پلکوں تک بھی نہیں آئے - لیکن ہمارے رونے کو دوستوں نے جھوٹ کے پل باندھکر جابجا مشہور کر دیا + اشک کے لئے سونیزہ پانی چڑھانا اور طوفان باندھنے کے محاورے اچھی مناسبت سے آئے ہیں - پانی کے لئے طوفان رعایتی لفظ ہے +

حضرتِ عشق کی درگاہ میں آکر ای ذوق!		دل و دین چڑھا دیتے ہیں سب گبر و مسلمان	

حضرتِ عشق کی درگاہ - متبرک عشق کا دربار + گبر - آتش پرست + (مطلب) اے ذوق عشق کے حضور میں خواہ مسلمان ہوں خواہ آتش پرست ہوں سب ہی لوگ اپنے اپنے دل اور مذہبوں کو بطور نذر چڑھا دیتے ہیں یعنی عشق میں مبتلا ہو کر کافر ہوں یا دیندار سبھی اپنے دل و دین کو خراب کر دیتے ہیں + گبر - مسلمان صنعتِ تضاد ہے + دل میں عشق کی اور دین میں مسلمان کی رعایت ہے

تیر چٹکی میں لیا اُس نے پئے جانِ عدو		رشک سے میرے دلمیں کیا کیا چٹکیاں لینے لگا	

پئے جانِ عدو - دشمن کی جان لینے کے واسطے - رقیب کے مارنے کی غرض سے + رشک - حسد - کسی شخص کی حالت کو اچھا سمجھ کر یہ خیال کرنا کہ یہ حالت میری ہوتی + دل میں چٹکیاں لینا - لالچ دلانا بیقرار کرنا + (مطلب) معشوق نے رقیب کے مار ڈالنے کے لئے جب تیر کو چٹکی میں لیا تو رشک نے میرے دل میں بیقراری پیدا کر دی + اس شعر میں رشک دو چیزوں سے منسوب ہو سکتا ہے اول دشمن سے دوم تیر سے + ہر شخص اپنے اپنے مذاق کے موافق معنی لے سکتا ہے + عدو کی حالت پر تو رشک اسوجہ سے ہو سکتا ہے کہ وہ ہلاک ہو کر عشق کی تمام تکلیفوں سے آزاد ہو جائیگا اور معشوق کے مقتولوں اور جاں نثاروں میں سے شمار ہونے لگیگا + تیر کی حالت پر اسوجہ سے ہو سکتا ہے کہ معشوق اُس سے دشمن کو ہلاک کرتا ہے - اگر تیر کی بجائے میرے ذریعہ سے ہلاک کرتا تو عداوت اور بدلے کا لطف زیادہ حاصل ہوتا یا جس طرح معشوق نے چٹکی میں تیر لیا ہے اُسی طرح وہ اپنی چٹکی میں میرا دل لیتا یعنے مجھے لطف و کرم سے خوش رکھتا + تیر - چٹکی - جان - عدو - دل - تلازمۂ مخالفت و ہلاکت کی وجہ سے صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے تیر چٹکی میں لینے کے ساتھ دلمیں چٹکیاں لینے کا محاورہ تشبیہی رعایت رکھتا ہے +

نام میرا سُنکے مجنوں کو جمائی آگئی		بیدِ مجنوں دیکھکر انگڑائیاں لینے لگا	

مجنوں لیلے کے عاشق قیس کا لقب ہے + جمائی آنا - سستی چھا گئی - نشہ کے آثار یا نیند اور سستی کے وقت مُنہ کھولکر جو سانس لیا جاتا ہے اُسے جمائی کہتے ہیں + بید مجنوں - درخت بید کی ایک قسم کا نام ہے جسکی شاخیں لمبی لمبی اور پتلی پتلی ہوتی ہیں اور ہوا سے چار طرف کو پھیل پھیل کر گرتی اور اُٹھتی ہیں - گویا کوئی انگڑائیاں لے رہا ہے - اُس درخت کی وضع پریشان اور وحشت خیز ہوتی ہے + انگڑائیاں لینا - ہاتھ

پھیلا کر بدن تاننے کو انگڑائیاں لینا کہتے ہیں - انگڑائیاں بھی سستی اور خمار کے وقت لیتے ہیں +
(مطلب) میرا نام سُنکر مجنوں کا نشہ ہرن ہوگیا اور اُسپر سستی چھاگئی کہ یہ شخص مجھ سے بھی زیادہ وحشت زدہ اور عشق کا پُورا ہے اور میری حالت کو دیکھکر بید مجنوں سست ہوگیا کہ یہ تو مجھ سے بھی زیادہ دُبلا پتلا اور پریشان حال شخص ہے + مجنوں کی رعایت سے بید مجنوں میں مجنوں تجنیس تام ہے + جمائی - انگڑائی - صنعت مراعاۃ النظیر ہے + انگڑائی کی رعایت سے بید میں ید یعنے ہاتھ خوب نکلتا ہے +

ہے جو غنچوں کا چٹکنا اُنگلیوں کی سی چٹک	یہ بلائیں کس کی باغ اے باغباں لینے لگا

غنچوں کا چٹکنا - کلیوں کے کھلنے کی آواز + اُنگلیوں کی سی چٹک - اُنگلیوں کے چٹکنے کی آواز کی مانند - چٹک وہ آواز ہے جو کھینچنے اور موڑنے سے اُنگلیوں کے جوڑوں میں سے نکلتی ہے + بلائیں لینا ہندوستان کی عورتوں میں یہ دستور ہے کہ جب اُنکا کوئی عزیز دور دراز سفر سے آتا یا روانہ ہوتا ہے تو اپنے ہاتھ اُسکے سر تک لیجاکر اور پھر اپنے ماتھے پر رکھکر اُنگلیوں کو موڑتے اور دباتے ہیں جس سے اُنگلیوں کے چٹکنے کی آواز پیدا ہوتی ہے - اِس طریقہ کو بلائیں لینا کہتے ہیں اور اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ اُس شخص کے سر کا بوجھ بار اپنے ذمہ لیلیا یا اُس کی بلائیں اپنے سر لے لیں +
(مطلب) اے باغبان کلیوں کے چٹکنے کی آواز جو اُنگلیوں کے چٹکنے کی مانند نکل رہی ہے تو یہ باغ کس شخص کی بلائیں لے رہا ہے + اِس شعر کا مافی الضمیر یہ ہے کہ باغ میرے معشوق کی بلائیں لے رہا ہے - معشوق کو باغ کا پیارا اِسلئے کہا ہے کہ اکثر گل یا گلزار سے تشبیہ دیتے ہیں اور وجہ مؤلف کے اس شعر سے ظاہر ہوتی ہے ؎ زلف سنبل چشم نرگس سرو قامت لالہ رو + ہے مرے دلدار میں نقشہ عیاں گلزار کا + غنچوں کی چٹک کو اُنگلیوں کی چٹک سے تشبیہ دیکر اور بلائیں لینے کی علت ٹھیراکر صنعت حسن تعلیل پیدا کی ہے + غنچہ - چٹک - باغ - باغبان صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - بلائیں لینے میں اُنگلیوں کی رعایت اور مناسبت ہے

جس نے کی اِس میکدے میں بیعتِ دستِ سبو	وہ قدم تیرے بس اے پیر مغاں لینے لگا

میکدہ - شرابخانہ - مجازاً دنیا + بیعتِ دستِ سبو - ٹھلیا کے ہاتھ کی بیعت + اپنا ہاتھ دوسرے شخص کے ہاتھ پر رکھکر پابند اطاعت رہنے کے اقرار کرنے کو بیعت کرنا کہتے ہیں - دستِ سبو سے لوٹے کی ٹونٹی یا محض لوٹا مراد ہے اور دستِ سبو کی بیعت سے شرابخوری کا عادی ہونا مراد ہے + قدم لینا - عزت کرنا - تعظیم کرنا - جب کسی شخص کی نسبت اپنی عاجزی اور اُسکی عظمت کا اظہار منظور ہوتا ہے تو بعض اشخاص جھک کر اُس شخص کے قدموں پر گر پڑتے ہیں یا اپنے ہاتھوں سے اُسکے پاؤں کو چھوتے ہیں اِس طریقہ کو قدم لینا کہتے ہیں + پیر مغاں - شرابخانہ کا مہتمم - مجازاً اللہ +
(مطلب) اِس شعر کے دو معنے ہیں اول رندانہ - دوم زاہدانہ + رندانہ مطلب یہ ہے کہ اے پیر مغاں

یعنے فہتم شرابخانہ جسے تیرے شراب خانہ میں شراب کی عادت پڑگئی وہی نشہ سے جھوم جھوم کر تیرے پاؤں میں گرنے لگا گویا تیری قدر و منزلت کرنے لگا + اس صورت میں قدم لینا جھوم جھوم کر گرنے کی رعایت سے خوب موزوں ہے + زاہدانہ مطلب یہ ہے کہ اے خدا اس دنیا میں جس شخص نے وضو کرنے اور پاک رہنے کی صفت اختیار کر رکھی ہے وہ اپنے دل میں تیری محبت اور یاد رکھتا اور عبادت کرتا ہے۔ اس صورت میں قدم لینا سجدہ کرنے کی رعایت سے ویسا ہی موزوں ہے۔ میکدہ۔ سبو۔ پیر مغاں صنعت مراعاۃ النظیر ہے۔ دست۔ قدم صنعت تضاد ہے۔ قدم کی رعایت سے پیر کا لفظ بھی خوب ہے جو پیر کا تجنیس محرف ہے

موت اُسکو یاد کرتی ہے خدا جانے کہ گور	یوں ترا بیمارِ غم جو ہچکیاں لینے لگا

موت یا گور کا یاد کرنا۔ مرنے کا وقت قریب ہونا۔ مرنے کی تیاری + خدا جانے۔ خدا ہی کو معلوم ہے۔ یہ فقرہ مشتبہ اور غیر تحقیق امر کے ساتھ بولا جاتا ہے + ہچکیاں آنا۔ اکثر مزاج میں خشکی پیدا ہونے سے ہچکیاں آنے لگتی ہیں۔ عموماً اسکا علاج پانی پینا یا غور و فکر میں مبتلا کر دینا ہے جب کوئی مریض قریب مرگ ہوتا ہے تو اُسکو بھی دم توڑتے وقت ہچکی لگ جاتی ہے۔ ایسی ہچکی کو موت کی ہچکی کہتے ہیں۔ بعض اشخاص کا عقیدہ ہوتا ہے کہ جب کوئی کسی کو یاد کرتا ہے تو یاد کئے ہوئے شخص کو بھی ہچکیاں آتی ہیں ایسی ہچکی کو یادگاری کی ہچکی کہتے ہیں + (مطلب) اے معشوق تیری جدائی کے غم میں بیمار پڑے ہوئے عاشق کو جو ہچکیاں آنے لگی ہیں تو اُسے موت اور قبر دونوں میں سے کون چیز یاد کر رہی ہے یعنے مرنے کی تیاری معلوم ہوتی ہے + موت۔ گور۔ بیمار۔ ہچکی صنعت مراعاۃ النظیر ہے۔ یاد اور ہچکی میں بھی مناسبت ہے جانے میں جان کا لفظ بھی خوب نکلتا ہے +

پہنچا آبِ تیغ قاتل تا بہ سر اچھا ہوا	اے دلِ مجروح لے تو غسل کر اچھا ہوا

آبِ تیغ قاتل۔ قاتل کی تلوار کی دھار + تا بہ سر۔ سر تک + دلِ مجروح۔ زخمی دل۔ وہ دل جو صدمۂ عشق اور رنجِ فرقت سے مضمحل ہو + غسل کرنا۔ نہانا۔ بیماری سے صحت پالنے کے بعد کثافت اور میل دور کرنے کی غرض سے نہانا + اچھا ہوا۔ پہلے مصرعہ میں "خوب ہوا" دوسرے مصرعہ میں "تندرست ہوگیا" مطلب خوب ہوا کہ معشوق کی تلوار کی آب یعنے دھار سر تک آپہنچی۔ گویا سر کے کٹنے میں اب زیادہ دیر نہیں رہی۔ پس اے دل غسل کر لے کہ تجھے صحت حاصل ہوگئی یعنے اب تو مرکزِ عشق کی تمام رنجوں اور تکلیفوں سے آزاد ہو جائیگا جو صحت کا نتیجہ ہے + سر تک آب کے پہنچنے میں غسل کی پوری رعایت ہے۔ اور غسل صحت اور موت دونوں سے مناسبت رکھتا ہے۔ آب دوسرے معنے پانی کے لحاظ سے غسل کے ساتھ مناسبت اور صنعت ایہام رکھتا ہے۔ آب۔ تیغ۔ قاتل۔ سر۔ مجروح صنعت مراعاۃ النظیر ہے۔ مجروح میں رد اور قاتل میں تل اور پہنچا دوسرے معنی کلائی کے سبب سے۔ دل اور سر وغیرہ

تلازمۂ جسمی کے خیال سے رعایتی الفاظ ہیں + آب تیغ میں ا - بے - تے تینوں حرفوں کے نام تجنیس مرفو سے خوب سلسلہ وار نکلتے ہیں +

بندھ گیا اُس مو کمر کا جبکہ مضمونِ کمر ۔۔۔ ہوگئی مضموں میں دقت شعر پر اچھا ہوا

مو کمر - وہ شخص جسکی کمر بال جیسی باریک ہو - ایشیائی معشوق کی کمر کو بھی مبالغہ نے ویسا ہی عنقا صفت بنادیا ہے جیسا دہن معشوق ' وروصل دلبر اور تن عاشق کو گم کردیا ہے + مؤلف سے موئے کمر کا وصف تن ناتواں کا وصف + وصف وصال پاتے ہیں وصفِ دہاں میں ہم + مضمون کمر کا بندھ جانا - کمر کی تعریف کا مضمون شعر میں موزوں ہوجانا + دقت - باریکی - مشکل + (مطلب) بال جیسے باریک کمر والے معشوق کی کمر کی تعریف شعر میں موزوں کرنے سے اگرچہ مضمون میں باریکی اور مشکل پیدا ہوگئی لیکن شعر بہت اچھا بنگیا دقت میں مو اور مضمون دونوں کی رعایت ہے - شعر بال کو بھی کہتے ہیں اسلئے وہ مو کی رعایت سے خوب آیا ہے +

آرہیگا دشت میں لیلے تری ناقہ کے کام ۔۔۔ ہوگیا مجنوں جو کانٹا سوکھکر اچھا ہوا

لیلی - لے لیلے - یہ ایک عورت کا نام ہے جس پر قیس ملقب بہ مجنوں عاشق تھا + ناقہ - سانڈنی - سواری کی اُونٹنی + سوکھکر کانٹا ہوجانا - دُبلا ہوکر کانٹے کی مانند لاغر ہوجانا - بہت ہی دُبلا ہوجانا +

(مطلب) اے لیلی مجنوں جو تیری جدائی میں سوکھکر کانٹا بنگیا ہے تو وہ کانٹا تیری سواری کے ناقہ ہی کے کھانے کے کام آجائیگا + دشت مجنوں سے اور کانٹا دشت اور ناقہ سے مناسبت رکھتا ہے کیونکہ اُونٹ اکثر کیکر وغیرہ جیسے کانٹے دار چیزیں کھاتا ہے - کام کا لفظ بھی اس جگہ بیکار نہیں بمعنی تالو کے لحاظ سے ناقہ کی رعایت رکھتا ہے اور داخل صنعتِ ایہام ہے + دشت - لیلے - ناقہ - مجنوں تلازمۂ قصہ کے لحاظ سے صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - دیکھو! لیلی اس جگہ لیلے یعنے اُٹھالے بھی پڑھا جاسکتا ہے یعنے مجنوں کانٹا سا ہوگیا ہے تو اُٹھالے جنگل میں ترے ناقہ کے کام آجائیگا +

پھر گیا میری طرف سے اور اُس دلبر کا دل ۔۔۔ واہ وا جذبِ محبت کا اثر اچھا ہوا

دل کھنچ جانا - دل ہٹ جانا - دل پھر جانا - دل بیزار ہوجانا - دل میں نفرت پیدا ہوجانا + دلبر - دل کو اپنی طرف مائل کرلینے والا - معشوق + واہ وا - یہ کلمہ اکثر طعن بالتعریض کے موقع پر بولتے ہیں اور اسکے معنی خوب اور بہت خوب کے ہیں + جذبِ محبت - محبت کی کشش - وہ اثر جو ایک محبت سے دوسرے کے دل میں بھی محبت پیدا کرے + اچھا ہوا - خوب ہوا - بطریق طعن آیا ہے +

(مطلب) معشوق میری محبت کا حال سنکر اور بھی زیادہ مجھ سے متنفر ہوگیا - یہ میری محبت کا اثر خوب اُلٹا ظاہر ہوا + قاعدہ یہ چاہتا ہے کہ جب کوئی شخص سنے کہ اُس سے کوئی دوسرا محبت رکھتا ہے تو اُسکو

بھی اپنے محبت کرنیوالے سے محبت پیدا ہو جاتی ہے اسلئے اُلٹا اثر باعثِ تعجب ہوا + دلبر- دل جذب محبت باہم مناسبت رکھتے ہیں اور داخل صنعتِ مراعاۃ النظیر ہیں - محبت اور اثر کی رعایت سے واہ میں آہ بھی خوب نکلتی ہے +

قتل کرتا ہے تراُبسمل سے یہ کہنا کہ لو		اب تو دامن بھی ہوا لوہو سے تر اچھا ہوا	

قتل کرتا ہے - مارے ڈالتا ہے - دل کو بہت ہی پیارا معلوم ہوتا ہے + لبسمل - زخمی + لو ایک کلمہ ہے جو متوجہ کرنے کے واسطے اکثر محاورہ میں بولا جاتا ہے - بعض دفعہ اُس کے ساتھ شروع میں لفظ (لے) بھی زیادہ کر دیتے ہیں + لوہو - خون - لہو + دامن کا لہو سے تر ہونا - قتل کا مواخذہ دار ٹھیرنا + عشق میں عاشقوں کی بڑی تمنا ہوتی ہے کہ معشوق انکے خون کا مرتکب اور مواخذہ دار قرار پائے + (مطلب) لے معشوق تیرا یہ کہنا کہ ایلو اب تو اچھا ہوا کہ میرا دامن تیرے خون سے تر ہوگیا مجھ لبسمل کو بہت ہی پیارا معلوم ہوتا ہے + قتل کرنے کا محاورہ مضمون قتل کی رعایت سے خوب آیا ہے کیونکہ شعر کا مضمون بھی ہے کہ معشوق عاشق کو قتل کرنے کے بعد اپنے دامن کو خون میں لتھڑا ہوا پاکر کہتا ہے کہ لے لو اب تو اچھا یعنے اب تو تیری آرزو پوری ہوگئی کہ میرا دامن تیرے خون سے تر ہوگیا + قتل - لبسمل - لوہو - دامن - تر صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - اچھا ہوا - قتل کرتا ہے کے مقابلہ پر صنعتِ تضاد کی جھلک دکھا رہا ہے +

وہ مستِ ناز لیکر مجھسے میرے شیشۂ دل کو		ہوا خوش اِسقدر گو یا کہ ہاتھ اُسکے حلب آیا	

مستِ ناز - وہ شخص جو اپنے ناز اور انداز کی اداؤں پر مغرور ہو جو اپنی آن بان پر لوٹ ہو - مراد معشوق + شیشۂ دل - عاشق کا دل - عاشق کے دل کو شیشہ اسلئے قرار دیا ہے کہ جیسا شیشہ نازک ہوتا ہے کہ کسی چیز کی ٹھیس سے ٹوٹ جاتا ہے ویسا ہی نازک عاشق کا دل بھی ہوتا ہے کہ معشوق کی ذراسی کج ادائی یا بے پروائی سے ٹوٹ جاتا ہے یعنے مایوسی اور ناامیدی طاری ہو جاتی ہے + حلب ایک شہر کا نام ہے جو ملک شام میں واقع ہے اور وہاں کا شیشہ اور آئینہ بہت مشہور ہے + ہاتھ آنا - قبضہ میں آجانا + مطلب وہ معشوق میرا دل لیکر یعنے مجھے اپنا عاشق بناکر ایسا خوش ہوا ہے گویا اُسکے قبضہ میں حلب کا علاقہ آگیا ہے + شیشہ میں مست اور حلب کی رعایت ہے کیونکہ شراب جسکے پینے سے مستی لاحق حال ہوتی ہے اسکے بوتل کو بھی شیشہ کہتے ہیں اور حلب کا شیشہ مشہور ہوتا ہے - دل اور ہاتھ جسمانی تلازمہ اور صنعت مراعاۃ النظیر ہے + گویا سے لفظ گویا یعنے گانے والا مست اور شیشہ کی رعایت سے جو سامان محفل عیش پرستی ہے خوب نکلتا ہے + تلازمہ جسمی ماتھے وغیرہ کی رعایت سے بقاعدہ تجنیس تصحیف مَسْت اور بقاعدہ تجنیس مرفو حلب میں سے لب بھی نمایاں ہیں +

عبث جاں منتظر ہونٹوں پہ ہے وہ شوخ کب آیا		اگر جہلم کو بھی آیا تو ہم جانینگے اب آیا	

عبث - بیفائدہ + منتظر ہونا - کسی کی راہ تکنا - کسی کے انتظار میں بیٹھنا + جان کا ہونٹوں پر ہونا - جان کا نکلنے کے قریب ہونا - مرنے کے قریب ہو جانا + شوخ - شریر - فتنہ - مجازاً معشوق + کب آیا - نہیں آئیگا - ہرگز نہیں آئیگا + چہلم - چالیسواں - وہ دن جبکہ مرنے کے تقریباً چالیس دن بعد مُردے کی فاتحہ دلاتے ہیں یعنی اُس کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے عزیزوں اور غریبوں کو کھانا کھلاتے اور خیرات دیتے ہیں + مطلب میری جان جو ہونٹوں پر آکر رکی ہوئی ہے اور نکلتی نہیں تو وہ معشوق کے آنے کی منتظر ہے اور یہ انتظار بیفائدہ ہے کیونکہ وہ آئیگا نہیں - اگر وہ چالیسویں پر بھی آگیا تو سمجھنا چاہیئے کہ بہت جلدی آگیا یعنی وہ اُسوقت بھی شاید ہی آئے +

اُتارا تو نے تو سر تن سے اِس شامت کے مارے کا		اے رے احسان مانوں سر سے میں تنکا اُتارے کا	

سر تن سے اُتارنا - بدن سے سر الگ کر دینا - سر کاٹ لینا + شامت کا مارا - آفت رسیدہ - وہ شخص جس پر مصیبت پڑی ہوئی ہو + ارے کلمۂ ندا - او - یہ لفظ اکثر بغیر منادیٰ بولا جاتا ہے - سر سے تنکا اُتارنا گھاس پھونس کا کوئی تنکا جو سر پر پڑا ہو اُسے الگ کر دینا - تھوڑی سی مدد کرنا +

مطلب اے معشوق میں تو وہ شخص ہوں کہ اگر کوئی میرے سر سے ایک تنکا بھی اُتارے تو میں اُسکا احسانمند ہوتا ہوں جبکہ تو نے میرے تن پر سے سر کا بوجھ اُتارا ہے یعنے قتل کر کے عشق و محبت کی تکلیفوں سے چھڑا دیا ہے تو میں تیری اس بڑی مہربانی کا احسان ضرور مانونگا + سر - تن - صنعت مراعاۃ النظیر ہے سر سے احسان کا ٹلنے کے محاورہ میں سر تن سے اُتارنے کی رعایت خوب ہے +

نہ پکڑیں دامن الیاس گرداب بلا میں ہم		کہ بدتر ڈوب کر مرنے سے ہے جینا سہارے کا	

دامن پکڑنا - ذریعہ اور وسیلہ چاہنا - کسی کی مدد کا خواستگار ہونا + الیاس ایک ابدال کا نام ہے جسکی خدمت منجانب خدا سمندروں اور دریاؤں کے متعلق ہے + گرداب بلا - مصیبت کے بھنور - گرداب یا بھنور وہ جگہ ہے جہاں دریا کا پانی چکر کھا کر بہتا ہو - ایسی جگہ پر ہلاکت کا بہت بڑا اندیشہ ہوتا ہے - ڈوب مرنا - پانی میں غرق ہو جانا - شرمندہ ہو کر مر رہنا + سہارے کا جینا - کسی کے ذمہ پر گزر کرنا - کسی دوسرے کی امداد سے زندگی بسر کرنا +

مطلب ہم ایسے غیرت اور ہمت والے ہیں کہ سہارے کی زندگی کو ڈوب کر مر جانے سے بھی بدتر سمجھتے ہیں اور اسی خیال کی غیرت سے اگر ہم بھنور میں مبتلا ہو کر ڈوبتے ہوں تب بھی حضرت الیاس کی مدد کو منظور نہ کرینگے بلکہ اُنکے ذریعہ سے بچ جانے کی نسبت ڈوب مرنے ہی کو اچھا سمجھیں گے + الیاس - گرداب - ڈوب کر مرنا - سہارے کا جینا صنعت مراعاۃ النظیر ہے - ڈوب کر مرنا - سہارے کا جینا صنعت تضاد ہے - بدتر میں تر یعنے بھیگا ہوا اور الیاس میں یاس بھی مضمون شعر کی رعایت سے اچھے الفاظ نکلتے ہیں

مری منزل میں ہے ماہ سریع السیر مہوش	خواص اُسکا ہی گھر میں دشمنوں کے قطب تارے کا

منزل - گھر - وہ آسمانی برج جو ستاروں سے علاقہ رکھتے ہیں + ماہ سریع السیر - جلدی سے گزرجانیوالا چاند - وہ چاند جو بہت جلدی غروب ہوجاتا ہے - چاند کو سریع السیر اِسلئے کہتے ہیں کہ اُسکی گردش بہ نسبت اور ستاروں کے زیادہ تیز ہے + مہوش - چاند جیسا معشوق + خواص - خاصیت - اثر - عادت قطب تارا - وہ تارا جو قطب شمالی پر واقع ہے اور کرۂ زمین کی گولائی اور گردش کی وجہ سے وہ ستارا ہمیشہ اور ہر وقت ایک ہی جگہ پر نظر آتا رہتا ہے بخلاف اور ستاروں کے کہ وہ مختلف مقاموں اور سمتوں میں نکلتے ہیں اور غروب ہوتے نظر آتے ہیں +

(مطلب) معشوق میرے گھر آکر تو ماہ سریع السیر جیسا بنجاتا ہے کہ ادھر آتا ہے اور آتے ہی چلاجاتا ہے اور جب وہ دشمنوں یعنے رقیبوں کے گھر جاتا ہے تو وہاں قطب تارا بن جاتا ہے کہ وہاں سے پھر کہیں جاتا ہی نہیں جب دیکھو اُسی کے گھر میں موجود ہے - مہوش کا چاند بھی ماہ کی رعایت سے خوب چمک رہا ہے - گھر منزل کا مترادف ہے - قطب تارا - ماہ سریع السیر - منزل - خواص - یہ سب باہم مناسبت رکھتے اور داخل صنعت مراعاۃ النظیر ہیں +

ڈھلکتا ہے مثال دانۂ تسبیح کیوں منکا	کہ جب ٹھیرا سفر دنیا سے کیا کام استخارے کا

ڈھلکنا - اپنی جگہ سے سرکنا - ایک طرف کو جھک جانا + مثال دانۂ تسبیح - تسبیح کے دانہ کی طرح مالا کے منکے کی مانند + منکا - گردن کی وہ ہڈی جسپر سر کا بوجھ تُلا ہوا ہے - مرتے وقت گردن لٹک جاتی ہے اور سر کسی ایک طرف کو جھک جاتا ہے اسے منکا ڈھلکنا کہتے ہیں - تسبیح کا دانہ + سفر ٹھہرنا - سفر کا قرار پاجانا - روانگی کا ارادہ کرنا + دنیا سے سفر کرنا - مرجانا - رحلت کرنا + استخارہ - فال - شگون + اہل اسلام میں قاعدہ ہے کہ جب کسی مشکل کام کرنے یا سفر کو جانے کی نسبت کوئی معقول وجہ اور عمدہ مشورہ بہم نہیں پہنچتا اور نفع و نقصان کے خیال سے طبیعت اس کام کے ترک یا اختیار کرنے میں سے کسی ایک طرف کو زیادہ تامل نہیں ہوتی تو اُسوقت اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشا کے دریافت کرنے کے لئے اُسکی طرف رجوع کرتے ہیں - اور اُسکے کلام پاک کی برکت سے مدد طلب کرکے دو دفعہ تسبیح کے کچھ دانے باقی دانوں سے علیحدہ کرتے ہیں پھر اُنھیں شمار کرلیتے ہیں - اگر وہ دانے ہر دو دفعہ شمار میں جفت ہوتے ہیں تو اُس کام کو مطلق ہوکر ترک کرتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ اس کام کا کرنا ہمارے حق میں مضرت بخش ہوگا اور اگر دونوں دفعہ طاق بچتے ہیں تو یہ سمجھتے ہیں کہ اس کام کو ضرور کرنا چاہیئے - نتیجہ فائدہ مند ہوگا اگر ایک دفعہ جفت اور ایک دفعہ طاق ہوتے ہیں تو اس کام کے کرنے نکرنے کا اختیار رہتا ہے اور اُسکے کرنے نہ کرنے میں نفع و نقصان کی صورت مساوی سمجھی جاتی ہے +

مطلب دنیا سے سفر کرتے یعنے مرتے وقت جو گردن کا منکہ تسبیح کے دانے کی طرح ڈھلکتا ہے تو اس استخارہ کے دیکھنے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ موت کوئی اختیاری فعل نہیں۔ منکہ ڈھلکنے کو دانۂ تسبیح کے ڈھلکنے سے تشبیہ دی ہے گویا استخارہ دیکھا جاتا ہے۔ استخارہ۔ تسبیح۔ دانہ۔ سفر باہم مناسبت رکھتے ہیں اور داخل صنعتِ مراعاۃ النظیر ہیں۔ منکا دوسرے معنی دانہ کی رعایت سے تسبیح سے مناسبت رکھتا ہے اور اسلئے صنعت ایہام تناسب ہے +

فقط تارِ نفس کا ذوق خطِ جادہ کافی ہے	پئے عمرِ رواں کیا چاہئیے رستا گزارے کا

فقط۔ بس + تارِ نفس سانس کا تار۔ سانس کو متصل آمد و رفت کی وجہ سے تار کہا ہے۔ ذوق شاعر تخلص ہے یعنے اے ذوق + خط جادہ رستہ کا خط۔ رستہ کا طول + کافی۔ پورا۔ بہت + پے عمر رواں گزرتی ہوئی عمر کے واسطے۔ جاتی ہوئی زندگی کے لئے + گزارے کا راستہ۔ زندگی بسر کرنے کا ڈھنگ عمر بسر کرنے کا ذریعہ۔ وجہ معاش + مطلب اے ذوق دن کاٹنے کے واسطے گزارے کا راستہ اور کیا چاہئیے جو سانس کی آمد و رفت کا راستہ بنا ہوا ہے یہی کافی ہے یعنی سانس ہی کو قیمتی اور قابل قدر جاننا چاہئیے اور اسے عبث مشغلوں میں صرف نہ کرکے ریاضت و عبادت وغیرہ جیسے کارآمد باتوں میں صرف کرنا چاہئیے اسی سے اپنی وجہ معاش پیدا ہو سکتی ہے + تارِ نفس کو خط جادہ سے تشبیہ دی ہے۔ گزارے کا راستہ بھی خطِ جادہ کا راستہ بتا رہا ہے۔ عمرِ رواں میں رواں نفس کی رعایت سے شعر کی جان ہے۔ راستہ کی رعایت سے پئے یعنے قدم بھی کام دے رہا ہے۔ تجنیس تصحیف سے خط میں خط بھی ذوق کی رعایت سے لطف دے رہا ہے +

خاکِ آئینہ سے ہی نامِ سکندر روشن	روشنی دیکھتا گر دل کی صفائی کرتا

آئینہ منہ دیکھنے کا شیشہ۔ آرسی + سکندر۔ ملک مقدونیہ واقع براعظم یورپ میں ایک بہت بڑا اولو العزم اور با اقبال بادشاہ ہو گزرا ہے۔ آئینہ اُسی کے عہد کی ایجاد ہے + نام روشن ہونا مشہور ہونا۔ شہرت پانا + خاک یہ لفظ جب کسی فعل کے ساتھ آتا ہے مثلاً خاک روشن ہے یا خاک اچھا ہے تو اُسکے معنی حقارت اور ذلت کے پیدا ہو جاتے ہیں یعنی کچھ بھی روشن نہیں یا اسمیں بالکل ہی خفیف یا بے حقیقت روشنی ہے + صفائی کرنا طبیعت کو بُرائیوں سے پاک رکھنا۔ لڑائی فساد۔ قتل خلایق کے کام کرنا مطلب سکندر نے آئینہ بنا کر نام کو شہرت دی تو کیا خاک شہرت دی۔ یہ کوئی تعریف کی بات نہیں اگر وہ دل کی روشنی کو دریافت کرتا تو اسکے سبب سے صفائی اختیار کرتا تو وہ صفت تعریف کے قابل ہوتی خاک۔ آئینہ۔ سکندر۔ روشن۔ صفائی یہ سب باہم مناسبت رکھتے ہیں اور داخل صنعت مراعاۃ النظیر ہیں۔ خاک کو آئینہ سے اِسلئے مناسبت ہے کہ آئینہ خاک یعنے ریت وغیرہ چیزوں سے بنتا ہے۔ دل کو

بھی آئینہ سے مناسبت ہے کہ جس طرح آئینہ میں کسی چیز کا عکس نظر آتا ہے اسی طرح دل کی قوت ارادی یعنی خیال اور سوچ سے باتوں کے نتیجے اور چیزوں کی شکلیں سوچی سمجھی جاتی ہیں +

بند آنکھیں کیے جاتا ہے کدھر تو کہ تجھے		ہے ترا نقش قدم چشم نمائی کرتا	

آنکھیں بند کرکے چلنا یا جانا - بے سوچے سمجھے کام کرنا - راستہ کی اونچ نیچ دیکھے بغیر چلنا - بے پروائی سے کام کرنا + نقش قدم پاؤں کا نشان جو چلتے وقت زمین پر بنجاتا ہے - نقش قدم کو چشم سے اسلئے تشبیہ دیتے ہیں کہ جس طرح آنکھ کسی شے کو دکھا کر اسکی ہستی کو بتا دیتی ہے اسی طرح نقش قدم سے بھی پتا لگ جاتا ہے کہ اس جگہ پر کسی کا گزر ہوا ہے اور کس سمت سے آیا اور کس سمت کو گیا ہے - بعض جگہ بوجہ سکوت چشم حیراں سے بھی تشبیہ دیتے ہیں + چشم نمائی کرنا - آنکھ دکھانا - غصہ سے آنکھیں نکالکر ڈانٹنا - آنکھ کے اشارے سے منع کرنا + مطلب اے شخص تو بے سوچے سمجھے کہاں چلا جا رہا ہے دیکھ کر تجھے تیرا نقش قدم چشم نمائی کر رہا ہے یعنے تجھے جتا رہا ہے کہ سوچ سمجھکر قدم اٹھا یعنے نیکی کے کام کر جنسے نام اور شہرت باقی رہے ورنہ دنیا فنا ہونے کی جگہ ہے جس طرح نقش قدم پیچھے رہتے چلے جاتے ہیں اور دوسروں کے پاؤں سے پامال ہوجاتے ہیں یہی حال انسان کا بھی ہے - پس نقش قدم کو دیکھکر نصیحت حاصل کر + آنکھیں بند کرنے کا محاورہ چشم نمائی کرنے کی رعایت سے آنکھوں ہی آنکھوں میں کام کر رہا ہے - اس شعر میں تو - تیرا - تجھے - تینوں ضمیریں یعنے ضمیر فاعل و ضمیر مضاف الیہ و ضمیر مفعول خوب جمع ہو کر آئے ہیں

کہے ہے مرغ دل اے کاش میں زاغ کماں ہوتا		کہ تا شاخ کماں پر اسکے میرا آشیاں ہوتا	

مرغ دل - دل کو مرغ یعنے پرندہ اسلئے کہا ہے کہ جس طرح پرندہ اڑ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ بہت جلد پہنچ جاتا ہے اسی طرح دل بھی آناً فاناً میں ایک بات سے ہٹ کر دوسری طرف راغب ہو جاتا ہے + اے کاش یہ حسرت اور آرزو کا کلمہ ہے یعنے کیا ہی اچھا ہوتا + زاغ کماں - کمان کا کوا - کوا ایک سیاہ پرندہ کا نام ہے جو اونچے درختوں کی شاخوں پر گھونسلے بنا کر رہتا ہے - اس پرندہ کی مورت کو زاغ کمان کہتے ہیں جو کمان کے گوشوں پر بعض شوقین آدمی بنوا لیتے ہیں + شاخ کماں - کمان کی وہ خمدار لکڑی جسکے سروں میں تانت اور ریشم کی ڈوری بندھی ہوئی ہوتی ہے + اسکے یہ ضمیر معشوق کی طرف ہے - آشیاں گھونسلہ - مجازاً جگہ پانا +

مطلب میرا دل آرزو کر رہا ہے کہ جبکہ مرغ کہلایا تھا تو زاغ کمان ہوا ہوتا کہ اس صورت میں ممکن تھا کہ معشوق کی کمان میں چھپا ہوتا کہ ہر وقت معشوق کے پاس رہتا اور دیدار کے مزے اوٹھایا رہتا + مرغ اور زاغ میں معنوی رعایت ہے - زاغ - شاخ - آشیاں صنعت مراعاۃ النظیر ہے - اس شعر میں مرغ کا لفظ بھی خوب آیا ہے جسکا مقلوب غرم بمعنی بکری ہے جو پرندہ کا متضاد ہے اور اسکی رعایت

بھی شاخ میں موجود ہے کیونکہ شاخ کے دوسرے معنی سینگ کے ہیں۔ دوسرے مصرع میں پر کا لفظ بھی خوب پھڑکتا ہوا آیا ہے +

عزاداری میں ہے کسکی یہ چرخ ماتمی جامہ		کہ چاک جیب کی صورت بھی خط کہکشاں ہوتا	

عزاداری - ماتم داری - سوگ - غم کرنا + چرخ ماتمی جامہ - سوگی لباس والا آسمان - زمانۂ سابق میں نیلے کپڑے یا سیاہ کپڑے اسوجہ سے ماتمی لباس کہلاتے تھے کہ جب کسی شخص کے مرنے کا رنج و غم پہننے والے کے دل پر اپنا اثر ڈالتا تھا تو وہ سیاہ یا نیلے کپڑے پہنتا تھا چونکہ آسمان کی رنگت بھی نیلی ہے تو اسلئے اُسے ماتمی جامہ یعنی ماتمی لباس پہننے والا کہا ہے + چاک جیب - گریبان کا چاک - گریبان کا پھٹا ہوا حصہ زمانۂ سابق میں غم کے وقت اکثر لباس بدن کا گریبان پھاڑ ڈالتے تھے خواہ تو رنج کے اظہار کے لئے یا رنج کی بیخودی میں بھی ایسا ہو جاتا ہے غرضکہ گریبان کا چاک ہونا بھی سوگ کی حالت کو ظاہر کرتا ہے -
خط کہکشاں آسمان پر رات کے وقت جبکہ ستارے نکلے ہوئے ہوتے ہیں تو ایک سفید سا راستہ یا چوڑا سا خط پڑا ہوا نظر آتا ہے وہ بیشمار چھوٹے چھوٹے ستاروں کے قریب قریب واقع ہونے سے ایسا نظر آیا کرتا ہے - گویا ایک سفید راستہ یا پٹا پڑی ہوئی ہے اسی کو کہکشاں یا خط کہکشاں کہتے ہیں۔ شاعر اکثر سر کی مانگ کو بھی اس سے تشبیہ دیتے ہیں۔ شاعر نے اس شعر میں کہکشاں کو چاک گریباں سے تشبیہ دی ہے +
مطلب یہ آسمان کو کس کا غم لگ گیا ہے جو وہ ماتمی لباس پہنے ہوئے ہے اور خط کہکشاں کے نام سے گریبان چاک کر رکھا ہے + عزاداری - ماتمی جامہ - چاک جیب صنعت مراعاۃ النظیر ہے - جامہ - چاک - جیب صنعت مراعاۃ النظیر ہے + عزاداری - ماتمی جامہ - چاک جیب - صنعت مراعاۃ النظیر ہے + جامہ میں مہ بمعنی چاند چرخ کی رعایت سے خوب نکلتا ہے - چرخ میں رُخ صورت کا اور خط ریش کا پہلو لئے ہوئے ہے - اس شعر میں صنعت حسن تعلیل بھی ہے +

جو روتا کھولکر جی تنگنائے دہر میں عاشق		تو جوئے کہکشاں میں بھی فلک پر خوں رواں ہوتا	

جی کھولکر رونا - دل کی بھڑاس نکالکر رونا - خوب رونا + تنگنائے دہر - دنیا کی تنگ گلی - دنیا کو ایک تنگ گلی یا کوچہ اسوجہ سے کہا ہے کہ جس طرح سے گلی کے ایک طرف سے انسان داخل ہوتے اور دوسری طرف کو چلے جاتے ہیں - اور جبتک اسمیں سے نہیں گزرتے جب تک بوجہ تنگی کے طبیعت رکی اور پریشان سی رہتی ہے ایسا ہی حال دنیا کا بھی ہے کہ ایک طریقہ سے دنیا میں آتے ہیں اور دوسرے طریقے سے اُٹھ جاتے ہیں اور اثنائے زندگی میں طرح طرح کے پریشانیوں اور فکروں میں مبتلا رہتے ہیں + جوئے کہکشاں - کہکشاں وہی ستاروں کی سفید قطار جس کا ذکر اُوپر ہو چکا ہے شاعر نے اُسکو یہاں ندی سے تشبیہ دیکر جوئے کہکشاں یعنی کہکشاں کی ندی کہا ہے + مطلب اگر عاشق دنیا میں بغیر کسی لحاظ یا رازداری کے دل کھولکر روتا تو اُسکی

آنکھوں سے اِسقدر خون جاری ہوتا کہ وہ طغیانی کرکے آسمان تک پہنچتا اور کہکشاں کی سطح میں وہی خون بھر کر بہنے لگتا ہے اس شعر میں صنعتِ مبالغہ ہے + روتا ہیں رو بہنے رُخ۔ تنگنا سے میں نلے یعنی گردن۔ جی یعنی دل کی رعایت سے داخل تلازمۂ جسمی ہیں + کہکشاں۔ فلک صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے +

رکاوٹ دل کی اُس قاتل کے وقتِ ذبح ظاہر ہے		کہ خنجر ہے مری گردن پہ رک رک کر رواں ہوتا	

دل کی رکاوٹ۔ دل کی رنجش۔ ناراضی۔ دل کی ہچکچاہٹ جو کسی نئے یا مشکل کام کے وقت ناکامی یا نقصان ہو جانے کے خیال سے پیدا ہو جاتی ہے + وقتِ ذبح۔ قتل کرنے کے وقت + مطلب ہمارے قتل کرنے کے وقت جو ہمارے قاتل کا خنجر ہمارے حلق پر رُک رُک کر چلتا ہے تو اُس سے صاف ظاہر ہے کہ اُسکے دل میں رُکاوٹ ہے۔ کیونکہ جب کسی کام کی طرف سے دل میں ہچکچاہٹ پیدا ہو جاتی ہے تو قاعدہ ہے کہ وہ کام تیزی اور جلدی سے نہیں ہو سکتا۔ رکاوٹ کے معنی رنجش کے لئے جائیں تو یوں درست ہوتے ہیں کہ خنجر جو رُک کر چلتا ہے تو دو علت سے خالی نہیں یا تو وہ کُند ہے اور یا دانستہ روک روک کر چلا رہا ہے دونوں صورتوں میں منشا یہی ہو سکتا ہے کہ تکلیف زیادہ پہنچے اور یہ خواہش دل کی رنجش کا اظہار کرتی ہے رکاوٹ۔ ذبح۔ قاتل۔ خنجر۔ گردن صنعت مراعاۃ النظیر ہے + دل۔ گردن صنعت مراعاۃ النظیر ہے رُک جو رگ کا تجنیس تصحیف ہے گردن کی رعایت سے خوب آیا ہے + رواں کا لفظ بھی جان کی رعایت سے خاصہ ہے + رکاوٹ کا لفظ دل اور خنجر دونوں سے مناسبت رکھتا ہے +

نہ کرتا ضبط میں گریہ تو ای ذوق اک گھڑی بھر میں		کٹورے کی طرح گھڑیال کے غرق آسماں ہوتا	

ضبط کرنا۔ روکنا + گریہ رونا۔ آنسو بہانا + گھڑیال کا کٹورا۔ وہ کٹورا جو پانی کی ناند کے اندر پڑا رہتا ہے۔ اور اُسکے باریک سوراخ میں سے تھوڑا تھوڑا پانی بھرتا رہتا ہے اور وہ کٹورا ایک گھنٹہ کے عرصہ میں ڈوب جاتا ہے۔ اِسی ذریعہ سے گھنٹوں کا شمار کیا جاتا ہے +

مطلب اے ذوق اگر میں اپنے گریہ کو نہ روکتا تو آسمان ایک ہی گھڑی میں آنسوؤں کے پانی کے اندر اِس طرح ڈوب جاتا جس طرح گھڑیال کا کٹورہ ڈوب جاتا ہے۔ اِس شعر میں صنعتِ مبالغہ ہے اور ذوق کو مخاطب بنانا صنعتِ تجرید ہے + گھڑی۔ کٹورا۔ گھڑیال۔ غرق صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔ گھڑی میں جو گھڑے کا تجنیس لفظی ہے کٹورے کی رعایت خوب ہے + ضبط میں بط بمعنی بطخ ہو ایک آبی پرند ہے بیان طغیانی آب کے خیال سے خالی از لطف نہیں +

آنکھیں مری تلووں سے وہ مل جائے تو اچھا		ہے حسرتِ پابوس نکل جائے تو اچھا	

تلووں سے آنکھیں ملنا۔ آنکھوں کو روند ڈالنا۔ آنکھوں کو پاؤں تلے کچل دینا + زمانۂ سابق کے با اختیار راجاؤں اور بادشاہوں کی بعض بے رحم اور مغرور رانیوں اور بیگمات کا دستور تھا کہ کوئی

غیر شخص پر نگاہی سے اُنکو دیکھ لیتا تھا تو اُسکی آنکھیں نکلوا کر جب تک اپنے پاؤں سے نہ کچلڈالتی تھیں تب تک غیرت اور غصہ کی آگ نہ بجھتی تھی + شوق اور محبت کے جوش کے اظہار میں کسی کے پاؤں سے اپنی آنکھیں لگانا

حسرتِ پابوس قدمبوسی کی حسرت + آنکھوں کو قدموں پر رکھنے کی تمنا +

مطلب معشوق میری آنکھوں کو اپنے تلووں سے آکر روندجائے تو اچھی بات ہے کیونکہ مجھے اُسکی قدمبوسی کی تمنا ہے وہ تو پوری ہو جائیگی + آنکھیں۔تلوے پا صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔ پابوس کی رعایت سے ملجائے بھی دو معنی دے رہا ہے +

جو چشم کہ بے نم ہو وہ ہو کور تو بہتر		جو دل کہ ہو بے داغ وہ جل جائے تو اچھا	

بے نم ہو۔خشک ہو۔جسمیں تری نہ پائی جائے۔قاعدہ ہے کہ آنکھ کی رطوبتیں خشک ہونے سے بینائی نہیں رہتی + کور۔اندھی۔بے نور + دل کا بے داغ ہونا۔رنج اور فکر اور نیکی اور بدی سب سے بے پرواہ ہونا + دل کا جلنا۔دل پر بے انتہا غم ٹوٹ پڑنا۔سخت صدمہ پہنچنا +

مطلب جس آنکھ میں تری نہو یعنی وہ کسی مصیبت زدہ کی حالت پر رحم کھاکر آنسو نہ بہائے تو ایسی آنکھ اندھی ہو جائے تو بہتر ہے کیونکہ جب وہ کسی مصیبت زدہ کو دیکھکر ترس نہیں کھاتی تو اُسکی بینائی محض بیفائدہ ہے۔اور وہ دل جو کسی کی مصیبت پر رحم نہ کھاتا ہو جلجائے تو بہتر ہے۔کیونکہ دل اسی لئے ہے کہ انسانی ہمدردیوں اور رحم کے برتاؤوں کے مقامات پر پسیجے اور افسوس کے ساتھ مدد کرے اگر دل میں یہ صفت نہیں اور کٹر ہے تو اُسکا نہونا ہی اچھا ہے + چشم۔نم۔کور صنعت مراعاۃ النظیر ہے دل۔داغ۔جلنا۔صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔نم کی رعایت سے بہتر میں تر بھی تازگی بخش لفظ ہے + جل ہندی معنی پانی کے سبب سے نم کی رعایت ظاہر کرتا ہے + یہ شعر دولخت ہے +

بیمارِ محبت نے لیا تیرے سنبھالا		لیکن وہ سنبھالے سے سنبھل جائے تو اچھا	

سنبھالا لینا۔سنبھل جانا۔بیماری سے افاقہ پانا۔بیماری کا زور کم ہو کر صحت کی حالت نمودار ہونی۔بعض دفعہ بیمار مرنے کے قریب ہو کر یکایک تندرست سا ہو جاتا ہے اور بدن میں کچھ طاقت اور سہارا سا پیدا ہو جاتا ہے مگر پھر یکایک ہی مرجاتا ہے۔ایسی حالت کو سنبھالا لینا کہتے ہیں + سنبھالے سے سنبھل جائے اِس سنبھالے سے جو موت کی علامت ہے بچ جائے +

مطلب اے معشوق تیری جدائی کے بیمار عاشق نے سنبھالا لیا ہے یعنے اچھے ہونے کے سے آثار پائے گئے ہیں لیکن اِس سنبھالے سے وہ سنبھل جائے اور تندرست ہو جائے تو اچھا ہو کیونکہ یہ سنبھالا موت کا سنبھالا بھی ہو سکتا ہے + بیمار۔سنبھالا۔صنعت مراعاۃ النظیر ہے۔سنبھل جانا کی رعایت سے اچھا بھی اچھا آیا ہے +

ہو تجھ سے عیادت جو نہ بیمار کی اپنے ۔۔۔ لینے کو خبر اُسکی اجل جائے تو اچھا

عیادت۔ بیمار پُرسی۔ بیمار کی حالت کے پوچھنے اور تسلی دلانے کو عیادت کرنا کہتے ہیں + خبر لینے کو جانا۔ عیادت کو جانا۔ خبر لینا سزا دینے اور مارنے کے محل پر بھی بولا جاتا ہے + اجل موت +
مطلب اے معشوق اگر تو اپنے عاشق کی عیادت کو بھی نہ جائے تو اُس عاشق کے حق میں یہی بہتر ہے کہ اجل ہی خبر لیلے یعنے مارڈالے + عیادت بیمار۔ اجل۔ خبر لینا صنعت مراعاۃ النظیر ہے + اچھا بھی اچھی رعایت دکھا رہا ہے +

کہے ہے خنجر قاتل سے یہ گلو میرا۔ ۔۔۔ کمی جو مجھ سے کرے تو پیئے لہو میرا

مجھ سے کمی کرے تو مرا ہی لہو پیئے۔ اگر میرے حق میں کوشش کرنے سے دریغ کرے تو تجھے میرا ہی خون پینا پڑے۔ یہ ایک قسم کی قسم ہے جو اپنے سے محبت رکھنے والے شخص کو دی جاتی ہے کہ اگر تم میرا یہ کام نکرو تو میرا ہی خون پیو یا میرا ہی حلوا کھاؤ یا مجھے رووٗ۔ یا مجھی کو ہے ہے کرو +
مطلب شوق شہادت میں معشوق کی تلوار سے میرا گلا کہتا ہے کہ اے تلوار اگر تو میرے قتل کرنے میں کمی کرے تو میرا ہی لہو پیئے یعنے تجھے میرے لہو کی قسم تو قتل کرنے میں ذرا دیر نہ کر + خنجر۔ قاتل۔ گلو۔ لہو صنعت مراعاۃ النظیر ہے۔ لہو پینے کا محاورہ خنجر کے لئے مضمون کو زیادہ شوخ بنا رہا ہے +

عشق یہ معجزہ کیسا ہے کہ اُس کشتے کے ۔۔۔ موئے سر حلق سے پیدا ہوئے اور سر نہ ہوا

معجزہ عاجز کر دینے والا نظارہ۔ وہ امر جو نبی اور پیغمبر خدا کی دعا سے خلافِ قاعدہ ظہور میں آکر لوگوں کو عاجز کر دے + موئے سر۔ سر کے بال + مطلب اے عشق تیرا یہ معجزہ تو عجیب ہی ہے کہ جو شخص تیری وجہ سے قتل ہوا ہے ایک تو اُسکے سر ہی نہیں اور دوم سر کے بال حلق سے نمودار ہیں۔ کٹے ہوئے اور بے سر حلق سے خون کے فواری جاری ہونے کو سر کے بالوں سے تشبیہ دیکر صورتِ معجزہ پیدا کی ہے + مو۔ سر۔ حلق صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے +

میں ہمیشہ عاشقِ پیچیدہ مویاں ہی رہا ۔۔۔ خاک پر روئیدہ میرے عشق پیچاں ہی ہوا

عاشقِ پیچیدہ مویاں۔ زلفوں کو خم دینے والے معشوقوں کا عاشق۔ اُن معشوقوں کا عاشق جنکی زلفیں ہر وقت پیچ و تاب کھائے رہتی ہیں + روئیدہ اُگا ہوا + عشق پیچاں۔ ایک قسم کی باریک اور نازک بیل ہے جو برسات میں ہوتی ہے اکثر پھلواری کے شائق اسکو ٹٹیوں وغیرہ پر چڑھا دیتے ہیں۔ اور یہ بیل اُنپر لپٹ کر ایسی چھا جاتی ہے کہ گویا جال ڈالدیا ہے اسیوجہ سے اسکا نام عشق پیچاں ہوا ہے +
مطلب میں ہمیشہ پیچیدہ مو والے معشوقوں پر ہی عاشق رہا یہانتک کہ مرنے کے بعد بھی وہ حسرت نہ گئی اور اُسکی یادگاری میں تربت پر عشق پیچاں اُگا ہوا رہنے لگا۔ عشق پیچاں میں پیچیدہ مویاں کی

ساتھ لفظی اور تشبیہی رعایت ہے +

بندھ سکا ہمسے نہ مضموں اُس دہانِ تنگ کا
ہاتھ اپنا فکر میں زیرِ زنخداں ہی رہا

دہانِ تنگ چھوٹا سا منہ - وہ دہن جسکے لب باریک اور چھوٹے ہوں - زیرِ زنخداں - ٹھوڑی کے نیچے بعض آدمیوں اور شاعروں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ جب کوئی بات یا مضمون سوچکر نکالنا ہوتا ہے تو اپنا ایک ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے لگاکر ہو بیٹھتے ہیں یا ڈاڑھی کے بالوں کو موڑتے اور بل دیتے رہتے ہیں اور مضمون سوچتے جاتے ہیں + مطلب معشوق کے دہانِ تنگ کی تعریف کے لئے ہمیں کوئی مضمون نہ ملا اور ہمارا ہاتھ اُسکی تلاش کی فکر میں ٹھوڑی ہی کے نیچے رہا یعنے ہم سوچتے ہی رہگئے - کوئی مضمون ہی نہ سوجھا نہ شعر موزوں ہوسکا - اِس شعر میں تنگ کی رعایت سے نہ بندھ سکنے کا لفظ بھی خوب آیا ہے کیونکہ تنگ چیز کا بندھنا محال اور ناممکن معلوم ہوتا ہے مضمون دہن کی رعایت سے ہاتھ کا زیرِ زنخداں رہنا بھی اچھا خیال ہے - گویا ہاتھ اوچھا رہا دہن تک نہ پہنچا - کیونکہ دہن ٹھوڑی سے اُوپر ہوتا ہے - جب ہاتھ ہی اوچھا رہا تو مضمون دہن کیونکر ہاتھ آتا اور کس طرح بندھ سکتا دہان - ہاتھ - زنخداں تلازمۂ جسمی اور صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - تنگ میں تن بھی اپنی تن دہی دکھا رہا ہے اور فکر میں فک یعنی جبڑا بھی دہن کی رعایت پوری کر رہا ہے اور زیر کا لفظ بھی فک کی رعایت سے بیکار نہیں کیونکہ جبڑے دو ہوتے ہیں ایک اُوپر دوسرا نیچے جنہیں فکِ اعلےٰ اور فکِ اسفل کہتے ہیں

جاہلِ منکر نہ آئے راہ پر معجز سے بھی -
جہل سے بوجہل یعنی نامسلماں ہی رہا

جاہل بے علم جو دینِ حق سے پھرا ہوا ہو - حق سے انکار کرنیوالا - آن پڑھ + راہ پر آنا - حق بات کو مان لینا درست ہونا + معجز معجزہ دکھانیوالا شخص - جہل جہالت - بے علمی - کوڑ مغزی + بوجہل - جہالت کا باپ - یہ لقب ہے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کا - یہ شخص مرتے دم تک بھی اسلام سے منحرف رہا اور ہمیشہ معجزے طلب کرتا اور دیکھتا رہا مگر ایمان نہ لایا +

مطلب بے اعتقاد کوڑھ آدمی کو معجزہ دکھانے والا آدمی بھی راہ راست پر نہیں لاسکتا دیکھو بوجہل اپنی جہالت کے سبب کافر ہی رہا اور مسلمان نہوا - بوجہل میں جہل اور جاہل کی رعایت ہے +

حلقۂ گیسو میں کبھی کس کے رخسارے کی تاب
شب مہِ ہالہ نشیں سر در گریباں ہی رہا

حلقۂ گیسو - زلف کا حلقہ - رخسارہ کی تاب - گال کا جلوہ - عارض کی چمک + شب رات + مہِ ہالہ نشیں - ہالہ میں آیا ہوا چاند - ہالہ یعنے کنڈل اُس حلقہ کو کہتے ہیں جو بارش کے سبب سے چاند کے گرد نمودار ہوتا ہے اور بعض دفعہ اسمیں بھی ویسے ہی رنگ کم و بیش نظر آتے ہیں جیسے سورج کے مقابل کی قوس قزح یعنے کمان میں نظر آیا کرتے ہیں + سر در گریبان رہنا - گریبان میں سر ڈالے

رہنا۔ سر جھکائے رہنا۔ سر جھکا کر بیٹھنا۔ فکر اور رنج اور شرمندگی کی علامت ہے اسلئے غمگین رہنے اور شرمندہ رہنے سے مراد ہوتی ہے + (مطلب) کنڈل مارے ہوئے چاند نے رات کے وقت زلف کے حلقہ میں سے کسکے رخسارہ کا جلوہ دیکھ لیا تھا کہ وہ رات بھر شرمندہ اور رنجیدہ گریبان میں سر ڈالے رہا + ہالہ سے حلقہ گیسو کو اور چاند سے رخسار کو تشبیہ دیکر ترجیح دی ہے۔ ہالہ دار چاند کو سر در گریباں ہونے کی حالت سے تشبیہ دی ہے یعنے حلقۂ گیسو میں معشوق کے رخسار کا عالم ایسا دلکش اور پیارا تھا کہ اسکے مقابل میں کنڈل دار چاند بھی ناچیز اور سر در گریبان معلوم ہوتا تھا گویا چاند خود رخسار معشوق کے عالم کا عاشق ہوکر غمزدہ حالت میں مبتلا تھا + سر۔ گیسو۔ رخسار۔ حلقہ صنعت مراعاۃ النظیر ہے شب۔ مہ۔ ہالہ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔ رخسارے اور مہ دونوں کی رعایت سے تاب جو آب و تاب کہا رہا ہے

سب کو دیکھا اس سے اور اسکو نہ دیکھا جوں نگاہ	وہ رہا آنکھوں میں اور آنکھوں سے پنہاں ہی رہا

جوں نگاہ۔ نظر کی مانند + آنکھوں میں رہنا۔ آنکھوں میں بس جانا۔ کسی کی صورت کا خیالی نقشہ ہر وقت آنکھوں کے سامنے رہنا + مطلب معشوق کی وجہ سے ہمیں تمام قسم کے لوگوں کو دیکھنا اور انکی باتوں کو اٹھانا پڑا لیکن ہم معشوق کو نہ دیکھ سکے کیونکہ جس طرح نظر کا قاعدہ ہے کہ آنکھوں میں رہتی ہے اور سب چیزوں کو دکھاتی ہے اور خود نہیں دکھائی دیتی یہی ڈھنگ معشوق کا بھی ہو رہا ہے کہ آنکھوں میں بسا ہوا ہے مگر آنکھوں کے سامنے نہیں آتا یعنے ہم سے چھپا رہتا ہے + نگاہ۔ آنکھ صنعت مراعاۃ النظیر

تیرے جوڑے کے کھلنے نے مرا دلستاں باندھا	عجب تقدیر نے عقدہ یہاں کھولا وہاں باندھا

جوڑا۔ عورتیں سر کے بالوں کو سمیٹ کر اور لپیٹ کر جو مٹھی کی طرح باندھ لیتے ہیں اسے جوڑا بولتے ہیں۔ دل باندھنا دل کو اپنے بس میں کر لینا۔ اپنا عاشق بنا لینا + دلستاں دل لینے والے معشوق + عقدہ۔ گرہ۔ بات + مطلب اے دل لینے والے معشوق تیرے جوڑے کے کھلجانے کی ادا دیکھکر میرا دل عاشق ہو گیا۔ تقدیر نے یہ کیسی تعجب خیز بات دکھائی کہ تیرے جوڑے کی گرہ کھلنے سے میرے دل میں عشق کی گرہ بندھ گئی + کھولا۔ باندھا صنعتِ تضاد ہے + یہاں۔ وہاں بھی صنعتِ تضاد ہے + عقدہ میں جوڑے کے اور دلستاں میں دل کی رعایت ہے + عجب میں جب کا لفظ بھی خوب آیا ہے کہ صرف اپنے معنی سے بھی مصرعہ کو بگڑنے نہیں دیتا +

یہ بہتاں کس نے افشائے محبت کا یہاں باندھا	جو بعد از مرگ میرے منہ کو تو نے بدگماں باندھا

بہتان باندھنا جھوٹی تہمت لگانی + افشائے محبت محبت کے راز کا ظاہر کرنا۔ عشق کا بھید کھولدینا بعد از مرگ منہ باندھنا۔ قاعدہ ہے کہ مرنے کے بعد کسی رومال سے ڈھاٹے کی طرح منہ کو باندھ دیتے ہیں تاکہ مردہ کا منہ کھلکر بدنما اور ہیبت ناک نہونے پاوے +

مطلب اے بدگمان معشوق افشائے محبت کی تہمت میرے ذمہ کسی شخص نے لگادی ہے جو تو نے مرنے کے بعد میرے منہ کو بطور سزا یا اس بدگمانی سے باندھا ہے کہ دوسری دنیا میں بھی جا کر افشا نہ کروں + مرنے کے بعد منہ باندھنے کے طریقہ کو افشائے محبت کی طرف منسوب کرکے اسکی وجہ قرار دینا صنعت حسن تعلیل ہے - بہتان باندھنے میں منہ باندھنے کی رعایت ہے + افشائے محبت کے لئے بدگمان کا لفظ بھی رعایتی ہے +

ہوئی تشہیر لاش اس ناتواں کی جبکہ پاؤں میں
کوئی تارِ نگاہِ مور جائے ریسماں باندھا

تشہیر کسی مجرم یا مجرم کی لاش کو عوام میں شہرت دینا - مجرم کی تشہیر کا قاعدہ عموماً یہ ہے کہ اسکو گدھے پر سوار کرتے ہیں اور بعض دفعہ منہ بھی کالا کر دیتے ہیں اور پشتِ خر کی طرف رخ کرکے بٹھاتے ہیں پھر بازاروں اور کوچہ گلیوں میں پھراتے ہیں اور آگے آگے ڈھنڈورچی اسکا نام لیکر اور اسکے جرم کا ذکر کرکے لوگوں کو مطلع کرتا جاتا ہے - لاش کی تشہیر کا قاعدہ یہ ہے کہ پاؤں میں رسّی باندھکا جلاد بازاروں اور عام گزرگاہوں پر گھسیٹتا پھرتا ہے اور ڈھنڈورچی نام اور وجہ سزا بیان کرتا جاتا ہے
تارِ نگاہِ مور - چیونٹی کی نظر کا تار + جائے ریسماں - رسّی کی جگہ - رسی کے بدلے +
مطلب میں اسقدر لاغر اور ناتوان تھا کہ میری لاش کے تشہیر کرنے کے واسطے میرے پاؤں میں رسّی کی جگہ چیونٹی کی نظر کا تار باندھنا پڑا - اس شعر میں صنعت مبالغہ ہے - تارِ نگاہِ مور میں نعش کی ناتوانی کی رعایت مدنظر رکھی گئی ہے +

کیا مجنوں مجھے آشفتگیِ زلف نے کس کی
کہ میرے سر پہ مرغ شانہ سر نے آشیاں باندھا

مجنون کرنا - دیوانہ بنانا + آشفتگی زلف - زلف کی پریشانی - بکھری ہوئی زلفوں کی ادا - مرغ شانہ سر کنگھی جیسے سر والے مرغ - تاجدار سر کا مرغ - مرغ کے سر پر جو تاج ہوتا ہے اسکو شانہ یعنی کنگھی سے تشبیہ دیکر شانہ کہا ہے - یہاں صحرائی مرغ یا ہدہد سے مراد ہے کیونکہ خانگی مرغ گھونسلا نہیں بناتا
آشیاں باندھنا - گھونسلا بنانا - صفراوی سرسام میں جب کسی شخص کے دماغ کو گرمی چڑھ جاتی ہے اور جنون کی سی حالت ہوجاتی ہے تو کبوتر یا مرغ کا پیٹ چاک کرکے اور آلایش سے پاک کرکے اس شخص پر باندھ دیتے ہیں تاکہ ابخرے نیچے کی طرف تحلیل ہوجائیں - پس سر پر مرغ کے بندھنے کو آشیانہ بنانے سے تشبیہ دی ہے + مطلب مجھکو یہ کس کی زلف کی پریشان ادا نے اپنا مجنوں بنالیا ہے - جو اسکے لئے میرے سر پر مرغ شانہ سر نے گھونسلا بنایا ہے یعنے مرغ سر پر باندھا گیا ہے +
مرغ - آشیاں صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + زلف - سر صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + مرغ شانہ سر میں شانہ یعنی کنگھی زلف کی مناسبت سے صنعتِ ایہام تناسب رکھتا ہے اور شانہ یعنے مونڈھا سر کے ساتھ

تلازمہ جسمی بھی رکھتا ہے - لفظ آشفتگی زلف اور مجنوں دونوں سے مناسبت رکھتا ہے + آخری مصرع غالباً اس طرح ہوگا "کہ سر پر میرے مرغِ شانہ سرنے آشیاں باندھا" کیونکہ پر کے لفظ میں مرغ کی رعایت بھی نکل آتی ہے +

نہ جھاڑا غیر کو ہرگز کہ ہوکر جھاڑ لپٹا تھا	مجھی پر گالیوں کا جھاڑ تونے بدزباں باندھا

غیر کو نہ جھاڑا - رقیب کو لعنت ملامت نہ کی - رقیب کو نہ دھمکایا + جھاڑ ہوکر لپٹا تھا - جھاڑ کی طرح پیچھے لپٹ پڑا تھا - جس طرح کانٹے لپٹ اور الجھ جاتے ہیں اسی طرح وہ سر ہوگیا تھا + گالیوں کا جھاڑ باندھنا - برابر گالیاں دیئے جانا - گالیوں کی بوچھاڑ کردینا + گالیوں کی بھرمار کردینا + بدزبان وہ شخص جسکی زبان خراب ہو یعنے گالیاں بکتا ہو + مطلب اے بدزبان معشوق تونے رقیب کو تو ذرا بھی نہ ڈانٹا جو جھاڑ کی طرح لپٹ پڑا تھا تونے اور اُلٹی مجھی پر گالیوں کی بوچھاڑ کردی + بدزبان معشوق کو گالیوں کی رعایت سے کہا ہے - جھاڑا - جھاڑ ہوکر لپٹنا - گالیوں کا جھاڑ باندھا میں جھاڑ کی رعایت ہے +

وہ ہوں ناکام سمجھا نامرادی جو مرادا پنی	مری مرقد پہ چلہ اُس نے آکر دوستاں باندھا

ناکام - نامراد + مرقد پر چلہ باندھنا - کسی بزرگ شخص کی قبر پر جاکر اپنے کسی آرزو کے پورا ہونے کے واسطے دعا کرکے شرط لگا دینے کو ہماری یہ مراد اِسقدر عرصہ میں پوری ہو جائیگی تو ہم اسقدر نذر چڑھاوینگے چلہ باندھنا کہتے ہیں - چلہ کی علامت میں بعض مزاروں پر طاق بند کردیئے جاتے ہیں کہ مراد پوری ہونے پر انکو کھولینگے - بعض مزاروں پر کلاوے کی ڈوریاں باندھی جاتی ہیں کہ جب مراد پوری ہوگی اُسوقت اُسکو کھولینگے غرض چلہ باندھنے کے ایسے ہی ایسے بہت سے طریقے ہیں +
مطلب میں ایسا نامراد ہوں کہ میرے مزار پر بھی وہی شخص آکر چلہ باندھتا ہے جسکی مراد یہ ہوتی ہے کہ اُسکی کوئی آرزو کبھی پوری نہ ہو + مراد مرقد - چلہ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - ناکام میں نامرادی کی رعایت نکلتی ہے +

اُڑا دینگے دھوئیں اک آہ میں اس چرخ گرداں کے	اگر چکر دھوئیں نے دل کے زیر آسماں باندھا

دھوئیں اُڑا دینگے ہم تباہ کردینگے - دھوئیں کی طرح اُڑا دینگے - پرخچے اُڑا دینگے + چرخِ گرداں گردش کرنیوالا آسمان + دل کے دھوئیں نے "چکر" باندھا - آہ نے زور پکڑا - آہوں کے دھوئیں نے پھیلنا شروع کیا + مطلب ہم ایک ہی گھڑی میں اس آسمان کے دھوئیں بکھیر دینگے - اگر ہماری آہوں کے دھوئیں نے چکر باندھکر آسمان کے نیچے پھیلنا شروع کردیا + دھوئیں اُڑانے میں دل کے دھوئیں کی رعایت ہے - چکر میں چرخ گرداں کی رعایت ہے + چرخ - آسمان مترادف ہیں

مرادا آگے ہی سینے میں اک پھوڑا سا پکتا ہے	خیالِ خطِ سبز یار نے کیوں برگ پاں باندھا

دل پھوڑا سا پکتا ہے - دل پھوڑے کی طرح پکتا ہے - رنج وغم سے طبیعت کھولتی ہے + خیالِ خطِ سبزیار - معشوق کے سبز خط کی یاد + خط سبز یا سبزہ آغاز ابتدائی ذرا ذرا سی نکلی ہوئی ڈاڑھی کو کہتے ہیں + پان باندھنا اکثر پھوڑے پھنسی پر پان کو گھی ملکر اور ذرا گرم کرکے باندھتے ہیں کہ مواد پک کر پھوٹ بہے + میرا دل تو پھوڑے کی طرح پہلے ہی پک رہا تھا یعنے عشق کے صدموں سے کھول رہا تھا اسکو پکانے کے لیئے پان باندھنے کی کچھ حاجت نہ تھی جو خط سبزیار کی یاد نے اور صدمہ پہنچایا اور پان باندھنے کا سا کام دیکر اور زیادہ کھولا دیا + دل - سینہ - خیال صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - پھوڑا پان باندھنا باہم مناسبت رکھتے ہیں + خطِ سبز ہیں برگ پان کی رعایت ہے + پکنے کی رعایت سے آگے ہیں سے آگ بھی خوب نکلتی ہے + تلازمہ جسمی کی رعایت سے برگ پان میں رگ و ریشہ بھی نکلتے ہیں +

دلِ مجروح پر میرے نہ سمجھو داغ حسرت کا   پرِ طاؤس اس زخمی نے ہے اے دلستاں باندھا

دلِ مجروح - زخمی دل - عشق کے صدمے اُٹھایا ہوا دل + پرِ طاؤس - مور کا پر + جس طرح بہتے ہوئے کان کو مور کے پاؤں کی جلی ہوئی راکھ مفید ہے اِسی طرح زخم کے لئے مور کا پر بھی استعمال میں آتا ہے + (مطلب) میرے زخمی دل پر جو داغ ہے اُسے حسرت کا داغ نہ سمجھ بلکہ اے دل کے لینے والے معشوق مجھ زخمی نے یہ مور کا پر باندھ رکھا ہے + دلستاں ہیں دل کی رعایت اور پرِ طاؤس میں داغ کی رعایت ہے - مجروح اور زخمی مترادف ہیں +

تپِ سوزِ محبت کے لئے چارہ نہیں قمری   یہ گنڈا نیلگوں گردن پہ کیوں اے تفتہ جاں باندھا

تپِ سوزِ محبت - عشق کی جلن کی تپ - عشق کی گرمی کا بخار + قمری - ایک خوبصورت سفید پرندہ فاختہ کی برابر ہوتا ہے اور اُسکے گلے میں ایک نیلا حلقہ ہوتا ہے - یہ جانور اُونچے درختوں سرو اور شمشاد پہ اکثر بیٹھتی ہے اِسلیئے اسے شاعروں نے عاشقِ سرو لقب دیا ہے + نیلگوں گنڈا - عامل لوگ نیلے سوت کا گنڈا بناتے ہیں جو تپ لرزہ کے کھولنے کے واسطے مفید ہوتا ہے اور گلے میں باندھا جاتا ہے +

تفتہ جاں - سوختہ جاں - غمگین +

مطلب اے غمگین قمری تو نے اپنی گردن میں جو نیلا گنڈا باندھا ہے یہ بیفائدہ ہے کیونکہ عشق کی تپ کو کسی چیز سے بھی فائدہ نہیں ہوتا + تفتہ جاں میں سوز کی اور نیلگوں گنڈے میں تپ کی رعایت ہے

سمجھکر موجِ دریائے فنا کو خنجرِ براں   کفن مثلِ حباب اے ذوق ہمنے سر سے ہے باندھا

موجِ دریائے فنا - نیستی کے دریا کی موج - فنا ہونے کی دریا کی لہر + خنجرِ براں - تیز تلوار + مثلِ حباب بلبلے کی مانند - سر سے کفن باندھنا - مرنے کے لئے تیار ہونا - کفن وہ کپڑا ہے جسمیں مُردے کو لپیٹ کر دفن کرتے ہیں + مطلب اے ذوق ہم نے موت کو خنجر براں یعنی لمحہ بھر میں مار ڈالنے والی چیز سمجھکر

پانی کے بلبلے کی طرح اپنے سر سے کفن باندھنا - مرنے کے لئے تیار رہنا - کفن وہ کپڑا ہے جسمیں مُردے کو لپیٹ کر دفن کرتے ہیں + مطلب لے ذوق ہمنے موت کو خنجر براں یعنی لمحہ بھر میں مار ڈالنے والی چیز سمجھکر پانی کے بلبلے کی طرح اپنے سر سے کفن لپیٹ رکھا ہے یعنے ہر وقت مرنے کے لئے مستعد ہیں موج - دریا - حباب - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + خنجر - سر - کفن صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + حباب کو سر سے کفن لپیٹنے والے کے ساتھ اسلئے تشبیہ دی ہے کہ حباب گول مول پھولا ہوا ہوتا ہے اور ذرا ہی سی دیر میں ٹوٹ کر فنا ہو جاتا ہے - گویا وہ کفن باندھے مرنے کے لئے تیار ہوتا ہے + خنجر براں میں کفن سر سے لپٹنے کی رعایت اسوجہ سے ہے کہ اکثر لڑائی پر جانے والے شخص مارے جانے کے خیال سے مرنے کے سب سامان کر کے نکلتے ہیں - لعض آدمی ڈوپٹہ کے طور پر اسقدر کپڑا سر پر باندھ لیتے ہیں کہ مارے جائیں تو دفن کرنیوالوں کو کفن کی تلاش نہ کرنی پڑے اُسی سر کے کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں + دوسرا فائدہ اس کپڑے کا یہ بھی ہوتا ہے کہ لڑائی میں سر کا بچاؤ بھی رہتا ہے +

بھڑکنا کیا کہوں سینہ میں اپنے آتش غم کا		کہ جائے پنبہ ہے ہر داغ پر شعلہ جہنم کا	

آتشِ غم کا بھڑکنا - رنج کی آگ کا شعلہ زن ہونا + جائے پنبہ روئی کی جگہ - پھاہے کے عوض + واضح ہو کہ آگ سے جو زخم پڑ جاتا ہے اُسے داغ کہتے ہیں اور اُس کی جلن اور سوزش کے رفع کرنے کو تیل میں روئی تر کر کے اُس زخمی جگہ پر رکھدیا کرتے ہیں اور اُسے پھاہا کہتے ہیں + جہنم کا شعلہ - دوزخ کی لپیٹ نہایت ہی سخت سوزش + (مطلب) میرے سینے میں غم کی آگ جسقدر بھڑک رہی ہے اُسکا حال کیا بتاؤں کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک داغ پر روئی کے پھاہے کی بدلے جہنم کا شعلہ رکھا ہوا ہے یعنے بہت ہی سوزش ہو رہی ہے + بھڑکنا - آتش - شعلہ - جہنم - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + آتش - داغ - پنبہ میں بھی باہم مناسبت ہے +

جہاں میں عرصہ عشرت سے سو دہ چند ہے غم کا		اگر ہو عید کا اک دن تو عشرہ ہے محرم کا	

غم کا عرصہ - غم کا زمانہ - رنج و تکلیف کا وقت + دہ چند دس گنا + عید خوشی کا دن + محرم کا عشرہ اسلامی مہینے محرم کے شروع کی دس دن جن میں شہیدان کربلا کی عزاداری ہوتی ہے + مطلب دنیا میں خوشی کی بہ نسبت غم دس درجہ زیادہ ہے جیسا کہ عید کا ایک دن ہے تو محرم کا عشرہ ہے یعنی خوشی کا ایک دن ہوتا ہے اور غم کے دس دن + عشرت - غم - صنعتِ تضاد ہے + عید عشرہ محرم صنعتِ تضاد ہے + عشرت کو عید سے غم کو عشرہ محرم سے مناسبت ہے + دہ چند میں عشرہ محرم کی رعایت ہے - دہ ایک صنعتِ سیاق الاعداد ہے +

سیے جاتے ہیں کس سے زخم اُس تیغِ تبسم کے		کہ یہاں کھلتا ہی بخیہ سوزنِ عیسیٰ مریم کا	

زخموں کا سینا خون روکنے کے لئے زخموں کے دونوں کناروں کو ملاکر ریشمی دھاگے سے ٹانکے لگا دیتے
ہیں۔ یا بڑے سر کے چیونٹوں سے کٹوا کر انکے سر الگ کر دیتے ہیں کہ وہ بھی ٹانکے کا کام دے جاتے ہیں۔
اسی طریقہ کو زخموں کا سینا کہتے ہیں + تیغ تبسم ہنسی کی تلوار۔ ہنسی کو تلوار سے تشبیہ دی ہے
کیونکہ جس طرح ظاہر میں تلوار کاٹ کرکے زخم ڈالتی ہے اس طرح معشوق کی ہنسی کی ادا عاشق
کے دل میں پسند آنے کے سبب سے بیقراری اور بے چینی پیدا کر دیتی ہے جو باطنی زخم کا سا نتیجہ ہوا
اور یہ ظاہر ہے کہ اندرونی زخم سینے میں نہیں آسکتے اور عشق کی چوٹ کا کوئی علاج نہیں +
سوزن عیسیٰ مریم حضرت مریم علیہا السلام۔ کے بیٹے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی سوئی + لکھا ہے کہ
جب یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی دینا چاہا تو خدا تعالیٰ نے اُنکو زندہ چوتھے آسمان
اُٹھا لیا تو دامن میں اٹک کر ایک سوئی بھی ساتھ چلی گئی تھی + بخیہ کھلنا۔ بخیہ اُدھڑنا۔ ٹانکے
ڈھیلے ہو جانا۔ زور مٹ جانا۔ بات بگڑ جانا + بخیہ ایک قسم کی مضبوط سلائی ہے جو مشکل سے اُدھڑتی
ہے + (مطلب) معشوق کی ہنسی کے زخموں کو کون سی سکتا ہے اُن کے سینے میں تو حضرت
عیسیٰ کی سوئی کے بھی ٹانکے ڈھیلے ہو جاتے ہیں یعنی اُس کا زور بھی مٹ جاتا ہے اور اس سے کچھ نہیں
ہو سکتا + سینا۔ بخیہ۔ سوزن صنعت مراعاۃ النظیر ہے + زخم۔ تیغ صنعت مراعاۃ النظیر ہے + عیسیٰ
میں زخم کی رعایت ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ کا معجزہ بیماروں کو صحت دینا اور مُردے کو زندہ کرنا ہے + بخیہ کھلنا
سییا جانا صنعت تضاد ہے + سوزن میں زن بھی تجنیس مرفو سے حضرت مریم کی رعایت خوب نکلتی ہے

دلیران محبت کو خلش سے اسکی مژگاں کی	پس مُردن لحد میں بھی ہے عالم چاہِ رستم کا

دلیران محبت۔ وہ لوگ جو عشق میں بہادر ہیں۔ جنہوں نے عشق میں جانیں دے ڈالی ہیں + مژگاں
کی خلش معشوقوں کی پلکوں کی کھٹک یعنی وہ یاد جو دل میں کھٹک رہی ہو + پس مُردن۔ مرنے کے
بعد۔ لحد قبر + چاہ رستم کا عالم۔ رستم کے کنویں کا سا نقشہ۔ وہ حالت جو رستم کی کنویں کے اندر گر کر
ہوئی + لکھا ہے کہ جب رستم کا مقابلہ کوئی پہلوان نہ کر سکا تو رشک اور لالچ سے رستم کے بھائی شغاد
نے ایک راستے میں کئی کنویں کھودے اور اُنکو بھالوں اور تیروں نیزوں اور تیز دھار کی تلواروں سے
بھر کر خس پوش کر دیا اور رستم کو اُس طرف سے لے چلا۔ رستم واقف نہ تھا اسلئے کنویں میں گر پڑا اور تیروں
نیزوں کی بھالوں میں بندھ کر رہ گیا +
(مطلب) جو لوگ عشق میں بہادر اور پورے ہو گزرے ہیں اُنکا حال یاد مژگاں کی وجہ سے لحد کے
اندر بھی ایسا ہے جیسا رستم کا حال کنویں کے اندر تھا یعنے زمین کے اندر بھی پڑے ہوئے تیروں اور
بھالوں کے زخموں سے چھلنی ہو رہے ہیں + دلیر میں رستم کی رعایت ہے۔ لحد کو چاہ سے تشبیہ دی ہے

چاہ کا لفظ بھی اپنے دوسرے معنی محبت کے خیال سے محبت کا مترادف اور صنعت ایہام ہے +

اگر آتش مزاجوں کو حسد ہو خاکساروں پر — تعجب کیا کہ ابلیس لعین دشمن ہے آدم کا

آتش مزاج - تیز مزاج - وہ شخص جو ذرا ذراسی بات پر غصہ میں بھر جاتا ہو + خاکسار - مسکین بیغرض مزاج والا شخص - عاجز + ابلیس لعین - لعنتی شیطان - خدا کی درگاہ سے نکالا ہوا شیطان + شیطان آتشی مخلوق ہے + آدم وہ حضرت جو سب سے اول دنیا میں آئے - آدمی + انسان خاکی مخلوق ہے + (مطلب) اگر آتشی مزاج یعنے غصہ والی طبیعت کا آدمی کسی مسکین شخص سے دشمنی کرے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ شیطان جو آتشی مخلوق ہے وہ بھی تو آدمی یا حضرت آدم کا دشمن ہے + اس شعر میں آتش مزاج شخص کو شیطان سے اور خاکسار آدمی کو حضرت آدم سے تشبیہ دیکر آتش مزاجی سے نفرت دلائی ہے - آتش مزاجی میں ابلیس اور خاکساری میں آدم کی رعایت ہے +

خط اسکا وصل کی دولت کا بھی پیغام اے قاصد — لگا قسمت سے نسخہ ہاتھ یہ اکسیر اعظم کا

قسمت سے ہاتھ لگنا - خوش قسمتی کے سبب سے ملجانا + اکسیر اعظم کا نسخہ - اکسیر وہ خاک ہے جسکے ذریعہ سے چاندی سونا بن جائے یا اور کسی فائدہ بخش چیز کے لئے پورا پورا اثر رکھتی ہو + نسخہ - وہ پرزہ یعنے کاغذ کا پرچہ ہے جسمیں کسی مرض کی دوائیں یا کسی شے کے تیار کرنے کی ترکیب لکھی ہوئی ہو + مطلب اے قاصد معشوق کا خط وصل کا پیغام ہے یعنے اسمیں وصل کا اقرار اور خوشخبری درج ہے ہماری بڑی خوش قسمتی ہے کہ یہ اکسیر اعظم کا نسخہ یعنے خوشخبری دینے والا خط ہمارے نام آیا اور ہمیں ملگیا خط کا لفظ اس شعر میں صنعت ایہام بھی پیدا کر رہا ہے یعنے اسکے منہ پر ڈاڑھی کا آغاز گویا اسکے وصل کا پیغام ہے کہ وہ اب برابری دعوے سے بے حجاب ہو کر ملنے جلنے کے عادی ہو جاینگے + خط - قاصد صنعت مراعاۃ النظیر ہے + دولت - اکسیر صنعت مراعاۃ النظیر ہے + قسمت میں دولت کی اور نسخہ میں خط کی رعایت ہے + ہاتھ کی رعایت سے دولت میں لت اور پیغام میں پے خوب ہیں صنعت سیاق الاعداد کے لئے دولت میں دو اور قاصد میں صد یعنی سو ہیں +

گل اس نگہ کے زخم رسیدوں میں مل گیا — یہ بھی لہو لگا کے شہیدوں میں مل گیا

زخم رسیدوں میں ملنا - زخمیوں میں شمار ہونا + لہو لگا کے شہیدوں میں ملجانا - ذراسی بات کے لگاؤ سے قتل کا مستحق بن جانا + شہید اس شخص کو کہتے ہیں جو نیک ہو اور بے قصور قتل ہوگیا ہو + (مطلب) پھول بھی معشوق کی نگاہ کے بسمل عاشقوں میں اپنے آپ کو شمار کرنے لگا اور یہی مثل کی کہ لہو لگا کے شہید بن بیٹھا - اس شعر میں شاعر کا اصلی مدعا تو نگاہ کی تعریف ہے کہ معشوق کی نگاہ ایسی شوخ اور پیاری ہے کہ ہر ایک شخص اسکے عشق میں بسمل ہو رہا ہے یہانتک کہ پھول بھی

جو خود بھی ایک نازک اور خوبصورت چیز ہے وہ بھی اُسکے عشق سے بسمل ہے مگر اس مدعا کو گل کے دعوے کی صورت میں طعنے کے ساتھ ذکر کر کے مضمون میں دو چند خوبی اور نزاکت پیدا کر دی ہے + گل کے زخم رسیدہ ہونے کی وجہ ثبوت پھولوں کی سرخی ہے اور اسی کو لہو سے تشبیہ دی ہے + زخم - لہو - شہید صنعت مراعاۃ النظیر ہے +

کیا جانے تیغ عشق کی لذت کو بوالہوس	گو جوں ملخ وہ حلق بریدوں میں مل گیا

بوالہوس - حریص - لالچی + ملخ - ٹڈی + حلق بریدہ گلا کٹا ہوا - وہ شخص جسکا حلق کٹا ہوا ہو + (مطلب) لالچی یعنی محبت کا جھوٹا دم بھرنے والا شخص عشق کی تلوار یعنے مصیبتوں اور تکلیفوں کے مزے کو نہیں جانتا ہے وہ گلا کٹانے والے عاشقوں کے شمار میں ایسا ہے جیسی ٹڈی کہ اگرچہ اُسکا گلا کٹا ہوا معلوم ہوتا ہے لیکن وہ گلا کٹانے کی تکلیف اور حالت سے بے خبر ہوتی ہے - تیغ کو حلق بریدہ سے مناسبت ہے اور ذکی رعایت سے جانے میں جان بھی بہ آسانی نکلتی ہی - ملخ کی رعایت سے جوں بھی اچھا لفظ ہے جو ایک اور جاندار چیز کا نام ہے جو سر کے بالوں میں پڑ جاتی ہیں +

کچھ اور گماں گزرے نہ دلمیں ترے کافر	یاد اسلئے میں سورۂ یوسف نہیں کرتا

سورۂ یوسف - قرآن شریف کی اُس سورت کا نام ہے جسمیں حضرت یوسف علیہ السلام کا حال درج ہے اور حضرت یوسف خوبصورتی میں ضرب المثل ہیں + (مطلب) اے کافر یعنے معشوق میں سورۂ یوسف کو اِسلئے یاد نہیں کرتا کہ ایسا نہو تو کچھ اور خیال کرنے لگے یعنے اُسے اپنے ہی اُوپر نہ سمجھنے لگے گمان اور سورۂ یوسف کی رعایت سے اِس جگہ معشوق کو کافر کہا ہے - یاد میں دل کی رعایت ہے

محفل میں شور قلقل مینائے مل ہوا	لا ساقیا پیالہ کہ توبہ کا قتل ہوا

شور قلقل مینائے مل - شراب کی بوتل سے قلقل کا غل ہونا - قلقل اُس آواز کو کہتے ہیں جو کسی تنگ منہ کے برتن میں سے پانی جیسی رقیق چیز کے اُلٹتے وقت پیدا ہوتی ہے + ساقیا - اے ساقی - اے شراب پلانیوالے + توبہ کا قتل ہوا - توبہ ٹوٹ گئی - شراب نہ پینے کی آن جاتی رہی + توبہ کسی امر کے نہ کرنے کے واسطے قسم کھا لینے اور عہد کر لینے کو کہتے ہیں +

مطلب اے ساقی محفل میں شراب کے شیشے سے قلقل کی آواز آرہی ہے - شراب کا ایک پیالہ لا کے لئے مجھے بھی دے کہ میری توبہ اب ٹوٹ گئی یعنے اب مجھ میں توبہ پر عملدرآمد رکھنے کی طاقت نہیں رہی + محفل قلقل - مل - مینا - ساقی - پیالہ صنعت مراعاۃ النظیر ہے - قل میں قلقل کی رعایت لفظی ہے + اِس شعر میں بطور مذاق قلقل - مینا - لا سا بھی خوب آئے ہیں - قلقل وہ چیز ہے جو پنجرے کے طور پر بانس کی کھپچیوں کی ٹٹیوں سے بناتے ہیں اور اُس میں کبوتر مینا فاختہ جیسے

پرند جانور بند کئے جاتے ہیں + مینا - ایک پرند جانور کا نام ہے + لاسہ وہ شے ہے جو سریش کی تم لیسدار ہوتی ہے اور اُسکے ذریعہ سے پرند جانوروں کو زندہ گرفتار کر لیتے ہیں - پس گویا لاسہ سے مینا کو پکڑ کر پنجرے میں بند کیا ہے +

دریائے غم سے میرے گزرنے کے واسطے
تیغ خمیدہ یار کی لوہے کا پل ہوا

دریائے غم سے گزرنا - غم سے رہائی پانا + غم کو مضمونِ شعر کی رعایت سے دریا کہا ہے + تیغ خمیدہ - خمیدہ تلوار + (مطلب) میرے حق میں دریائے غم سے عبور کر جانے کے لئے معشوق کی تلوار لوہے کا پل ہو گیا کیونکہ معشوق نے جو مجھے اپنی تلوار کے گھاٹ اُتار دیا یعنے قتل کر ڈالا تو میں عشق کے تمام رنجوں اور غموں سے آزاد ہو گیا + دریا پل صنعت مراعاۃ النظیر ہے + تیغ خمیدہ کو لوہے کے پل سے تشبیہ تام ہے کیونکہ دونوں لوہے کے ہیں - پل کے دونو سرے بہ نسبت وسطی حصہ کے ڈھلوان ہوتے ہوتے عام راستوں کی برابر ہو جاتے ہیں اور تلوار کے سرے بھی پیچ کے خم اور اُبھار کے سبب سے ڈھلوان صورت میں پائے جاتے ہیں - پل میں بھی آب دریا بہتا ہے - اور تلوار میں آب برش روانی دکھائی ہے - پل بھی دریا کا ایک گھاٹ ہے اور تلوار میں بھی گھاٹ ہوتا ہے +

پروانہ بھی تھا گرم تپش پر کھلا نہ راز
بلبل کی تنگ حوصلگی تھی کہ غل ہوا

پروانہ - پتنگہ - وہ پردار کیڑا جو چراغ پر آتا ہے اور اُسکی لو پر گر کر جل مرتا ہے + گرم تپش ہونا بیقرار ہونا - عشق میں مبتلا ہونا + تنگ حوصلگی تھوڑا سا دل - کم ہمتی +

(مطلب) بلبل کی طرح پروانہ بھی عشق کی تاثیر سے بیقرار تھا اُس نے اپنی محبت کا راز نہ ظاہر ہونے دیا کیونکہ خاموشی سے اپنے معشوق چراغ پر جل کر مر گیا اور بلبل نے اپنی کم ہمتی کے سبب سے فریاد کر کے یعنے چہک چہک کر گل کی محبت ظاہر کر دی + گرم تپش میں پروانہ کی رعایت ہے اور پروانہ و بلبل کی رعایت سے پر کا لفظ بھی خوب آیا ہے +

چینِ پیشانی اگر تیری نہ ہوتی زنجیر
نالہ دیوانہ تھا جو پا بہ سلاسل ہوتا

چینِ پیشانی - ماتھے کے بل جو غصہ کے وقت پڑ جاتے ہیں + دیوانہ - بے عقل - مجنوں + پا بہ سلاسل ہوتا - مسلسل ہونا - بیڑی پاؤں میں ڈال لینا - پاؤں میں زنجیر باندھ لینا + جو لوگ ایسے دیوانے ہوتے ہیں کہ اُنکے نکل بھاگنے اور لوگوں کو مارنے یا خود کوئیں وغیرہ خطرناک شے میں گر پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے تو اُنکے پاؤں میں زنجیر ڈالدیتے ہیں کہ وہ کہیں جا نہ سکیں +

مطلب میری فریاد بیوقوف تو تھی ہی نہیں جو خود بخود ہی برابر جاری رہتی لیکن اُسکے برابر جاری رہنے کا سبب یہ ہے کہ تیرے ماتھے کے بل اُسکے لئے زنجیر بنگئے ہیں - چونکہ وہ تیری ناراضی اور غصہ کی علامت

ہیں اسلئے میری فریاد قطع نہیں ہوتی اگر تو ناراض نہ رہتا اور مہربانی سے پیش آتا تو پھر فریاد کا سلسلہ بھی نہ ہوتا + زنجیر - دیوانہ - یا - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + چین پیشانی کو زنجیر سے تشبیہ دی ہے - اور زنجیر اور سلاسل مترادف ہیں + نالہ میں زنجیر کی رعایت ہے - کیونکہ زنجیر کی آواز کو بھی نالہ سے تشبیہ دی جاتی ہے + زنجیر سے یا سلاسل اور دیوانہ کی مناسبت واضح صنعتِ ایہام ہے

جو نہ رنگ رنج و ماتم کا یہاں نمود ہوتا	تو زمیں نہ زرد ہوتی نہ فلک کبود ہوتا

رنج و ماتم کا رنگ نمود ہونا - غمی اور خوشی کا اثر ہونا + کبود نیلا + (مطلب) اگر دنیا میں غمی اور خوشی کا وجود نہ ہوتا تو زمین زرد اور آسمان نیلا نہ ہوتا یعنے دنیا میں رنج و غم کو پیدا کرنا تھا اسلئے خدا نے زمین اور آسمان دونوں کی ماتمی وضع بنائی + زمین - فلک بلحاظ بلندی و پستی صنعتِ تضاد ہے + زرد - کبود صنعتِ تضاد ہے + رنگ میں زرد و کبود کی رعایت ہے - رنج و ماتم مترادف ہیں اور زرد و کبود کے ساتھ باہم مناسبت رکھتے ہیں +

کسی رنجکش کو دیتا تو کچھ اسکو سود ہوتا	دل سخت کاش کافر حجر الیہود ہوتا

رنجکش - محنتی - تکلیف اٹھانیوالا - مجازاً عاشق + سود ہونا - فائدہ ہونا - آرام پہنچنا + کاش کلمۂ آرزو ہے - کیا اچھا ہوتا + حجر الیہود ایک دوا کا نام ہے جو پتھر کی قسم میں سے ہوتی ہے اور اسکی خاصیت سرد اور مسکن قلب ہے اکثر گھسکر استعمال میں آتی ہے +

مطلب اے کافر کاش تیرا سخت دل حجر الیہود ہی ہوتا کہ تو کسی مصیبت زدہ عاشق کو دیتا تو اسی کو اس سے کچھ آرام ہو جاتا + اس شعر کا مضمون دوسرے خیال سے زیادہ لطیف ہو گیا ہے کہ دل دینا عاشق ہونے کو کہتے ہیں اور معشوق اپنے عاشق کو دل دے یعنے اسپر عاشق ہو جائے تو عاشق کی بہت بڑی خوش قسمتی ہے اور اسکے لئے اطمینان قلب اور فرحت اور انبساط کی صورت ہے - معشوق کو کافر حجر الیہود کی رعایت سے کہا ہے کیونکہ یہود وہ قوم ہے جو حضرت موسیٰؑ کی امت میں ہے اور اب اسلام کے مقابلہ میں کافر کہلاتی ہے - دل کو حجر الیہود سختی اور [illegible] ہونے کی وجہ سے کہا ہے + سود میں سودن بمعنی گھسنے کے سبب سے حجر الیہود کی رعایت ہے +

تری بزم میں تو جلتا کہ تجھے بھی لو پہنچتی	جو یونہی تھا دلکو جلنا تو بلا سے عود ہوتا

لو پہنچنا - لپٹ معلوم ہونی - خوشبو پہنچنی + دل جلنا - دل میں جلن پیدا ہونی - غم سے سوختہ ہونا + عود ایک قسم کی لکڑی کا نام ہے جسے خوشبو کے لئے اکثر محفلوں میں جلاتے ہیں + بلا سے - یہ کلمہ مجبوری کے موقع پر آتا ہے یعنے خیر یوں ہی سہی +

مطلب میرے دل کو اگر جلنا تھا یعنے رنج و غم سے سوختہ ہونا تھا تو بلا سے یہ دل عود ہی ہوتا کہ

خوشبو کی غرض سے تیری محفل میں جلایا جاتا اور تجھے بھی اُسکی خوشبو پہنچتی + بزم - عود - جلنا - کو صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - بلا کا لفظ عود سے بھی مناسبت رکھتا ہے کیونکہ عود صلیب اکثر بچوں کے گلوں میں اس غرض سے ڈالا جاتا ہے کہ اُم الصبیان کی بلا اُنسے دور رہے +

کوئی زہر نوش مجھ سا نہیں پہنچا ذوق ورنہ	شجر زقوم دوزخ میں بھی خشک دودھ ہوتا

زہر نوش - وہ شخص جو زہر کو بھی ہضم کر جاتا ہو - کڑوی کسیلی چیزیں کھا جانے والا - بلا نوش + شجر زقوم دوزخ - دوزخ کے تھوہر کا درخت - وہ تھوہر جو دوزخ میں ہے اور دوزخی لوگوں کی خوراک ہوگی + (مطلب) اے ذوق دوزخ میں مجھ سا بلا نوش کوئی شخص پہنچا ہی نہیں - نہیں تو اُسکے اندر جو تھوہر ہے اُسکا دودھ بھی خشک ہو جاتا یعنی وہ پی جاتا اور باقی نہ چھوڑتا + شجر - زقوم - دودھ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + زہر نوش میں تلخی کی وجہ سے زقوم کی رعایت ہے + صنعتِ سیاق الاعداد کے لئے ورنہ میں نہ دوزخ میں دو - دودھ میں دہ نکلتے ہیں + اس غزل کی بحر کا نام رمل مثمن مشکول فعلات فاعلات فعلات فاعلاتن +

دل کو اُس کاکلِ پیچاں سے نہ بل کرنا تھا	یہ سیہ بخت گیا اپنے ہی بل میں مارا

کاکلِ پیچاں - پیچ و تاب کھائے ہوئے زلف - بل کھائی ہوئی زلفیں + بل کرنا - طاقت جتانی - اُلجھ پڑنا - اینٹھنا - زور کرنا + سیہ بخت - بدنصیب - کمبخت + اپنے ہی بل میں مارا جانا - اپنے زور میں آپ گر پڑنا - اپنے لئے آپ خرابی پیدا کر لینا +

مطلب دل کو معشوق کی بل کھائی ہوئی زلفوں سے نہ اُلجھنا چاہیئے تھا یعنے اُنکا مقابلہ اور عشق نہ کرنا چاہیئے تھا - یہ کمبخت اپنے بل میں آپ ہی مارا گیا یعنے اپنے گھمنڈ اور زور میں زلفوں سے اُلجھ پڑا اور صدمہ سے عشق کے برباد ہوا + بل کرنے میں بل اور سیہ بخت میں سیہ کاکل پیچاں سے مناسبت رکھتے ہیں - مارا میں مار بھی کاکل کی رعایت سے خوب بل کی لے رہا ہے +

اُس لب و چشم پہ ہے زندگی و مرگ اپنی	کہ کبھی دم میں جلایا کبھی پل میں مارا

(مطلب) ہماری زندگی اور موت معشوق کے لب اور آنکھ پر منحصر ہے کہ کبھی تو لب دم بھر میں دم دیکر جلا لیتے ہیں اور کبھی آنکھ پل بھر میں پلک مار کر مار ڈالتی ہے - لب چشم - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے زندگی - مرگ صنعتِ تضاد ہے - دم میں لب کی مناسبت اور صنعتِ ایہام ہے - پل میں آنکھ کی رعایت ہے - جلایا مارا صنعتِ تضاد ہے +

کس دن نہیں ہوتا قلق ہجر سے مجکو	کس وقت مرے منہ کو کلیجا نہیں آتا

قلق ہجر جدائی کا رنج - کلیجہ منہ کو آنا - غم کے صدمہ سے دل اُلٹ پلٹ ہونا - بے انتہا رنج ہونا +

(مطلب) کونسا دن ہے جو مجھے ہجر کا صدمہ نہیں رہتا اور وہ کونسا وقت ہے جبکہ غم کے مارے میرا حال تباہ نہیں ہوتا یعنے ہر وقت معشوق کی جدائی کا رنج ستاتا رہتا ہے اور ہر وقت ہجر کے صدمہ سے دل اُلٹا رہتا ہے +

جاتی رہی زلفوں کی لٹک دل سے ہمارے	افسوس کچھ ایسا ہمیں لٹکا نہیں آتا

زلفوں کی لٹک - زلفوں کا خیال + لٹکا - تدبیر - علاج + (مطلب) افسوس کی بات ہے کہ ہمیں کوئی ایسا علاج یاد نہیں کہ جس سے ہمارے دل سے زلفوں کا خیال جاتا رہے + زلفوں کی رعایت سے لٹک اور لٹکا میں دو لٹیں خوب لٹک رہی ہیں +

آئے تو کہاں جائے نہ تا جی سے کوئی جائے	جبتک نہیں آتا اُسے غصہ نہیں آتا

آئے تو کہاں جائے - آکر جاتا نہیں - آنے کے بعد پھر نہیں ٹلتا + جی سے جانا - مرجانا + (مطلب) اُسے جبتک غصہ نہیں آتا جبھی تک خیر ہے اور جب آجاتا ہے تو بغیر کسی کی جان لئے نہیں جاتا یعنے جس پر اُسے غصہ آتا ہے اُسکو جان سے مارے بغیر غصہ رفع نہیں ہوتا + آئے - جائے - صنعت تضاد ہے

شب ہمنے تہیہ جو کیا توبہ کا ساقی	مغرب سے سحر مہر بدخشاں نکل آیا

تہیہ - سامان + توبہ - گناہ کے کاموں کے نہ کرنے کا عہد + ساقی - شراب پلانے والا + مہر درخشاں روشن سورج + (مطلب) اے ساقی ہمنے رات کو توبہ کرنے کا سامان کیا تو صبح کو سورج ہی مغرب سے نکل آیا یعنی قیامت کے آثار نمودار ہوگئے کیونکہ قیامت کے قریب سورج مشرق سے نکلنے کے بجائے مغرب کی سمت سے طلوع ہوگا اور اُسوقت سے توبہ کے دروازے بند ہو جائینگے اور پھر کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی + پس شعر کا مدعا یہی ہے کہ ایسے نامراد ہیں کہ نیکی کا ارادہ کیا تو وقت ہی نہ رہا کہ ہم نیکی کا پھل پاسکیں + سحر - مہر - مغرب باہم مناسبت رکھتے ہیں + شب - سحر - صنعت تضاد ہے +

عصمت بھی ہے کیا شے کہ الگ یوسف کنعاں	درہائے مقفل سے عزیزاں نکل آیا

عصمت - پاکدامنی + یوسف کنعاں ملک کنعان کا رہنے والا یوسف + درہائے مقفل - تالا لگے ہوئے دروازے - جب زلیخا حضرت یوسف سے ہم بستری کی خواستگار ہوئی تھی تو اُنکو کسی مکان کے اندر لیگئی تھی اور ہر ایک دروازے پر قفل لگادیے تھے کہ باہر سے کوئی شخص اندر نہ آنے پائے یا حضرت یوسف نہ بھاگ سکے لیکن جب حضرت یوسف نے اِس کام کو گناہ سمجھکر نہ کیا اور باہر نکل آنے کا قصد کیا تو حکم خدا سے تمام دروازے خود بخود ہی کھلتے چلے گئے اور حضرت یوسف باہر نکل آئے + الگ نکل آیا صاف نکل آیا - بغیر کسی روک کے نکل آیا +

(مطلب) اے عزیزو پاکدامنی کیسی اچھی شے ہے کہ اُسکے سبب سے یوسف علیہ السلام قفل دیے ہوئے

دروازوں میں سے صاف نکل آئے + عزیزاں میں عزیز یوسف کی رعایت ہے - کیونکہ عزیز مصر کے بادشاہوں کا لقب تھا اور آخر میں حضرت یوسف بھی عزیز مصر ہو گئے تھے +

نہ منہ ڈال خار آبلے میں کہ ہوگا	یہ ساغر مے کہربائی کا جھوٹا +

مے کہربائی کا جھوٹا جسمیں کہربائی شراب ملی ہوئی ہو + (مطلب) اے کانٹے تو پاؤں کے چھالے میں منہ نہ ڈال یعنی اسمیں نہ چبھ کیونکہ اس پیالے میں کہربائی شراب ملی ہوئی ہوگی + قاعدہ ہے کہ کہربا تنکے کو اپنی طرف کھینچ لیجاتی ہے اور اُسکا رنگ زرد ہوتا ہے - چونکہ چھالے کے اندر پیپ کا رنگ بھی زردی مائل معلوم ہوا کرتا ہے اسلئے چھالے کو پیالے سے اور پیپ کو شراب کہربائی کی آمیزش سے تشبیہ دیکر کانٹے کو سمجھایا ہے اگر تو اُسمیں چبھے گا تو ایسا نہو کہربائی شراب تجھے اندر کھینچ لیجائے اسلئے منہ نہ ڈال یعنی الگ رہ + خار - آبلہ صنعت مراعاۃ النظیر ہے - منہ - ساغر مے صنعت مراعاۃ النظیر ہے + کہربائی میں خار کی اور جھوٹا میں منہ کی رعایت ہے +

مجھے نعمتِ خلد سے بھی ہے بہتر	ترے در پہ ٹکڑا گدائی کا جھوٹا

نعمتِ خلد - بہشت کی نعمت - بہشتی کھانے + گدائی کا جھوٹا ٹکڑا - مانگا ہوا جھوٹا ٹکڑا + جھوٹا ٹکڑا - روٹی کا وہ ٹکڑا جسمیں سے کچھ حصہ کسی دوسرے شخص نے منہ لگا کر کھا لیا ہے - اسی طرح جو کھانا آگے کا بچا ہوا ہوتا ہے وہ بھی جھوٹا کہلاتا ہے + مطلب اے معشوق مجھے تیرے دروازے پر کا مانگا ہوا جھوٹا ٹکڑا بہشتی کھانوں سے زیادہ پیارا اور اچھا ہے + نعمتِ خلد - گدائی کا جھوٹا ٹکڑا صنعتِ تضاد ہے + بہتر میں تر بھی خوب لفظ نکلتا ہے کیونکہ جس کھانے میں زیادہ گھی ہوتا ہے اُسے تر مال کہتے ہیں +

رسائی ہوئی جبکہ دامن تک اُسکے	ہوا ہاتھ اپنا رسائی کا جھوٹا

دامن تک رسائی ہونا - کسی کے دامن تک ہاتھ کا پہنچنا - دامن پکڑ لینے کا موقع مل جانا + دامن پکڑنا یعنی اپنی طرف متوجہ کر لینا + ہاتھ جھوٹا ہونا یا پڑ جانا - ہاتھ کا بیکار ہو جانا - ہاتھ کا سُن ہو جانا + کسی کے پکڑنے اور روکنے کے قابل نہ رہنا + (مطلب) جب کہ ہمارا ہاتھ اُسکے دامن تک پہنچ گیا تو ہمارا ہاتھ ہی جھوٹا پڑ گیا کہ اُسکو روک نہ سکا + اس شعر میں ناکامی کا اظہار اور شکایتِ قسمت ہے +

سرمہ ہے سفاک شہرہ ہے نگاہِ یار کا	سچ کہا ہے باڑھ کاٹے نام ہو تلوار کا

سفاک - قاتل + باڑھ کاٹے نام ہو تلوار کا - دھار کاٹتی ہے اور تلوار کا نام ہوتا ہے کہ یہ تلوار خوب کاٹتی ہے + مطلب ہمارے معشوق کی نگاہ کی شہرت ہو رہی ہے کہ وہ عاشقوں کو قتل کئے ڈالتی ہے لیکن اصل میں وہ سرمہ قتل کر رہا ہے جو اُسکی آنکھ میں لگا ہوا ہے - سچ کہا ہے کہ دھا

کاٹتی ہے اور نام تلوار کا ہوتا ہے + آنکھ میں لگے ہوئے سرمہ کو باڑھ سے اور آنکھ کے نیچے کے کنارہ کو تلوار سے تشبیہ دی ہے کیونکہ تلوار پر باڑھ بھی اسیطرح ہوتی ہے۔ سرمہ کا سر تلوار کی رعایت سے ہے +

	ہونٹوں کا یہاں ہلنا واں بات کا پا جانا		کیا طبع میں جودت ہے چٹ دل کی اُڑا جانا

طبع طبیعت۔ مزاج + جودت تیزی + چٹ دل کی اُڑا جانا۔ دل کی بات جلدی سے معلوم کر لینا دل میں آئی ہوئی بات کو تاڑ جانا + بات کا پا جانا۔ بات کو سمجھ جانا + مطلب اُسکے یعنے معشوق کی طبیعت میں کتنی بڑی تیزی ہے کہ فوراً بات کو تاڑ جاتا ہے۔ جہاں کسی کے یا ہمارے ہونٹ ہلے اور وہ سمجھ گیا کہ یہ بات کہی ہے + طبع سے جودت کو اور ہونٹ ہلنے سے بات کو مناسبت ہے +

	پھرتا تمام دامنِ ساحل میں لوٹتا		دل کا سا دیتے گر دُرِ غلطاں کو اضطراب

دُرِ غلطاں۔ گول موتی۔ قیمتی موتی۔ کیونکہ موتی وہی زیادہ قیمت پاتا ہے جو زیادہ گول اور آبدار ہوتا ہے اضطراب۔ بیقراری۔ ایک جگہ نہ ٹھیرنا۔ جس طرح گول چیز بھی ایک جگہ کم ٹھیرتی ہے اور ذرا سی حرکت پاکر لڑھکتی پھرنے لگتی ہے اور دیر میں ٹھیرتی ہے + دامن ساحل۔ ساحل کا دامن۔ ساحل دریا اور سمندر کے کنارے کو کہتے ہیں اور موتی سمندر کے ساحلوں ہی کے آس پاس سے برآمد کئے جاتے ہیں + ساحل کو دامن موتی کی رعایت سے کہا ہے۔ کیونکہ موتی کی گولائی اور آبداری اکثر دامن میں ڈالکر دیکھی جاتی ہے +

مطلب اگر ہماری دل کی سی بیقراری خدا موتی کو عطا کرتا تو موتی جس طرح وہ آدمیوں کے دامن میں لوٹتا ہے اِسی طرح وہ تمام سمندر کے دامن ساحل میں لوٹتا پھرتا یعنے اُسے کسی جگہ پر قرار نہوتا + دل کو دُر سے تشبیہ دی ہے + دل۔ اضطراب صنعت مراعاۃ النظیر ہے + درغلطاں۔ دامن۔ ساحل صنعت مراعاۃ النظیر ہے + لوٹتے پھرنے کا محاورہ دل اور دُرِ غلطاں دونو سے مناسبت رکھتا ہے

	دوپہر ہے سایہ بھی بیٹھے ہے دبکر زیرِ پا		ہم برہنہ پا جنوں اور گرم پتھر زیرِ پا

برہنہ پا۔ ننگے پاؤں + جنوں بطور منادی آیا ہے یعنے اے جنون۔ مرض جنون کی خاصیت ہے کہ گرمی میں ترقی کرتا ہے اور جس طرح نفع و نقصان تکلیف و راحت سے بے خبر ہو جاتا ہے اسی طرح کپڑوں اور جوتی ٹوپی سے بھی غرض نہیں رکھتا بلکہ سب چیزوں کو پھینک پھانک کر سر برہنہ ہی پھرنے لگتا ہے زیر پا پاؤں کے نیچے + دوپہر دن کے بارہ بجے کا وقت۔ جبکہ دن نصفا نصف ہو + سایہ دبکر زیر پا بیٹھے ہے۔ آدمی یا کسی چیز کا سایہ یعنی پرچھائیں سمٹ کر پاؤں کے نیچے آجاتی ہے۔ قاعدہ ہے کہ موسم گرما میں دوپہر کے وقت سورج عین سر کے اُوپر آجاتا ہے اِسلئے اُسکی شعاعیں سیدھی پڑنے لگتی ہیں اور شعاعوں کے سیدھے پڑنے کے سبب گرمی میں بھی زیادتی آجاتی ہے اور سایہ

۱۵۲۲۳۶

بھی ادھر اُدھر کو نہیں نکلا رہتا صرف پاؤں کے نیچے ہی رہتا ہے +
مطلب اے جنون ہم برہنہ پا ہیں اور پاؤں کے نیچے دھوپ کے جلتے ہوئے گرم پتھروں کا فرش ہے اور یہ گرمی کی دوپہر کا وقت ہے ایسے وقت تو سایہ بھی دب کر پاؤں کے نیچے بیٹھ رہتا ہے یعنے دھوپ سے اپنا بچاؤ کر لیتا ہے + اس شعر میں جنوں کو مخاطب بنا کر یا تو اپنا کڑا پن ظاہر کیا ہے یا رحم دلانے کے لئے اپنی حالت کا اظہار کیا ہے کہ اب ہمیں لئے لئے نہ پھر کسی امن کی جگہ میں لیکر بیٹھ رہ

نخل گل مہندی نہ بو نصف سبو میں اے نگار		تو کھڑا ہو رکھ کے میرا کاسۂ سر زیر پا	

نخل گل مہندی - گل مہندی کا پودا - گل مہندی ایک قسم کا چھوٹا سا پودا ہوتا ہے جیسے بعض پھولوں کے شوقین گملوں کی جگہ ٹوٹے ہوئے گھڑوں کے پیندوں میں مٹی بھر کر بو لیتے ہیں + نصف سبو - آدھی ٹھلیا گھڑے کا پیندا + نگار - مجازاً معشوق - گل بوٹے + کاسۂ سر - سر کا پیالہ - کھوپری +
مطلب اے معشوق تو گھڑے کے پیندے میں گل مہندی نہ بو اور بجائے اسکے میری کھوپری پر اپنا پاؤں رکھکر کھڑا ہو جا - کیونکہ میرے سر سے بہتر گھڑے کا پیندا اور تجھ سے بہتر خوبصورت گل مہندی کا درخت نہیں + معشوق کو پاؤں کی مہندی کی رنگت اور قد کی تشبیہ شجر حسن اور رخ کی تشبیہ گل کی مناسبت سے گل مہندی کہا ہے - نگار میں گل کی اور مہندی میں پا یعنی پاؤں کی رعایت ہے - گل کی رعایت سے سبو میں بو بھی خوب مہک رہی ہے + سر - پا - صنعت تضاد ہے +

زاہد شراب پینے سے کافر ہوا میں کیوں		کیا ڈیڑھ چلو پانی سے ایمان بہہ گیا	

ڈیڑھ چلو پانی میں ایمان بہہ جانا - ذرا سی بات میں نقصان عظیم واقع ہو جانا - ذرا سے گناہ میں ایمان کا خراب ہو جانا + مطلب اے زاہد میں شراب پینے سے کافر کیونکر ہو گیا اس ڈیڑھ چلو پانی یعنی شراب میں میرا ایمان بہہ گیا + یعنے ایمان کوئی ایسی چیز نہیں جو بہہ جائے اور پھر تھوڑی ہی سی شراب میں بہہ جانا ممکن نہیں + زاہد - ایمان صنعت مراعاۃ النظیر ہے + کافر میں شراب کی رعایت ہے + پانی کو شراب سے مناسبت ہے +

یہاں تک عدو زمانہ ہے مرد دلیر کا		جھلسیں ہیں منہ شکار کئے پر بھی شیر کا	

شکار کئے پر شیر کا منہ جھلسنا - شیر کو مارنے کے بعد آگ سے اسکا منہ جلا دینا - شکاریوں کا قاعدہ ہے کہ جب شیر کو مار لیتے ہیں تو گھاس پھوس کے پولے سے آگ دیکر شیر کا منہ جھلس دیتے ہیں تاکہ اسکی موچھوں کے بال جل جائیں ورنہ بعض بے رحم آدمی اپنے دشمن کے ہلاک کرنے کے واسطے شیر کی موچھوں کے بال کتر کر اور پان کی رگوں میں چھپا کر اپنے دشمن کو کھلا دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کھانیوالے شخص کی بھوک کم ہو جاتی ہے - رنگت زرد اور طاقت کم ہوتے ہوتے کچھ عرصہ کے بعد مر جاتا ہے +

(مطلب) زمانہ بہادر آدمی کا تو اتنا بڑا دشمن ہے کہ اُسکے مرنے کے بعد بھی ستائے بغیر نہیں رہتا شیر جو بہادر ہوتا ہے تو اُسکے مارے جانے کے بعد بھی اُسکا مُنہ جھلسا جاتا ہے + دلیر کو شیر سے تشبیہ دی ہے

جسکے سبب لڑائی ہو وہ آدمی نہیں
کانٹا ہے گھر میں ساہی کا یا گل کنیر کا

ساہی کا کانٹا۔ سیہ کا پر۔ سیہ ایک جنگلی جانور بلی کی قد کی برابر ہوتا ہے اور اُسکے تمام جسم پر لمبے نوکدار کانٹے ہوتے ہیں۔ جب کوئی شکاری جانور اُسپر حملہ کرتا ہے تو یہ اپنے تمام بدن کے کانٹوں کو چاروں طرف پھیلاکر کھڑے کر لیتا ہے اور پھر حملہ آور جانور کی قدرت نہیں ہوتی کہ اُسپر مُنہ ڈالے۔ غرضکہ اس جانور کے کانٹے کی نسبت ہندوستانی وہمی لوگوں کا خیال ہے کہ جس گھر میں وہ کانٹا ہوگا وہاں نااتفاقی اور لڑائی ضرور ہو جائیگی۔ چنانچہ بعض آدمی اپنے دشمنوں کے گھر میں اسی غرض سے ڈالدیتے ہیں کہ اُن میں باہم لڑائی اور نااتفاقی ہو جائے۔ یہی خواص کنیر کے پھول کا بھی ہوتا ہے +

(مطلب) جس شخص کے سببسے لڑائی ہوئی ہو یعنے جو شخص اپنی بدمزاجی سے لڑائی اُٹھاتا ہو وہ شخص انسان نہیں ہے بلکہ وہ ساہی کا کانٹا یا کنیر کا پھول ہے کہ جہاں ہوتا ہے اُسی جگہ نااتفاقی اور لڑائی ظہور میں آتی ہے + ساہی کے کانٹے اور کنیر کے گل سے بدخو آدمی کو تشبیہ دی ہے اور دونوں میں لڑائی کی رعایت ہے +

نالہ جب دلسے چلا سینہ میں پھوڑا اٹکا
چلتی گاڑی میں دیا عشق نے روڑا اٹکا

پھوڑا اٹکا۔ پھوڑا نالہ کا سدِّ راہ ہوا۔ پھوڑے نے بیچ میں پڑکر نالہ کو نکلنے سے روکا۔ سینہ کا پھوڑا عشق کے رنجوں اور غموں کی کثرت سے مراد ہے یا وہ زخم جو رنج وغم کے صدموں سے جگر اور سینے میں پڑ جاتے ہیں + چلتی گاڑی میں روڑا اٹکانا۔ اچھے خاصے کام کو خراب کر دینا۔ روڑا اینٹ کے ٹکڑے کو کہتے ہیں جب گاڑی کو کھڑا کرتے ہیں تو پہیوں کے آگے ایک یا ایک اینٹ لگا دیتے ہیں کہ گاڑی ایک جگہ رُکی ہوئی کھڑی رہے اور آگے نہ بڑھ سکے +

(مطلب) میری فریاد دل سے نکلکر باہر آنے کو تھی مگر سینہ میں جو رنج وغم کا پھوڑا واقع تھا اُسنے اُسکو روک دیا اور باہر نہ نکلنے دیا۔ عشق نے یہ بھی ایک چلتی ہوئی گاڑی میں روڑا اٹکا دیا یعنے چلتے ہوئے کام کو روک دیا + پھوڑے کو روڑے سے تشبیہ دی ہے اور نالہ کو گاڑی سے + نالہ کو دل سے اور پھوڑے کو سینہ سے اور روڑے کو گاڑی سے مناسبت ہے + نالہ دل سینہ صنعت مراعاۃ النظیر ہے

ہاتھ آکر دلِ وحشی جو کوئی چھوٹ گیا
ہوسِ صید سے صیاد کا جی چھوٹ گیا

دلِ وحشی۔ وحشی دل جو اُچاٹ رہتا ہو اور کسی طرف مائل نہوتا ہو۔ عاشق کا دل + ہاتھ سے چھوٹ جانا۔ ہاتھ میں سے نکل جانا۔ ہاتھ آکر رہا ہو جانا + ہوس صید سے جی چھوٹ جانا۔ شکار

کرنے کی خواہش سے دل پھر جانا۔ شکار کرنے کی طرف سے دل نا اُمید ہو جانا +
(مطلب) صیاد یعنے معشوق کو جو اپنے عاشق کے دل لینے کے بعد اُسکے دل کے رکھنے مین ناکامی ہوئی یعنی عاشق کی دلداری نہ ہو سکی اور وہ مر کر آزاد ہو گیا تو اس صدمہ اور ناکامی کے سبب سے معشوق کا جی چھوٹ گیا کہ اور کسی شخص کو مبتلائے عشق کرے + قاعدہ ہے کہ جب کوئی شکار شکاری کی زد یا جال میں آکر نکل جاتا ہے تو اُسکا دل بہت ہی کھٹا ہو جاتا ہے اور اُسوقت آئندہ شکار کرنے کی ہمت اور شوق پست ہو جاتے ہیں کہ ہاتھ آیا ہوا شکار جاتا رہا تو اور کیا خاک ہاتھ آئیگا۔ یہی حالت اکثر رحمدل معشوق کی ہوتی ہے کہ ایک عاشق کے مرنے کے بعد طبیعت حسن وعشق کے لطف سے دست بردار ہو جاتی ہے + وصفی۔ صید۔ صیاد صنعت مراعاۃ النظیر ہے۔ معشوق کو صیاد صید کی رعایت سے کہا ہے۔ جی چھوٹنے میں ہاتھ سے دل کے چھوٹنے کی رعایت اچھے پہلو سے شامل ہے۔ ہاتھ۔ دل۔ تلازمۂ شخصی میں داخل ہیں +

ہے قفس سے شور اک گلشن تلک فریاد کا		خوب طوطی بولتا ہے اِن دنوں صیاد کا	

طوطی بولنا۔ نصیبہ زور پر ہونا۔ اقتدار کو عروج حاصل ہونا۔ چلتی کا زمانہ ہونا + (مطلب) فریاد کی آوازیں پنجرہ سے لیکر گلشن تک برابر آرہی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آجکل صیاد کا کام خوب چل رہا ہے یعنے گلشن کے پرندوں کو پکڑ پکڑ کر پنجروں میں قید کر رہا ہے + اس شعر میں طوطی کی رعایت سے معشوق کو صیاد اور قید خانہ کو قفس اور باغ یا کوچے معشوق کو گلشن کہا ہے اصلی مطلب یہ ہے کہ آجکل معشوق کا حسن خوب چمکا ہوا ہے کہ جابجا گلزاروں اور قید خانوں میں اُسی کے عاشق فریاد کرتے ہوئے پائے جاتے ہیں + قفس۔ گلشن۔ طوطی۔ صیاد صنعت مراعاۃ النظیر ہے۔ واضح ہو کہ طوطی ایک سبز پرندہ کا نام ہے جسے طوطا کہتے ہیں اور شوقین لوگ اسکو پنجروں میں رکھکر پالتے ہیں مسلمان حق اللہ پاک ذات اللہ وغیرہ الفاظ اور ہندو ست گرو دہت وغیرہ بولیاں بولنی سکھاتے ہیں۔ بظاہر مضمون یہ ہے کہ صیاد نے جو طوطا پال رکھا ہے آجکل وہ خوب بولتا ہے اور پنجرہ میں سے اُسکی آواز باغ تک پہنچتی ہے +

میں ہوں چکر میں لگی جسدن سے دنیا کی ہوا		حال میرا ہے بعینہ آسیائے باد کا	

چکر میں ہونا۔ پریشان ہونا۔ مجبور پڑے پھرنا + دنیا کی ہوا لگنا۔ دنیا کے مزوں کی چاٹ لگ جانی۔ دنیا کی خواہشیں پیدا ہونی۔ جوانی کے ولولوں کا پیدا ہونا + بعینہ بالکل۔ عین مین ہو آسیائے باد۔ ہوا کی چکی۔ پون چکی + (مطلب) جس دن سے میں نے ہوش سنبھالا یا جوانی کے ولولے پیدا ہوئے اُسی دن سے میں ہوا چکی کی طرح سرگردان اور پریشان پھر رہا ہوں + قاعدہ ہے

کہ ایام طفلی میں بُرائی بھلائی کا کچھ فکر نہیں ہوتا۔ کھیل کود کھانا پینا اور سو رہنا سب باتیں بے مشقت حاصل ہوتی ہیں جب انسان جوان ہو جاتا ہے تو ضرورتیں اور خواہشیں بھی زیادہ ہو جاتی ہیں اور بُرائی بھلائی اور نفع و نقصان کی فکر اور حصول اغراض کی تلاش لاحق حال ہو جاتی ہے دنیا کی ہوا لگنے کا اطلاق اسوقت سے بھی ہو سکتا ہے کہ جب پیدا ہو کر دنیا میں نمودار ہوا + آسیا سے باد میں ہوا اور چکر کی رعایت ہے +

چشم و نگہ کو تیرے بدنام کیوں کریگا		مرگ و قضا کو عاشق نہ لے مریگا	

مرگ و قضا موت اور حکم خدا + لے مرنا۔ ملزم کردینا۔ مجرم قرار دینا۔ بدنام کردینا + (مطلب) اے معشوق تیرا عاشق یعنی میں اپنے مرنے کے الزام سے تیری آنکھ اور نگاہ کو بدنام کیوں کرنے لگا موت اور حکم خدا ہی کو اسکا باعث نہ قرار دونگا یعنے کہونگا کہ خدا کا حکم یہی تھا اور میری موت ہی اور کسیکا کچھ قصور نہیں۔ بدنام کرنے میں چشم و نگہ کی اور لے مرنے میں مرگ و قضا کی رعایت ہے اِس بحر کا نام مثمن اخرب ہے اور وزن مفعولُ فاعلاتن مفعولُ فاعلاتن + (ردیف ب)

ابتک اُسکے جو ہوئی دسترسِ جامِ شراب		بنگیا خالِ لبِ ساکا مگس جامِ شراب	

دسترس جامِ شراب شراب کے پیالے کی رسائی + خالِ لب۔ ہونٹ کا تل وہ تل جو لب پر ہو مگس جامِ شراب۔ شراب کے پیالے کی مکھی۔ وہ مکھی جو شراب کے پیالہ پر آ بیٹھتی ہے +

(مطلب) جب شراب کا جام معشوق کے لب سے ملا تو اُسکے لب کا خال جام شراب کی مکھی بنگیا۔ یعنے جام شراب کی مکھی کا سا عالم معلوم ہونے لگا۔ خال کو مگس سے تشبیہ دی ہے + لب۔ جام شراب صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + جام شراب کی رعایت سے دسترس میں رس اور لب تک پہنچنے کی رعایت سے دست خوب نکلتے ہیں +

رات میخانے میں ساقی جو نشہ میں بہکا		خسِ شیشہ کو لگا کہنے خسِ جامِ شراب	

میخانہ۔ شراب خانہ + بہکنا شراب کے نشے میں کچھ کا کچھ کہنا اور کچھ کا کچھ سمجھنا + خسِ شیشہ۔ وہ پھونس جسمیں بوتل کو ٹھیس نہ لگنے کی غرض سے لپیٹ کر رکھتے ہیں + خسِ جامِ شراب۔ وہ خس یا تنکا جو شراب کے پیالے میں پڑ جائے +

(مطلب) رات کے وقت شراب پلانیوالا نشہ سے ایسا بہکا کہ شیشہ کے پھونس کو بھی خس شراب سمجھنے لگا یعنے باوجودیکہ پھونس کے اندر بوتل تھی تو بھی وہ پھونس کو شراب کے اندر سمجھنے لگا + میخانہ ساقی۔ نشہ۔ بہکا خس۔ شیشہ جام صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے +

تو شدارو سے بھی بہتر ہے دمِ رنج خمار		ساقیا شربتِ فریادرسِ جامِ شراب	

نوشدارو - ایک مرکب دوا کا نام ہے جو محنت مشقت کی تکان کو دفع کرتی ہے - دم رنج خمار - نشہ کے اُتار کی تکلیف کے وقت + شربت فریادرس ایک مرکب شربت کا نام ہے جو نزلہ وغیرہ جیسی تکلیف دہ امراض کو نفع کرتا ہے - چونکہ شراب بھی تکان کو دور کرنیوالی شے ہے اِسلئے اُسکو شربت فریادرس سے تشبیہ دی ہے + (مطلب) خمار کی تکلیف کے وقت جامِ شراب کا شربت فریادرس نوشدارو سے بھی زیادہ مفید ہے + ساقی - جام - شراب - خمار صنعت مراعاۃ النظیر ہے + نوشدارو - شربت فریادرس باہم مناسبت اور رنج کی رعایت رکھتے ہیں + دم کا لفظ بھی دوسرے معنی گھونٹ کے خیال سے شربت کے ساتھ صنعتِ ایہام تناسب رکھتا ہے + شراب کی رعایت سے خمار میں سے خم خوب پیدا ہوتا ہے اور فریادرس میں سے رس بھی اچھا ٹپک رہا ہے +

بےخبر قافلۂ عیش گزر جاتا ہے		بے زباں ہے جو دہانِ جرسِ جامِ شراب	

بےخبر نامعلوم حالت میں - چپ چاپ + قافلۂ عیش - آرام کے وقت - عیش کی گھڑیاں + دہانِ جرسِ جامِ شراب - جامِ شراب کی گھڑیال کا منہ + جرس یا گھڑیال پیالے کی صورت کی ایک چیز ہے جو لوہے یا پیتل یا کانسی جیسی دھات کی ہوتی ہے اور اُسکے اندر ایک اور لمبا سا ٹکڑا ایسی طرح لگا ہوا ہوتا ہے کہ حرکت کے ساتھ اس پیالہ کے اندر چاروں طرف لگتا ہے اور آواز دیتا ہے اسی جرس کی قسم وہ ٹال اور ٹالیاں جو گائے بیل کی گردن میں ڈالی جاتی ہیں - غرض جرس کے نیچے کے کھلے ہوئے حصہ کو دہان سے اور اندر کے ٹکڑے کو زبان سے تشبیہ دی ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جرس کے اندر وہ ٹکڑا جسے زبان کہا ہے نہیں ہوتا تو جرس میں سے آواز نہیں نکل سکتی اور شراب کا پیالہ بے زبان جرس کے مشابہ ہوتا ہے - معلوم ہو کہ بڑے بڑے ریگستانی میدانوں میں سفر کرنیوالے قافلے اپنے ساتھ بڑے بڑے گھنٹے رکھتے ہیں تاکہ ادھر اُدھر کا آوارہ اور رستہ بھولا ہوا آدمی اُنکی آواز سُنکر سمجھ جائے کہ یہ کوئی قافلہ جارہا ہے اور پھر اُسکی آواز پر اُنکے ساتھ ملجائے کیونکہ ایسے رستوں میں تنہا آدمی کا منزل پر پہنچنا ناممکن ہوجاتا ہے +

(مطلب) چونکہ جامِ شراب کا جرس بے زبان ہے اِسلئے بغیر کسی آواز کے عیش کا قافلہ گزر جاتا ہے یعنے عیش کا زمانہ بےخبری کے عالم میں کٹ جاتا ہے اور بعد کو افسوس آیا کرتا ہے کہ ہم نے فلاں فلاں امور سے غفلت کی اور بڑا نقصان اُٹھایا - زبان - دہان صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + جرس میں قافلہ کی اور جامِ شراب میں عیش کی رعایت ہے +

ابلقِ چشمِ سیہ مست کو تیرے دیکھا		ورنہ ابتک شُناتھا فرسِ جامِ شراب	

ابلقِ چشمِ سیہ مست مستی بھری کالی آنکھ کا ابلق - چشمِ سیہ مست اُس نگہ کو کہتے ہیں جو سیاہ

اور اُس سے مستانہ ادا پائی جائے - خمار وار کالی آنکھ + ابلق اُس گھوڑے کو کہتے ہیں جسمیں سیاہ اور سفید دونوں رنگ ملے جلے واقع ہوئے ہوں - چونکہ آنکھ میں بھی دونوں رنگ موجود ہیں اسلئے اُسکو ابلق کہا ہے اور گھوڑے سے مراد لی ہے + فرسِ جامِ شراب جامِ شراب کا گھوڑا +

(مطلب) ہم نے ابتک کسی شے کی نسبت یہ نہیں سُنا تھا کہ یہ جامِ شراب کا گھوڑا ہے لیکن اب تیری سیہ مست آنکھ وابلق دیکھ پایا گویا جامِ شراب کا گھوڑا بھی ہے + آنکھ کو مستی اور شکل جام ہونے کے سبب سے جامِ شراب سے تشبیہ دی ہے - اور ابلق رنگ ہونے کے سبب سے اسکو فرس قرار دیا ہے دوم آنکھ اور گھوڑے میں گردش اور تیز رفتاری اور چہل پل کی مناسبت بھی ہے +

بادۂ صاف میں آیا ہے کہاں سے تنکا	عکس مژگاں ترا میکش ہے خسِ جامِ شراب

بادۂ صاف - صاف شراب - وہ شراب جسمیں پھوک یا تلچھٹ کی آمیزش نہو + عکس مژگاں پلکوں کا عکس - میکش ہونا - شراب پینا + خسِ جامِ شراب - جامِ شراب - جامِ شراب کا تنکہ - پھوک +

(مطلب) اے معشوق اس صاف شراب میں تنکا کہاں سے آجاتا جسے تو خسِ جامِ شراب سمجھ رہا ہے یہ تو تیری پلکوں کا عکس شراب خوری کر رہا ہے + خس کو عکس مژگاں سے تشبیہ دی ہے + بادۂ صاف میں عکس کی رعایت ہے + بادہ - میکش - جام - شراب صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے +

دل سلگ جائے نہ جبتک اور بھڑک جائے نہ جاں	کم نہو قلیاں کشِ سوزِ محبت کی طلب

دل کا سلگنا - دل کا جل جانا - دل میں غم کا شعلہ بھڑک اُٹھنا - جان بھڑکنا - غم کے صدمہ سے جان بیکل ہوجانی + قلیان کشِ سوزِ محبت - وہ شخص جو عشق کی آگ میں حقہ کا دم بھرے + طلب - خواہش حقہ پینے والے شخصوں کو بار بار حقہ پینے کی عادت پڑجاتی ہے اور اگر اُنکو حقہ وقت پر نہیں ملتا تو اُنکی طبیعت بہت خراب ہونے لگتی ہے ایسی خواہش کو حقہ کی طلب کہتے ہیں +

(مطلب) عشق کی آگ میں حقہ کا دم بھرنیوالے شخص کی طلب اُسوقت تک نہیں مٹتی جب تک اُسکا دل نہیں سلگ اُٹھتا اور جان نہیں بھڑک اُٹھتی یعنے عاشق کو عشق کا شغل اُسوقت تک نہیں چھوڑتا ہے جب تک اُسکا دل اور جان سب کچھ عشق کی آگ میں جل بجھکر خاتمہ نہیں ہوتا سُلگ جانا بھڑکنا - کش - طلب قلیان یعنی حقہ کی رعایتیں ہیں کیونکہ جب سُلفے میں سے خوب دھواں نکلنے لگتا ہے تو اُسے سُلگنا کہتے ہیں اور جب سلفہ جلکر چلم میں سے آگ کی لو اُٹھکر کھڑی ہوتی ہے تو اُسے چلم کا بھڑک اُٹھنا بولتے ہیں + کش کے دوسرے معنی دم یعنے حقہ کے گھونٹ بھرنے کے ہیں سوز میں آگ کی رعایت نکلتی ہے + دل - جان - محبت سے مناسبت رکھتے ہیں +

کرے ہے شرع کا پاسِ نگہ حرامِ شراب	حرام ہے نہیں لیکن نگہ حرامِ شراب

شرع کا پاس نمک کرنا۔ شرع یعنے حکم خدا کا لحاظ رکھنا + حرام شراب ۔ ترکیب مقلوب ہے یعنے وہ شراب جو شرع میں حرام ہے + قاعدہ ہے کہ شراب میں نمک ملا دینے سے سرکہ بن جاتی ہے اور اُسمیں نشہ نہیں رہتا + مطلب شراب اگرچہ حرام چیز ہے لیکن وہ نمک حرام نہیں ہے کیونکہ شرع کے نمک کا پاس کرتی ہے یعنے جب اُسمیں نمک پڑ جاتا ہے تو پھر وہ شرع کے حکم کے موافق نشہ کو چھوڑ کر پاک بن جاتی ہے یہ نہیں کرتی کہ نمک کھا کر بھی حرام ہی بنی رہی پس گویا وہ نمک حرام نہیں ہے + پہلے مصرعہ میں نمک حرام تجنیس مرفو سے پیدا ہوتا ہے +

(ادیفات)

شوقِ حرم کوچۂ قاتل ہیں کفن کو	ہم جانتے ہیں جامۂ احرامِ محبت

شوقِ حرم کوچۂ قاتل۔ قاتل یعنی معشوق کی گلی کی حرمت کا اشتیاق + کفن وہ کپڑا جس میں مردے کو لپیٹ کر قبر میں رکھتے ہیں + جامۂ احرام محبت عشق کے احرام کا کپڑا + احرام احکام حج کے متعلق وہ رسم ہے کہ سر سے پاؤں تک ایک چادر لپیٹ کر خانۂ کعبہ کے گرد پھرتے ہیں ۔ جامۂ احرام وہی ایک چادر جو سر سے پاؤں تک احرام کے وقت لپٹی جاتی ہے +

(مطلب) معشوق کے کوچہ کی حرمت کے شوق میں ہم کفن کو یعنے مرنے کے سامان کو بھی خانۂ کعبہ کی چادر جیسا سمجھتے ہیں یعنی جس طرح جامۂ احرام کو شوق سے اختیار کرتے ہیں اسیطرح ہم وہاں مرنے کے سامان کو بھی بڑے شوق سے اختیار کرتے ہیں اور مرنے کا رنج نہیں کرتے + کفن میں جامہ کی رعایت ہے +

مجنوں نے دی لگا جو سرِ خار زار پشت	پشت آب ہجومِ خار سے ہے پشتِ خارپشت

سرِ خار زار کانٹوں دار میدان سے۔ کانٹوں بھرے جنگل سے + پشت لگا دینا ۔ کمر سے سہارا لینا کمر ٹکا دینا۔ لیٹنے سے مراد ہے + ہجوم خار۔ کانٹوں کی کثرت + خارپشت ۔ جنگلی چوہا ۔ یہ ایک قسم کا چوہا ہوتا ہے جسکی تمام کمر پر باریک باریک کانٹے ہوتے ہیں اور جب کوئی جانور اُسپر حملہ کرتا ہے تو وہ گیند کی طرح گول مول ہوکر ارنڈ کے پھل کی سی صورت ہو جاتا ہے +

(مطلب) مجنوں نے جب کانٹے بھرے جنگل میں اپنی کمر پر سہارا لیا تو کانٹوں کی کثرت سے اُسکی کمر جنگلی چوہے کی کمر کی مانند ہوگئی + مجنوں ۔ خار زار باہم مناسبت رکھتے ہیں + خارپشت کی پشت میں پشت کی رعایت بھی نکلتی ہے +

حوروں کے گرمو پنجۂ مژگاں سے پشتِ خار	کھجلائے وہ پری نہ کبھی زینہار پشت

پنجۂ مژگاں پلکوں کا ہاتھ ۔ پلکوں کو اُنگلیوں کی مشابہت سے پنجہ کہا ہے ۔ پشت خار ایک اوزار ہوتا ہے جسکی صورت پنجہ کی مانند ہوتی ہے ۔ بعض آدمی اور فقیر لوگ اُس سے اپنی کمر کھجلایا کرتے

ہیں + (مطلب) اگر حوروں کی پلکیں بھی پشت خار بن جائیں تب بھی وہ بڑی نزاکت کے مارے اُس سے اپنی کمر نہ کھجائے + حور اور پری باہم مناسبت حسن رکھتے ہیں۔ پنجہ میں پشت خار کی رعایت ہے + حوروں میں رو۔ پنجہ۔ مژگاں۔ پشت تلازمہ جسمی اور داخل صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے

ہوجائے ہے زیادہ گرانباری گناہ	پیری میں ہو خمیدہ نہ کیوں زیر بار پشت

گرانباری گناہ - گناہ کا بوجھ + پیری بڑھاپا + زیر پا خمیدہ ہونا - بوجھ کے دباؤ سے جھک جانا - بوجھ سے کبڑی ہوجانا + (مطلب) بڑھاپے میں گناہ کا بوجھ زیادہ ہوجاتا ہے - پھر کر اُس بوجھ سے ٹیڑھی یعنی کبڑی کیوں نہ ہوگی +

سینہ سپر جو منہ پہ ہیں تیغ نگاہ کے	دکھلاتے وہ کبھی نہیں آئینہ وار پشت

سینہ سپر وہ شخص جو سینہ کو ڈھال کی طرح سامنے رکھکر لڑے - دلیرانہ مقابلہ کرنیوالا شخص تیغ نگاہ کے منہ پر - معشوق کی نگاہ کے سامنے + آئینہ وار - آئینہ کی طرح - اِس جگہ اُس آئینہ سے مطلب ہے جو لڑائی میں حفاظتِ بدن کے لئے کام میں آتا ہے اور چار آئینہ کہلاتا ہے کیونکہ مقابلہ کے وقت وہ چار آئینہ جب بدن پر بندھا ہوا ہوتا ہے تو پشت اندر کی طرف اور رُخ اُوپر کی جانب ہوتا ہے + پشت دکھانا - پیٹھ دینا - مقابلہ سے بھاگ جانا +
(مطلب) جو عاشق معشوق کی نگاہ کی تلوار کے سامنے سینہ سپر رہتے ہیں وہ چار آئینہ کی طرح اپنی پیٹھ نہیں دکھاتے یعنے عشق سے بھاگتے نہیں + سینہ - منہ - نگاہ - پشت - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + سپر - تیغ صنعتِ تضاد ہے + آئینہ دار میں دار تیغ کی رعایت اور آئینہ دکھلانے کی رعایت خوب ہے +

رہتا سخن سے نام قیامت تلک ہے ذوقؔ	اولاد سے تو ہے یہی دو پشت چار پشت

قیامت تلک نام رہنا - عرصہ دراز تک نام مشہور رہنا + دو پشت چار پشت نام ہونا - دو یا چار نسلوں تک نام کی شہرت رہنی + (مطلب) اے ذوق تصنیفات کے ذریعہ سے انسان کا نام مدتوں تک یادگار رہتا چلا جاتا ہے اور اولاد سے صرف دو یا چار ہی نسلوں تک یادگار رہتا ہے اِس شعر میں بقاء نام کی غرض سے تصنیفات کو اولاد پر ترجیح دی ہے - پشت میں اولاد کی رعایت ہے

وہ مثل ہو نہ ناؤ یہ کس نے ڈبوئی خضر نے	لیگیا خط ذقن دل کو سوئے گرداب کھینچ

خضر نے ناؤ ڈبوئی - خضر نے ہمت ہار دی - محافظ چور بنگیا - یہ مثل برعکس موقع پر بولی جاتی ہے - کیونکہ حضرت خضر کو خدا کی طرف سے میدانوں اور جنگلوں کی خدمت سپرد ہے کہ بھولے بھٹکے کو راستہ بتادیں پس اگر وہ کسی ناؤ کو ڈبودیں تو معاملہ برعکس ہوگا + خطِ ذقن ٹھوڑی کا خط - وہ نکلتے ہوئے بال

(ردیف ت)

بال جو آغاز جوانی میں ٹھوڑی پر نمودار ہوتے ہیں اور جنکو بوجہ سبز جھلک کے سبزہ کہتے ہیں - اس جگہ اُسی سبزہ کو خضر سے تشبیہ دی ہے کیونکہ خضر کے معنے بھی سبز کے ہیں + سوے گرداب کھینچ لیجانا - کھینچکر بھنور میں ڈالدینا + ذقن کو گڑھے دار ہونے کے سبب گرداب سے تشبیہ دی ہے اور دل کو ناؤ کہاہے + (مطلب) خط ذقن نے دل کو اپنی محبت میں پھانس لیا گویا ناؤ کو بھنور کے اندر ڈالدیا اور یہ وہی مثل ہوئی کہ ناؤ خضر نے ڈبوئی + خضر - ناؤ - گرداب باہم مناسبت رکھتے ہیں +

ریشِ سفیدِ شیخ میں ہے ظلمتِ فریب		اِس مکرِ چاندنی پہ نکرنا گمانِ صبح	

ریشِ سفیدِ شیخ - شیخ کی سفید ڈاڑھی - شیخ بمعنی بزرگ - صوفی مزاج شخص + ظلمتِ فریب - دھوکے کی سیاہی - دغابازی کی تاریکی + مکرِ چاندنی - چاندنی وہ روشنی جس پر صبح ہونے کا دھوکا ہوجاتا ہے سردی کے موسم میں پچھلی رات کو اکثر روشنی ایسی ہلکی ہوجاتی ہے کہ دیکھنے والوں کو یہ گمان ہوجاتاہے کہ اب زیادہ رات نہیں رہی اور صبح ہونے ہی کو ہے مگر درحقیقت صبح نہیں ہوتی اور زیادہ رات ہوتی ہے پس ایسی چاندنی کو مکرِ چاندنی کہتے ہیں - اِس جگہ شیخ کی کرٹبرّی یعنی سفید اور سیاہ ملے جُلے بالوں والی ڈاڑھی کو مکرِ چاندنی سے تشبیہ دی ہے +

(مطلب) شیخ کی کرٹبرّی ڈاڑھی میں جو سیاہی ہے وہ اُس فریب کی سیاہی ہے جس سے لوگوں کو فریب دے دیکر اپنا معتقد بنالے - پس اِس مکرِ چاندنی کو صبح نہ سمجھنا یعنے اس نورانی صورت کو پاکباز نہ جاننا + ظلمت - چاندنی صنعتِ تضاد ہے + فریب - مکر مترادف ہیں +

قلابے آسمانؔ زمیں کے ملا نہ تو		اُس مہروش سے ملنے کی ناصح بتا صلاح	

زمین آسمان کے قلابے ملانا - ڈینگ مارنا - ناممکن باتوں کے دعوے کرنا - بے تکی ہانکنا + مہروش - آفتاب جیسا معشوق + مطلب اے نصیحت کرنے والے تو ان جھوٹے اور ناممکن دعووں کو چھوڑدے اور کوئی ایسی تدبیر بتا جس سے معشوق ملجائے + زمین آسمان صنعت تضاد ہے - مہروش میں مہر آسمان کی رعایت ہے +

ردیف خ

بدخصلتوں کو کرتا ہے بالانشیں فلک		اُونچی ہے آشیانۂ زاغ وزغن کی شاخ	۰

بدخصلت وہ شخص جس کا مزاج برا ہو کسی کا ہمدرد نہو - بالانشین کرنا بڑے مرتبہ پر پہنچانا + آشیانۂ زاغ وزغن کی شاخ - وہ ٹہنی جس پر کوّا یا چیل اپنا گھونسلا بنائے + (مطلب) آسمان کی عادت ہے کہ بدمزاج لوگوں کو بڑے مرتبے پر پہنچاتاہے چنانچہ کوّے اور چیل کا گھونسلہ اُونچی ہی ٹہنی پر ہوتا ہے - اِس شعر میں بدخصلت لوگوں کو چیل کوؤں سے تشبیہ دی ہے اور بالانشینی کی مطابقت زاغ وزغن کے گھونسلے سے دی ہے - کیونکہ یہ جانور ہمیشہ اُونچے اُونچے درختوں کی چوٹیوں پر گھونسلا بناتے ہیں

	رہتے ہیں کشمکش میں پس از مرگ پُر جفا	آخر کو زیرِ آرہ کٹی گرگدن کی شاخ	

کشمکش میں رہنا۔ تکلیف میں مبتلا رہنا۔ کھینچا تانی میں رہنا + پُر جفا وہ شخص جو ظلم کرنے کا عادی ہو ظالم۔ بے رحم + آرہ لکڑیوں یا اور سخت چیزوں کے چیرنے کا ایک اوزار ہوتا ہے گینڈے کا سینگ بھی اکثر اُسی سے کاٹتے ہیں + گرگدن کی شاخ۔ گینڈے کا سینگ۔ گینڈا ایک بہت قوی ہیکل اور عجیب صورت جانور کا چوپایہ ہوتا ہے قد میں بڑی بھینس کے برابر ہوتا ہے اُسکی پیشانی پر ایک یا دو سینگ گز گز بھر لمبے بڑے سخت اور مضبوط ہوتے ہیں اُنسے وہ اکثر جانوروں کو چیر ڈالتا ہے۔ ہاتھی کے پیٹ میں بھی مار گرا دیتا ہے + (مطلب) جو لوگ ظالم ہوتے ہیں وہ مرکے بھی مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں چنانچہ گینڈے کا سینگ مرنے کے بعد آرے سے کاٹا جاتا ہے + گویا اسے ظلم کی سزا دی جاتی ہے + کشمکش میں آرہ کی رعایت کیا لطف دکھا رہی ہے +

	کہتی تھی چوبِ تیشہ مری طرح ایک دن	سوکھیگی نخلِ آرزوے کوہکن کی شاخ	

چوبِ تیشہ۔ بسولے کی لکڑی۔ وہ لکڑی جو دستہ کی جگہ بسولے میں ڈالی جاتی ہے + نخلِ آرزوے کوہکن کوہکن کی اُمید کا درخت۔ کوہکن شیریں کے عاشق فرہاد کا لقب ہے + (مطلب) کوہکن کے بسولے کی لکڑی اُسے زبانِ حال سے سناتی تھی کہ لے کوہکن میری طرح کسی دن تیری آرزو کے درخت کی شاخ بھی سُوکھ جائیگی یعنی تیری خوشی کا بھی خاتمہ ہو جائیگا + چوب۔ نخل۔ شاخ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے تیشہ میں کوہکن کی رعایت ہے +

	بیمارِ چشمِ دلبرِ آہو نگاہ کو	شاخیں بھی گر لگائیں تو لیکہ ہرن کی شاخ	

بیمارِ چشمِ دلبرِ آہو نگاہ۔ ہرن جیسی آنکھ والے معشوق کی آنکھوں کا بیمار۔ وہ عاشق جو ایسے معشوق کی آنکھوں پر مرتا ہو کہ جو ہرن کی سی آنکھیں رکھتا ہو + شاخیں لگانا۔ خالی سینگیاں کھچوانا۔ جب بخار کے مریض کو بخار کی شدت ہوتی ہے اور گرمی کے ابخرے دماغ کی طرف جانے لگتے ہیں تو اُسکے ہاتھ پاؤں گدی وغیرہ کے مقامات پر خالی سینگیاں کھچوائی جاتی ہیں کہ بخار کا زور کم ہو جائے اور ابخرے دماغ کی طرف سے ہٹ کر ہاتھ پاؤں کی راہ سے نکل جائیں۔ یہ سینگیاں عموماً گائے بیلوں کے سینگوں کی ہوتی ہیں۔ ہرن کے شاخ ہرن کے سینگ +

(مطلب) آہو نگاہ معشوق کی آنکھ کے بیمار عاشق کو سینگیوں کے لگانے کی ضرورت ہو تو ہرن کی سینگیاں لگائیں کیونکہ وہ اُسکے مرضِ عشق کی حالت سے زیادہ مناسبت رکھتی ہیں + شاخیں لگانے میں بیمار کی رعایت ہے۔ ہرن کی شاخ میں آہو نگاہ کی رعایت ہے کیونکہ آہو اور ہرن مترادف ہیں چشم کی رعایت سے آہو نگاہ خوب آیا ہے +

شاخِ نبات کو نئے قلیان نے مُنہ لگائے
ایسی مصاحبت سے لگی اس دہن کی شاخ

شاخِ نبات - مصری کی ڈلی یعنی گنا + نئے قلیان حقہ کی نے جسکو مُنہ سے لگا کر دم لیتے ہیں اور اسمیں سے دھواں نکلتا ہے - مُنہ لگانا - توجہ کرنا - پسند کرنا + مصاحبت ہمنشینی - ساتھ رہنا + شاخ لگنا کوئی بات پیدا ہونا - کوئی وجہ نکل آنی +

(مطلب) ہر وقت معشوق کے مُنہ سے لگے رہنے کی وجہ حقہ کے واسطے ایسی پیدا ہوگئی ہے کہ اب اُسکی لئے گنّے کو بھی خاطر میں نہ لائیگی + اس شعر میں دہن معشوق کی لذت اور شیرینی کو گنّے پر ترجیح دہی ہے + مُنہ لگانے میں قلیان کی رعایت ہے + نبات میں بات دہن کی رعایت سے خوب نکلتی ہے + شاخ کو نَے سے مناسبت ہے - چونکہ یہ شعر شاخ سے شروع ہوکر شاخ ہی پر ختم ہے اسلئے یہ صنعت رد العجز علے الصدر کہلاتی ہے - کیونکہ صدر شعر کے شروع حصہ اور عجز آخری حصہ کا نام ہے

کردے جو تو نہال تو لائے ابھی نکال
پروین کا خوشہ گاوِ سپہرِ کہن کی شاخ

نہال کر دینا - مہربانی سے خوش کر دینا + پروین کا خوشہ - ثریّا ستاروں کا گچھا - عقدِ ثریا عقدِ پروین یہ سات چھوٹے چھوٹے ستارے ہیں جو بہت قریب قریب واقع ہوکر گچھا سا معلوم ہوتے ہیں بعض آدمی اسکو سات سہیلیوں کا جھومر بھی کہتے ہیں اس شعر میں انکو خوشہ یعنے میوے یا کسی پھل کا گچھا قرار دیا ہے + گاوِ سپہرِ کہن کی شاخ - پُرانے آسمان کی بیل کا سینگ + آسمان کو پُرانا بوجہ دیرینہ سال ہونے کے کہا ہے - بیل برج ثور کو کہا ہے کیونکہ ثور کے معنی بیل کے ہیں اور برج ثور ایک برجِ آسمانی بیل کی ہم شکل ہے + شاخ گاؤ کو شاخ درخت سے تشبیہ دی ہے +

مطلب اے محبوب یا اے خدا اگر تو آسمانی بیل کو اپنی مہربانیوں سے نہال کردے تو ابھی اُسکی شاخ پر پروین کا خوشہ نکل آئے + نہال بمعنی درخت - شاخ بمعنی شاخ - خوشہ - بمعنی پھل صنعت مراعاۃ النظیر ہے - پروین - گاؤ - سپہر صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + اس شعر میں نہال - شاخ - خوشہ دو دو مفہوم رکھنے کے سبب سے داخل صنعت ایہام تناسب ہیں +

کوئی گھڑی اگر وہ ملایم ہوئے تو کیا
کہہ بیٹھینگے پھر ایک کڑی دو گھڑی کے بعد

ملایم ہونا - خندہ پیشانی ہونا - خفگی اور ناراضی کو کم کر دینا + کڑی کہہ بیٹھنا - کوئی سخت سست بات کہدینا - گالی دے بیٹھنا + (مطلب) اگر وہ معشوق تھوڑی سی دیر کے واسطے ذرا مہربان معلوم ہوتا ہے تو کوئی خوشی یا اعتبار کی بات نہیں اسکا مزاج تو ایسا متلوّن اور خراب ہے کہ دو ہی گھڑی کے بعد پھر کوئی گالی دے بیٹھیگا + ملایم - کڑی صنعتِ تضاد ہے + ایک دو صنعتِ سیاق الاعداد ہے - پھر کا لفظ تجنیس محرف سے گھڑی کی رعایت بھی ظاہر کرتا ہے +

کہتا رہا کچھ اُنسے عدو دو گھڑی تلک
غمّاز نے پھر اور جڑی دو گھڑی کے بعد

غمّاز ۔ چغلخور + اور جڑنا ۔ دوسری چغلی کھانا ۔ دوسرا الزام لگانا ۔ دوسری بُرائی دل میں ڈالدینا + (مطلب) رقیب معشوق سے دو گھڑی تک تو کچھ باتیں کرتا رہا پھر دو گھڑی کے بعد میری طرف سے کوئی اور چغلی کھادی + دو کی رعایت سے عدو میں بھی دو خوب نکلتا ہے اور تلک میں لک بمعنی لاکھ گھڑی کی رعایت سے پہر کا لفظ بھی اچھا ہے جو تجنیس محرّف سے پہر پڑھا جاتا ہے + (ردیف ذ)

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری شیخی اُنکی جھڑی دو گھڑی کے بعد

شیخی بگھارنا ۔ شیخی مارنا ۔ اپنی بڑائی کرنا ۔ اپنے منہ اپنی تعریف کرنا + شیخی جھڑجانا عزت کرکری ہوجانا بے عزتی ہونی + (مطلب) شیخ جی دو گھڑی سے اپنی تعریفیں کررہے تھے لیکن دوہی گھڑی کے بعد بھید کھل جانے سے اُنکو بیعزت اور شرمندہ ہونا پڑا +

لکھیں اُس چشم کے وحشی کے لئے گر تعویذ
اہل تکسیر کریں پوست ہرن کا کاغذ

چشم کا وحشی ۔ معشوق کی آنکھ کا عاشق + اہل تکسیر وہ شخص جو علم رمل کے قاعدوں سے شکلوں کو اُلٹ پلٹ کرکے زایچے اور نقش بناتے ہیں + پوست ہرن کا کاغذ وہ کاغذ جو ہرن کی جھلی کو صاف کرکے بنایا جاتا ہے ۔ اکثر عامل بعض امور کے واسطے ہرن کی جھلی پر بھی تعویذ لکھتے ہیں + (مطلب) اگر معشوق کی چشم کے عاشق کے واسطے تعویذ لکھنے کی حاجت ہو تو اہل تکسیر کو لازم ہے کہ ہرن کی جھلی کا کاغذ لیں + ہرن میں وحشی کی رعایت رکھی گئی ہے ۔ کاغذ پوست ہرن کو تعویذ سے مناسبت ہے + اِس شعر میں اہل تکسیر کی جگہ اہل تسخیر کا نسخہ بھی عمدہ طور سے ہوسکتا ہے کیونکہ تسخیر بمعنی گھیرنا اور پرچانا وحشی ہرن کے مناسب حال ہے +

سینہ صافوں کو زمانہ کے ہے ہاتھوں سے شکست
ہے صفائی سے سزاوار شکن کا کاغذ

سینہ صاف ۔ وہ شخص جسکے دل میں کدورت نہو جو کسی کا بُرا نہ چاہے + زمانہ کے ہاتھوں سے شکست ہونا زمانہ کی طرف سے مصیبت سہنا ۔ تقدیر سے خراب ہونا + شکن کا سزاوار ۔ شکن کا مستحق ۔ شکستگی کے نشان کا حقدار + (مطلب) زمانہ کی عادت ہے کہ وہ اُن لوگوں کو عاجز اور خراب کرتا ہے جو کسیکا بُرا نہیں چاہتے اور جنکے سینے صاف ہوتے ہیں کاغذ میں جو شکن دی جاتی ہے اسکا سبب بھی یہی ہے کہ وہ صاف ہوتا ہے گویا زمانہ اُسکو بھی سینہ صاف سمجھکر شکستہ کرنے سے نہیں چھوڑتا + سینہ کی رعایت سے ہاتھ صاف کی رعایت سے صفائی شکست کی رعایت سے شکن واقع ہوئے ہیں سینہ صاف کو کاغذ سے تشبیہ دی ہے ۔ سزاوار کا لفظ بھی سزا اور وار کے خیال سے خوب آیا ہے +

ورقِ چرخ ہو گو نسخۂ آشوب نہو
سُرمۂ چشم مہ سیم بدن کا کاغذ

ورقِ چرخ۔ آسمان کا کاغذ۔ آسمان کو ورق قرار دیا ہے + نسخۂ آشوب پریشانی پیدا کرنیوالا نسخہ یعنے عشق + سرمۂ چشمِ مہِ سیم بدن کا کاغذ۔ وہ کاغذ جسمیں معشوق کے لگانے کا سرمہ رہتا ہو چاندی جیسے بدن والے چاند یعنے معشوق کی آنکھ کے سرمہ کا کاغذ +

(مطلب) مہِ سیم بدن کی سرمۂ چشم کا کاغذ اگر ورقِ چرخ بھی ہو تو کچھ زیادہ خرابی نہیں پیدا کرسکتا لیکن نسخۂ آشوب یعنے عشق نہو کیونکہ عشق آسمان سے بھی زیادہ فتنہ پرداز اور ظالم ہے چرخ کو ورق ٹھیراکر اور عشق کو نسخۂ آشوب قرار دیکر کاغذ سرمہ سے تشبیہ دی ہے + ورق۔ نسخہ۔ کاغذ مترادف ہیں + آشوب۔ سرمہ۔ چشم۔ باہم مناسبت رکھتے ہیں + مہ بمعنی چاند کی رعایت سے سرمہ کا مہ بھی خوب چمک اٹھا ہے + چرخ میں رخ۔ سرمہ میں سر چشم اور بدن کی رعایت سے اچھے نکلے ہیں +

مہر وہ کرتا ہے نامہ پہ مجھے آتی ہے رشک		ہاے یوں چوسے لعاب اُسکے دہن کا کاغذ

لعاب۔ تھوک کی تری۔ منہ کی رطوبت۔ قاعدہ ہے کہ مہر گیلے کاغذ پر اچھی طرح اُٹھتی ہے اسلیئے مہر لگاتے وقت کاغذ کو زبان سے گیلا کرلیتے ہیں + (مطلب) معشوق جب خط پر مہر لگاتا ہے تو مجھے اسبات کا رشک ہوتا ہے کہ اس کاغذ کی قسمت مجھ سے اچھی ہے کہ معشوق کے دہن کا لعاب چوس رہا ہے اور مجھے نصیب نہیں۔ لعابِ دہن مہر سے اور کاغذ نامہ سے مناسبت رکھتے ہیں

نگہ نہیں حرفِ دلنشیں تھا دہن کی تنگی سے تنگ ہوکر
نکلکر آیا جو راہ آنکھوں کی دلمیں بیٹھا خدنگ ہوکر

حرفِ دلنشیں۔ وہ بات جو دل میں بیٹھ جائے۔ وہ بات جو دل پر اثر کرجائے + خدنگ ہوکر تیر بنکر (مطلب) معشوق کی نظر نظر نہ تھی بلکہ وہ دل میں گھر کرنیوالی بات تھی اور چونکہ معشوق کا دہن ننھا سا تھا اسلیئے وہ دہن کی تنگی سے مجبور ہوکر منہ کے راستے سے نہ نکل سکی اور آنکھوں کے راستے سے باہر آئی اور پھر میرے دل میں تیر کی طرح بیٹھ گئی یعنے اپنا اثر کرگئی + دل کی رعایت سے نگہ۔ حرفِ دلنشین۔ خدنگ میں تشبیہی مناسبتیں ہیں۔ دہن۔ آنکھ۔ دل تلازمۂ جسمی کے متعلق صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے +

پھر آیا لو وہ نگارِ خونی ادھر کو سرگرمِ جنگ ہوکر
کہ جسکے ہاتھوں سے اُڑ گئے سر ہزاروں مہندی کا رنگ ہوکر

نگارِ خونی۔ خون کا نقش و نگار بنانیوالا یعنے معشوق + سرگرمِ جنگ ہونا۔ لڑائی پر آمادہ اور مستعد ہونا + سر اُڑجانا۔ سر کٹ جانا۔ قتل ہونا + (مطلب) وہ معشوق اب پھر اس طرف کو لڑنے کے لیئے

آرہا ہے جسکے ہاتھ سے عاشقوں کے ہزاروں سر اس طرح اُڑ گئے جس طرح مہندی کا رنگ اُڑ جاتا ہے یعنے اُس نے اپنے ہاتھ سے ہزاروں عاشقوں کو قتل کر ڈالا ہے + مہندی میں نگار کی۔ سر اڑانے میں خونی اور جنگ کی رعایت ہے + "ہاتھوں سے اُڑ گئے" سر اور رنگ دونوں کے حسب حال ہے کیونکہ مہندی کا رنگ بھی ہاتھوں پر سے اُڑ جاتا ہے۔ اور مہندی کی سرخی میں سر کے خون کی بھی مناسبت ہے۔ سر کی رعایت سے سرگرم میں بھی سر کا لفظ خوب نکلتا ہے + تو دوسرے معنی شعلہ کے خیال سے گرم کے ساتھ صنعتِ ایہام تناسب رکھتا ہے +

	غزال رم دیدہ بنگیا ہے جو خواب آنکھوں میں تو بجا ہے کہ پھاڑ کھانے کو دوڑتا ہے پلنگ تجھ بن پلنگ ہو کر	

غزال رم دیدہ۔ ڈرا ہوا ہرن۔ وہ ہرن جو کسی شے سے بدک گیا ہو + پھاڑ کھانے کو دوڑنا۔ خوفناک معلوم ہونا۔ بہت ہی ناگوار گزرنا۔ وحشت ناک معلوم ہونا + پلنگ۔ چارپائی۔ وہ شے جسپر لیٹ کر سوتے ہیں + دوسری جگہ پلنگ کے معنے شیر کے ہیں +

(مطلب) میری آنکھوں میں نیند نہیں آتی اور ڈرے ہوئے ہرن کی طرح اِدھر اُدھر بھاگتی پھرتی ہے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں بلکہ بہت ٹھیک ہے کیونکہ اے معشوق تیرے بغیر یہ پلنگ جسپر لیٹ کر سوتے ہیں ایسا وحشت ناک معلوم ہوتا ہے گویا ایک شیر ہے کہ وہ پھاڑ کھانے کے واسطے حملہ کرتا ہے پس اس وحشت میں نیند کہاں آئے + پلنگ۔ پلنگ میں تجنیس تام ہے کیونکہ لفظ ایک اور معنی جدا ہیں۔ غزال پلنگ صنعتِ تضاد ہے + آنکھوں کی رعایت سے رم دیدہ میں دیدہ بھی خوب آنکھیں دکھا رہا ہے + پھاڑ کھانے کا محاورہ پلنگ یعنی شیر کی رعایت سے آیا ہے اور بنگیا میں بن شیر کا ٹھکانا بھی اچھا نکل آیا ہے + خواب کو غزال سے تشبیہ دی ہے اور پلنگ کو پلنگ یعنی شیر ٹھہرایا ہے +

	سرمہ آلودہ تری چشم پر افسوں دیکھکر	اُڑ گئے اِک آنمیں جادو بابل کے دھوئیں	

جادو کے بابل۔ بابل کا جادو + چاہ بابل۔ علاقہ بابل میں ایک کنواں ہے جسمیں دو فرشتے ہاروت اور ماروت مقید اور اُلٹے لٹکتے ہیں۔ اِنکا قصہ یہ ہے کہ وہ دونوں فرشتے مدعی ہوئے تھے کہ انسان کو ہم پر کیوں ترجیح دیگئی ہے اسکے جواب میں یہ صورت پیش آئی کہ زہرہ جو ایک نہایت خوبصورت عورت تھی اُس کا اور اُسکے خاوند کا کچھ تنازع ہوا خدا نے اِن دونوں فرشتوں کو دنیا میں بھیجا کہ بصورتِ انسان ہو کر تم اُنکا فیصلہ کر دو۔ دونوں فرشتوں کی نیت اُسکے حسن و جمال کو دیکھکر گرفتہ ہو گئی اور فیصلہ کی بجائے زہرہ سے سازش کی اِس جرم میں آخر کار فرشتوں کو شرمندہ ہونا پڑا +

اور عذاب آخرت کے عوض عذاب دنیا اختیار کیا اور بابل کے کنویں میں قید ہوئے اور حالت قید میں یہ شیوہ اختیار کیا کہ جو شخص اس کویں پر جاتا ہے وہ فرشتے اس شخص کو جادو کا علم تعلیم کر دیتے ہیں دہویں اُڑ گئے۔ نیست و نابود ہو گیا۔ دُہویں کی طرح اڑ گیا یعنی جاتا رہا + سرمہ آلودہ۔ سرمہ لگی ہوئی پُر افسوں جادو بھری + (مطلب) اے معشوق تیری سرمہ والی اور جادو بھری آنکھ کو دیکھکر جادوے بابل کے دُھویں اُڑ گئے یعنی اُسکی کچھ حقیقت نہ رہی + سرمہ۔ افسوں کو چشم سے مناسبت ہے۔ دھویں اُڑنے کا محاورہ سرمہ کی رعایت ہے + افسوں۔ جادو مترادف ہیں + اُڑنے کی رعایت سے پُر افسوں میں پر بھی خوب لگے ہوئے ہیں + صنعتِ سیاق الاعداد کی نظر سے اِک۔ جادو میں دو آلودہ میں دہ موجود ہیں +

سچ کہا ہے آگے کالے کے نہیں جلتا چراغ +
چھپ گیا مہ رخ پہ تیرے زلفِ شبگوں دیکھ کر +

کالے کے آگے چراغ نہیں جلتا۔ یہ ایک مشہور بات ہے کہ جس جگہ کالا سانپ ہوتا ہے وہاں چراغ کی روشنی مدہم پڑ جاتی ہے یعنے چراغ ٹمٹمانے لگتا ہے اور روشنی گھٹ جاتی ہے۔ بد کے سامنے نیک کو فروغ نہیں ہوتا + زلفِ شبگوں۔ رات کے رنگ جیسی زلف +
(مطلب) معشوق کے چہرہ پر کالی کالی زلفیں دیکھکر چاند چھپ گیا۔ اس بات سے معلوم ہوا کہ لوگوں کا یہ قول سچا ہے کہ کالے کے آگے چراغ نہیں جلتا + اس شعر میں زلف کو کالے سانپ سے اور چاند کو چراغ سے تشبیہ دی ہے اور چاند چہرہ سے مراد ہے جو زلفوں کے چھوٹنے سے چھپ جاتا ہے + خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ زلفوں سے چہرہ چھپ گیا گویا کالے کے آگے چراغ ماند ہو گیا + مہ اور چراغ کی رعایت سے شبگوں میں شب پیدا ہے۔ کالے۔ چراغ میں مناسبت ہے + زلف۔ رخ میں مناسبت ہے +

قتل کو کس کے چڑھائی تیغ تو نے سان پر +
اُترے ہے آنکھوں میں زخموں کے مرے خوں دیکھکر

سان پر چڑھانا۔ تیز کرنا۔ کُرنڈ کے چکر پر رگڑ کر آبدار کرنا + آنکھوں میں خون اُترنا غصہ سے آنکھیں لال ہو جانا۔ غضبناک ہونا + (مطلب) اے معشوق تو نے کس شخص کے قتل کرنے کے واسطے اپنی تلوار کو تیز کیا ہے کہ اُسے دیکھکر میری آنکھوں کے زخموں میں رشک اور غصہ سے خون اُترتا ہے + مدعا یہ ہے کہ تو نے رقیب کے قتل کے واسطے جو تلوار کو تیز کیا ہے تو حسد اور رشک کے سبب سے مجھے اپنی قسمت پر غصہ آرہا ہے + قتل۔ تیغ۔ سان۔ زخم۔ خون صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے +

خون اُترنے کا محاورہ زخم کے لئے خوب مناسب ہے - چڑھائی - اُترے میں صنعت تضاد ہے +

الٰہی خیر ہو مانند شعلۂ سرکش		پھر آیا باؤ کے گھوڑے پہ وہ ادھر چڑھکر	

الٰہی خیر ہو - دعائیہ کلمہ ہے - مانند شعلۂ سرکش - اُونچے اُٹھنے والے شعلہ کی طرح + باؤ کے گھوڑے پر چڑھنا - ہوا میں بھرا ہوا ہونا - مغرور ہونا +
(مطلب)
لے اللہ تو خیریت سے رکھ - وہ معشوق پھر شعلۂ سرکش کی طرح غرور میں بھرا ہوا میری طرف آرہا ہے پھر کا لفظ اسبات کا اشارہ کر رہا ہے کہ ایک دفعہ تو اُس نے آکر عشق کی آگ سے سوختہ کر ہی دیا ہے اب جو پھر آرہا ہے تو اور زیادہ خراب کریگا + گھوڑے کی تیز روی اور شرارت کی صفتوں کے لحاظ سے شعلہ اور شعلۂ سرکش سے تشبیہ دیتے ہیں اور اس جگہ باؤ کی رعایت سے عمدہ مناسبت ہوگئی ہے

کہیں فلک پہ نہ چڑھ جائے چاند جھومر کا		کہ دور آپکو کھینچے ہے تیرے سر چڑھکر	

جھومر کا چاند - جھومر ایک زیور کا نام ہے جسے عورتیں ماتھے پر لٹکاتی ہیں اُسمیں بہت سی لڑیاں ہوتی ہیں اور اُنکے سروں میں چاند سورج مچھلی وغیرہ کی شبیہیں نصب ہوتی ہیں + آپ کو دور کھینچنا اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھنا - غرور کے ساتھ اپنے آپ کو بہت بڑا اور سب سے اچھا سمجھنا + سر چڑھنا کسی سے نڈر ہوجانا - کسی سے بیباک اور بے ادب بن جانا +
(مطلب) معشوق تیرے جھومر کا چاند تیرے سر چڑھکر اپنے آپ کو بہت ہی بڑا سمجھنے لگا ہے اور عجب نہیں جو آسمان پر جا چڑھے یعنے اپنے آپ کو سب سے بالاتر سمجھنے لگے + سر چڑھنے کا محاورہ چاند کی رعایت سے اور سر چڑھنے کا محاورہ جھومر کی مناسبت سے دوچند لطف دے رہے ہیں +

جان ہوا یوں ہوئی اُس خاک کا بوسہ لیکر		جیسے اُڑ جائے دہن میں کوئی گٹکا لیکر	

جان کا ہوا ہوجانا - دم نکلجانا - مرجانا + گٹکا - گولی - مُہرہ + قصہ خوانوں نے ایک مُہرہ کی نسبت فرضی خیال پیدا کر رکھا ہے کہ اسکو مُنہ میں رکھ لینے سے آدمی غائب ہوکر اُڑنے لگتا ہے +
(مطلب) معشوق کے دروازہ کی خاک کا بوسہ لیکر فرطِ خوشی سے جان اِس طرح نکل گئی جس طرح کوئی عیار آدمی مُنہ میں گٹکا دبا کر اُڑجاتا ہے +

کھینچتی روزِ قیامت سے بھی ہے آپکو دور		تیری زلفوں کی بلائیں شبِ یلدا لیکر	

آپ کو دور کھینچنا - اپنے آپکو بہت ہی اچھا سمجھنا + روزِ قیامت - حشر کا دن + شبِ یلدا - اندھیری رات
(مطلب) لے معشوق شبِ یلدا تیری زلفوں کی بلائیں لیکر اپنے آپکو قیامت کے دن سے بھی زیادہ مصیبت خیز سمجھنے لگی ہے + زلفوں کی سیاہی کو بلائیں کہا ہے اور چونکہ اندھیری رات بھی تاریک اور سیاہ ہوتی ہے اسلئے اسکو زلفوں کی بلائیں لینے والی کہا ہے گویا اُسنے زلفوں ہی کی سیاہی حاصل کی ہے اور عاشقوں کے لئے ایسا سخت مصیبت کا روز قیامت سے زیادہ بھاری ہے +

اس شعر میں بلائیں لینے کا ظاہری ثبوت تو وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا اور اشارۃً اُس طریق سے مدعا ہے جو عورتوں میں مروج ہے اور اظہار محبت کی اور بچھڑے ہوؤں کے ملنے کی علامت ہے اور جسکی کیفیت بیشتر کسی شعر میں درج ہو چکی ہے ۔ روز اور شب صنعت تضاد ہے ۔ بلائیں زلفوں کی رعایت ہے

رہگیا اپنا سا منہ لیکر وہ اے آئینہ رو	تیری تصویر کو یوسف نے جو دیکھا لیکر

اپنا سا منہ لیکر رہجانا ۔ شرمندہ ہوجانا ۔ آئینہ رو ۔ وہ شخص جسکا چہرہ آئینہ جیسا صاف ہو ۔ مراد معشوق یوسف ایک نہایت ہی حسین اور خوبصورت نبی اللہ شخص ہوئے ہیں +

(مطلب) اے معشوق تیری تصویر کو یوسف نے دیکھا تو وہ بھی تیری خوبصورتی کے آگے اپنی خوبصورتی کو حقیر سمجھنے لگے اور شرمندہ ہوگئے ۔ آئینہ رو میں آئینہ تصویر کی رعایت ہے اور رو منہ کا مترادف ہے

کل گئے تھے تم جسے بیمارِ ہجراں چھوڑ کر	چل بسا وہ آج سب ہستی کا ساماں چھوڑ کر

چل بسنا ۔ مرجانا (مطلب) اے معشوق تو جس شخص کو کل جدائی کے غم میں بیمار ڈالکر چلا گیا تھا وہ شخص آج اپنی زندگی کا تمام سامان چھوڑ کر مرگیا کل آج صنعت تضاد ہے +

صید دل کو کیونکہ چھوڑے جبکہ دکھلاوے ہے تو	مچھلیاں دستِ حنائی میں مری جاں چھوڑ کر

صید دل ۔ دل کو صید یعنی شکار فرض کیا ہے ۔ دست حنائی میں مچھلیاں چھوڑنا ۔ منہدی کے ہاتھ کے وہ خط اور لکیریں جو سفید یا ہلکے رنگ کی رہجاتی ہیں مچھلیاں کھلاتی ہیں +

(مطلب) اے معشوق جبکہ ہمیں اپنے رنگین ہاتھ میں مچھلیاں چھوڑ کر دکھار ہا ہے تو ہمارے دل کو کیا خاک چھوڑیگا یعنی نہیں چھوڑیگا ۔ اس شعر میں مچھلیاں چھوڑنے کا مفہوم دو طرح ہے ایک تو یہ کہ تو اپنے ہاتھ پر جاندار مچھلیاں چھوڑ کر ہمیں دکھار ہا ہے ۔ دوسرا یہ کہ تو اپنی ہاتھ میں منہدی کے رنگ کی مچھلیاں بنی ہوئی دکھار ہا ہے ۔ صید دل کا نچھوڑنے کا مفہوم بھی دو طرح ہے اول یہ کہ تیری اس ادا پر دل خود بخود مبتلا ہوجائیگا ۔ دوم یہ کہ اس دکھانے سے تیرا منشا ہی یہ ہے کہ دل کو اپنی اداؤں کا عاشق بنائے ۔ صید اور جان میں مچھلیوں کی رعایت ہے +

سرخی پان دیکھ لے زاہد جو دنداں پر ترے	اٹھ کھڑا ہو ہاتھ سے تسبیح مرجاں چھوڑ کر

سرخی پان ۔ پان کی سرخ رنگت ۔ پان ایک قسم کا پتّا ہوتا ہے جسے ہندوستانی آدمی کتھے چونے اور چھالیا کے ساتھ کھاتے ہیں وہ منہ کے ذائقہ کو صاف کرتا ہے ہاضم ہے ۔ لب سرخ ہوجاتے ہیں جب تک کلی نہیں کیجاتی تب تک دانتوں پر بھی سرخی پائی جاتی ہے ۔ تسبیح مرجاں ۔ مونگے کے دانوں کی تسبیح ۔ مونگا ایک قسم کی سرخ دریائی چیز ہے ۔ (مطلب) اے معشوق پان کھانے سے تیرے دانتوں پر جو سرخی آجاتی ہے وہ ایسی اچھی معلوم ہوتی ہے کہ اگر زاہد اور پاکباز آدمی بھی

دیکھ لے۔ تو وہ مونگے کی تسبیح کو چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہو یعنی خدا کی عبادت اور یاد کو بھول جائے اور تجھ پر عاشق ہو جائے۔ دندان کو بسبب سرخی پان تسبیح مرجان سے تشبیہ دی ہے اور پھر اس کے چھوڑ دینے سے دندان اور اسکی سرخی کو ترجیح دی ہے۔ تسبیح کو زاہد سے مناسبت ہے +

ساغر دل بیچتا آیا ہوں کھو مت ہاتھ سے	چوکتا ہے کیوں یہ جنس دست گرداں دیکھکر

ساغر دل۔ دل کا پیالہ۔ دل کو پیالہ فرض کیا ہے۔ ہاتھ سے کھونا۔ نہ لینا۔ آئی ہوئی چیز کو جانے دینا چوکنا۔ دہوکہ کھانا۔ جنس دست گرداں۔ وہ مال جو ہتھیلی بکتا ہو۔ وہ چیز جسے کوئی شخص اپنی ضرورت کے لئے سستی قیمت پر بیچتا ہو (مطلب) اے معشوق میں اپنا دل دیتا ہوں تو اسے چھوڑ نہیں لیلے کیونکہ یہ شے دست گرداں ہے اگر تو اسوقت نہ لیگا تو دہوکہ کھائیگا۔ دست گرداں میں دست ہاتھ کا مترادف اور ساغر کی رعایت ہے +

ہو گیا طفلی ہی سے دلمیں ترازو تیر عشق	بھاگے ہیں مکتب سے ہم اوراق میزان چھوڑ کر

تیر کا ترازو ہونا۔ جب تیر کسی جگہ پر لگ کر ادہا دوسری طرف نکل جاتا ہے تو اسے ترازو ہونا کہتے ہیں مراد کاری لگنا۔ اوراق میزان۔ کتاب میزان الصرف کے ورق۔ عربی قواعد کی ایک کتاب ہے اسکا نام میزان الصرف ہے (مطلب) ہمارے دل پر بچپن ہی میں عشق کا تیر کاری لگ گیا تھا۔ ہم میزان الصرف کتاب کو چھوڑ کر مکتب سے نکل بھاگے ہیں۔ یعنی جس عمر میں تم مکتب کے اندر میزان الصرف پڑھا کرتے تھے اسی وقت سے ہمیں عشق کا عارضہ پیدا ہوا اور لکھنا پڑھنا چھوڑ کر مدرسے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ترازو ہونا میں میزان کی رعایت ہے۔ مکتب اوراق میزان صنعت مراعاۃ النظیر ہے

وصل میں گر ہووے مجکو رویت ماہ رجب	روئے جاناں ہی کو دیکھوں میں قرآن چھوڑ کر

رویت ماہ رجب ہونا۔ رجب مہینے کی چاند کا نظر آنا۔ رجب عربی کا ساتواں مہینہ ہے اور اسکے چاند کو دیکھکر قرآن شریف کو دیکھنا نہایت مبارک سمجھا جاتا ہے (مطلب) عاشق کہتا ہے کہ اگر ایسے وقت جبکہ معشوق میرے ساتھ ہو مجھے رجب مہینے کا چاند دکھائی دے تو میں قرآن شریف کی عوض معشوق ہی کے چہرہ کو دیکھونگا۔ گویا وہ قرآن شریف ہی جیسا مبارک ہے۔ رو کی رعایت سے رویت میں رو خوب نکلتا ہے ماہ۔ قرآن رو باہم مناسبت رکھتے ہیں +

ساقی بط شراب ہے تجھ بن پڑی ہوئی	خم سے الگ ایاغ سے دور اور شکستہ پر

بط شراب۔ شراب کا شیشہ۔ خم۔ شراب کا مٹکا۔ ایاغ۔ شراب کا پیالہ۔ شکستہ پر۔ بیکار +
مطلب۔ اے ساقی تیرے بغیر شراب کا کنٹر مٹکے سے علیحدہ اور پیالہ سے جدا اور بیکار پڑا ہوا ہے یعنی تو ہوتا تو شراب جو ہی کرتا۔ ساقی۔ بط شراب۔ خم۔ ایاغ صنعت مراعاۃ النظیر ہے۔ شکستہ پر میں

بط کی رعایت ہے کیونکہ بط ایک آبی پرند کا نام بھی ہے اس رعایت سے یہ لفظ صنعت ایہام بھی دکھاتا ہے

تونے گل کو سر پہ رکھا جب چمن میں توڑ کر	میں بھی حاضر ہوں کہا غنچہ نے یہ منہ پھوڑ کر

منہ پھوڑ کر کہنا - بے حیائی سے کہنا - بے شرمی سے درخواست کرنا - بے پوچھے بیان کرنا +

(مطلب) اے معشوق تونے جو اپنے سر پہ پھول کو رکھا تو غنچہ کو رشک آیا اور اسنے بیتاب ہوکر درخواست کی کہ میں بھی موجود ہوں یعنی مجھے بھی توڑ کر اپنے سر پر رکھ لے - اس شعر میں منہ پھوڑنے کا محاورہ غنچہ کے لئے خوب آیا ہے - کیونکہ غنچہ سنہ بند کلی کو کہتے ہیں اور جب کھلکر پھول بنتا ہے تو گویا منہ کھلتا ہے - گل - چمن - غنچہ صنعت مراعاۃ النظیر ہے - سر - منہ میں باہم مناسبت ہے +

تیری دندان مسی زیب کی دیکھی جو بہار	اوس سی پڑ گئی گلشن میں گل سوسن پر

دندان مسی زیب - وہ دانت جو مسی کے ملنے سے زیادہ رونق دار اور خوشنما معلوم ہوتے ہوں - اوس سی پڑجانا - اُداسی چھا جانا - بے رونق ہو جانا - گل سوسن - ایک قسم کا نیلا پھول ہوتا ہے جس سے مسی ملی ہوئی منہ کو تشبیہ دیتے ہیں ؎ کیا ہی دہوکہ مجھے مسی کی اُداہٹ نے دیا + دہن یار کو میں غنچۂ سوسن سمجھا - (مطلب) باغ میں سوسن کے پھول نے جو تیرے مسی ملے ہوئے دانتوں کی خوبصورتی کو دیکھا تو اُسپر اُداسی سی چھا گئی - یعنی وہ اسکے سامنے شرمندہ اور بے رونق معلوم ہونے لگا + بہار گلشن - گل سوسن - اوس صنعت مراعاۃ النظیر ہے - مسی میں دانتوں اور سوسن کی رعایت اور مناسبت ہے

روکش بال ہما ہیں ان ہواگیروں کے پر	لگ گئے جن طائروں کو پر تری تیروں کے پر

روکش بال ہما - ہما جانور کے پروں کو شرمندہ کرنے والے + ہما ایک جانور کا نام ہے جسے اسقدر مبارک مان رکھا ہے کہ وہ کسی شخص کے سر پر سے گزر جائے تو وہ بادشاہ بن جاتا ہے - اس کے پر بادشاہوں کی ٹوپیوں میں نصب کئے جاتے ہیں + ہواگیر - وہ پرند جو اڑ رہا ہو + طائر - پرندہ + تیروں کے پر - وہ پر جو تیر کی لکڑی کے بیچ میں چڑواں لگایا جاتا ہے تاکہ تیر اُسکے ذریعہ سے سیدھا نشانہ پر پہنچے +

(مطلب) اے معشوق تیرے تیروں کے پر ایسے مبارک اور پیارے ہیں کہ وہ پر جن پرندوں کے جسم میں لگ گئے ہیں اُن پرندوں کے اور پر بھی اُنکے اثر سے ایسے ہر دل عزیز بنگئے ہیں کہ اُنکے آگے ہما کے پر بھی حقیر اور ذلیل ہیں + پر کو طائر اور تیر دونوں سے مناسبت ہے + ہواگیر میں طائر اور ہما اور تیر کی رعایت ہے - بال پر مترادف ہیں + طائر کو تیر پر ملنا اُسکی ہلاکت سے مراد ہے کیونکہ تیر کا پر اُسی صورت میں ملیگا جبکہ تیر اُسکے جسم میں پیوست ہو جائیگا پس گویا تیرے تیر پرند کی موت اُسکے لئے بسبب محبت کے نہایت عزیز اور قابل رشک ہے +

انکو لے پر عرش اعظم پر اُڑاتے ہیں مرید	کیا غضب لائیں خدا جانے جو ہوں پیر وں تیرے

بے پر اڑانا جھوٹی ہوا باندھنا - بناوٹ سے مشہور کرنا + عرش اعظم - سب سے اُوپر کا آسمان + غضب لانا میں - آفت برپا کرنا

ستم ڈھائیں۔ مطلب اگر پیروں میں ذراسی بھی کرامت ہو تو انکے معتقد لوگ خدا جانے انکو کس مرتبہ تک پہنچادیں اور کیسی بڑھ بڑھ کر تعریفیں کریں کیونکہ بغیر کرامت ہی کے یہ لوگ پیروں کی وہ تعریفیں کرتے ہیں گویا انکا عمل دخل اور رسائی عرش اعظم تک ہے یعنے خدا سے جا کر مل آتے ہیں اُڑاتے ہیں پر کی رعایت سے

مجھ میں کیا باقی ہے جو دیکھے ہے تو آ کے پاس	بدگماں وہم کی دارو نہیں لقمان کے پاس

بدگماں وہ شخص جسکو کسی بات کا یقین نہ ہو + وہم کی دارو لقمان کے پاس بھی نہیں - یہ ایک مثل ہے اور ایسے موقع پر بولی جاتی ہے جہاں کسی شخص کے کہنے سے بھی کسی بات کا یقین نہیں آتا + لقمان ایک یونانی حکیم کا نام ہے بہت بڑا دانا اور طبابت کے فن میں ماہر ہو گزرا ہے +

(مطلب) اے بدگمان شخص تو میرے پاس آکر جو مجھے دیکھتا ہے کہ دیکھوں یہ زندہ ہے یا مرگیا ہے تو مجھ میں کوئی زندگی کی بات باقی نہیں ہے مگر تجھے اب تک بدگمانی ہی چلی جاتی ہے اور تیری آزمائشیں ختم نہیں ہوئیں۔ تیرے اس وہم کی دوا لقمان کے پاس بھی نہیں + گمان - وہم مترادف ہیں

چمن سے بُعد ہیں جیسے سین و قاف قفس	قفس میں بند ہیں ہم مثل فای ناف قفس

بُعد - دوری - فاصلہ + سین و قاف - لفظ قفس یعنے پنجرے کے دونوں حرف سین اور قاف کیونکہ ان دونوں حرفوں میں ف کی آنے کے سبب سے جدائی پڑ گئی ہے + فای مثل ناف قفس - قفس کی ناف یعنے ف کی مانند - کیونکہ ناف درمیانی شے کو کہتے ہیں اور ف درمیانی حرف ہے پس گویا ف قفس کے بیچ میں بند ہے +

(مطلب) ہم چمن سے اور چمن ہم سے اس طرح جدا ہیں جس طرح قفس کے دونوں حرف قاف اور سین جدا ہیں اور ہم پنجرہ میں اس طرح قید ہیں جس طرح قفس کی ف اسمیں بند ہے +

پر کترنے کو جو صیاد نے چاہی مقراض	ہاتھ ملتی تھی مرے حال پہ کیا ہی مقراض

مقراض - قینچی - کترنی + پر کترنا - پر کٹ کرنا - بے بس کر دینا + ہاتھ ملنا - افسوس کرنا - اس جگہ قینچی کے دونوں پیروں کی حرکت کو ہاتھ ملنے سے تشبیہ دی ہے + (مطلب) صیاد نے میرے پر کٹ کرنے کے واسطے جو قینچی طلب کی تو وہ قینچی میری حالت پر افسوس کرنے لگی کہ اب یہ بھلا اچھا شخص بے بس ہو جائیگا + ہاتھ ملنے کی تشبیہ صنعت حسن تعلیل ہے +

گل کترتی ہیں ہزاروں تری آنکھیں کافر	ہے عجب طرح کی اک تیز نگاہی مقراض

گل کترنا - فن فریب کرنا - دھوکا دینا - واقعات پیدا کرنے + تیز نگاہی - نظر کی تیزی - شوخی نگاہ

(مطلب) اے کافر یعنے معشوق تیری شوخ نگاہیں ایک عجیب ہی قسم کی قینچی ہے کہ اُن کے ذریعہ سے تیری آنکھیں ہزاروں واقعات پیدا کرتی ہیں یعنے تیری نگاہ ایسی شوخ اور پیاری ہے کہ اُسکے

سبب ہے عاشقوں کے دلوں میں تیری آنکھوں کی چاہت طرح طرح کے محبت انگیز خیالات کے ساتھ پیدا ہوتی ہے اور انکو بے چین کرتی ہے + تیز میں مقراض کی اور نگاہ ہی میں آنکھوں کی رعایت ہے + نگاہ کو مقراض گل کترنے کی رعایت سے کہا ہے + ہزاروں میں ہزار اور ایک صنعت سیاق الاعداد ہے

کیا زباں چلتی ہے اُس بزم میں بدگو یونکی	منہ میں اُنکے یہ زباں ہے کہ الٰہی مقراض

زبان چلنا - بکواس کیے جانا - برابر بولتے رہنا + بدگو - چغلخور - برائی کرنیوالا + منہ میں زبان ہے یا مقراض جس شخص کو جلدی جلدی بولنے کی عادت ہوتی ہے اُسکی نسبت کہا کرتے ہیں کہ اس شخص کے منہ میں زبان ہے یا قینچی - یعنی اسکی زبان قینچی کی طرح جلدی جلدی چلتی ہے +

(مطلب) معشوق کی محفل میں میرے دشمن میری برائیاں بہت ہی تیز زبانی سے بیان کر رہے ہیں - اے خدا! ان لوگوں کے منہ میں یہ زبانیں ہیں یا قینچیاں - اس شعر کے دونو مصرعہ اظہار تعجب کرتے ہیں - منہ - زبان صنعت مراعاۃ النظیر ہے - بدلوگوں میں زبان کی رعایت ہے زبان چلنے میں مقراض کی رعایت ہے +

رشتۂ عمر کیا قطع سراسر اے ذوق!	کھو سکی شمع کے دل کی نہ سیاہی مقراض

رشتۂ عمر کا قطع کرنا - عمر کے دھاگے یا سلسلے کو کاٹ دینا - عمر ٹیر کر دینا - زندگانی کو گذار کر مرجانا شمع دل کی سیاہی بتی کے جلے ہوئے سرے مراد ہے جو گل کترنے کے بعد بھی سیاہ سیاہ جلتی ہوئی باقی رہجاتی ہے - مقراض - اسجگہ گلگیر سے مراد ہے جو قینچی ہی کی طرح کا ایک اوزار چراغ اور شمع وغیرہ کے گل کاٹنے کے کام آتا ہے + (مطلب) اے ذوق گلگیر نے شمع کے گل کاٹنے میں اپنی تمام عمر کھو دی مگر اُسکے دل کی سیاہی کو نہ کھو سکا - قاعدہ ہے کہ جبتک گلگیر کاٹ سکتا ہے وہ گل کاٹنے کے کام میں آتا رہتا ہے اور کسیقدر جلتا ہوا حصہ چھوڑ کر گل کاٹا جاتا ہے کہ شمع سے گل نہ ہو جائے - بطرز دوم مطلب یہ ہے کہ اے ذوق گلگیر نے گل کاٹتے کاٹتے شمع کی عمر کا رشتہ تمام قطع کر ڈالا اور اُسے نیست و نابود کر دیا مگر اُسکے دل ہی کی سیاہی کو نہ کھو سکا - قاعدہ ہے کہ شمع جلتی جاتی ہے اور گل بندھ بندھ کر گلگیر سے کٹتا جاتا ہے آخر کار اسی طرح جلتے جلتے اور گل کٹتے کٹتے وہ ختم ہو جاتی ہے دونو حالتوں میں مدعا یہ ہے کہ طبیعت کی برائی اور بدمزاجی عمر بھر نہیں جاتی اور نہ کوئی شخص اپنی کوشش سے اُسے دور کر سکتا ہے - رشتہ - قطع میں شمع کے ساتھ عمدہ رعایتیں نکلتی ہیں کیونکہ شمع کے بیچ میں اس سرے سے اُس سرے تک ایک دھاگہ لگا ہوا ہوتا ہے جو بتی کی عوض روشن کیا جاتا ہے اور جب اسکا گل بندھ جاتا ہے تو گلگیر سے کاٹا جاتا ہے اسیطرح وہ دھاگہ آخر تک کٹتا رہتا ہے +

جو کھلکر اُنکا جوڑا بال آئیں سر سے پاؤں تک
بلائیں آکے لیں سو سو بلائیں سر سے پاؤں تک

جوڑا - چُٹلا - بعض عورتیں سر کے بالوں کو سمیٹ کر سر کے اُوپر مٹھی کی طرح لپیٹ لیتی ہیں اُسی کو جوڑا کہتے ہیں + بلائیں - آفتیں - لوگوں کو ستانیوالی حالتیں + سر سے پاؤں تک بلائیں لینا - بلائیں لینے کی تشریح اُوپر آچکی ہے + سر سے پاؤں تک کی بلائیں لینا اِسے کہتے ہیں کہ سر سے پاؤں تک ہاتھوں کو پھیر کر بلائیں لی جائیں جیسا کہ زیادتی محبت کے وقت عمل میں آتا ہے +
(مطلب) اگر معشوق کا جوڑا کھلکر بال پاؤں تک لٹک آئیں تو اُس وقت اُنکی ادا ایسی دلکش اور پیاری معلوم ہو کہ بلائیں بھی انکی بلائیں سو سو دفعہ لیں اور سر سے پاؤں تک کی بلائیں لیں + اس شعر میں بالوں کی درازی کا بھی اظہار ہے کہ وہ اِسقدر دراز ہیں کہ سر سے پاؤں تک آتے ہیں +
جوڑا - بال - سر - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + سر - پاؤں صنعتِ تضاد ہے - بلا - اور بلائیں لینے میں بالوں کی رعایت ہے +

یہ جتنے سرو ہیں سب سکے قد پر زہر کھاتے ہیں
چمن میں سبز کیونکر ہو نہ جائیں سر سے پاؤں تک

سرو - ایک درخت کا نام ہے - یہ درخت خوبصورتی کے لئے چمن کی روشوں پر لگائے جاتے ہیں - بلند بہت اور سیدھا ہوتا ہے اُسکی تمام شاخیں جڑ سے لیکر چوٹی تک سیدھی اور اُوپر کی طرف کو درخت کے تنے سے لپٹی ہوئی ہوتی ہیں - پس سرو کی مجموعی ہیئت ایسی ہوتی ہے گویا ایک گاؤ دم سبز مینار کھڑا ہے + کسی شے پر زہر کھانا - اُس شے سے حسد رکھنا - رشک کرنا کہ یہ چیز ہمارے پاس یا ہم میں کیوں نہوئی + (مطلب) چمن میں جسقدر سرو ہیں یہ اسلئے سر سے پاؤں تک سبز ہو رہے ہیں کہ یہ میرے معشوق کے قد پر زہر کھاتے ہیں یعنی اُسکے قد پر حسد کرتے ہیں کہ ایسا موزوں اور سیدھا قد ہمارا نہوا - سبز ہونے کو قد پر زہر کھانے کی وجہ قرار دینا صنعت حسن تعلیل ہے + سبز ہونے میں سرو کی اور زہر کھانے کی رعایت ہے کیونکہ زہر کھائے ہوئے شخص کی لاش کچھ عرصہ کے بعد نیلگوں سبزی ہو جاتی ہے + قد - سر - پاؤں - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - سرو - چمن - صنعت مراعاۃ النظیر ہے + قد کے لئے سرو تشبیہی لفظ بھی ہے - اور اسی سے تجنیس مرفو سے سر اور سرو بھی اچھے رعایتی لفظ پیدا ہوتے ہیں - چمن میں من بھی دلپسند ہے جو تلازمہ اعضا کے تناسب سے قد کا ساتھ دے رہا ہے +

برنگِ غنچۂ پیکان و غنچۂ تصویر		نہ دیکھا اپنا شگفتہ کسی بہار میں دل	

برنگِ غنچۂ پیکاں - بھال کے غنچہ کی مانند - بھال کو گاؤدم ہونے کے سبب سے غنچہ یعنے کلی کہا ہے غنچۂ تصویر - تصویر کی کلی یعنی وہ کلی جو تصویر میں بنی ہوئی ہو + دل کو شگفتہ نہ دیکھا - دل کو خوش نہ پایا دل خوش نہوا + (مطلب) بھال اور تصویر کے غنچوں کی طرح ہمنے اپنے دل کو بھی کسی بہار اور خوشی کے وقت میں شگفتہ نہ پایا + یعنی جس طرح بھال اور تصویر کی کلیاں ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہتی ہیں اور کھلکر پھول نہیں بنتیں اسیطرح ہمارے دل کی کلی بھی ہمیشہ بند رہتی ہے اور کھلنے نہیں پاتی + غنچہ - بہار - شگفتہ - برنگ میں رنگ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + دل کو غنچہ سے مشابہت ہے اِس شعر میں ایک زائد خوبی یہ بھی ہے کہ برنگ میں نگ یعنی نگینہ اور پیکان میں کان یعنی معدن - اپنا میں پنا جو ایک معدنی قیمتی پتھر ہے - بہار میں بہا یعنی دُر بھی خوب نکلتے ہیں +

برنگِ بیضۂ نوروز توڑے دل اُس نے ۔۔ ہزاروں ایک ہمارا ہے کس قطار میں دل

برنگِ بیضۂ نوروز - نوروز کے دن کے انڈوں کی طرح ———— شاہی عہد میں امیروں کا ایک مشغلہ تھا کہ نوروز کے دن آپس میں انڈے لڑاتے تھے اور جس کا انڈا ٹوٹ جاتا تھا وہ ہار جاتا تھا - بعض دفعہ متعدد اشخاص ملکر آدھے ایک طرف اور آدھے دوسری طرف ہوکر قطاریں باندھ لیتے تھے اور پھر انڈے لڑاتے تھے + دل توڑنا - بے آس کردینا - نا اُمید کردینا + کس قطار میں ہے - حقیر ہے - کسی شمار میں نہیں - بالکل ناچیز ہے + اونٹے درجہ میں شامل کرنے کے بھی لایق نہیں +

(مطلب) معشوق نے ایک ہمارے ہی دل کو کیا توڑا ہے وہ تو کسی درجہ میں شامل ہونے کے قابل ہی نہیں تھا اس لئے اور بھی ہزاروں دل نوروز کے انڈوں کی طرح کھیل اور مشغلہ سمجھکر توڑ ڈالے یعنے رنجیدہ کر کرکے مایوس کردیے + قطار میں بیضۂ نوروز کی رعایت ہے - ہزار اور ایک کے ساتھ نوروز کا نو بھی خوب شمار میں آتا ہے - بیضہ کی رعایت سے ہمارا میں ہما بھی اچھا لفظ آیا ہے جو ایک پرندہ کا نام ہے +

کیا دشت نوردی میں کرتا ہے جنوں گل ۔۔ پھٹی ہیں ایڑی کی برنگِ گلِ صد برگ

برنگِ گلِ صد برگ - گیندے کے پھول کی طرح - صد برگ - اُس گیندے کو کہتے ہیں جسکے پھول میں پتّیاں تہ در تہ ہوتی ہیں اور اُسے ہزارہ گیندہ بھی کہتے ہیں + دشت نوردی - جنگلوں میں پڑے پھرنا + گل کترنا - واقعات ظاہر کرنا - چال چلنا +

(مطلب) جنون کا مرض آوارگی کے زمانہ میں ہمارے ساتھ عجیب ڈھنگ برتتا ہے چنانچہ یہ اُسی کی کارستانی ہے کہ ہماری ایڑی پھٹ پھٹ کر ہزارہ گیندے کا سا پھول بنگئی + قاعدہ ہے کہ

برہنہ پا زیادہ پھرنے سے ایڑی کی کھال تہ در تہ پھٹ کر وضع میں پھول کی پتیوں کی مانند ہوجاتی ہے۔ رنگ ۔ گل ۔ برگ ۔ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + گل کی رعایت سے نوردمیں وردِ یعنی گلاب کا پھول بھی خوب مہک دے رہا ہے + گل کترنے میں ایڑی کے پھٹنے اور گل صد برگ کے ساتھ خوب مناسبت ہے + سو ۔ صد مترادف ہیں + دشت نوردی کو جنون سے مناسبت ہے +

اُس گل میں نہ پایا اثرِ بوئے محبت ۔۔۔ سو بار سونگھا ہی اُسے پڑھ پڑھ کے فسونِ گل

گل ۔ پھول ۔ اِس جگہ معشوق سے مراد ہے ۔ یہ صنعتِ استعارہ کہلاتی ہے کہ صفت کو موصوف کی جگہ لائیں + اثر بوئے محبت ۔ محبت کی علامت + مطلب یعنے سینکڑوں دفعہ پھولوں پر منتر یا دعائیں پڑھ پڑھ کر وہ پھول اُس معشوق کو سونگھائے مگر اُس معشوق کے دل میں ہماری محبت ذراسی بھی نہ پائی گئی ۔ محبت کے باب میں بعض منتر اور دعاؤں کا استعمال اِس طرح کیا جاتا ہے کہ انہیں پھولوں پر دم کرتے ہیں ۔ پھر وہ پھول سونگھنے کے لئے اُس شخص کو دیئے جاتے ہیں جسے اپنی طرف مایل کرنا منظور ہوتا ہے + بو میں گل کی رعایت ہے ۔ فسوں ۔ افسوں کا مخفف ہے

ہوتی نہ یادِ زلف تو خطِ شکستہ میں ۔۔۔ لکھتے الف خطوں کی نہ پیشانیوں پہ ہم

یادِ زلف ۔ زلفوں کا عشق ۔ زلفوں کا خیال + خطِ شکستہ ۔ وہ خط یعنی وہ طرزِ تحریر جو نستعلیق خط کے خلاف ہے اور حروف کو گھسیٹ کر اور موڑ توڑ کر لکھنے سے پیدا ہوتی ہے + خطوں کی پیشانیوں پہ الف لکھنا ۔ زمانۂ سابق میں عام دستور تھا کہ خط لکھتے وقت کاغذ کی پیشانی پر ایک الف شکستہ خط میں لکھدیا کرتے تھے چنانچہ اب بھی بعض آدمی لکھدیتے ہیں + شکستہ خط کا الف نصف دائرے والے لام کی ہمشکل اس (ل) صورت کا ہوتا ہے + چونکہ زلف کے بال بھی خم کھا کر تقریباً اسی شکل کے ہوجاتے ہیں اِسلئے الف کو خطِ شکستہ میں اِس ڈھنگ سے لکھنا گویا یادِ زلف کی وجہ سے ہے (مطلب) ۔ اگر ہمارے دل میں زلف کا خیال نہ معلوم ہوتا تو ہم خط کی پیشانی پر الف کو شکستہ خط میں نہ لکھتے یعنے ہم جو خطوں کی پیشانیوں پر الف کو شکستہ خط میں لکھتے ہیں تو اُس کی وجہ یہی ہے کہ ہمیں زلف کا خیال رہتا ہے + خطِ شکستہ ۔ الف ۔ خط ۔ لکھنا ۔ باہم مناسبت رکھتے ہیں اور صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + زلف کو خطِ شکستہ کے الف سے مشابہت ہے اور اُسکی مناسبت خط میں دوسرے معنی کے لحاظ سے پائی جاتی ہے کیونکہ خط ڈاڑھی کے بالوں کو بھی کہتے ہیں اِسلئے یہ مناسب صنعت تناسب ہے ۔ خطِ شکستہ کا خط اور خطوں میں خط بوجہ ہمشکل غیر معنی ہونے کے تجنیس تام ہے ۔ الف کی رعایت سے یاد میں یا اور لکھتے میں تے بھی دو حرفوں کے نام خوب نکلتے ہیں + ناظرین جس الف کا اِس شعر میں حوالہ دیا ہوا ہے ۔ اُسکی ضرورت اور اصلیت کی

نسبت جو کچھ میرا خیال ہے اُسے بھی میں یہاں پر درج کئے دیتا ہوں۔ جس طرح خوشنویسوں کا قاعدہ ہے کہ موٹے قلم سے تختی یا وصلی پر حروف تہجی کی اصلاح دیتے وقت الف سے پہلے ایک نقطہ ڈ لیتے ہیں اور اُس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ قلم اور روشنائی کی درستی کی کیفیت معلوم ہو جائے غالباً اسی طرح خط لکھتے وقت قلم اور روشنائی کی روانی دیکھنے کے لئے کسی لفظ کے لکھنے کی ضرورت سمجھی گئی ہوگی۔ اور اس ضرورت کے پورا کرنے کے لئے اللہ کا لفظ مناسب سمجھا گیا ہوگا کہ بجائے کسی فضول لفظ کے یہ متبرک لفظ بھی ہے اور تحریر خط سے الگ بھی رہیگا تو موزوں ہوگا۔ چنانچہ اس امر کا ثبوت کسی قدر اُن زائد علامتوں سے جو پرانے پرانے خطوں میں الف کے آگے پائی جاتی ہیں حاصل ہوتا ہے۔ بعض جگہ ا ہے اور بعض جگہ لہ اور بعض جگہ لہا اور بعض جگہ لا صورت بھی پائی جاتی ہیں۔ پس یہ ل سے نشان اللہ ہے اور الف کے بعد یہ (سہ) نشان (د) کی صورت میں بدلتے بدلتے چھوڑ دیا گیا اور الف یا واو کے آگے یہ (ہ) علامت اللہ کی تشدید کی کوئی صورت معلوم ہوتی ہے۔ زمانہ نے رفتہ رفتہ اصلیت اور وجہ سے بے خبر بنا کر صرف ایک رسم خط پر لا ڈالا اور اب وہ بھی معدوم ہوگئی +

پائی نہ تیغِ عشق سے ہمنے کہیں پناہ	قربِ حرم میں بھی ہیں تو قربانیوں میں ہم

تیغِ عشق۔ عشق کی تلوار۔ چونکہ عشق عاشقوں کی جانیں برباد کرتا ہے اور اُسکی وجہ سے بہت سے عاشق اپنا خون بہا لیتے ہیں اسلئے عشق کو تیغ کہا گیا + قربِ حرم۔ حرم کے نزدیک۔ خانہ کعبہ کے پاس کعبہ مسلمانوں کا ایک سب سے زیادہ پاک اور متبرک مذہبی مقام ہے اور اس جگہ کی حرمت کے سبب سے سوائے قربانی کے وہاں لڑنا یا خون بہانا یا کسی جانور کو ہلاک کرنا منع ہے۔ اور اگر کسی شخص سے کوئی امر خلافِ حرمت سرزد ہو جاتا ہے تو اُسکے بدلے میں دنبہ یا بکری وغیرہ جانور کی قربانی کرنے کا حکم ہے یعنے اُسکو ذبح کرکے اللہ کے نام بانٹ دو +

(مطلب) ہمکو عشق کی تلوار سے کسی جگہ بھی پناہ نہ ملی یعنے ہر جگہ ہم قتل ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ خانہ کعبہ کی حد میں بھی پہنچنے کے بعد باوجودیکہ وہاں قتل اور خونریزی کی ممانعت ہے ہم قربانیوں میں بھی شمار کر لئے گئے۔ قرب کی رعایت سے قربانیوں میں قرب تجنیس مرفو ہے +

دوزخ بھی جائے نعرۂ ہل من مزید بھول	لائیں جو آہ کو شرر افشانیوں میں ہم

نعرۂ ہَل مِن مَزِید۔ ہل من مزید کا چیخنا۔ اہل اسلام کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ قیامت کے دن جب دوزخی لوگ دوزخ میں ڈالے جائینگے تو اُسوقت دوزخ کا جوش و خروش اسقدر ہوگا کہ اُس میں سے بلا کی یہ آواز آتی رہیگی کہ ہل من مزید یعنی کیا کچھ اور بھی لوگ ہیں جو مجھ میں ڈالے جائیں + شرر افشانی۔ شعلہ زنی + (مطلب) ہماری آہ اس غضب کی ہے کہ اگر ہم اُسسے بھڑکائیں اور شعلہ زنی پر آمادہ کریں

تو اُسکی کیفیت اسقدر پُر جوش اور خطرناک ہوجائے کہ دوزخ بھی اُسوقت اُسے دیکھ لے تو دم بخود ہوجائے اور اس ڈر سے کہ مبادا یہی شخص مجھ میں ڈالدیا جائے پھر کچھ نہ طلب کرے ۔ اِس شعر میں صنعتِ مبالغہ ہے + آہ ۔ نعرہ مترادف ہیں ۔ شرر افشانی میں دوزخ کی رعایت ہے +

ہیں آئینہ میں صورتِ تصویر آئینہ
آئینہ رو کے سامنے حیرانیوں میں ہم

صورتِ تصویر آئینہ ۔ آئینہ کی تصویر کی مانند ۔ اُس تصویر کی طرح جو شیشہ کے اندر ہو + آئینہ رو ۔ وہ شخص جسکا چہرہ آئینہ کی مانند صاف اور روشن ہو ۔ معشوق + مطلب جس طرح شیشہ کے اندر شیشہ میں جڑی ہوئی تصویر بے حس و حرکت ہوتی ہے اسیطرح ہم بھی حیرت میں آکر معشوق کے سامنے خاموش کھڑے ہیں ۔ چونکہ آئینہ میں حیرانی اور سکوت کا عالم پایا جاتا ہے اسلئے آئینہ کو حیرت کے ساتھ تشبیہ اور مناسبت ہے + اس جگہ حیرانیوں کو آئینہ اور اپنے آپ کو تصویر آئینہ سے تشبیہ دی ہے ۔ صورتِ تصویر آئینہ ۔ صنعت مراعاة النظیر ہے ۔ تصویر آئینہ کی مناسبت سے آئینہ رو اور حیرانیاں دونو لفظ خوب صفائیاں دکھارہے ہیں +

ہو وہ عزیز سورۂ یوسف سے بھی سوا
رکھدیں تری شبیہ جو کنعانیوں میں ہم

سورۂ یوسف ۔ قرآن شریف کی ایک سورت کا نام ہے جسمیں حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ درج ہے ۔ شبیہ ۔ تصویر + کنعانی ۔ ملک کنعان کے رہنے والے آدمی ۔ کنعان اُس ملک کا نام ہے جہاں حضرت یوسف علیہ السلام پیدا ہوئے تھے + (مطلب) اے معشوق تو ایسا خوبصورت ہے کہ اگر تیری تصویر کو ہم کنعان کے باشندوں کے سامنے رکھدیں تو وہ لوگ اُسکو سورۂ یوسف سے بھی زیادہ اچھا سمجھیں اور بہت زیادہ قدر کریں + حالانکہ سورۂ یوسف بوجہ کلام خدا ہونے کے مسلمانوں کا دین و ایمان ہے اس شعر میں بھی صنعتِ مبالغہ ہے ۔ یوسف کی رعایت سے عزیز کا لفظ بہت پیارا معلوم ہوتا ہے کیونکہ حضرت یوسف مصر میں پہنچکر عزیز مصر یعنے مصر کے بادشاہ ہوگئے تھے +

کیوں جی کی ہجر میں ہوئے شرمندہ یار سے
اب مر رہے ہیں اسکی پشیمانیوں میں ہم

پشیمانی میں مرنا ۔ بہت ہی شرمندگی اُٹھانا + پچھتاووں سے تھوڑا تھوڑا ہونا + مطلب ہم اب اس پچھتاوے سے گھلے جاتے ہیں کہ معشوق کی جدائی کے زمانہ میں کیوں زندہ رہے کہ جسکے سبب معشوق سے شرمندہ ہوئے + گویا ہجر میں زندہ رہنا کمی عشق و محبت کی دلیل ہے اور معشوق کو طعنہ زنی کا موقع ملگیا کہ بس ایسے ہی عاشق تھے اور یہی محبت تھی کہ ہماری جدائی کا کچھ صدمہ نہوا + جینا اور مرنا صنعتِ تضاد ہے +

پوشیدہ راز انکا ہو نہیں سرخوش ہیں راز تدا ن
شرب الیہود کرتے ہیں نصرانیوں میں ہم

پوشیدہ۔ سبب سے چھپواں۔ رازداری کے ساتھ + سرخوش۔ مست سشاد + شرب الیہود۔ یہودی قوم کی سی شراب خوری + نصرانی قوم یعنے عیسائی مذہب کے لوگ۔ یہودیوں کے نہایت ہی دشمن ہیں اور عیسائی حکومتیں یہودی رعایا پر ہمیشہ سے انتہا درجہ کی سختیاں کرتی رہی ہیں۔ یہانتک کہ اچھا کھانا۔ اچھا کپڑا پہننا۔ گھوڑے کی سواری کرنا۔ شراب سے حظ اُٹھانا اور اسی طرح اور عیش و راحت کے سامانوں کا اختیار کرنا اُنکے واسطے جرم قرار دیا جاتا تھا اور حال کی شایستگی اور تہذیب کے زمانہ میں بھی یہودی لوگ عیسائی سلطنتوں میں نہایت درجہ کی سختیوں میں مبتلا ہیں۔ پس جو یہودی لوگ عیسائی سلطنتوں کی رعایا تھے وہ چھپواں شراب پیتے تھے +

(مطلب) ہم اپنے عشق کو کسی پر ظاہر نہ کرکے معشوق کی نگاہوں سے ہر وقت دل کو خوش کرتے رہتے ہیں گویا ہم نصرانیوں میں یہودیوں کی سی شراب خوری کر رہے ہیں + سرخوش میں شرب الیہود کی جا ہے۔ نگاہ کو نصرانی قرار دینا اسلئے زیادہ موزوں ہے کہ اُسمیں سے بقاعدۂ تجنیس تصحیف ایک عاتی لفظ بصر بمعنی بینائی نکلتا ہے + رات۔ دن صنعتِ تضاد ہے + یہود۔ نصرانی بھی صنعتِ تضاد میں داخل ہیں + پوشیدہ میں نگاہ کی رعایت ہے +

سینے کا چاک سینے کی فرصت کہاں کہ ہیں		مصروف زخم دل کی مگس رانیوں میں ہم	

سینے کا چاک۔ پھٹی ہوئی چھاتی کا زخم + مگس رانی۔ مکھیاں اُڑانا + مطلب دل کے زخم پر سے مکھیاں اُڑانے ہی کا کام اسقدر رہے کہ اُسکی مصروفیت کے سبب سے ہمیں اتنی فرصت بھی نہیں کہ چھاتی کا زخم سی لیں یعنی ناکھانی اور فضول کام ہی اسقدر لاحق ہو رہے ہیں کہ مطلب کے کام کی نوبت نہیں آنے پاتی + مکھیوں کا قاعدہ ہے کہ آلایش چوسنے کے لئے زخموں پر بیٹھکر تکلیف دیتی ہیں اور انڈے چھوڑ جاتی ہیں جنسے کیڑے پڑجانے کا اندیشہ ہوتا ہے + سینے ۔ سینے تجنیس تام ہے + چاک۔ زخم۔ مترادف ہیں۔ سینہ۔ دل باہم مناسبت رکھتے ہیں +

بیم کدورتِ دلِ صیاد گر نہ ہو		کیا کیا اُڑائیں خاک پرافشانیوں میں ہم	

بیم کدورتِ دلِ صیاد۔ شکاری یعنی معشوق کے دل میں رنجش پیدا ہو جانے کا ڈر + خاک اُڑانا۔ آوارہ پھرنا + پرافشانی۔ پروں کو پھڑپھڑانا + کبوتر اور مرغ وغیرہ پرند جانوروں کا قاعدہ ہے کہ جب وہ کچھ عرصہ تک گھونسلے یا کسی تنگ جگہ میں رہنے کے بعد کشادہ جگہ میں نکلتے ہیں تو سستی رفع کرنے کے لئے بازو پھیلا کر پروں کو پھڑپھڑاتے ہیں جس کی ہوا سے آس پاس کی خاک دھول اُڑنے لگتی ہے اور قریب بیٹھے ہوئے آدمیوں کو ناگوار گزرتی ہے۔ اِس جگہ چلنے پھرنے سے مراد ہے +

(مطلب) اگر معشوق کی رنجش کا ڈر نہ ہو تو ہم ہر جگہ اُسکے ساتھ پڑے پھریں یا جوش وحشت اور جوشِ

عشق میں خوب ہی صحرانوردی کریں - معشوق کو صیاد اُس تلازمہ کی رعایت سے کہا ہے جو پرافشانی کو
ساتھ پرندہ سے تعلق رکھتا ہے - کدورت یعنی گدلا پن کو خاک اُڑانے کے ساتھ مناسبت ہے +

دکھلائیں روزِ حشر کو بین السطور سے	اپنے سیاہ نامہ کی طولانیوں میں ہم

روزِ حشر - وہ دن جس دن سب مُردے اپنے اپنے اعمال کا حساب پیش کرنے کو قبروں سے اُٹھینگے
چونکہ ایک ہی دن میں سب کے اعمال کی جانچ ہو کر سب کے جزا و سزا کے فیصلے منجانب خدا تعالی صادر ہونگے
اسلئے از روی واقعہ اس دن کو بہت ہی بڑا دن تصور کیا گیا ہے - شاعر بڑائی میں ایک اور بڑی
شاخ لگا کر درازی کا مطلب بھی نکالنے لگے + بین السطور وہ جگہ جو دو سطروں کے بیچ میں مساوی
چھوڑی رہتی ہے + سیاہ نامہ - وہ دفتر جسمیں گناہوں اور خطاؤں کے احوال درج ہیں + طولانیاں
درازیاں - لمبائیاں +

(مطلب) ہمارے گناہوں کا کاغذ اسقدر لمبا ہے کہ ہم اسکی سطروں کی درمیانی سفیدی سے روزِ
حشر کا ملاحظہ کرا سکتے ہیں - یعنے روز حشر بس اسیقدر بڑا ہے جسقدر ہمارے سیاہ نامہ کا بین السطور
ہے پس بین السطور کو دیکھ لینا گویا روز حشر کو دیکھ لینا ہے + از روے طول بین السطور کو روز حشر
سے تشبیہ دی ہے - سیاہ نامہ اور بین السطور باہم مناسبت رکھتے ہیں - اِس شعر میں صنعتِ مبالغہ ہے

بل بے ای آتشِ غم دلکو کرے تو جو گرم	کہ زمین پشتِ سمک تک ہو تہِ پہلو گرم

بل بہ - حرفِ تعجب + آتشِ غم - رنج کی آگ - غم کی گرمی + پشتِ سمک - مچھلی کی کمر - بعض متقدمین
قوموں کا خیال ہے کہ زمین کا تختہ سطح آب پر اس طریق سے واقع ہے کہ سطح آب پر ایک بہت بڑی مچھلی
پڑی ہوئی ہے اور اُس مچھلی کی کمر پر ایک گاے کھڑی ہے اور اُس گاے کے سینگوں پر زمین تختہ کی
طرح رکھی ہوئی ہے + تہِ پہلو کروٹ کے نیچے +

(مطلب) اے غم کی گرمی تعجب کی بات ہے کہ تو دل کو اسقدر گرم کر دیتی ہے کہ اُسکی گرمی سے کروٹ کے
نیچے کی تمام زمین مچھلی کی پشت تک گرم ہو جاتی ہے + دل - پشت - پہلو - صنعت مراعاة النظیر ہے
آتش - گرم - باہم مناسبت رکھتے ہیں - آتش کی رعایت سے پہلو میں تو بھی خوب نکلتی ہے - اور
بل جو بلنے یعنی جلنے کا امر بھی ہے اچھے موقع سے آیا ہے + سمک کو قصۂ مذکورہ بالا کی وجہ سے زمین
کے ساتھ مناسبت ہے - اِس شعر میں صنعت مبالغہ ہے +

تن ہا یوں ہی تبِ غم سے اگر گرم مرا	سیخ آہن کیطرح ہونگے بدن پر مو گرم

تبِ غم - رنج کی گرمی + سیخ آہن - لوہے کی سیخ - وہ سیخ جسپر کباب بھونے جاتے ہیں + مو - بال +
(مطلب) اگر رنج کی گرمی سے میرا بدن اسیطرح گرم رہا تو میرے بدن کے بال بھی کبابوں کی آہنی

سیخ کی مانند گرم ہو جائینگے - اِس شعر میں بدن کو کباب اور بالوں کو کبابوں کی سیخوں کے پیرایہ میں بیان کیا ہے کہ جس طرح کبابوں کے ساتھ سیخیں گرم ہو جاتی ہیں اُسیطرح بدن کے ساتھ بال گرم ہو جائینگے + تن - بدن - الفاظ مترادف ہیں +

نیشترِ جل کے نہ جوں کشتۂ فولاد ہو خاک ‖ نکلے ہے آتشِ سودا سے مری لوہو گرم

نیشتر - نشتر - جرّاح کا وہ آلہ جس سے فصد کھولتے ہیں + کشتۂ فولاد - لوہے کا کشتہ - وہ راکھ جو لوہے کو پھونک کر بنائی جاتی ہے - اور دوا کے طور پر برتی جاتی ہے + آتشِ سودا - سودا کی گرمی - سودا ایک گرم خلط کا نام ہے - جب اس خلط کا زور ہوتا ہے تو انسان کی عقل خبط ہو جاتی ہے اکثر اسکا علاج یہی کیا جاتا ہے کہ فصد لیکر سوداوی خون کو نکال ڈالتے ہیں + لوہو - لہو - خون + (مطلب) سوداوی خلط کی گرمی سے میرا خون گرم نکل رہا ہے - مجھے اندیشہ ہے کہ اُس خون کی گرمی کی تاثیر سے جو نشتر لگا ہوگا وہ نشتر جل کر فولاد کے کشتے کی مانند خاک نہ ہو جائے + نکلے آتش - گرم - باہم مناسبت رکھتے ہیں + اور لوہو میں لو بھی خوب آتش زنی کر رہی ہے - جل کے دوسرے معنی پانی کے لحاظ سے نیشتر میں تر کا لفظ بھی تازگی پیدا کر رہا ہے + نیشتر - سودا - لوہو سوداوی خلط کے علاج کی رعایت سے باہم مناسبت رکھتے ہیں - کشتہ کے لئے خاک بھی موزوں لفظ آیا ہے - لوہو کی رعایت سے جون بھی خون کا تجنیس تصحیف اچھا آیا ہے + خاک میں سودا کی بھی رعایت ہے کیونکہ سوداوی خلط خاک ہی سے بنا ہے + جل میں بمعنی آب کے خیال سے لوہو کی رعایت ہے - کیونکہ خون زیادہ گرمی پاکر اور پتلا ہو کر پانی بن جاتا ہے +

کٹ سکا صیدِ محبت کا نہ قاتل سے گلا ‖ اس لئے پتھر پہ یہ رگڑا کہ ہوا چاقو گرم

صیدِ محبت - محبت کا مارا ہوا - عاشق + پتھر پر رگڑنا - جانوروں کے ذبح کرتے وقت اکثر ایسے چاقو کو جو کسیقدر کُند معلوم ہوتا ہے پتھر پر رگڑ کر تیز کر لیتے ہیں کہ جانور کا گلا آسانی سے کٹ جائے - قاعدہ ہے کہ جب چاقو کو پتھر پر زیادہ دیر تک رگڑتے ہیں تو اُسکا پھل ایسا گرم ہو جاتا ہے کہ ہاتھ نہیں لگا سکتے + (مطلب) معشوق عاشق کا گلا نہ کاٹ سکا - چاقو کو تیز کرنے کے لئے پتھر پر اسقدر رگڑا کہ وہ گرم ہو گیا - یعنے جب معشوق سے عاشق کا گلا اُسکی سختی یا اپنی ہاتھ کی نزاکت کے سبب سے نہ کٹ سکا تو چاقو کو زیادہ تیز کرنے کے لئے پتھر پر رگڑنا پڑا - اور رگڑتے رگڑتے وہ ایسا گرم ہو گیا کہ ہاتھ سے چھوٹ گیا اور اسو جہ سے گلا نہ کٹ سکا + صید - قاتل - چاقو - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + گلا کٹنے کی عادت سے رگ اور ہیں رگ کا لفظ بھی خوب نکلتا ہے +

کیا کہوں نامہ رجانسوز کی اپنی تاثیر ‖ جل گیا بس یہ کبوتر کا ہوا بازو گرم

نامۂ جانسوز - وہ خط جس کا مضمون دل کو رنج وغم سے بے چین کرتا ہو - جان کو گھُلا دینے والا خط +
(مطلب) میں اپنے جانسوز خط کی تاثیر کا حال کیا بیان کروں اُسکے اثر سے اُس کبوتر کا بازو ہی گرم ہو کر جل گیا جس کبوتر کے بازو میں باندھکر اُسے معشوق کے پاس بھیجنا چاہا تھا - زمانۂ حال میں بھی بعض شہروں اور ملکوں کے سوداگر یا فوجی گروہ کبوتروں سے نامہ بری کی خدمت اِس طرح لیتے ہیں کہ چند کبوتر اپنے ہمراہ لیجاتے ہیں اور جب کوئی ضرورتِ اطلاع واقع ہوتی ہے تو کیفیت لکھکر ایک کبوتر کے بازو یا پاؤں میں باندھکر چھوڑ دیتے ہیں وہ وہاں سے چھوٹ کر اپنے ہی مقام پر آ پہنچتا ہے + جانسوز - جل گیا - گرم - باہم مناسبت رکھتے ہیں - کبوتر کی رعایت سے بازو کا لفظ بھی خوب ہے - جس میں باز ایک شکاری پرند کا نام بر آمد ہوتا ہے - جل گیا میں جل اور کبوتر میں تر پانی اور بھیگے ہوئے کے خیال سے باہم مناسبت رکھتے ہیں اِسلئے تجنیس مرفو ہے صنعت ایہام تناسب پیدا ہے - مضمونِ شعر سے صنعت مبالغہ ہویدا ہے

	ہم تو سنتے تھے سدا کُل حُموضِ بارد		ذوق ہوتا ہے وہ کیوں ہو کے ترش پھر گرم	

کُل - سب - تمام + حموض - ترش - کھٹا + بارد - سرد - ٹھنڈا + ذوق - اے ذوق - شاعر کا تخلص ہے ترش رو ہونا - رنجیدہ ہونا - ناراض ہونا - بگڑنا + گرم ہونا - غصہ ہونا - خفگی ظاہر کرنا +
مطلب اے ذوق ہم تو طبیب لوگوں کا یہ مقولہ سُنا کرتے تھے کہ تمام کھٹی چیزیں سرد ہوتی ہیں پھر معشوق ترش رو ہو کر کسلئے گرم ہوتا ہے + بارد - گرم - صنعت تضاد ہے - حموض - ترش - مترادف الفاظ ہیں اِس شعر کا مذاق لفظی بحث پر مبنی ہوا ہے +

	ہفتاد و دو فریق حسد کے عدد سے ہیں		اپنا ہے یہ طریق کہ باہر حسد سے ہیں	

ہفتاد و دو فریق - بہتر فرقے - بہتر ٹکڑے + حسد - دشمنی - عداوت + عدد - شمار ہونیوالی چیزیں + طریق مذہب - راستہ + حسد سے باہر ہونا - کسی سے حسد نہ کرنا + دشمنی اور کینہ کی عادت نہ رکھنا - سب کی طرف سے دل کو صاف رکھنا +
مطلب حسد کے لفظ کے عددوں سے ۷۲ فریق یعنی ۷۲ کی تعداد ظاہر ہوتی ہے - میرا یہ طریقہ ہے کہ حسد سے جدا ہوں + گویا میں اُن ۷۲ فرقوں سے جدا ہوں جو حسد اور دشمنی کے ساختہ و پرداختہ ہیں اور راہِ حق پر نہیں ہیں + واضح ہو کہ اسلامی پیغمبر صلعم کی حدیث ہے کہ اسلام میں حسد اور تعصب کی وجہ سے ۷۳ فرقے ہو جائینگے جن میں سے ایک فرقہ راہ راست پر ہوگا اور ۷۲ راہ حق سے الگ ہو جاوینگے اعداد ابجدی کے لحاظ سے ح کے ۸ اور س کے (۶۰) اور د کے (۴) عدد ہوتے ہیں اور یہ سب ملکر ۷۲ ہو گئے +

	مردار ہیں وہ طائرِ سدرہ ہی کیوں نہوں		تیرِ نگاہِ یار کے جو دُور زد سے ہیں	

مردار - وہ جانور جو شریعت میں حلال نہو - حرام جانور + طائرِ سدرہ - بیری کے درخت پر بیٹھنے والا پرندہ سدرہ بمعنی بیری کا درخت - یہ ایک خاص متبرک درخت کا نام بھی ہے جو آسمان پر واقع ہے اور طائرِ سدرہ سے حضرت جبریل علیہ السلام مراد ہوتی ہے جو پیغمبروں کے پاس وحی لانیوالے فرشتہ کا نام ہے + تیرِ نگاہِ یار کی زد - معشوق کی نگاہ کی چوٹ +

(مطلب) معشوق کے نگاہ کے تیر کی زد سے جو پرندے دور ہیں وہ سب مُردار ہیں - اگر وہ طائرِ سدرہ بھی ہیں تب بھی مُردار ہیں - یعنے جنپر معشوق کی نظر مہربانی نہیں وہ بدقسمت اور منحوس ہیں + تیر - زد طائر - تلازمۂ شکار کے سبب سے باہم مناسبت رکھتے ہیں - مردار میں طائر کی رعایت ہے - اِس شعر میں جو حضرت جبریل علیہ السلام کی نسبت بے ادبی کا خیال پایا جاتا ہے وہ تیرِ نگاہِ یار کو نگاہ حق تعالیٰ سے مراد لیکر رفع ہوجاتا ہے +

خورشید وار دیکھتے ہیں سب کو ایک آنکھ		روشن ضمیر ملتے ہر اک نیک و بد سے ہیں	

خورشید وار - سورج کی طرح + سب کو ایک آنکھ دیکھنا - سب کو برابر سمجھنا - سب کو یکساں جاننا + روشن ضمیر صاف دل آدمی - وہ شخص جس کا دل بُرائیوں اور کینوں سے خالی ہو +

(مطلب) جس طرح سورج سب چیزوں پر خواہ وہ اچھے ہوں یا بُرے ہوں یکساں چمکتا ہے اِسی طرح وہ لوگ جنکے دل صاف ہوتے ہیں اچھے اور بُرے سب طرح کے آدمیوں سے برابر ملتے جلتے ہیں اور کسیکو ستاتے یا نقصان نہیں پہنچاتے + روشن میں خورشید کی رعایت ہے + نیک بد صنعتِ تضاد ہے

وہ مست ہوں کہ رکھی قدح کش تیمناً		بنیادِ میکدہ مری خشتِ لحد سے ہیں	

مست - بیخود - نشہ میں بھرا ہوا + قدح کش - پیالہ پینے والا - شرابخوار + تیمناً برکت کے لئے - بنیادِ میکدہ - شراب خانہ کی نیو + خشتِ لحد - قبر کی اینٹ +

(مطلب) میں ایسا مست ہوں کہ شرابخور متبرک سمجھ کر میری قبر کی اینٹ سے شرابخانہ کی نیو ڈالتا ہے + مست - قدح - میکدہ - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے - خشت میں میکدہ اور لحد دونوں کی رعایت ہے +

ترے خرام کے پیرو ہیں جتنے ہیں فتنے		قدم سب آکے وقتِ خرام لیتے ہیں	

خرام - رفتار - چلنا + پیرو - قدم بقدم چلنے والے - طرز اُڑانیوالے + فتنے - شریر - مفسد + قدم لینا پاؤں چومنا - تعظیم کرنا + مطلب اے معشوق دنیا میں جسقدر فتنے ہیں وہ سب تیری رفتار کے چیلے ہیں اور وہ سب کے سب آکر تیرے قدم تیری رفتار کے وقت لیتے ہیں یعنی تیری فتنہ انگیز رفتار کی وہ بڑی قدر و منزلت کرتے ہیں اور اُسی سے فتنہ پردازی سیکھتے ہیں + قدم - خرام - صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے

قدم کی رعایت سے پیرو میں سے پیر بھی خوب نکلتا ہے +

دود دل سے ہے یہ تاریکی مرے غمخانے میں
شمع ہے اک سوزنِ گم گشتہ اس کاشانے میں

دود دل - آہ + تاریکی - اندھیرا + غم خانہ - عاشق کا گھر - ہجر کی جگہ + سوزن گم گشتہ - کھوئی ہوئی سوئی وہ سوئی جو گم ہو رہی ہو + کاشانہ - گھر مکان +

(مطلب) میرے غمناک مکان میں میری آہوں کے سبب سے اِسقدر تاریکی چھائی ہوئی ہے کہ اُس گھر میں شمع کی حالت ایسی ہوگئی ہے جیسے گم شدہ سوئی ہوتی ہے کہ نظر ہی نہیں پڑتی + اس شعر میں صنعتِ مبالغہ ہے - خانہ - کاشانہ - مترادف ہیں + تاریکی - شمع - دود - کاشانہ - باہم مناسبت رکھتے ہیں دود کی رعایت سے سوزن میں سوز بھی خوب ہے - تجنیس مرفو سے دود میں دو اور سوزن میں سو اور تجنیس محرف سے کاشانہ میں نہ بمعنی نو اور اک صنعتِ سیاق اعداد رکھتے ہیں +

رکھتا زبسکہ جیفۂ دنیا سے ننگ ہوں
پارس بھی ہو تو جانتا مردار سنگ ہوں

زبسکہ - بہت ہی + جیفۂ دنیا - مردار دنیا - دنیا کو مردار اسلئے کہا ہے کہ وہ رنج و غم کی جگہ ہے + ننگ رکھنا نفرت رکھنا - ناپسند کرنا + پارس ایک قسم کا پتھر ہے جو بطور دوا کے استعمال میں آتا ہے +

(مطلب) میں دنیا سے اِسقدر نفرت رکھتا ہوں کہ اگر وہ پارس کا پتھر بھی ہو تو میں اُسے مردار سنگ یعنی نکما پتھر سمجھونگا (اس جگہ مردار سنگ سے لفظی بحث رکھی ہے) - مردار سنگ میں مردار جیفہ کی رعایت ہے اور سنگ پارس کی + جیفہ میں جی اور جانتا میں جان تجنیس مرفو سے ہیں و مترادف الفاظ بھی ہیں

جو بھی سو پہلے میرے اُٹھانے کی فکر میں
محفل میں آ سکے کیا کوئی چوسر کا رنگ ہوں

چوسر کا رنگ - چوسر جسکو چوپڑ بھی کہتے ہیں - دو شخص مقابل بیٹھکر پانسوں سے کھیلتے ہیں اور آٹھ آٹھ گوٹیں دو دو رنگ کی لے لیتے ہیں - جیسے زید نے سبز اور سرخ رنگ کی گوٹیں لیں اور عمر نے سیاہ اور زرد رنگ کی - ان گوٹوں میں سے ایک ایک رنگ کی چار چار گوٹوں کو رنگ اور باقی ماندہ چار چار کو بدرنگ قرار دے لیا کرتے ہیں - مثلاً زید نے سرخ اور عمر نے زرد رنگ کی گوٹوں کو رنگ قرار دیلیا تو وہ رنگ کی گوٹیں کہلائینگی اور باقی سبز اور سیاہ گوٹیں بدرنگ + اور اس کھیل کا یہ طریقہ ہے کہ جب تک رنگ کی گوٹیں تمام خانے طے کرکے اُٹھ نہیں جاتیں اسوقت تک بدرنگ گوٹ نہیں اُٹھائی جا سکتی - اِسلئے دونو کھلاڑیوں میں سے ہر ایک شخص کی بڑی کوشش اِسبات کی رہتی ہے کہ وہ اپنے رنگ کو یعنے رنگ کی گوٹوں کو سب سے پہلے سب خانے طے کراکر اُٹھالے تاکہ اُسکے اُٹھ جانے سے بدرنگ گوٹوں کے اُٹھنے میں کوئی روک نہ رہے اور اِسطرح رنگ کے بعد بدرنگ گوٹوں کو بھی اُٹھا کر حریف سے بازی جیت لے +

(مطلب) جس طرح چوسر کے رنگ کو سب کھلاڑی پہلے اُٹھانا چاہتے ہیں اسیطرح معشوق کی محفل میں تمام رقیب بھی چاہ رہے ہیں کہ سب سے پہلے مجھ عاشق کو اُٹھا کر باہر نکالدیں۔ پہلے اُٹھانے میں چوسر کے رنگ کی رعایت ہے +

پروانہ میں نہیں تو نہیں ہوں شعلہ دوست ‖ مکھی بھی ہوں تو خال دہانِ تفنگ ہوں

شعلہ دوست۔ آگ کی لپٹ سے محبت رکھنے والا۔ آگ میں جلنے کو گوارا کرلنے والا + خال دہانِ تفنگ بندوق کے مُنہ پر کا تل۔ بندوق کی مکھی۔ بندوق کی نال کے آخر سرے پر ایک چھوٹی سی کیل لگی ہوئی ہوتی ہے جس سے نشانہ کی سیدھ باندھتے ہیں اسی کیل کو خال یا مکھی بولتے ہیں +

(مطلب) اگرچہ میرا شمار پروانوں میں نہیں ہے لیکن میں شعلہ سے اُلفت رکھتا ہوں۔ اگر میں مکھی بھی ہوں تو بندوق کی مکھی ہوں جو ہر ایک فیر پر بارود اور گولی کی لپٹ کے قریب رہتی ہے یعنی اگرچہ میں اُن عاشقوں میں سے نہیں جو حسن پر جانیں قربان کردیتے ہیں لیکن میں عام لوگوں میں ہوکر بھی حسن کی یادگاریوں کے صدمے سہتا ہوں۔ اور میری مثال اس امر میں ایسی ہے جیسے بندوق کی مکھی کہ نام کی تو وہی مکھی ہے کہ جسے پروانوں اور آگ سے کوئی لگاؤ نہیں ہوتا مگر شعلہ کے قریب رہتی ہے + پروانوں اور مکھی کے جس مشہور قصہ پر اس شعر کی بنا ہے وہ قصہ یہ ہے کہ ایک دیوانی مکھی کو جو عشق چڑھا تو پروانوں کے پاس آئی اور کہا کہ تم مجھے بھی اپنے گروہ میں شامل کرلو پروانوں نے انکار کیا کہ بی مکھی تم ہماری خُوبُو اور طریقہ کو کب برت سکتی ہو۔ ہم میں شامل ہوکر ہمارے نام کو بھی بٹّا لگاؤگی۔ مکھی نے کہا۔ نہیں میں بھی تمام وہی باتیں اور کام اختیار کرونگی جو تم کرتے ہو۔ اسپر پروانوں نے حیران ہوکر ایک انجمن کی اور اپنے سرپنچوں سے مشورہ لیا۔ آخرکار ایک بُڈھے پروانے نے سب کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ کوئی جاکر خبر لائے کہ آبادی میں چراغ روشن ہوگئے ہیں یا نہیں دو ایک پروانے خبر لینے گئے مگر عرصہ تک واپس نہ آئے۔ پھر اور کئی پروانوں کو بھیجا وہ بھی جاکر واپس نہ آئے تب بی مکھی نے اپنی ہمت اور کارگزاری دکھانے کا قصد کیا اور بہت جلدی واپس آکر کہا کہ سب جگہ چراغ روشن ہوگئے ہیں۔ اور پھر شیخی بگھارنے لگی کہ دیکھو میں کسقدر جلد خبر لے آئی اور وہ پروانے جو مجھ سے پہلے گئے تھے اب تک بھی نہیں آئے۔ اُس بڈھے پروانے نے یہ سنکر کہا کہ اے بی مکھی ہمارا جوہر یہی ہے کہ چراغ کو دیکھکر پھر کہیں نہیں جاتے اُسی پر گر کر جل مرتے ہیں۔ اُنکا واپس نہ آنا ہی چراغوں کے روشن ہوجانے کی شہادت ہے اور تم تو خاصی ٹھٹہ سی جان لیکر چلی آئیں۔ ہماری خُوبُو تم خاک اختیار کروگی۔ ٹھنڈے ٹھنڈے اپنے گھر جاؤ۔ مکھی شرمندہ ہوکر پھر اُڑ گئی + پروانہ۔ شعلہ۔ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔ پروانہ کی رعایت سے پر اور شعلہ کی رعایت سے تفنگ میں تف یعنی تپ بھی خوب واقع ہوئے ہیں۔ مکھی کو پروانہ اور خال دونو

سے مناسبت ہے +

چشمۂ آئینہ میں کب تر ہوا پائے نگاہ ‏ | ‏ اس طرح جاتے ہیں دیکھا پاکدامن آب میں

چشمۂ آئینہ - مُنہ دیکھنے کا شیشہ - آرسی - پانی کے نکاس کی جگہ کو چشمہ کہتے ہیں اور یہاں آئینہ کی آبداری کے خیال سے اُسے چشمہ کہا ہے - پائے نگاہ - نظر کا قدم - پاکدامن - بے گناہ +
(مطلب) جس طرح آئینہ کے چشمہ میں نظر کا پاؤں کبھی تر نہیں ہوتا اسی طرح بیگناہ آدمی پانی میں سے بغیر بھیگنے اور ڈوبنے کے صاف نکل جاتے ہیں یا دنیا میں بیگناہ رہکر مرتے ہیں - تر - آب میں چشمہ کی رعایت ہے اور نگاہ میں آئینہ کی رعایت ہے +

پھرتا ہے سیل حوادث سے کہیں مردوں کا منہ ‏ | ‏ شیر سیدھا تیرتا ہے وقتِ رفتن آب میں

سیل حوادث - حادثوں کی رو - سختیوں کی بوچھاڑ - منہ پھرنا - مایوس ہو جانا - نااُمید ہونا - وقت رفتن - چلنے کے وقت - سیدھا تیرنا - اس کنارے سے اُس کنارے پر سیدھے خط میں تیر کر پہنچ جانا شیر کا قاعدہ ہے کہ وہ سیدھا تیر کر عبور کر جاتا ہے برخلاف اور جانوروں اور انسانوں کے کہ وہ آڑا تیرتے ہیں اور سیدھا نہیں تیر سکتے + (مطلب) جو بہادر آدمی ہیں وہ زمانہ کی مصیبتوں اور تکلیفوں سے گھبرا کر نااُمید نہیں ہوتے - چنانچہ شیر دریا میں عبور کرتے وقت سیدھا تیرتا ہے منہ نہیں پھیرتا سیل میں آب کی رعایت ہے منہ پھیرنے میں سیدھا تیرنے کے ساتھ مناسبت ہے +

طاس قلیاں میں رکھا ہے اُسنے ابرِ مُردہ کو ‏ | ‏ ڈوب مر رو رو کے تو اے ابرِ بہمن آب میں

طاس قلیان - حقہ کی تھالی - وہ لگن جس میں پانی کے اندر حقہ رکھا جاتا ہے تاکہ ہر وقت سرد رہے ابر مردہ - اسفنج - ایک چیز نرم و متخلخل یعنی سوراخوں دار ہوتی ہے جو پانی کو جذب کر لیتی ہے اور بہ دبانے سے تمام پانی نکل آتا ہے - اس مردہ بادل کا ٹکڑا شوقین لوگ حقہ کے طشت میں پانی کے اندر ڈالے رکھتے ہیں - ڈوب مرنا - شرمندگی سے عرق عرق ہو جانا - ابر بہمن - موسم بہار کا بادل - برسنے والا بادل - (مطلب) معشوق نے حقہ کے طشت کے اندر مردہ بادل رکھ چھوڑا ہے - اے ابر بہاری اب تجھے رو رو کر آنسوؤں کے پانی میں ڈوب مرنا چاہیئے کہ اُسنے تجھے کچھ نہ سمجھا اور تجھ پر مردہ بادل کو ترجیح دی یا یہ کہ تیری قسمت سے تو مردہ بادل ہی کی قسمت اچھی ہے کہ معشوق کے حقہ کے طشت میں رکھا ہوا ہے اسلئے تجھے اپنی بدقسمتی پر رو رو کر ڈوب مرنا چاہیئے - ابر بہمن اور ابر مردہ میں لفظی صنعت تضاد ہے - رو رو کر ڈوب مرنے میں ابر کے لئے اچھی رعایت ہے +

وعدہ ہے آنیکا اُسکے ابر کھلجای تو آئے ‏ | ‏ ڈالتا ہوں دمبدم اُٹھ اُٹھ کے روغن آب میں

ابر کھلجانا - بادلوں کا آسمان پر سے ہٹ کر مطلع صاف ہو جانا - روغن آب میں ڈالنا - یہ عورتوں کا

ایک ٹوٹکا اور خیال ہے کہ جب بارش زیادہ ہوتی ہے اور ابر نہیں کھلتا تو وہ منہ کے برسے ہوئے پانی میں تیل ڈالتی ہیں کہ جس طرح پانی پر تیل پڑکر پھٹتا ہے اسیطرح بادل پھٹ جاتے ہیں اور مطلع صاف ہو جاتا ہے (مطلب) معشوق نے آنے کا وعدہ کیا ہے اگر ابر کھلجائیگا تو وہ آجائیگا اس لئے میں ہر گھڑی اٹھ اٹھ کر پانی میں تیل ڈال رہا ہوں کہ کہیں یہی ٹوٹکا چل جائے اور ابر کھل جائے - ابر اور آب میں مناسبت ہے

خط تو ہم لکھنے جو بیٹھے آنکھ سے امڈے یہ اشک
بہ گیا خط لکھتے لکھتے مشفق من آب میں

اشک امنڈنا - اشکوں کا کثرت سے جاری ہونا - مشفق من - میرے پیارے میری محبت والے یہ فقرہ دوست کو بطور القاب خط کے شروع میں لکھا جاتا ہے (مطلب) جب میں اپنے معشوق کو خط لکھنے لگا تو اسکی یاد سے اسقدر آنسو جاری ہوگئے کہ خط پورا لکھنے بھی نہ پایا تھا کہ آنسوؤں کے پانی میں بہ گیا - اس شعر میں مشفق من کے دو معنی ہونے سے صنعت توریہ مرشح ہے - اول منادی کہ اے میرے مشفق - دوسرے مفعول یعنی بطور القاب مشفق من ہی لکھنے پایا تھا کہ خط پانی میں بہ گیا - اشک - آب اور امنڈنا بہنا رعایت باہمی رکھتے ہیں +

منہ میں گر پانی چوا دے یار اپنے ہاتھ سے
مرگ کی تلخی سے شیریں تر کوئی شربت نہیں

منہ میں پانی چوانا - حلق کے اندر پانی ٹپکانا - جب انسان کی جان نکلنے کو ہوتی ہے تو پیاس کی شدت ہوتی ہے اور ضعف اور جانکندنی کے سبب سے اسقدر طاقت نہیں ہوتی کہ پانی پی سکے ایسے وقت پر دوسرے آدمی پانی کو قطرہ قطرہ کرکے حلق میں ٹپکاتے ہیں کہ اسکا گلا تر ہو جائے اور پیاس کم ہو جائے اکثر ایسے وقت میں شربت پلایا جاتا ہے کہ اسکی ٹھنڈک سے موت کی گرمی کو تسکین ہو جائے

مرگ کی تلخی - موت کی تکلیف - شیریں تر - زیادہ میٹھا - زیادہ خوشگوار +

(مطلب) اگر معشوق اپنے ہاتھ سے حلق میں پانی ٹپکائے تو ایسی موت کی تکلیف سب شربتوں سے زیادہ خوشگوار ہے - تلخی اور شیریں میں صنعت تضاد ہے - شیریں میں شربت کی رعایت ہے - تر دوسرے معنی کے لحاظ سے پانی کی رعایت ظاہر کرتا ہے منہ اور ہاتھ صنعت مراعاۃ النظیر ہے +

ہے نوشتے میں تری بیمار کے صحت کہاں
جسکے نسخے میں دوا کے لفظ کو صحت نہیں

نوشتہ - لکھا ہوا - قسمت - تقدیر امر - صحت - تندرستی - صحیح ہونا - نسخہ - کاغذ کا وہ پرچہ جسمیں کسی مرض کے لئے دوائیں اور اسکے استعمال کی ترکیب لکھی ہوئی ہو - دوا کے لفظ کو صحت نہیں - املا کے قاعدے سے دوا کا نام بھی صحیح لکھا ہوا نہیں +

(مطلب) اے معشوق تیرے اس بیمار عاشق کی قسمت میں تندرستی نہیں ہے کہ جسکے نسخہ میں دوا کا نام بھی صحیح لکھا ہوا نہیں - یعنی صحت اس سے یہانتک دور ہے کہ اسکی دوا کے نام میں بھی

نہیں پائی جاتی - نوشتہ میں نسخہ کی رعایت ہے - بیمار صحت - نسخہ - دوا صنعت مراعاۃ النظیر ہے

خاک ہوکر بھی فلک کے ہاتھ سے ہمکو قرار	ایک ساعت مثل ریگِ شیشۂ ساعت نہیں

خاک ہونا - تباہ اور برباد ہونا - مرجانا - مثل ریگِ شیشۂ ساعت - شیشہ ساعت کی ریت کی مانند شیشہ ساعت ایک قسم کی شیشہ کی گھڑی ہوتی ہے - اُسکی صورت ایسی ہوتی ہے جیسے دو چھوٹی چھوٹی شیشیاں اُوپر نیچے اوندہی کردی جائیں انکے اندر ریت بھری ہوئی ہوتی ہے - وہ ریت ایک گھنٹہ میں اوپر کی شیشیا سے نیچے کی شیشیا میں آتی ہے اُسوقت اُسے اُلٹ کر رکھدیتے ہیں اسی طرح وہ ریت پھر گھنٹہ بھر میں نیچے کی شیشیا میں آجاتی ہے - غرض اسی طرح وہ ریت ادہر سے اُدہر اور اُدہر سے ادِہر آتی جاتی رہتی ہے (مطلب) ہمکو مرنے اور خاک ہونے کے بعد بھی آسمان کے ہاتھ سے شیشۂ ساعت کی ریت کی طرح ایک گھڑی چین نہیں + خاک ریگ صنعت مراعاۃ النظیر ہے ساعت کا لفظ بھی خوب آیا ہے کیونکہ شیشہ ساعت کی ریت ہر گھنٹہ میں تہ وبالا ہوتی رہتی ہے +

میری وحشت پاؤں پھیلائے تو پھر دونو جہاں	ہو اگر اک عرصۂ میداں تو کچھ وسعت نہیں

پاؤں پھیلانا - مچلنا - پھیلنا - بڑہنا - ترقی پانا - دونو جہان - دنیا اور آخرت - عرصۂ میدان - چوکل ہموار جنگل کی سطح - وسعت - لمبائی اور چوڑائی - (مطلب) میری وحشت اسدرجہ بڑہی ہوئی ہے کہ اگر وہ اپنی ترقی دکھائے تو اُسکے سامنے دونو جہان کا ایک بنا ہوا میدان بھی کچھ حقیقت نہیں رکھتا وحشت کے لئے پاؤں پھیلانے کا محاورہ خوب آیا ہے کیونکہ وحشت کا نتیجہ آوارہ گردی ہوا کرتا ہے - پہلے مصرعہ میں دو اور دوسرے مصرعہ میں ایک صنعت سیاق الاعداد ہے - اس شعر میں صنعت مبالغہ

حرف آیا جو آبرو پہ مری	ہیں یہ چشمِ پُر آب کی باتیں

حرف آنا - دہبہ لگنا - بدنام ہونا - عیب لگنا - چشمِ پُرآب کی باتیں - آنسو بھری آنکھوں کا کام - روتی ہوئی آنکھوں کے سبب سے (مطلب) میری عزت میں دہبہ لگ گیا اور فرق آگیا یہ سب مری آنسو بہانے والی آنکھوں کا سبب ہوا کیونکہ اشکباری سے راز محبت کھلگیا اور بدنام ہوگیا + آبرو اور چشمِ پُرآب میں آب کی لفظی مناسبت ہے - حرف اور باتیں صنعت تضاد ہے +

دیکھ اے دل نہ چھیڑ قصۂ زلف	کہ یہ ہیں پیچ و تاب کی باتیں

کسی شے کا قصہ چھیڑنا - کسی کام کو شروع کرنا - کسی فعل کو اختیار کرنا - پیچ و تاب کی باتیں - رنج دینے والے کام - تکلیف پہنچانیوالی شے + (مطلب) اے دل تو زلف کی محبت اختیار نہ کر کہ یہ حرکت رنج اور تکلیف دینے والی ہے - قصہ چھیڑنے میں باتوں کی رعایت ہے اور پیچ و تاب میں زلف کی مناسبت ہے اس بحر کا نام مسدس مخبون محذوف ہے اور وزن فاعلاتن مفاعلن فعلن ہے - پہلے مصرعہ کی تقطیع

یہ ہے - حرف آیا فاعلاتن جو آبرو مفاعلن پہ مری فعلن +

میں کاٹ دوں پہاڑ کو پتھر کو توڑ دوں
پر کیونکہ غیر سے بت کافر کو توڑ دوں

بت کافر - معشوق - کسی شخص کو دوسرے شخص سے توڑنا - الگ کر دینا - جدائی ڈلوا دینا - دونوں میں نفاق کرا دینا - (مطلب) میں پہاڑ کو بھی کاٹ کر ہموار کر سکتا ہوں اور پتھر کو بھی توڑ سکتا ہوں مگر رقیب سے معشوق کو جدا نہیں کر سکتا یعنی معشوق کو رقیب سے اسقدر محبت ہے کہ میری کوئی کوشش اور زور کام ہی نہیں دیتا کہ اُن میں جدائی ڈال سکوں - بت میں پتھر کی رعایت موجود ہے - پہاڑ پتھر صنعت مراعاۃ النظیر ہے +

وصف چشم اور وصف لب ہائے یار کا لکھنے کو ہیں
آج ہم درس اشارات و شفا لکھنے کو ہیں

وصف چشم - آنکھ کی تعریف - وصف لب - ہونٹوں کی تعریف - درس اشارات و شفا - اشارات اور شفا کا سبق - اشارات اور شفا تو مشہور کتابیں ہیں - ان کتابوں کا مصنف حکیم بوعلی سینا ہے اور انمیں علم ادب و فلسفہ و ریاضی و حکمت و طب وغیرہ علوم کا ذکر ہے +

(مطلب) ہم معشوق کی آنکھوں اور لبوں کی تعریف لکھنے کی تیاری کر رہے ہیں اور یہ کام ایسا ہے گویا ہم اشارات اور شفا کا وعظ کہنے پر تیار ہیں - اشارات میں چشم کی رعایت ہے کیونکہ معشوق کی آنکھ کا اشارہ عاشق کے لئے دلکش اور قابل تعریف چیز ہوتی ہے - شفا میں لب کی رعایت ہے کیونکہ معشوق کے لب کو مسیحا اور جاں بخش وغیرہ صفتوں سے موصوف سمجھتے ہیں اور عاشق کے لئے باعث شفا سمجھا جاتا ہے کہ وعدہ ملاقات کرکے باعث تسکین خاطر ہو جاتا ہے - چشم - لب صنعت مراعاۃ النظیر ہے +

وہ جنازے پر مری کس وقت آئے دیکھنا
جبکہ اذن عام میرے اقربا کہنے کو ہیں

اذن عام - عام اجازت - دستور ہے کہ جب جنازہ کے دفن کرنے سے فارغ ہو چکتے ہیں تو میت کے رشتہ دار اذن عام پکار دیتے ہیں کہ اب جنازہ کے ہمراہ آنیوالے آدمیوں کو چلے جانیکی اجازت ہے - اقربا - قریب کے رشتہ دار - (مطلب) اے لوگو دیکھو معشوق میرے جنازہ پر اُسوقت آیا جبکہ اذن عام پکارنے کا وقت آگیا - یعنی ایسے وقت آیا جبکہ آتے ہی بلا روک ٹوک کے واپس جا سکے +

ہوں طائر خیال نہ پر ہیں نہ میرے بال
پر اُڑ کے جا پہنچتا کہیں سے کہیں ہوں میں

طائر خیال - خیال کو طائر یعنی اُڑنیوالا یا پرندہ اسلئے کہا ہے کہ خیال مثل پرندہ آناً فاناً میں ایک امر سے دوسرے امر کی طرف رجوع کر سکتا ہے اور ایک مقام سے دوسرے مقام پر جا پہنچتا ہے - بال - بازو کہیں سے کہیں جا پہنچنا - بہت دور چلے جانا (مطلب) یہ شعر اول خیال کی تعریف میں ہو سکتا ہے کہ خیال اپنی نسبت زبان حال سے کہتا ہے کہ میں وہ پرندہ ہوں کہ بغیر پروں اور بازوں کے دور دور

جا پہنچتا ہوں - دوسرے شاعر کی تعریف میں کہ میں خیال کا طائر یعنی شاعر ہوں بغیر پروں اور بازوں کے
دور دور کے باریک مضامین نکال لاتا ہوں - تیسرے انسان کی تعریف میں کہ میں طائرِ خیال جیسا ہوں
بے پروں کہیں سے کہیں تک جا پہنچتا ہوں یعنی عقل اور علم کے زور سے خدا کی قدرتوں اور صناعیوں
کو معلوم کر لیتا ہوں زمینی اور آسمانی اشیا کے حالات کا پتا لگا لیتا ہوں بذریعہ عبادت فرشتوں سے
بڑھ جاتا ہوں - طائر - پر - اُڑنا صنعت مراعاۃ النظیر ہے - دوسرے مصرعہ میں پر کا لفظ بھی لیکن
پہلے مصرعہ کی پر کی لفظی مناسبت سے خوب آیا ہے +

ہے لوثِ حبِّ زر سے یہ دامن ہمارا پاک	گر چھینٹ بھی پڑی تو بحدِ درم نہیں

لوثِ حبِ زر - مال کی محبت کی آلائش - لالچ کا عیب - دامن کسی شے کی آلائش سے پاک ہونا - بے عیب
ہونا - پاک صاف ہونا - چھینٹ - پانی کی وہ بوند جو کسی جگہ سے اُچٹ کر یا اُڑ کر کپڑے پر آ پڑے - اسجگہ
ناپاک چھینٹ مراد ہے - بحدِ درم - درم کی برابر یعنی سطح میں درم کی سطح کے برابر - درم ایک چھوٹا سا سکہ
ہے اور شرع کے قاعدہ سے جو چھینٹ درم سے کم ہوتی ہے اُسکی ناپاکی کسی شمار میں نہیں آتی +
(مطلب) ہمارا دامن مال و دولت کے لالچ کی آلودگی سے پاک ہے - اگر اُسپر حبِّ زر کی کوئی چھینٹ
بھی آ پڑتی ہے تو وہ درم سے کم ہی ہوتی ہے چھینٹ میں لوث کی مناسبت ہے اور دوسرے معنی
چھپے ہوئے کپڑے کی قسم کے لحاظ سے دامن کی رعایت موجود ہے - درم میں زر کی مناسبت ہے +
ہمارا میں مار کا لفظ بھی زر کی رعایت سے خوب نکلتا ہے - کیونکہ زمانہ سابق میں حفاظت کے لئے خزانہ
کو دفن کرتے وقت مٹی یا آٹے کا ایک سانپ بنا کر اسکے ساتھ دفن کر دیا کرتے تھے جسے مار گنج بولتے ہیں
غالبًا کوئی ٹوٹکا ہوگا - اور اسکا باعث وجود کوئی چوہا ہوا ہوگا +

کہانیاں ہیں حکایاتِ خضر و آبِ بقا	بقا کا ذکر ہے کیا اس جہانِ فانی میں

کہانیاں - جھوٹے قصے - دل بہلاوے کی باتیں - حکایاتِ خضر و آبِ بقا حضرت خضر اور آبِ حیات کے قصے
حضرت خضر وہ ابدال ہیں جنکو منجانب خدا سمندروں اور میدانوں کی خدمت سپرد ہے - آبِ بقا وہ پانی
جس کے پینے سے انسان مر نہیں سکتا - کہتے ہیں کہ یہ چشمہ کسی نامعلوم مقام پر بہت ہی تاریک جگہ میں
واقع ہے جسے ظلمات کہتے ہیں اور حضرت خضر کی مدد بغیر وہاں کوئی نہیں جا سکتا - سکندر اعظم کے سبب مشہور
ہے کہ یہ وہاں گیا اور دیکھا کہ اُس چشمہ کے کنارے بہت سے اشخاص ہاتھ پاؤں گلے ہوئے پڑے ہیں اور ہائے
بھوک ہائے پیاس کہکر چلا رہے ہیں - دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ آبِ حیات پینے سے ہاتھ پاؤں گل کر
گر پڑے ہیں اور اُسکی تاثیر سے جان نکلتی نہیں بھوک پیاس کے صدمے گزر رہے ہیں کیونکہ کوئی کھانا اور
پانی دینے والا نہیں - سکندر نے اُن مصیبت زدہ لوگوں کی حالت سے عبرت پکڑی اور آبِ حیات پینے کی

عوض ایک شیشہ میں بھر لیا - بقا - باقی رہنا - سلامت رہنا - وہ عالم جو مرنے کے بعد ہمیشہ رہنے والا ہے عالم آخرت - جہان فانی - دنیا - وہ جہان جسکی ہر ایک شے نیست و نابود ہونے والی ہے +

(مطلب) خضر اور آب حیات کے قصے جھوٹی باتیں ہیں - اس دنیا میں جو نیست و نابود ہونیوالی ہے باقی رہنے والی چیز ہو ہی نہیں سکتی - کہانیاں - حکایات - ذکر مترادف الفاظ ہیں - دونو مصرعوں میں آخر و اول بقا کا ہونا صنعت معاد ہے - اور الفاظ بقا باہم تجنیس تام میں داخل ہیں - بقا اور جہان فانی صنعت تضاد ہے +

واضح ہو کہ یہانتک ہمنے شعر کی صنعتیں اور تجنیسیں اور بہت سی وہ خوبیاں جو محذوفات اور اشارات وغیرہ سے متعلق تھیں بیان کیں اور بعض وہ امور بھی ظاہر کر دیے جو درحقیقت شعر میں دانستہ رکھے ہوئے نہ تھے بلکہ اتفاقیہ یا بعض خیالی کرشمہ تھے - ان سب اظہاروں سے غرض تھی کہ طلبہ میں مضمون شعر کو سوچنے اور الفاظ کی ترتیب اور تفریق اور مختلف معنوں اور محاوروں کی خوبیوں اور بندشوں کی طرف غور کرنے اور سمجھنے کا مادہ پیدا ہو جائے - آیندہ ہم الفاظ محاوروں اور قصہ طلب امور اور مطلب کے علاوہ اسی صنعت اور تجنیس کا ذکر کرینگے جسکا بیان کرنا ضروری سمجھا جائیگا - باقی خوبیوں کی طرف طلبہ خود ذہن لڑائیں +

تو کہے غنچہ کہ اُس لب پہ دھڑی خوب نہیں	چپ کہ منہ چھوٹا سا اور بات بڑی خوب نہیں

غنچہ - کلی - وہ منہ بند پھول جو کچھ عرصہ کے بعد کھلتا ہے - شاعر معشوق کے منہ کو چھوٹے ہونے کی تعریف کے سبب غنچہ سے تشبیہ دیا کرتے ہیں - دھڑی - ہونٹوں پر جمی ہوئی مسی - چھوٹا منہ بڑی بات - چھوٹے ہو کر بڑے آدمیوں پر اعتراض کرنا - کم مرتبہ ہو کر بڑے مرتبہ والوں کی عیب چینی کرنا

(مطلب) اے غنچہ تو جو یہ کہتا ہے کہ معشوق کے ہونٹ پر مسّی کی دھڑی اچھی طرح نہیں جمی اپنے اس کلام سے چپ ہو رہ کیونکہ تیرا ایسا کہنا چھوٹا منہ بڑی بات ہے اور یہ بات اچھی نہیں یعنی بُری ہے +

سامنے سے مرے ٹلتا نہیں ناصح جبتک	مغز کھاتا مرا دو چار گھڑی خوب نہیں

ناصح - نصیحت کرنیوالا - سمجھانیوالا - مغز کھانا - باتوں سے سر پھرا دینا - پریشان کر دینا +

(مطلب) ناصح میرے پاس سے نہیں جاتا جب تک وہ دو چار گھڑی تک اپنی نصیحتوں سے مجھے پریشان نہیں کر لیتا +

منہ چڑھے تیغ غم عشق کی کیا منہ ہے ترا	بوالہوس تجھپہ ضرب کوئی بڑی خوب نہیں

تلوار کے منہ چڑھنا - تلوار کے مقابلہ پر آنا - تلوار کا زخم اٹھانا - تیغ غم عشق - عشق کے صدموں کی تلوار

عشق کی مصیبتیں - تیرا کیا منہ ہے - تیری کچھ حقیقت نہیں - تو نا چیز ہے   بوالہوس - لالچی - وہ شخص جو اور آدمیوں کو کوئی کام کرتا دیکھکر خود بھی اسکے کرنے کا دم بھرے مگر بذاتہ اسکے کرنے کی ہمت نہ رکھتا ہو - یہاں رقیب سے مراد ہے - ضرب پڑنا - نقصان ہو جانا - تلوار کا وار پڑنا +

(مطلب) اے رقیب تو بالکل کم ہمت اور نا چیز آدمی ہے تیرا حوصلہ اتنا نہیں جو تو عشق کی مصیبتوں کا مقابلہ کر سکے - تو جو عشق کا دم بھر رہا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ تجھ پر ابھی کوئی کڑی ضرب نہیں پڑی

خوبرویوں سے بہت آنکھ لڑی پر افسوس	قسمت اے ذوق کہیں اپنی لڑی خوب نہیں

آنکھ لڑنا - عشق پیدا ہونا - دیکھا بھالی ہونا - قسمت لڑنا - نصیبہ چمک اٹھنا - خواہش کے موافق کام پورے ہو جانے - عروج حاصل ہونا (مطلب) اے ذوق بہت سے خوبصورت آدمیوں سے ہماری دیکھا بھالی ہوئی مگر افسوس اس بات کا ہے کہ کسی جگہ بھی ہماری قسمت نے ابھی عروج نہ کیا یعنی آرزو پوری نہ ہوئی +

گزری عمر ہے یوں دورِ آسمانی میں	کہ جیسے جائے کوئی کشتیٔ دخانی میں

دورِ آسمانی - آسمان کی گردش - زمانہ - کشتیٔ دخانی - دھوئیں کی کشتی - وہ کشتی جو انجن کے زور سے چلتی ہے - اگبوٹ (مطلب) زمانہ کے ساتھ ساتھ ہماری عمر اسطرح گذر رہی ہے یعنی گھٹتی جا رہی ہے جسطرح کوئی شخص اگبوٹ میں بیٹھا ہوا سفر کرتا ہے کہ بہت تیزی سے اپنا گھر دور اور منزل مقصود قریب ہوتی جاتی ہے - ایسا ہی حال عمر کا ہے کہ مرنے کا وقت قریب ہوتا جاتا ہے +

بے بادہ غورگی میں ہو ذوق جوں مویز	کی توبہ بیوقوف نے ناحق شباب میں

بے بادہ - بغیر شراب کے - غورگی - تازہ انگور کی حالت - عالم جوانی - مویز - منقی خشک انگور کی ایک قسم ہے جو دوا کے طور پر استعمال کیجاتی ہے اسکا مزاج گرم تر ہے - اور اُسکے پوست میں ایسی جھریاں ہوتی ہیں جیسے بوڑھے آدمیوں کی کھال میں پڑ جاتی ہیں - ناحق - بے سبب - شباب - جوانی +

(مطلب) ذوق شراب نہ پینے کے سبب سے جوانی کے عالم میں منقی جیسا یعنی ضعیف ہو گیا - اُس بےعقل آدمی نے ناحق جوانی میں شراب سے توبہ کر لی - توبہ کی رعایت سے ناحق میں حق قابل تعریف ہے +

نہ ڈال آبلے اے گرمی فغاں منہ میں	کہ چپکا بیٹھ رہوں بھر کے گھنگنیاں منہ میں

آبلے - چھالے - وہ دانے جو گرمی کے سبب سے اکثر زبان یا لبوں پر پڑ جاتے ہیں - اور جب دانے کثرت سے ہو جاتے ہیں تو کہا کرتے ہیں کہ منہ آگیا ہے اور اسکا عام علاج یہ ہے کہ کتھا - دانہ الائچی کلاں - کباب چینی بنسلوچن ہموزن باریک پیسکر رکھ چھوڑتے ہیں اور دن بھر میں دو تین دفعہ قدرے قدرے زبان پر چھڑک کر رال ٹپکانے سے دو ایک دن میں آرام ہو جاتا ہے - دوسرا زیادہ آسان نسخہ یہ ہے کہ سٹی کے

کوزہ میں پانی بھر کر اسکے اندر طوطیا کی ڈلی ڈالدیں اور اُسکے نتھرے ہوئے پانی سے دن بھر میں کئی دفعہ کلّیاں کریں - گرمیٔ فغاں - فریاد اور آہ کی گرمی - منہ میں گھنگنیاں بھر کر ہو بیٹھنا - خاموش ہوکر بیٹھ رہنا - چپ ہو جانا - پانی میں جوش دئے ہوئے گیہوں یا چنے یا جوار جیسے اناج کے دانوں کو گھنگنیاں کہتے ہیں - چونکہ بہت سے دانوں کو منہ میں رکھ لینے سے بات نہیں کیجاتی اسلئے یہ ایک مثل بنگئی کہ تم ایسے چپ بیٹھے ہو گویا منہ میں گھنگنیاں بھر رکھی ہیں - چھالوں اور گھنگنیاں میں ظاہری مشابہت ہے (مطلب) اسے آہ کی گرمی تو میرے منہ میں چھالے نہ ڈال کہ جنکے سبب سے میں اسطرح خاموش ہو کر بیٹھ رہوں گویا منہ میں گھنگنیاں بھر رکھی ہیں +

ہے رانی کے لہو تیر کا سوفار		یہ چپ ہوا ہے کہ گویا زبان نہیں منہ میں	

سوفار - تیر کے ایک سرے پر تو لوہے کی پھال چڑھی ہوئی ہوتی ہے اور دوسرے سرے پر ہاتھی دانت وغیرہ کی ایک چھوٹی سی شام عین کے سرے کی مانند کشادہ دہن لگی ہوئی ہوتی ہے اُسی کو سوفار کہتے ہیں اکثر سوفار کا منہ ... اندر سے سرخ رنگا ہوا ہوتا ہے اور سوفار کا منہ گڑھے دار اس لئے ہوتا ہے کہ اسکے اندر دانت آکر اچھی طرح گرفت اور کشش ہو سکے - خون پینے کا دعویٰ اُسکی سرخی سے یا وار پار نکلنے کی حالت میں بدن کے اندر سے گذر جانے یا کسی جگہ اندر اٹک رہنے سے پایۂ ثبوت کو پہنچا یا جاتا ہے - گویا زبان نہیں منہ میں - اس فقرے کے دو معنی ہیں اول جیسے منہ کے اندر زبان ہی نہیں ہے (مطلب) اسے معشوق تیرے تیر کا سوفار میرا لہو پیکے اُسکے غم و رنج آمیز تاثیر سے ایسا چپ ہو گیا گویا اسکے منہ میں زبان ہی نہیں - آخری فقرہ سے صنعت ایہام پیدا ہے - دوسری خوبی یہ ہے کہ سوفار کا دہن ہوتا ہے مگر زبان نہیں ہوتی - اور دانت کو بروقت اسکے اندر ہونے کی زبان کہا جائے تو وہ گویا نہیں - اور خود سوفار بے جان چیز ہونے کے سبب نہیں بول سکتا - سوفار کے نہ بولنے کو تاثیر خون کی وجہ قرار دینا صنعت حسن تعلیل ہے +

اتنے بگڑے ہیں وہ مجھسے کہ اگر نام اُنکا		لکھتا کاغذ پہ ہوں تو حرف بگڑ جاتے ہیں	

کسی شخص کا دوسرے شخص سے بگڑنا - ناراض اور رنجیدہ ہونا - حرفوں کا بگڑنا - خوش خط نہ لکھا جانا حرفوں کا ٹیڑھا اور بھدّا ہو جانا (مطلب) معشوق مجھسے اسقدر ناراض ہے کہ اُسکی تاثیر سے اسکے نام کے حرف بھی کاغذ پر لکھتے وقت بگڑ جاتے ہیں یعنی بدخط ہو کر لکھے جاتے ہیں +

مجنوں مجھے سمجھے ہی چراغ رہ مقصود		ہیں ناقۂ لیلےٰ کا سراغ کف پا ہوں	

چراغ رہ مقصود - مطلب کے راستہ کا چراغ - مقصد تک پہنچا دینے والا ذریعہ - ناقہ لیلی - لیلی کی سانڈنی یعنے وہ سانڈنی جس پر لیلی سوار ہو کر جنگل میں آئی تھی اور اپنے عاشق مجنوں سے ملی تھی - سراغ کف پا

جس چیز ... منہ کے اندر ... والی زبان نہیں [illegible]

تلوے کا نشان - پاؤں کا کھوج (مطلب) مجنوں مجھے اپنے مقصد کے حاصل ہونے کا ذریعہ سمجھتا ہے اور میں لیلی کی اونٹنی کے پاؤں کا کھوج ہوں یعنی میں عشق کی حقیقت کو اسقدر پائے ہوئے ہوں کہ ہر ایک عاشق و معشوق کے حالات مجھپر آشکارا ہیں جنکی وجہ سے وہ مجھے اپنا پیشوا سمجھتے ہیں اور میری پیروی سے اپنی مرادیں پاسکتے ہیں +

کری وحشت بیاں چشم سخنگو اسکو کہتے ہیں	یہ سچ کہتے ہیں سر چڑھ بولی جادو اسکو کہتے ہیں

چشم سخنگو - باتیں کرنے والی آنکھ - حال بتانیوالی آنکھ - جادو کا سر چڑھکر بولنا - کسی تدبیر سے رازدار کا خود بخود ہی بھید کھولدینا - کسی بات کی لپیٹ میں آکر اپنا حال آپ کہہ گذرنا +
(مطلب) معشوق کی آنکھ کی طرف اشارہ ہے کہ چشم سخنگو اسکو کہتے ہیں کیونکہ وہ اپنی وحشت یعنی عاشق سے نفرت رکھنے کا حال ظاہر کر رہی ہے - اور لوگ سچ کہتے ہیں کہ جادو سر چڑھکر بولتا ہے سو وہ یہی بات ہے کہ اُسی کی آنکھ اُسی کا بھید کھول رہی ہے - وحشت کو آنکھ سے بوجہ صفت آہو چشمی مناسبت ہے اور اُسکے بیان کرنے کا ثبوت بے مہری کی نگاہ سے حاصل ہوتا ہے آنکھوں کی جگہ سر میں ہونے اور پر فسوں صفت پانے کی رعایت سے سر چڑھکر بولنے والے جادو کا محاورہ اچھی مناسبت رکھتا ہے +

دنبالے سے سرمہ کے دھواں ہیں تری آنکھیں	کہہ بیٹھیں نہ کچھ سیف زباں ہیں تری آنکھیں

سرمہ کا دنبالہ - سرمہ کا وہ باریک خط جو بعض عورتیں خوبصورتی کے لئے آنکھوں کے پچھلے کویوں سے کنپٹی کی طرف کھینچکر بنالیتی ہیں - آنکھوں کا دھواں ہونا - بالکل سیاہ ہونا - سیف زبان - وہ شخص جسکی دعا فوراً اپنا اثر دکھاتی ہو - جسکی زبان تلوار کا سا خواص رکھتی ہو کہ دعا یا بد دعا کرتے ہی اسکا نتیجہ ظاہر ہوجائے (مطلب) اے معشوق سرمہ کے دنبالے سے تیری آنکھیں بالکل دھواں سیاہ ہوگئی ہیں - میں ڈرتا ہوں کہ کوئی بد دعا نہ کر بیٹھیں کیونکہ وہ اسوقت سیف زبان بنی ہوئی ہیں دنبالہ کو اسوجہ سے کہ وہ آنکھ کی کوئے میں سے نکلا ہوا ہوتا ہے زبان سے تشبیہ دی ہے اور اسوجہ سے کہ وہ سیدھا خط ہوتا ہے اور دل عاشق کو اپنی خوبصورتی کی وجہ سے بسمل کرتا ہے سیف سے تشبیہ دی ہے ان دونوں تشبیہوں کی رعایت سے آنکھ کو سیف زبان کہا ہے +

مری نالوں سے چپ ہیں مرغ خوش الحان زمانہ میں	صدا طوطی کی سنتا کون ہے نقار خانہ میں

مرغ خوش الحان - اچھی آواز والے پرندے - نقار خانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے - جسجگہ ڈھول اور تاشے بج رہے ہوں وہاں طوطی کی ٹیں ٹیں کی آواز کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا یا ڈھول اور تاشوں کے غل اور شور میں طوطی کی آواز نہیں سنائی دیتی یا مشہور اور عالی مرتبہ لوگوں کے سامنے حقیر اور غیر مشہور آدمی کو

فروغ نہیں ہوتا (مطلب) میری فریاد کو سنکر چہکنے والے پرندے خاموش ہوگئے ہیں۔ کیونکہ زمانہ میری فریادوں سے نقارخانہ جیسا بنا ہوا ہے پھر اُنکی آواز کون سنتا۔ دنیا کو بوجہ غل اور شور کے نقارخانہ سے تشبیہ دیجاتی ہے +

	سینہ و دل پہ مرے زخم جگر ہنستے ہیں	ہنسنے دو چارہ گرو ہنستے ہی گھر بستے ہیں	

چارہ گر۔ معالج۔ علاج کرنیوالا۔ ڈاکٹر۔ ہنستے ہی گھر بستے ہیں۔ خوشی میں خوشی حاصل ہوجاتی ہے خدا بے محنت اور کوشش بھی راحت اور دولت دیدیتا ہے۔ غیر آدمی تدبیروں پر ہنسیاں اُڑاتے ہی رہجاتے ہیں اور انہی تدبیروں سے کام نکل آتا ہے (مطلب) اے علاج کرنیوالو اگر میرے جگر کے زخم میرے سینہ اور دل کو حقیر سمجھکر ٹھٹوں میں اُڑاتے ہیں تو اُڑانے دو غیر ہنستے ہی رہجاتے ہیں اور اپنے کام بنجاتے ہیں +

	کہتی ہے ماہی بریاں کہ دبیرانِ قضا	داغ دیتے ہیں اسی جسکو درم دیتے ہیں	

ماہی بریاں۔ بھنی ہوئی مچھلی۔ پکی ہوئی مچھلی۔ دبیران قضا۔ حکم خدا کے لکھنے والے منشی۔ حکم خدا کو عمل میں لانے والے فرشتے۔ داغ دینا۔ رنج دینا۔ جلانا۔ درم دینا۔ روپیہ سے مالا مال کرنا۔ دولت دینا (مطلب) پکی ہوئی مچھلی اپنی حالت سے جتا رہی ہے کہ قضا و قدر جس کو درم یعنی دولت دیتے ہیں اُسکو داغ یعنی رنج بھی دیتے ہیں۔ درم میں مچھلی کے جسم کے گول چھلکوں کی رعایت ہے اور داغ میں پکتے وقت داغ لگجانے کی رعایت ہے +

	جس جگہ بیٹھ رہیں با دیدۂ نم اُٹھتے ہیں	آج کس شخص کا منہ دیکھکے ہم اُٹھے ہیں	

با دیدۂ نم۔ آنسو بھری آنکھوں کے ساتھ۔ منہ دیکھنا بعض آدمی خیال کیا کرتے ہیں کہ علی الصباح سوتے اُٹھکر بعض آدمیوں کے منہ کو دیکھنے سے تمام دن خوشی حاصل ہوتی رہتی ہے اور بعض لوگوں کے منہ کو دیکھنے سے تمام دن رنج اور غم لاحق ہوتا رہتا ہے۔ اسی وجہ سے جب کسی شخص کو دن بھی رنج میں گذرجاتا ہے تو وہ اکثر یہ کہتا ہے کہ (مطلب) آج ہم کس کا منہہ دیکھکر اُٹھے تھے جو تمام دن رنج ہی رنج میں گذرا اور جہاں جاکر بیٹھے وہیں سے روکر اُٹھے +

	زاہد گمراہ کے میں کسطرح ہمراہ ہوں	وہ کہے اللہ ہو اور میں کہوں اللہ ہوں	

زاہد گمراہ۔ خدا کو نہ پہچاننے والا زاہد۔ برائیوں سے بچنے اور خدا کو نہ جاننے والا شخص۔ اللہ ہو۔ وہ اللہ ہے (مطلب) میں گمراہ زاہد کے ساتھ کس طرح رہسکتا ہوں۔ وہ تو کہتا ہے کہ اللہ وہ ہے اور میں کہتا ہوں کہ اللہ میں ہوں۔ یعنی مجھہ میں اور اسمیں یہ بہت بڑا اختلاف واقع ہے جس کے سبب میرا اور اُسکا ساتھ نہیں ہوسکتا۔ اپنے آپ کو اللہ کہنا شرع کے نزدیک کفر کا کلمہ ہے اور صوفی فرقہ نے

خیال وسعت دیکر اس کلمہ سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ سب چیزوں میں خدا ہی کی قدرت کا جلوہ ہے اور سب چیزیں جلوہ حق کے سامنے بالکل ناچیز ہیں اس لئے انسان میں بھی نور حق جلوہ گر ہے اور حق کے سامنے انسان کی کچھ ہستی نہیں پس اللہ ہوں کہنے کے یہ معنی ہیں کہ میں کوئی چیز نہیں ہوں صرف اللہ کی قدرت کا نمونہ گویا اللہ ہی ہوں +

دانہ خرمن ہے ہمیں قطرہ ہے دریا ہم کو ‖ آئے ہے جز میں نظر کل کا تماشا ہم کو

خرمن - کھلیان - اناج کا ڈھیر - قطرہ - بوند بھر پانی - جز - حصہ - ٹکڑا - کل - پوری شے -
(مطلب) ہم کو ایک دانہ سے ڈھیر کی حقیقت اور ایک بوند پانی سے دریا کی حالت معلوم ہوتی ہے - ہم حصہ میں پوری شے کا تماشا دیکھتے ہیں یعنی ہر ایک چیز میں خدا کی قدرت کا جلوہ دیکھکر ہمیں شان الٰہی یاد آجاتی ہے کہ وہ خدا ایسا قادر اور خالق ہے جس نے اپنی قدرت کاملہ سے ایسی ایسی چیزیں بنائی ہیں +

اُس نے خط جو قلم سرمہ سے لکھا ہم کو ‖ لکھا ایمائے خموشی ہے یہ گویا ہمکو

قلم سرمہ - سرمہ کی قلم - سرمہ کی پنسل - ایمائے خموشی - خاموش رہنے کا اشارہ (مطلب) معشوق نے جو ہمیں سرمہ کی پنسل سے خط لکھکر بھیجا ہے تو گویا اُسکا یہ مطلب ہے کہ میں چپ ہو رہوں - یعنی فریاد وفغاں نہ کروں اور نہ کسی سے اپنا حال بیان کروں - سرمہ کی خاصیت ہے کہ اسکے کھانے سے زبان لکنت کرنے لگتی ہے اسی بنا پر قلم سرمہ سے ایمائے خموشی نکالا گیا ہے +

شوق مستی میں ہے گلگشت چمن کا ہمکو ‖ چاہئے جائے عصا گردن مینا ہم کو

مستی - نشہ - گلگشت چمن - چمن کی سیر - پھلواری کی ہواخوری - جائے عصا - لاٹھی کے بدلے - گردن مینا - شراب کی صراحی کا گلا (مطلب) ہمکو شراب کے سرور میں چمن کی گلگشت کا شوق ہوا ہے تو ہمارے ہاتھ میں لاٹھی کی عوض شراب کی صراحی کا گلا ہونا چاہیئے کہ شراب کا دور چلتا رہے اور نشہ ترقی پر رہے - قاعدہ ہے کہ شراب کے سرور میں چلتے ہوئے قدم بہکتا ہے اور گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے ہاتھ میں لکڑی رکھتے ہیں کہ کچھ اسی سے سہارا ملتا ہے +

نخل خرما کی طرح باغ محبت میں ملا ‖ کثرت زخم سے اک خلعت زیبا ہمکو

نخل خرما - کھجور کا درخت - اسد رخت کا تمام تنہ یعنی جڑ سے پتوں تک کا تمام حصہ کٹے ہوئی شاخوں کے بقیہ حصوں سے جنہیں کھپرے کہتے ہیں ڈھکا ہوا ہوتا ہے گویا اُس نے مشجر خلعت پہن رکھا ہے - باغ محبت - محبت کا گلزار یعنی محبت - کثرت زخم - زخموں کی زیادتی - خلعت زیبا - خوشنما لباس - سجیلی پوشاک (مطلب) ہمیں محبت کرنیکا نتیجہ یہ ملا کہ زخموں کی زیادتی سے سارا بدن کھجور کے درخت جیسا ہو گیا

ہم گئے جسکی طرف جوں گل بازی اُس نے — پاس آنے نہ دیا دور ہی پھینکا ہم کو

گل بازی - خوشی کے کسی خاص موقع پر ایک کھیل کھیلا جاتا تھا کہ ایک شخص دوسرے شخص کو پھول سے مارتا تھا - اور وہ شخص اپنے آپ کو بچا کر اُسی پھول سے دوسرے کو مارتا تھا - غرضکہ وہ پھول اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر پھینکتا رہتا تھا اُسی پھول کو گل بازی لکھا ہے - غالباً انگریز اور میمن جو پروں کی گیند سے کھیلتے ہیں - یہ اُسی کھیل کی تقلید ہو + مطلب ہمنے جس شخص سے ملنا چاہا اُسی نے ہمکو دھتکار بتائی - اور گل بازی کی مانند ہمیں اپنے پاس نہ آنے دیا - دور ہی سے ہٹا دیا +

ہر قدم پاؤں میں سر رکھتے ہیں خارِ سرِ دشت — ای جنوں تو نے تو کانٹوں میں گھسیٹا ہمکو

پاؤں میں سر رکھنا - عاجزی کرنا - پاؤں میں چبھنے سے کنایہ ہے + خارِ سرِ دشت - جنگل میں اُگے ہوئے کانٹے + کانٹوں میں گھسیٹنا - ذلیل کرنا - شرمندہ کرنا - تکلیف دینا - کانٹوں کی جگہ میں لیجانا + (مطلب) جنگل کے کانٹے ہر ایک قدم پر میرے پاؤں میں چبھتے ہیں - اے جنوں یہ تو نے مجھے کانٹوں میں پھرایا ہے + جب کوئی شخص کسی کے ساتھ زیادہ عاجزی اور تعظیم سے پیش آتا ہے تو دوسرا شخص بطریق عذر کہا کرتا ہے کہ میں اسقدر بہ اور تعظیم کے لایق نہیں آپ مجھے کانٹوں میں گھسیٹتے ہیں یعنی شرمندہ کرتے ہیں + مذکورۂ بالا رسم کے لحاظ سے ہر دو محاورے ایک دوسرے کی رعایت بھی رکھتے ہیں +

لگ گئی آنکھ جو سودے میں تری زلفوں کے — شب سیاہی نے کئی بار دبایا ہمکو

آنکھ لگنا - نیند آجانی - سو رہنا - کسی پر عاشق ہونا + سودا ایک سیاہ خلط کا نام ہے جسکی ترقی سے مرض جنون پیدا ہوتا ہے - خیال + شب - رات - اسجگہ سے "کو" محذوف ہے + سیاہی کا دبانا یہ ایک مرض ہوتا ہے جس کا نام کابوس ہے - اِس مرض کا تعلق سینہ کے امراض سے ہے اور اکثر بلغمی یا سوداوی خلط کے غلبہ سے ظہور میں آتا ہے اور بچوں اور نوعمر آدمیوں سے خاص تعلق رکھتا ہے اُسکا علاج یہی ہے کہ خلط غالب کی تنقیح فصد یا مسہل سے کی جاتی ہے - اس مرض کی کیفیت یہ ہے کہ نیند میں یکایک آدمی کے تمام جسم اور ہاتھ پاؤں پر اس قسم کا دباؤ ظاہر ہوتا ہے گویا کسی آسیب نے آدبایا ہے - اِس حالت کے ساتھ ہی کانوں میں زور شور کے سناٹے جیسے درختوں میں سے تیز ہوا کے گزرنے کے وقت پیدا ہوتے ہیں سنائی دیتے ہیں اُسوقت آدمی کو خواب کے اندر نہایت خوف معلوم ہوتا ہے اور وہ اپنی دانست میں ہاتھ پاؤں کو حرکت دینا چاہتا ہے مگر وہ نہیں ہل سکتے اور چیخنے کی کوشش کرتا ہے مگر آواز نہیں نکلتی - آدمی یہ سمجھتا ہے کہ میں بیدار ہوں مگر بیدار نہیں ہوتا - کچھ دیر بعد اسی کشمکس سے آنکھ کھل جاتی ہے اور ہاتھ پاؤں قابو میں ہو جاتے

ہیں جس شخص کو اس مرض کا دورہ ہوتا ہے اُسے دائیں کروٹ سونا چاہیے کہ دائیں کروٹ لینے سے دل بجائے نیچے دبنے کے اُوپر کی جانب رہتا ہے اور اسوجہ سے وہ دورہ نہیں اُٹھتا - سوداوی کابوس میں سیاہ اور تاریک چیزیں دباؤ ڈالتی معلوم ہوا کرتی ہیں اور بلغمی میں سفید +

مطلب تیری زلفوں کے خیال میں ہم سو رہے تو رات کے وقت ہمیں سیاہی نے کئی دفعہ دبایا یعنے مرض کابوس کے دورے اُٹھے + اس شعر میں زلفوں کی سیاہی اور خیال کی بختگی کی تعریف کو مبالغہ سے بیان کیا ہے - صنعتیں اور رعایتیں مرض کی تشریح سے ظاہر ہیں +

	حرفِ تلخ اُس لبِ شیریں سے ہر اک بات پہ آہ ناصحا سنتے ہیں ہم یہ کچھ تو ہے میٹھا ہم کو	

حرفِ تلخ - ناگوار باتیں - گالیاں + لبِ شیریں - پیارا ہونٹ - معشوق کا لب + ناصحا اے نصیحت کرنیوالے + میٹھا ہونا - بھلا معلوم ہونا + مطلب اے ناصح ہم جو ہر ایک بات پر معشوق کی جھڑکیاں اور ناگوار باتیں سنتے ہیں تو اسمیں کوئی ادا ہمیں ضرور اچھی معلوم ہوتی ہے پس تو ہمیں ناحق نصیحت کرتا اور روکتا ہے +

آرہ ساں تیا ہے دنداں عوضِ پا ہمکو	کیا ستم ہے کہ پےِ قطعِ رہِ عشق فلک	

کیا ستم ہے - کیسی نامناسب بات ہے + پےِ قطعِ رہِ عشق - عشق کے راستے کے کاٹنے کے واسطے عشق کی منزل طے کرنے کے لئے + فلک - آسمان بطور فاعل واقع ہوا ہے + آرہ ساں آرہ کی مانند آرہ یا کرونت لوہے کا ایک اوزار ہوتا ہے جسمیں دندانے بنے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ دانتے بھی کہلاتے ہیں - اور کچھ کچھ دانتوں سے مشابہت رکھتے ہیں - یہ اوزار لکڑیوں کے چیرنے کے کام آتا ہے + دنداں دانت + عوضِ پا پاؤں کے بدلے +

(مطلب) یہ کیسی نامناسب بات ہے کہ عشق کے راستے کے کاٹنے کے لئے آسمان نے پاؤں کے بدلے دانتوں کو آرہ کی مانند بنایا یعنے پاؤں کو آرہ جیسا بنانا تھا کہ راستہ اُنہی سے قطع ہوتا ہے - اس شعر کی بنیاد "قطع اور رہِ عشق" کی عام معنی "کاٹنے اور راستہ" پر رکھی گئی ہے کیونکہ رہ عشق پاؤں سے طے کرنے کی چیز نہیں نہ رستہ کا کاٹنا آرہ کا فعل ہے +

	دل میں تھے قطرۂ خوں چند سو مانندِ انار نزہے وہ بھی جب اُلفت نے نچوڑا ہمکو	

قطرۂ خون خون کی بوندیں + مانندِ انار انار کی طرح - انار ایک میوہ ہے جسکے اندر صاف شفاف سرخ وسفید دانے بھرے ہوئے ہوتے ہیں - بعض دفعہ انار کو خوب دباکر اُسکے دانوں کا عرق نکال لیتے ہیں

اُلفت کا نچوڑنا۔ کسی کی اُلفت میں بدن کا انس نکلجانا۔ عشق کے صدموں سے سکت کا ٹوٹ جانا۔ کمزور ہوجانا (مطلب) ہمارے دل میں خون کے قطرے یعنے زندگی کا سرمایہ بہت کم تھا جب معشوقوں کی محبت نے سکت توڑ دیا تو وہ بھی نہ رہے جس طرح انار کو نچوڑ لینے سے دانے باقی نہیں رہتے +

آسمان ور وہ انسان بنا تو ہم کو ‖ خاک میں تھا مگر اُس ڈھب سے ملانا ہمکو

خاک میں ملانا۔ برباد کرنا۔ ستانا + ڈھب طرح۔ طریقہ + (مطلب) آسمان تو ہمیشہ رنج دینے اور ستانے کی چالیں چلتا ہے وہ ہمیں انسان یعنی عقل کا پتلا اشرف المخلوقات خطاب والا کیوں بناتا لیکن اُس نے جو ہمیں بظاہر اپنی عادت کے خلاف ایسا معزز مرتبے والا بنایا تو اُسکا اصل منشا یہ تھا کہ اس طریق سے ہمیں خاک میں ملادے۔ خاک میں ملانا خاکی ہونے کی مناسبت سے کہا ہے۔ اس شعر میں پہلا مصرع دو تعجب آمیز فقروں سے بنا ہے۔ ایک تو آسمان کا نام تعجب سے لیا گیا ہے دوسرے اُس کا فعل تعجب سے بیان کیا گیا ہے +

ٹپکا مژگاں سے لہو ہو کے جگر آخر کار ‖ ایک مدت سے اِسی ٹپکے کا ڈر تھا ہمکو

جگر کا لہو بنکر مژگاں سے ٹپک پڑنا۔ بے انتہا رنج و غم سے آنسو نکل پڑنے + ٹپکے کا ڈر ایک مشہور کہانی ہے کہ کسی شہر میں آبادی سے کچھ دور ایک غریب بڑھیا کا جھونپڑا تھا۔ ایک دن جبکہ سردی کا موسم تھا رات کے وقت مینہ برسنے لگا اور غریب بڑھیا کے جھونپڑے میں ٹپکا لگ گیا یعنے مینہ کا پانی جھونپڑے کی چھت میں سے ٹپکنے لگا اُسوقت غریب بڑھیا سردی کی ماری کپڑوں کی ناداری اور ٹپکے کی تری سے ڈری کہ مبادا ٹھٹھر کر مر جاؤں اِسلئے پکار پکار کر دعا مانگنے لگی کہ اے اللہ میں اسوقت کسی چیز سے اتنا نہیں ڈرتی نہ بھیڑیے سے نہ شیر سے۔ جتنا اِس ٹپکے سے ڈرتی ہوں تو مجھے اِس ٹپکے سے بچا۔ اتفاقاً اُسوقت ایک شیر بھی بڑھیا کے جھونپڑے کے پیچھے آ کھڑا ہوا تھا بڑھیا کی باتیں سُنکر سوچنے لگا کہ ٹپکا کون بلا ہے جو مجھ سے بھی زیادہ زبردست ہے۔ بڑھیا مجھ سے نہیں ڈرتی اور اُس سے ڈرتی ہے۔ یہ اِسی سوچ میں تھا کہ سرائے میں سے ایک مسافر کمہار کا گدھا کھلکر کسی طرف چلا گیا تھا۔ کمہار تلاش کرتا ہوا ادہر آنکلا۔ اُس شیر دل خر بے عقل نے رات کی تاریکی میں تمیز نہ کی کہ یہ شیر ہے۔ اپنا گدھا خیال کر کے دو ڈنڈے جمائے اور کڑک کر ڈانٹ بتائی کہ او گیدی خر میں تو تیری تلاش میں خراب خستہ پھروں تو یہاں آ کھڑا ہوا۔ شیر ڈنڈا پڑتے ہی گھبرا گیا اور سمجھا کہ ٹپکا آن پہنچا کان دبا آگے ہو لیا۔ کمہار نے بھی نیند کے نشے میں لا باندھا۔ صبح کے وقت لوگوں نے دیکھا اور چرچا کیا کہ ایسا بہادر کونسا ہے جس نے اسے یہاں لا باندھا۔ اب تو میاں کمہار کی بھی آنکھیں کھل گئیں اور دل ہی دل میں ڈرنے لگے مگر شیخی بگھار بگھار کر کہنے لگے کہ یہ ہمارا کام ہے۔ گدھا جاتا رہا تھا ہم شیر پکڑ لائے کہ اُسکا کام اسی سے لینگے

بادشاہ کو خبر ہوئی تو اُس نے حکم دیا کہ شیر کو لیکر دربار میں آئے - کمہار ڈرا کہ نہ لیگیا تو بھی مارا گیا - ڈنڈا سنبھالا اور گرج کر جھپٹا - شیر کو ٹپکے کا ڈر تھا کیا بولتا - میاں کمہار گدھے کی کمر پر جیسے پلان ڈال سوار ہو بیٹھے اور دربار میں جا سلام کیا - بادشاہ نے بھی شیر خاں خطاب دیکر ملازم خاص بنالیا + الغرض ٹپکو کا یہ ڈر ہے جو بیان کیا گیا - بعض کا قول ہے کہ ٹپکا ایک درندے جانور کا نام بھی ہے جو شیر کا جانی دشمن ہوتا ہے جسوقت شیر کو دیکھتا ہے اُسپر حملہ کرتا ہے - اور مُنہ اور پنجوں کے علاوہ دُم سے بھی پھاڑتا ہے - کیونکہ اُسکی دم کے انجام پر بھی ایک مُنہ ہوتا ہے اور اسلئے وہ شیر کو ہلاک کر ڈالتا ہے + (مطلب) عشق کی مصیبتیں اور تکلیفیں سہتے سہتے آخر کار جگر خون ہوگیا اور پلکوں کی راہ نکلنے لگا عرصہ سے ہمیں اسی ٹپکے کا ڈر تھا وہی سامنے آگیا + چونکہ جگر کے خون ہوکر بہجانے کا نتیجہ ہلاکت اور اشکباری کا انجام افشائے راز اور آبروریزی ہے یہی وجہ ڈر کی ہے +

خطِ توام سے لکھو گور پہ تاریخ وفات
کہ رہی وصل کی تا مرگ تمنا ہم کو

خطِ توام وہ تحریر جسمیں سب حرف ملے ہوئے ہوں جیسے ۵ بتِ بیمثال شکلِ نقش چینی + سہیلِ حسن شمعِ مہ جبینی + کو خط توام میں اس طرح لکھتے ہیں + ۵ بتبیمثالشکلنقشچینی + سہیلحسنشمعمہجبینی + تاریخ وفات مرنے کی تاریخ - وہ شعر جس سے مرنے کا سن ظاہر ہوتا ہو + اکثر ایسے اشعار کو پتھر پر کندہ کرا کر قبر کے سرھانے نصب کر دیتے ہیں کہ اس سے متوفی کے مرنے کا سن معلوم ہوتا ہے + (مطلب) میرے مرنے کی تاریخ جو قبر کے پتھر پر لکھی جائے وہ خط توام میں لکھنی چاہئے کیونکہ مجھے مرتے دم تک وصل کی حسرت رہی ہے - وصل اور خط توام میں ملنے کی مناسبت ہے +

جس کی آواز سے ہوں رونگٹے سوہاں کے کھڑے
وہ محبت نے دیا سلسلۂ پا ہم کو

رونگٹے کھڑے ہونا - ڈرنا - ڈر سے بدن کا رواں سیدھا ہو جانا - سوہاں - لوہے کا ایک اوزار ہوتا ہے جسے سوہن بھی کہتے ہیں - اسپر باریک باریک نوکدار دندانے بنے ہوئے ہوتے ہیں اور لوہے وغیرہ سخت چیز کے ریتنے اور برادہ کرنے کے کام آتا ہے - سلسلۂ پا - پاؤں کی زنجیر (مطلب) عشق نے مجنوں بناکر ہمارے پاؤں میں ایسی کڑی زنجیر ڈلوادی ہے کہ اسکی آواز سے ڈر کے مارے سوہن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں - یعنی ہمیں رہائی کی اُمید نہیں کیونکہ سوہن ہی سے پاؤں کی زنجیر کاٹ کر الگ کیجاتی ہے اور یہ زنجیر ایسی ہے کہ اسکی آواز ہی سے سوہن ڈر جاتا ہے تو اُسے کیا خاک کاٹیگا +

اک حلاوت ہے عداوت میں بھی اس ظالم کی | کہ اگر زہر بھی دیتا ہے تو میٹھا ہم کو

حلاوت - شیرینی - مٹھاس - مزیداری + عداوت دشمنی - کینہ - بیر + زہر بس - مار ڈالنے والی شے + میٹھا زہر کی ایک قسم کا نام ہے جسے میٹھا تیلیا کہتے ہیں + مطلب ہم سے ہمارا معشوق دشمنی کرتا ہے تو اسمیں بھی مزیداری کی بات نکلتی ہے کہ زہر دینا چاہتا ہے تو میٹھا تیلیا دیتا ہے + حلاوت اور میٹھا تیلیا کی مناسبت ظاہر ہے +

دیکھا آخر کو نہ پھوڑے کی طرح پھوٹ بہے
ہم بھرے بیٹھے تھے کیوں آپ نے چھیڑا ہمکو

دیکھا آخر کو نہ - آخر کار دیکھ لیا + پھوڑے کی طرح پھوٹ بہنا - دلی شکایتوں اور ناراضیوں کا ظہور یکایک زبان سے ظاہر ہو جانا + پھوڑے کا قاعدہ ہے کہ بڑھتے بڑھتے جب پک جاتا ہے تو پھوٹ جاتا ہے اور اندر کی آلائش اور مواد بہہ کر نکلنے لگتا ہے - اسی طرح بعض دفعہ انسان کے دل میں کسی کی طرف سے شکایتیں اور ناراضیاں بڑھتی جاتی ہیں اور کسی ایک وقت میں زیادہ تکلیف پاکر تمام بری بھلی رنجشوں کے ساتھ زبان سے نکل پڑتی ہیں اسی کو پھوڑے کی طرح پھوٹ بہنا کہتے ہیں + بھرے بیٹھے ہیں - شکایتوں اور ناراضیوں سے بھرے ہوئے بیٹھے ہیں - دل میں شکایتیں بھری ہوئی ہیں + چھیڑنا - ستانا +

(مطلب) ہمارے دل میں شکایتوں اور رنجشوں کا ہجوم تھا آپنے چھیڑ لیا اسلئے ہم نے تمام شکایتوں کا دفتر کھول ڈالا +

ہم ہیں وہ رند کہ اس عالم پیری میں بھی ہے
انس میخانہ سے جوں پنبۂ مینا ہم کو

رند - شرابی - کسی مذہب سے تعلق نہ رکھکر عیش پرستیوں میں عمر گزارنے والا شخص + عالم پیری بڑھاپے کا زمانہ + انس الفت - دلی لگاؤ + پنبۂ مینا - وہ روئی جو شراب کے صراحی کے منہ پر ڈاٹ کے طور پر رکھی جاتی ہے + (مطلب) ہم ایسے رند ہیں کہ بوڑھے ہو کر بھی شراب خانہ سے ذوق شوق رکھتے ہیں اور پنبۂ مینا کی طرح اسی جگہ پڑے رہتے ہیں + عالم پیری اور پنبہ میں سفید بالوں کی مناسبت رکھی ہے +

سنگدل تین دن اب گور میں بھی بھاری ہیں
ہے سوم میں ترے آنے کا جو دھڑکا ہم کو

گور میں بھی تین دن بھاری ہیں - انسان سے زندگی میں جو جو برائیاں یا بھلائیاں ظہور میں آتی ہیں

مرنے کے بعد تین دن تک انکا حساب لیا جاتا ہے اِسلئے وہ تین دن بھاری یعنی زیادہ تکلیف اور خوف کے سمجھے جاتے ہیں + سوم مُردہ کے پھولوں کی تقریب۔ مرنے کے بعد تیسرے دن جو فاتحہ اور خیرات کی رسم مرنے والے کے عزیز اقربا دوست آشنا ہمسائے وغیرہ حتے کہ بعض غیر اشخاص بھی شامل ہوتے ہیں + دھڑکا۔ ڈر۔ وہ حالت جس سے دل دھڑکنے لگے + دل تین وجہ سے دھڑکتا ہے۔ اول ہول دلی کے مرض میں۔ دوم خوف کے وقت۔ سوم انتہا درجہ کی خوشی کے وقت +

(مطلب) اے بے درد معشوق مجھے قبر میں بھی تین دن اسلئے بھاری ہیں کہ اپنے سوم میں تیرے آنے کی خوشخبری سے دھڑکا لگا ہوا ہے۔ اول دل کے دھڑکنے سے طبیعت میں بے چینی ہوتی ہے دوسرے انتظار کی سختی جسکی نسبت ایک عربی مقولہ ہے کہ الانتظار اشد من الموت یعنے انتظاری موت سے بھی زیادہ سخت ہے پس یہی وجہ دنوں کے بھاری ہونے کی ہے۔ بھاری سنگ کے لئے اور سنگ قبر کے لئے خاصی رعائتیں ہیں +

کھانے پینے کی قسم کھائی ہے تجھ بن ہمنے	ورنہ ہے زہر تو ہر طرح گوارا ہم کو

کھانے پینے کی قسم کھانا۔ دل سے عہد کر لینا کہ ہم کچھ نہ کھائینگے نہ پئیں گے۔ ایسا عہد بعض دفعہ رنج کی شدت میں ہوجاتا ہے (مطلب) اے معشوق مجھے زہر کھا لینا تو ناگوار نہیں بلکہ ہر طرح سے پسند ہے کیونکہ اُسے کھا کر مرجانے سے عشق کی تکلیفوں سے رہائی ملجائیگی لیکن مَیں جو اُسے نہیں کھایا تو اُسکا سبب یہ ہے کہ میں نے اپنے دل سے عہد کر لیا ہے کہ جب تک تو نہ آئیگا اور کھانے میں شریک نہوگا کوئی چیز نہ کھاؤنگا نہ کچھ پیونگا۔ زہر کو ہلاکت کے اندیشہ سے نہیں کھاتے۔ یہاں اسکے نہ کھانے کا بہانہ مزیداری کے ساتھ کیا ہے جسمیں عذر کا عذر ہے اور جوش محبت کا اظہار بھی ہے +

نہ اُٹھیں شورِ قیامت سے بھی وہ مست ہیں ہم	کہے جبتک کہ نہ قم قم لب مینا ہم کو

شورِ قیامت۔ قیامت کے دن کا غل جبکہ صور پھونکا جائیگا۔ قم قم اُٹھو اُٹھو۔ قم عربی لفظ ہے بمعنی اُٹھو یہاں اُس آواز کو قم قم سے تشبیہ دی ہے جو شراب کو اُلٹ کر نکالنے کے وقت صراحی کے گلے سے پیدا ہوتی ہے۔ لب مینا۔ صراحی کے مُنہ کا کنارہ (مطلب) ہم شراب کے ایسے متوالے اور دھتّے ہیں کہ کیسے ہی مدہوش ہوں مگر شراب کی چاٹ پر صراحی کی آواز سنتے ہی اُٹھ بیٹھتے ہیں اور یہ عادت قیامت تک رہیگی +

ہم تبرک ہیں بس اک بیتابئ مجنوں	سر پہ پھرتا ہے لئے آبلۂ پا ہم کو

تبرک۔ برکت لینا۔ بہتری چاہنا۔ اُردو محاورہ میں وہ شے جس سے برکت حاصل ہونے کا خیال ہو یا وہ شخص یا چیز جسکی عمر ختم ہونے کو آگئی ہو۔ زیارت کرنا۔ دیکھنا۔ متبرک چیز کو دیکھنا۔ آخری دیدار۔ مجنوں۔ لیلےٰ کے عاشق کا لقب ہے۔ سر پہ لئے پھرنا۔ اگر کہیں لیجانا ہوتا ہے تو اکثر متبرک چیز کو

۳ عزیز اس غرض سے کرتے ہیں کہ مردہ کی روح کو ثواب پہنچے۔ اُسمیں مردہ کے

ادب کی غرض سے سر پر رکھکر لیجاتے اور لوگوں کو اُسکی زیارت کراتے ہیں - آبلۂ پا - پاؤں کا چھالہ - اکثر زیادہ چلنے پھرنے سے پاؤں کے تلوؤں میں چھالے پڑجاتے ہیں - چونکہ پاؤں کے نیچے کے رُخ ہوتے ہیں تو گویا آدمی کو اپنے سر پر اُٹھائے اُٹھائے پھرتے ہیں +

مطلب اول اے مجنوں تو ہم سے زیارت کرکے کچھ برکت لے لے کیونکہ ہم عشق اور جنون میں متبرک درجہ کو پہنچگئے ہیں اور ثبوت اسکا یہ ہے کہ آبلۂ پا ہمکو سر پر اُٹھائے اُٹھائے پھرتا ہے +

مطلب دوم - اے مجنون اب ہمارا آخری وقت آگیا ہے تو آخری دیدار کرلے کیونکہ اب اپنا قیام آبلۂ پا کے سر پر ہے کسی کے ٹھیس سے آبلہ کے ٹوٹتے ہی ہم بھی گر پڑینگے اور فنا ہوجاینگے +

دل میں نشتر نگہ یار کا آہی کھٹکا — وہی پیش آیا جو مدت سے تھا کھٹکا ہمکو

نشتر لوہے کا وہ آلہ ہے جس سے جراح فصد کھولتا اور پھوڑوں کو چیرتا ہے - اِس جگہ معشوق کی نظر کو نشتر کہا ہے کیونکہ وہ بھی عاشق کے دل پر تیز اثر کرتی ہے + کھٹکا - ڈر - خوف - دو سخت چیزوں کے ٹکرانے کی آواز - آواز کی وہ ادا جو دل پر اثر کرتی ہو - چبھ گیا + (مطلب) جس بات کا ڈر مجھے بہت عرصہ سے تھا وہی لاحق ہوگیا کہ معشوق کی نگاہ کی ادا میرے دل میں کھُب گئی یعنی اُسکا عشق پیدا ہوگیا +

رہی ہر طرح سے صیدی کی کبوتر کی طرح — ہاتھ سے اُس بت بیدرد کے ایذا ہمکو
صید ہی میں فقط ذبح کا کچھ قصد رہا — صلح بھی ٹھیری تو پھڑکا ہی کی چھوڑا ہمکو
ق

صیدی - شکاری - کبوتر بازوں کی اصطلاح میں اُن دو کبوتر بازوں کو صیدی کہینگے جن میں یہ بات قرار پا جاتی ہے کہ ایک دوسرے کا کبوتر پکڑ کر واپس نہ دینگے - جب کوئی صیدی دوسری صیدی کا کبوتر پکڑتا ہے تو اکثر اِس خیال سے کہ مبادا یہ کبوتر کسی طرح اُڑکر پھر اُسکے ہاں چلا جاے یا وہ کسی دھوکے سے خرید منگالے تو خفت ہو پکڑے ہوئے کبوتر کو ذبح کرکے کھا لیتا ہے + بت بے درد - بے رحم معشوق + ایذا تکلیف

صلح ملاپ - کبوتر بازوں کی اصطلاح میں صید کے موقوف ہونے اور اسبات کے قرار پا جانے کو کہتے ہیں کہ اگر کسی کا کبوتر دوسرے کے ہاں جا بیٹھے تو وہ اُس کبوتر کو پکڑ کر واپس دیدے یا پکڑ کر اور اُسے پھڑکا کر اڑا دے کہ وہ اپنے گھر چلا آئے + پھڑکانا - تکلیف یا رنج دیکر بیتاب کردینا - کبوتر بازوں کی اصطلاح میں اسے کہتے ہیں کہ کبوتر کے پاؤں پکڑ کر اُلٹا لٹکا کر جھٹکے دیتے ہیں جس سے کبوتر تکلیف پاکر بازو مارتا اور پھڑ پھڑاتا ہے بعض دفعہ کبوتر کی ناک بھی ملتے ہیں تاکہ اس تکلیف سے ڈر کر پھر غیر جگہ نہ بیٹھے (مطلب) جس طرح ایک صیدی کا کبوتر دوسرے صیدی کے ہاتھ میں پڑکر تکلیف اور خوف میں مبتلا ہوجاتا ہے کہ صید ہوتے ہوئے تو ذبح ہوجانے کا اندیشہ ہے اور صلح ہوئی تو پھڑکائے بغیر نہیں چھوڑتا ایسا ہی بے رحم معشوق ہمارا حال کرتا ہے کہ یا تو قتل کا ارادہ کیا ہے یا نہیں تو جدائی کے رنج سے بیتاب رکھتا ہے

رندِ خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تو — تجکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

رندِ خراب حال - گنہگار شرابی - وہ شرابی جو نشہ میں بہک رہا ہو - تجھے پرائی کیا پڑی - تجھے غیر کے کام میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے - تو غیر کے واسطے کیوں کوشش کرتا ہے - اپنی نبیڑ - اپنی مشکل آسان کر - اپنی حالت کو سنبھال (مطلب) اے زاہد تو نشہ میں بہکے ہوئے رند کو نصیحت کی باتیں کرکے نچھیڑ - تجھے دوسرے شخص کے کام سے کیا کام تو اپنی ہی مشکل کو آسان کر +

ناخن ندی خدا تجھے اے پنجۂ جنوں — دیگا تمام عقل کے بخیے اُدھیڑ تو

پنجۂ جنوں - جنوں کا ہاتھ - جنوں کو فرضی طور سے پنجہ کہا ہے - بخیے اُدھیڑ دینا - ٹانکے ڈھیلے کر دینا - زور گھٹا دینا - نکمّا بنا دینا - حیثیت کو خراب کر دینا - بخیہ ایک قسم کی نہایت مضبوط سلائی کا نام ہے اور اس سلائی کے ٹانکے دقت سے اُدھڑتے ہیں - آجکل جو سینے کی کلیں ولایت سے آئی ہوئی ہیں اور جا بجا ان سے کپڑا سیا جاتا ہے وہ بخیہ ہی کی سلائی سیتی ہیں (مطلب) اے جنوں خدا کرے تجھ میں زیادہ جوش پیدا نہو نہیں تو عقل بالکل ہی کھو دیگا - ناخن میں پنجہ اور بخیے اُدھیڑنے کی رعایت ہے +

عمرِ رواں کا توسن چالاک اسلئے — تجکو دیا کہ جلد کرے پا لنے ایڑ تو

عمرِ رواں - جاتی ہوئی عمر - توسنِ چالاک - تیز رفتار گھوڑا - اسجگہ عمر کو گھوڑے سے اسلئے تشبیہ دی ہے کہ جسطرح گھوڑا راستہ کو طے کرکے منزل تک پہنچا دیتا ہے اسی طرح عمر بھی زمانہ کو طے کرکے موت تک پہنچا دیتی ہے - ایڑ کرنا گھوڑے پر سوار ہونے کے بعد اُسے ایڑی یا جوتی کی مہمیز سے چھیڑ کر تیز کرنا - تیز چلانا (مطلب) اے انسان خدا نے تجھے عمر کا تیز چلنے والا گھوڑا اس لئے دیا ہے کہ تو اس دنیا کو بہت جلدی طے کر جائے یعنی فنا ہو جائے +

اے زاہدِ دورنگ نہ پیر آپ کو بنا — مانند صبح کاذب ابھی ہے ادھیڑ تو

زاہدِ دورنگ - مکّار زاہد - وہ زاہد جو ظاہر میں پرہیزگار اور باطن میں دنیا دار ہو - پیر بنانا - یہ ظاہر کرنا کہ بوڑھا ہوں - یہ جتانا کہ صاحب کرامت ہوں - صبح کاذب - جھوٹی صبح - آخری رات کی وہ خفیف روشنی جس پر صبح کا گمان ہوتا ہے گر پھر تاریکی ترقی پکڑ جاتی ہے - اور اُسکے بعد صبح کی روشنی نمودار ہوتی ہے جسے صبح صادق یعنی سچی صبح کہتے ہیں - ادھیڑ - وہ شخص جو بڑھاپے اور جوانی کے بیچ میں ہو - جسکے سر کے بال کچھ سیاہ کچھ سفید ہوں - مطلب اول - اے دورنگ زاہد یعنی کچھ سیاہ کچھ سفید بالوں والے زاہد تو اپنے آپ کو بوڑھا نہ کہہ - تو صبح کاذب جیسا ادھیڑ ہے - مطلب دوم - اے مکار زاہد تو اپنے آپ کو صاحب کرامت نہ کہہ - کیونکہ تو صبح کاذب جیسا دھوکہ دینے والا ہے اور ادھیڑ ہے - یعنی بالکل بوڑھا نہیں - زمانہ سابق میں صاحب کرامت وہی لوگ سمجھے جاتے تھے جنکی پوری جوانی اور کچھ بڑھاپا بھی

عبادت اور ریاضت میں گزر جاتا تھا ۔ موجودہ زمانہ میں نوعمر اور نوجوان آدمی بغیر عبادت و ریاضت صاحب کرامت ہونے کا دم بھرتے ہیں اور خلقت معتقد ہو جاتی ہے ۔ سیاہی اور سفیدی کی رعایت سے دو رنگ اور صبح کاذب اور ادھیڑ باہم مناسبت رکھتے ہیں +

جو سوتی بھیڑ باعث غوغا جگائے پھر ۔۔۔ دروازہ گھر کا اُس سگ دنیا پہ بھیڑ تو

سوتی بھیڑ کو جگانا ۔ بیٹھے ہوئے جھگڑوں کو پھر نکال کھڑا کرنا ۔ بھیڑ بکری جیسی ایک دوسری قسم کا جانور ہے جو ریوڑ سے الگ رکھی جاتی ہے تو تمام دن اور رات بھیں بھیں کی چیخوں سے دماغ پریشان کرتی رہتی ہے اسی لئے سوتے سے جگانا گویا دبے ہوئے فتنہ کو اُبھار لینا ہے ۔ باعث غوغا ۔ غل مچانے سے ۔ شرارت سے ۔ کیسکے سبب سے دروازہ بھیڑنا ۔ دروازہ کو بند کر لینا کہ وہ اندر نہ آئے ۔ سگ دنیا ۔ دنیا کا کتا ۔ شریر آدمی (مطلب) جو شخص شرارت سے دبے ہوئے فساد کو اُٹھائے وہ شریر آدمی ہے اُس سے نہ مل سگ میں بھونکنے کے سبب سے غوغا کی رعایت ہے اور پاسبانی کے لحاظ سے بھیڑ کی رعایت ہے کیونکہ گڈریا اکثر بھیڑوں کی نگہبانی کے واسطے ریوڑ میں دو ایک کتے رکھتا ہے +

مر جائیگا جو تیرا گرفتار دام زلف ۔۔۔ تربت پہ اُسکی جال کا پائیگا پیڑ تو

گرفتار دام زلف ۔ زلفوں کے جال کا قیدی ۔ عاشق ۔ جال کا پیڑ ۔ کیکر جیسے ایک جنگلی درخت کا نام ہے اور اسجگہ دام کی رعایت سے آیا ہے + مطلب اے معشوق تیرے عاشق کو تیرے زلفوں کی ادا ایسی بھائی ہے کہ اسکی اثر سے مرنے کے بعد قبر پہ درخت بھی اُگیگا تو جال کا درخت اُگیگا +

یہ تنگنائے دہر نہیں منزل فراغ ۔۔۔ غافل نہ پاؤں حرص کے پھیلا سکیڑ تو

تنگنائے دہر ۔ دنیا کی تنگ گلی ۔ تنگ دنیا ۔ منزل فراغ ۔ فراغت کی جگہ ۔ آرام کا مقام ۔ حرص کے پاؤں پھیلانا ۔ زیادہ لالچی بنجانا ۔ ہوس میں پڑ جانا ۔ سکیڑنا ۔ سمٹنا ۔ پاؤں کو پھیلا ہوا نہ رکھنا ۔ (مطلب) اے بے خبر انسان یہ دنیا بہت تنگی اور سختی کی جگہ ہے یہاں فراغت اور آرام نہیں نصیب ہو سکتا اسلئے لالچ کو چھوڑ کر قناعت اختیار کر +

آوارگی سے کوئے محبت کی ہاتھ اُٹھا ۔۔۔ اے ذوق یہ اُٹھا سکیگا کھکیڑ تو

کوئے محبت ۔ عشق کی گلی ۔ عشق کو گلی قرار دے لیا ہے ۔ آوارگی سے ہاتھ اُٹھانا ۔ آوارہ پھرنے سے باز رہنا ۔ بیفائدہ شغل کو چھوڑ دینا ۔ کھکیڑ اُٹھانا ۔ محنت اُٹھانا ۔ تکلیف گوارا کرنا +

(مطلب) اے ذوق تو عشق کے پھندے میں نہ پھنس تو اُسکی تکلیفیں اور محنتیں نہ اُٹھا سکیگا

موت ہی سے کچھ علاج درد فرقت ہو تو ہو ۔۔۔ غسل میت ہی ہمارا غسل صحت ہو تو ہو

علاج درد فرقت ۔ جدائی کے رنج کا علاج ۔ غسل میت ۔ وہ غسل جو مرنے کے بعد دیا جاتا ہے ۔ غسل صحت

وہ غسل جو بیماری سے شفا پاکر کیا جاتا ہے (مطلب) معشوق کی جدائی کا رنج مرنے ہی سے جائیگا اور ہماری صحت پانیکا غسل وہی سمجھنا چاہئے جو ہماری موت کا غسل ہوگا +

آج اک پگڑی ہوئی تھی میکدہ میں رہن مے | ذوق یہ تیری ہی دستار فضیلت ہو تو ہو

پگڑی کا رہن ہونا - شراب لیکر اُسکی قیمت کے بدلے میں پگڑی دیدینا کہ دام دیکر واپس لے لی جائیگی چونکہ پگڑی عزت کی شے ہے اسکا شراب جیسی ناپاک شے کی عوض گروی ڈالدینا بڑی رندانہ اور شرمناک حرکت ہے - دستار فضیلت - بادشاہی عہد میں جب کوئی شخص کسی علم اور فن میں کمال پیدا کرلیتا تھا توامتحان لینے کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے اُسے خلعت اور سند دیجاتی تھی اور سر سے پگڑی باندھ دیجاتی تھی جسے دستار فضیلت کہتے تھے - (مطلب) اے ذوق آج شراب خانہ میں جو ایک پگڑی شراب کی عوض گروی رکھی گئی ہے وہ ضرور تیری ہی دستار فضیلت ہوگی - یعنی ایسا رند تیرے سوا اور کوئی نہیں

کتاب محبت میں اے حضرت دل بتاؤ کہ تم لیتے کتنا سبق ہو
کہ جب آنکر تمکو دیکھا تو وہی لئے دست افسوس کے دو ورق ہو

کتاب محبت - عشق کی کتاب یعنی عشق - اے حضرت دل - دل کو طعنہ زنی سے بزرگانہ الفاظ کے ساتھ مخاطب کیا ہے دست افسوس کے دو ورق - افسوس اور رنج کے وقت جو دونو ہاتھ ملتے ہیں انکو دو ورقوں سے تشبیہ دی ہے + (مطلب) اے دل تو عشق کی کتاب کا کسقدر سبق لیتا ہے کہ جب دیکھو جب وہی دو ورق لئے ہوئے ہے یعنی عشق میں ہر وقت افسوس ہی افسوس کرتا رہتا ہے کبھی اچھی حالت میں نہ دیکھا +

کرو دونوں آنکھوں کے طبقے یہ روشن کہ ہو ایک رشک مہ چاردہ تم
سنا ہے کہ تم نور سے اپنے کرتے منور بیک جلوہ چودہ طبق ہو

طبقے - درجے درجے کی شے - رشک مہ چاردہ - چودھویں تاریخ کے چاند کو شرمندہ کرنیوالا - منور کرنا - روشن کرنا - بیک جلوہ - ایک ہی جھلک سے - چودہ طبق - ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کے طبقے جو شمار میں چودہ ہوتے ہیں - (مطلب) اے معشوق تو چودھویں رات کے چاند سے زیادہ نورانی ہے میری ان دونو آنکھوں کو اپنے دیدار سے روشن کردے - میں سنتا ہوں کہ تو ایک جھلک سے چودہ طبق روشن کردیتا ہے +

یہ کشتوں کا اُس مانگ کے یاں پتا ہے کہ ان تیرہ بختوں کے مرقد پہ کوئی
اگر سنگ موسیٰ کا تعویذ رکھدے تو رکھتے ہی بس درمیاں سے وہ شق ہو

مانگ کے کشتے - مانگ کے عشق میں ہلاک ہونے والے - سر کے بیچ میں جو سفید خط ہوتا ہے اُسے مانگ کہتے ہیں - تیرہ بخت - بدنصیب آدمی - سیاہ نصیبے والا - سنگ موسیٰ - ایک قسم کا سیاہ پتھر ہوتا ہے - تعویذ

وہ پتھر جو قبر کے اوپر نشان کے لئے رکھتے ہیں - درمیان سے شق ہونا - بیچ میں سے پھٹ جانا +
(مطلب) جو لوگ معشوق کی مانگ کے عشق میں ہلاک ہو گئے ہیں ان بدنصیب آدمیوں کی قبروں کا
پتا یعنی پہچان یہ ہے کہ انپر سنگِ موسیٰ کا تعویذ رکھتے ہی بیچ میں سے پھٹ جاتا ہے - گویا تعویذ میں بھی
مانگ کی شبیہ بنجاتی ہے - سنگِ موسیٰ میں سیاہ رنگ کے علاوہ لفظِ مو کی بھی رعایت ہے +

اگر زخمِ سینہ سے پھاہا اٹھاؤں تو خورشید محشر کو تپ سی چڑھاؤں
وگر پنبۂ داغ دلکو دکھاؤں تو صبحِ قیامت کا مُنہ دم میں فق ہو

پھاہا وہ نرم روئی کا ٹکڑا جو تیل میں تر کرکے جلے ہوئے زخم پر رکھتے ہیں - خورشید محشر - حشر کے دن
نکلنے والا سورج جو بہ سبب قریب آجانے کے زیادہ تیز اور گرم ہوگا - تپ سی چڑھا دینا - کسی بات سے
ایسا ڈرا دینا کہ بدن کانپنے لگے - مرض تپ میں بھی بدن پر تھرتھری یا کپکپی ہوتی ہے اور خوف کے وقت
بھی اور سورج بھی شدت گرما کے سبب تھرتھراتا نظر آیا کرتا ہے اسلئے تپ سی چڑھانے کا محاورہ خوب آیا
ہے - پنبۂ داغِ دل - دل کے داغ کی روئی - صبحِ قیامت - قیامت کے دن کی صبح - منہ دم میں فق ہونا
ذرا سی دیر میں خوف سے منہ سفید پڑ جانا (مطلب) میرے سینہ کے زخم میں ایسی سوزش اور گرمی ہے
کہ پھاہا اُٹھالوں تو خورشید محشر بھی گرمی کے خوف سے کانپنے لگے اور دل کا داغ ایسا خوفناک ہے کہ
روئی اُٹھالوں تو قیامت کی صبح بھی ڈر کر سفید پڑ جائے +

یہ بحر و قوافی غزل کے بدلکر رقم اک غزل کر کے لے ذوق جیسیں
نہو لفظِ مغلق نہ تعقیدِ مطلق جو فی الجملہ کچھ ہو تو مضموں اوق ہو

بحر - نظم کے فن میں بحر اُس انداز یا وزن کا نام ہے جسکے مطابق شعر موزوں کیا جاتا ہے - قوافی - قافیہ
کی جمع ہے - قافیہ وہ کلمہ ہے جو شعر یا مصرعہ کے آخر میں یا آخری لفظ سے پیشتر واقع ہوتا ہے اور اُس
مصرعہ کے مصرعہ ثانی یا اُس شعر کے ساتھ کے دوسرے اشعار میں بھی اُسی موقع پر اُس کلمہ کی رعایت سے
کوئی اور ایسا ہی کلمہ لایا جاتا ہے کہ ہر دو کلموں کا آخری حصہ ایک ہی ہو مثلاً مذکورہ بالا اشعار میں اوق
اور شق قافئے ہیں کہ اشعار کے آخری کلمہ ہو سے پیشتر واقع ہوئے ہیں - اور اُن دونو کلموں یعنی قافیوں
کا آخری حرف قاف ہے - قافئے کے آگے جو کلمہ یا فقرہ اِس قسم سے واقع ہوتا ہے کہ سب جگہ وہی رہتا ہے اُسے
ردیف کہتے ہیں جیسے مذکورۂ بالا اشعار میں کلمہ ہو سب اشعار کے آخر میں آیا ہے پس یہ ردیف ہے -
قافیہ کی دوسری مثال جو ایک شعر کے ہر دو مصرعہ کے آخری کلمہ ہیں ۵ کنول - جھاڑ - فانوس -
گولے - گلاس ہ لگے سقف و دیوار میں پاس پاس + گلاس اور پاس قافئے ہیں - اِس شعر میں ردیف
نہیں + غزل - عشقیہ مضمون کی نظم - لفظِ مغلق - غیر مانوس لفظ - تعقید مطلق - نظم کے ایک عیب کا نام ہے

جو معنی میں پیدا ہو کر تعقید معنوی کہلاتا ہے اور لفظوں میں آکر تعقید لفظی کہلاتا ہے۔ فی الجملہ۔ غرض۔ حاصل کلام۔ لفظی معنی جملے کے اندر۔ ادق۔ بہت ہی باریک (مطلب) اسے ذوق تو اس غزل کی بحر اور قافئے کو بدل کر کسی اور بحر اور قافئے کو لیکر اُسمیں کوئی غزل لکھ۔ اور ایسی غزل لکھ کہ اُس کے اشعار میں نہ تو کوئی لفظ معلق آئے اور نہ اسمیں کوئی تعقید واقع ہو مگر اشعار کا مضمون نہایت باریک ہو فی الجملہ نے لفظ معنی کے سبب سے مصرعہ ثانی میں صنعت طور یہ مرشح پیدا کی ہے +

	جس ہاتھ میں خاتم لعل کی ہو گر اُسمیں زلفِ سرکش ہو پھر زلف بنے وہ دستِ موسٰے جسمیں اخگرِ آتش ہو	

خاتم۔ انگوٹھی۔ زلف سرکش۔ خود سر زلف۔ عاشق کو ستانے والی زلف۔ دست موسٰے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ۔ اخگر آتش۔ آگ کی چنگاری۔ حضرت موسیٰ کے عہد میں فرعون نے نجومیوں کی پیشین گوئی اور ایک خواب کی تعبیر سے یہ خبر سنکر کہ قوم بنی اسرائیل میں ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا جو پیغمبر ہوگا اور فرعون کی سلطنت کو نیست و نابود کریگا حکم جاری کر دیا تھا کہ اُس برس میں جو لڑکا پیدا ہو قتل کیا جائے۔ چنانچہ حضرت موسے جب پیدا ہوئے تو آپ کی والدین نے بخوف قتل ایک صندوق میں رکھکر دریا میں بہا دیا۔ حکم خدا سے وہ صندوق فرعون کی بیوی نے بہتا ہوا دیکھکر نکلوایا اور بچہ کو پرورش کرنے لگی ایک روز فرعون گود میں لیکر پیار کرنے لگا تو حضرت نے ڈاڑھی پکڑ کر کھینچ لی۔ فرعون کو شک گذرا کہ شاید یہی بچہ پیغمبر ہو اس لئے قتل کرنا چاہا مگر فرعون کی بیوی نے سمجھایا کہ بچہ کی حرکت کا اعتبار کیا ہے۔ اگر یہی خیال ہے تو اس کے سامنے ایک پھول اور ایک چنگاری ڈال کر دیکھو اگر پیغمبر ہوگا تو پھول ہی کو اُٹھائیگا۔ ز۔ فرعون نے منظور کیا اور حضرت نے چنگاری پر ہاتھ ڈالکر اُٹھا لیا اور منہ میں رکھ لی جس سے ہاتھ میں داغ آیا اور زبان پر چرکا لگ گیا تب فرعون کو اطمینان ہو گیا +

حضرت کی زبان میں جو لکنت تھی اُسکا سبب بھی یہی آگ تھی اور ید بیضا کا معجزہ بھی اسی آگ کے داغ کا معاوضہ تھا +

(مطلب) معشوق کے جس ہاتھ میں لعل کے نگینہ کی انگوٹھی ہے اگر اُس ہاتھ سے وہ اپنی زلف کو پکڑ لے تو وہ زلف حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چنگاری والے ہاتھ جیسی معلوم ہو۔ لعل کو چنگاری سے تشبیہ دی ہے +

	اے قاتل حلق بریدہ سے اِک شعلۂ دل جو سرکش ہو تو روشن حلقہ جیب کا میرے مثل تنورِ آتش ہو	

حلق بریدہ کٹا ہوا گلا + شعلۂ دل - دل کا شعلہ - آہ + جیب کا حلقہ گریبان + مثل تنور آتش آگ کے بھرے ہوئے تنور یا بھٹی جیسا + (مطلب) اے قاتل معشوق میرے دل میں رنج کی آگ اِسقدر بھری ہوئی ہے کہ اگر کٹے ہوئے گلے سے ایک آہ بھی نکلے تو میرے گریبان کا حلقہ آگ کے تنور کے دہانہ جیسا روشن نظر آئے +

ہو تیرا سیاہ رو صبحِ ہجراں رخصت مجھ سے مہوش ہو
کیوں! کھینچوں آہ کہ خور بھی پنہاں زیرِ دودِ آتش ہو

صبحِ ہجراں جدائی کے دن کی صبح + رخصت ہونا الگ ہونا - جدا ہو کر چلے جانا + مہوش چاند جیسا معشوق آہ کھینچنا آہ بھرنا + خور خورشید - سورج + زیرِ دودِ آتش آگ کے دھوئیں کے نیچے +

(مطلب) اے ہجر کی صبح تیرا منہ کالا ہو کہ تیرے سبب سے میرا معشوق مجھ سے جدا ہوتا ہے + کیوں یعنی تیری مرضی ہو تو اس غم سے ایک ایسی آہ سرد بھروں کہ اُسکی آگ کے دھوئیں سے سورج بھی چھپ جائے کالا منہ ہونے کا فقرہ بطور بددعا کے ہے اور اُسمیں رات ہو جانے کی رعایت اور خوبی بھی نکلتی ہے جس سے معشوق کا جانا ملتوی ہو سکتا ہے + سورج کے چھپنے میں بھی رات ہی کی رعایت ہے +

لبریز شرابِ ناز دکھا تو ساغرِ چشمِ کافر کو
تا زاہدِ پاک ملوّث ہو - یا صوفی دمکش میکش ہو

لب ریز شرابِ ناز - ناز کی شراب سے بھرا ہوا - ناز و انداز کی اداؤں سے بھرا ہوا + ساغرِ چشمِ کافر - کافر آنکھ کا پیالہ - آنکھ کو شوخی اور مستی کی نظر سے کافر کہا ہے اور پیالہ سے تشبیہ دی ہے + زاہدِ پاک - پاکباز زاہد بیگناہ پرہیزگار + ملوث ہونا - گندگی میں لتھڑ جانا - گناہ میں مبتلا ہو جانا + صوفی دمکش دم بھرنے والا یعنی خدا کی یاد میں نعرہ لگانیوالا شیخ + میکش ہونا - شراب کی چسکی لگانا - شراب پینا +

(مطلب) اے معشوق تو اپنی کافر آنکھ کی ناز بھری ادائیں دکھائے کہ اُسکے عشق میں مبتلا ہو کر بیگناہ زاہد بھی گنہگار ہو جائے یا صوفی شراب پینے لگے - خلاصہ مطلب یہ ہے کہ تیری نشیلی آنکھیں ایسی پیاری ہیں کہ زاہد اور صوفی بھی انہیں دیکھکر خدا کی یاد بھلا دیتے ہیں اور تیرے عشق کے متوالے بن جاتے ہیں

تم وہ وہ زخم دل پر میرے کرتے ہو دکھلانے کو
پر برشِ تیغِ ناز سے اپنے دلمیں کرتے عش عش ہو

وہ وہ ہائے ہائے - افسوس + زخمِ دل - دل کا زخم - وہ بے چینی کا اثر جو کسی کے عشق سے طبیعت پر پڑتا ہے برشِ تیغِ ناز - ناز کی تلوار کی کاٹ - ناز و انداز کا وہ اثر جو دوسروں کے دل میں عشق پیدا کرے + عش عش کرنا تعجب کرنا (مطلب) اے معشوق تو میری حالت پر جو افسوس کر رہا ہے وہ دل سے نہیں کر رہا بلکہ میرے

دکھانے کے واسطے اوپر کے دل سے کڑھ رہا ہے اور حقیقت میں تو اپنے دل ہی دل میں خوش ہو رہا ہے اور اپنے ناز پر ناز کرتا ہے اور اسکی طاقت اور اثر پر تعجب کر رہا ہے +

دل نخل میں قد کے جوں زکریا چھپکر چشمِ کافر سے
اب ارّہ جنبشِ ابرو سے کیونکر نہ بزیر کشاکش ہو

قد کا نخل - قد کا درخت - قد و قامت کو درخت سے تشبیہ دی ہے - جوں زکریا - زکریا کی مانند - حضرت ذکریا ایک بڑے صابر پیغمبر ہوئے ہیں - ان حضرت کو اس عہد کے ایک کافر بادشاہ نے قتل کرنا چاہا تھا اور حضرت زکریا علیہ السلام جان بچانے کی غرض سے جنگل میں چلے گئے مگر بادشاہی ملازموں کو آتا دیکھکر چھپنے کی جگہ تلاش کرنے لگے کہ ایک درخت بیچ میں سے شق ہوگیا اسوقت حضرت اسکے اندر چلے گئے اور وہ درخت پھر ملکر جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا مگر حضرت کے دامن کا گوشہ باہر نکلا رہگیا - لوگوں نے دامن دیکھکر پہچان لیا - تب بادشاہ نے حکم دیا کہ ارّہ سے اس درخت کو حضرت سمیت چیر ڈالیں چنانچہ اسی طریق سے حضرت نے شہادت پائی + چشم کافر کافر کی آنکھ - ظالم آنکھ - معشوق کی آنکھ + ارّہ جنبش ابرو - بھنوؤں کی حرکت کا ارّہ - ارّہ لوہے کا ایک اوزار ہے جس سے لکڑیاں چیر لیتے ہیں - اس جگہ ابرو کو ارّہ سے تشبیہ دی ہے - بزیر کشاکش ہونا کھینچا تانی میں مبتلا ہونا - تکلیف اٹھانا + (مطلب) اگرچہ معشوق کی آنکھ سے بچاؤ کرکے دل بدن میں اس طرح چھپ گیا تھا جس طرح حضرت زکریا کافروں سے بچنے کے لئے درخت میں چھپ گئے تھے لیکن اب معشوق کی ابرو کی اداؤں کے عشق میں دل اس طرح بیتاب ہو رہا ہے جس طرح حضرت زکریا نے ارہ کی کشاکش سے صدمہ اٹھایا تھا - چشم کافر کا فقرہ قوم کافر اور معشوق دونوں کے معنی دیگا اور بزیر کشاکش والا فقرہ صنعتِ ادماج رکھتے ہیں - دل کا قد میں چھپنا صنعت حسن تعلیل ہے +

بن تیرے گھر کی آرائش جب دشمنِ جاں ہو عاشق کی
محراب طاق کماں بن جائے دستۂ نرگس ترکش ہو

گھر کی آرائش - مکان کی سجاوٹ - وہ شے جس سے گھر کو سجایا ہو + محراب طاق طاق کی محراب - اس جگہ طاق کی محراب کو بوجہ خمیدہ ہونے کے کمان سے تشبیہ دی ہے + دستۂ نرگس - نرگس کے پھولوں کا گلدستہ اکثر آرائش اور خوشبو کے لئے طاق پر گلدستے چن دیے جاتے ہیں + اس جگہ نرگس کے گلدستہ کو ترکش یعنے تیروں کے مٹھے سے تشبیہ دی ہے کیونکہ الفاظ نرگس اور ترکش ہمشکل ہیں +

مطلب اے معشوق تجھ بغیر گھر کی آرائش بھی مجھے ایسی سخت ناگوار گزرتی ہے کہ جان بیکل ہو جاتی ہے - طاق میں نرگس کا گلدستہ رکھا ہوا یہ معلوم ہوتا ہے گویا میری جان لینے کو کمان کے ساتھ ترکش موجود ہے +

مانندِ نمکداں چرخ پہ انجم حق نے بنائے اپنے لئے	تا ہم ہر لبِ زخمِ حسرت میرا ہجر کی رات نمک چش ہو

مانند نمکداں - نمکدانی جیسا - اُن پیالیوں کی مانند جن میں پسے ہوئے نمک وغیرہ مصالحہ بھر کر کھانا کھاتے وقت پاس رکھ لیتے ہیں کہ جس کسی کھانے میں کسی مصالحہ یا نمک مرچ کی ضرورت ہوئی ملا لیا - اکثر یہ پیالیاں بلور کی اور کئی کئی باہم ملی ہوئی ہوتی ہیں - انجم - ستارے - نجم کی جمع ہے - لب زخم حسرت - حسرت کے زخم کا ہونٹ - صرف حسرت ہی سے مراد ہے - ہجر کی رات - جدائی کی رات - جس رات کو معشوق پاس نہ ہو - نمک چش ہونا - نمک چکھنا - نمک کا ذائقہ دیکھنا + (مطلب) خدا نے جو آسمان پر ستاروں کو نمکدان جیسا بنایا ہے وہ میرے ہی واسطے بنایا ہے تاکہ جدائی کی رات میں حسرت سے ستاروں کو دیکھ دیکھ کر بیتاب ہوتا رہوں کہ ہائے اب اسقدر رات گذر گئی اب اسقدر رات کٹ گئی مگر نہ معشوق ہی آتا ہے نہ جلدی سے صبح ہی ہوجاتی ہے - حسرت کو زخم اور ستاروں کو نمک دانی اور بیتابی کو نمک چشی سے تشبیہ دی ہے - اور زخم کا قاعدہ ہے کہ نمک پڑنے سے کٹ کر زیادہ گہرا ہوجاتا ہے اور بہت سوزش ہوتی ہے - پس گویا انجم زخموں پر نمک چھڑک رہے ہیں +

جب ضعف سے مجھ کو غش آیا تو طنز سے وہ کیا کہتا ہے	بس غش نکرو ہم جان گئے تم مرنے پر از حد غش ہو

ضعف سے غش آنا - کمزوری کے سبب سے بیہوش ہوجانا + طنز - طعنہ + غش کرنا - بیہوش ہوجانا - مُردے کی سی حالت بنجانا - مرنا - بیجان ہوجانا - عاشق ہونا - از حد غش ہو - بیطرح لٹو ہو - بہت ہی فریفتہ ہو (مطلب) جب مجھے ضعف سے غش آگیا تو معشوق طعنہ دیکر بولا کہ تم کیوں جان بوجھ کر یعنی بناوٹ سے غش کی حالت بناتے ہو ہم تمہارا مطلب اس غش کی حالت بنانے سے سمجھ ہی گئے ہیں کہ تم مرنے پر لٹو ہو رہے ہو - آخری فقرہ دو معنی ظاہر کرتا ہے - اول یہ چاہنا کہ ہم عاشق سمجھے جائیں اور عاشق مشہور ہوجائیں دوم اپنی موت کے طلبگار رہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ کسیطرح جلدی مرجائیں - مذکورہ بالا کلام کا طعنہ سے کہنا اس خیال کو ظاہر کرتا ہے کہ نہ تم ایسے ہمت والے اور دلیر ہی ہو نہ تمکو اسقدر جہ کا عشق ہی ہے +

کیا رجز کو کر مقطوع و مرفل تم نے غزل یہ لکھی ہے
ذوق اسکی بحر کو سنکر شاداں روح خلیل و اخفش ہو

رجز - ۱۹ بحروں میں سے ایک بحر کا نام ہے جسکا وزن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن ہے - مقطوع و مرفل کٹتی اور دم بڑھی ہوئی - یہ وزن طبع زاد ہے - روح خلیل و اخفش کی روح - خلیل و اخفش دو بڑے ذی علم اور شاعر ہوگذرے ہیں - مشہور ہے کہ ان دونو نے ایک بکرا پالا تھا اور اُسکے سامنے بیٹھکر صرف کے صیغے گردانا کرتے اور قافیہ پیمائی کیا کرتے تھے یہانتک کہ انکی آوازوں سے بکرے کا دماغ بالکل خالی ہوگیا تھا بیوقوف اور گھامڑ آدمی کی نسبت جو بز اخفش کا لفظ بولا جاتا ہے اسکی یہی وجہ ہے + مطلب اے ذوق

تمنے رجز بحر کو مقطوع اور مُرفّل بناکر بہت ہی خوب لکھی ہے کہ جسے خلیل اور اخفش کی روح بھی سُنے تو بہت خوش ہو +

دن کٹا جای اب رات کدہر کاٹنے کو
جب سے تو پاس نہیں دوڑ رہی گھر کاٹنے کو

دن کٹنا - دن گذر گیا - دن ختم ہوگیا - رات کاٹنا - رات بسر کرنا - گہر کاٹنے کو دوڑتا ہے - گھر میں دل نہیں لگتا - گھر میں وحشت ہوتی ہے (مطلب) جدائی کا دن تو گذر گیا اب جدائی کی رات کاٹنے کہاں جاؤں - لے معشوق جب سے تو مجھسے جدا ہے اُسوقت سے گھر میں میرا دل نہیں لگتا طبیعت پریشان ہے

اپنے عاشق کو نہ کہلواؤ کنی ہیرے کی
اسکو آنسو ہی کفایت ہیں جگر کاٹنے کو

ہیرے کی کنی - ہیرہ کا ریزہ - ہیرا ایک بیش قیمت پتھر سفید رنگ بلور جیسا ہوتا ہے اسکا خاصّہ ہے کہ کھا لینے سے جگر کو کاٹ ڈالتا ہے اور آدمی فوراً مرجاتا ہے - زمانہ سابق میں بادشاہوں کا قاعدہ تھا کہ جب کسی معزز شخص کی جان لینی ہوتی تھی تو اسے ہیرے کی کنی کھلا دیتے تھے - کفایت - کافی ہونا - (مطلب) لے معشوق تو مجھے میرے مارنے کی غرض سے ہیرے کی کنی نہ کھلا میرے جگر کے کاٹنے اور مار ڈالنے کے لئے تو میرے آنسو بہانے ہی کافی ہیں - آنسو کو جگر کاٹنے سے اس لئے مناسبت ہے کہ وہ دل اور جگر وغیرہ اندرونی بخارات سے پیدا ہوتے ہیں - اور آنسو کا قطرہ آبداری میں ہیرے کی کنی سے مشابہت رکھتا ہے

بجا کہے جسے عالم اُسے بجا سمجھو
زبانِ خلق کو نقّارۂ خدا سمجھو

بجا کہنا - اچھا کہنا - پسند کرنا - عالم - خلقت - نقارۂ خدا - خدا کا ڈھنڈورا - خدا کی طرف کی خبر + (مطلب) جس بات یا آدمی کو تمام لوگ اچھا کہیں اُسے اچھا ہی سمجھنا چاہیئے - اور یہ سمجھنا چاہیئے کہ جن زبانوں سے لوگ اچھا کہہ رہے ہیں وہ زبانیں خدا کی طرف کا ڈھنڈورا ہیں کہ اُسکے اچھا ہونیکی خبر کو شہرت دے رہی ہیں - بعض آدمی جو نامعلوم افواہوں کے مقابلہ پر اس شعر کو پڑھا کرتے ہیں اور یہ مراد لیتے ہیں کہ اُن افواہوں کو سچ ہی سمجھ لینا چاہیئے وہ غلطی کرتے ہیں +

نفس کی آمد و شد ہے نمازِ اہلِ حیات
جو یہ قضا ہو تو لے غافلو قضا سمجھو

نفس کی آمد و شد - سانس کی آہر جاہر - سانس کی آمد و رفت - نمازِ اہلِ حیات - زندہ آدمیوں کی عبادت قضا ہونا - ترک ہوجانا - ادا نہ ہونا - رُک جانا - مرجانا (مطلب) زندہ دل لوگوں کی عبادت بھی سانس کی آمد و رفت ہے کیونکہ وہ ان ہی سانس یعنی زندگی کو اچھے اچھے اور نیک کاموں میں مصروف رکھکر عبادت کا ثواب حاصل کرتے ہیں اور اگر یہ زندگی بیکار گذرے تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ انکی نماز قضا ہوگئی - دوسرے معنی قضا کے یہ ہیں کہ سانس رُک گیا تو موت آگئی +

ہنسے جو وہ مری مرنے پہ توصیفِ مژگاں
نہ سمجھو تم اسے دیوار قہقہا سمجھو

صنعتِ مژگاں پلکوں کی قطار + دیوار قہقہا مشہور ہے کہ یاجوج اور ماجوج دو آدم خوری قوموں کو سکندر اعظم نے پہاڑوں کے درمیان میں ایک بہت بڑی اور ایسی بلند دیوار بنوا کر روکا ہے کہ جو شخص اُس دیوار کو دیکھتا ہے ہنسی کے مارے لوٹن کبوتر بن جاتا ہے۔ اور خوب قہقہے لگاتا ہے۔ اِس جگہ پلکوں کو دیوار قہقہا سے تشبیہ دی ہے (مطلب) معشوق میرے رونے پر قہقہے لگا رہا ہے اسلئے میری پلکوں کو پلکیں نہ سمجھنا چاہئے بلکہ دیوار قہقہا ہے کہ اسکو دیکھکر ہنسی آرہی ہے +

بچائے حق تعالیٰ اُس یزید رندِ مشرب سے	کہ خوں سید کا جس بیرحم کو خونِ کبوتر ہو

یزید رندِ مشرب۔ یزید ملک شام کے حاکم معاویہ کے بیٹے کا لقب ہے جس نے باوجود اسباب کے کہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اپنے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حضرت امام حسین علیہ السلام اور خاندان نبوی کو میدان کربلا میں دریائے فرات کے کنارے پر روک کر نہایت ہی درجہ کی بیرحمی اور بیمروتی سے شہید کیا رندِ مشرب وہ شخص جسکا مذہب رندوں کا سا ہو۔ جو خدا اور رسول کے احکام کی کچھ قدر نہ کرتا ہو + سید سردار۔ اہلِ اسلام میں حضرت علی علیہ السلام کی وہ اولاد جس کا سلسلہ حضرت محمد صلعم کی دختر سیدۃ النساء العالمین کے بطن مبارک سے علاقہ رکھتا ہے سید کہلاتی ہے اور سب قوموں سے افضل اور بہتر سمجھی جاتی ہے + کبوتر ایک حلال پرندہ ہے۔ بعض عوام الناس اُسکی غریبی اور مسکینی کے سبب سے اُسے بھی سید کہتے ہیں اور ذبح نہیں کرتے + مطلب اللہ ایسے ظالم اور بے رحم آدمی کے ساتھ جو یزید جیسا رندِ مشرب ہو اور سید کے مارڈالنے کو کبوتر کی ذبح کرنے کی برابر سمجھتا ہو بچاوے +

ترا مجنونِ تفتہ دشت میں آتش قدم گر ہو	جلادے زیرِ پا گر خارِ مژگانِ سمندر ہو

مجنونِ تفتہ۔ گرمایا ہوا مجنوں۔ تپ چڑھا ہوا عاشق + آتش قدم ہونا۔ گرم رفتار ہونا۔ تیزی سے دوڑتے پھرنا + خارِ مژگانِ سمندر۔ سمندر کی پلکوں کے کانٹے (مطلب) اے معشوق اگر تیرا تپ چڑھا ہوا عاشق جنگل میں گرم رفتار ہو تو اپنی گرمی کی آگ سے اُن کانٹوں کو بھی جلا دیگا جو سمندر کی پلکوں کے بن کر اُسکے پاؤں کے نیچے آجائینگے۔ یعنے اگر سمندر کی پلکیں ہوتیں اور وہ پلکیں بجائے کانٹوں کے پاؤں کے نیچے آجاتیں تو وہ بھی جل جاتیں + سمندر سے مراد ہو یا آتشی کیڑہ دونوں صورتوں میں صنعت مبالغہ ہے۔ درصورتِ اول۔ آگ کی مات کرنیوالی شے خود مات ہوتی ہے۔ درصورتِ دوم پرورش کرنیوالا مادہ برباد کرتا ہے +

ڈبودیں گر سبکدوش آشنا کو اپنی صحبت میں	تو آہن ساتھ کیوں لکڑی کے دریا میں شناور ہو

ڈبودینا۔ غرق کردینا۔ برباد کردینا + سبکدوش نیک آدمی + شناور ہونا تیرنا (مطلب) اگر نیک آدمی اپنے دوست کو اپنی صحبت سے برباد کردیا کرتے تو لکڑی کے ساتھ لوہا بھی دریا میں

نہ تیر سکتا یعنے نیک آدمی اپنے ساتھی کو خراب نہیں ہونے دیتا جس طرح لکڑی لوہے کو نہیں ڈوبنے دیتی

کوسوں کیا تنگئی زمانہ کو		کہ نہیں جا ہے سر اُٹھانے کو		

کوسوں - بد دعا دینا + تنگئی زمانہ - زمانہ کی طرف کی تنگدستی - دنیاوی کاموں کی مشکلیں اور مجبوریاں سر اُٹھانے کی جگہ نہیں - خوش ہونے کا مقام نہیں - آرام لینے کی جگہ نہیں +

(مطلب) میں اس زمانہ اور وقت کو کونسی بد دعا دوں کہ یہ ایسی تنگی اور مشکل کا وقت ہے کہ اسمیں سر اُٹھانے کو بھی کہیں جگہ نہیں ملتی یعنے راحت اور خوشی مفقود ہیں اور رنج و غم موجود ہیں

زیادہ ہوتا ہے پیری میں فربہ نفس امارہ		یہ بالونکی سفیدی شیر ہے اس مار رہزن کو		

نفس امارہ - ناجائز خواہش + مار رہزن رستا روکنے والا سانپ - وہ سانپ جو راستے میں بیٹھ کر آنے جانے مسافروں کو کاٹ کر مار ڈالتا ہے + نفس کا فربہ ہونا - نفس کا موٹا ہونا - خواہش کا بڑھنا +

(مطلب) بڑھاپے میں ناجایز خواہشیں زیادہ ترقی کرتی ہیں گویا بڑھاپے کے سفید بال اُس مار رہزن یعنی نفس امارہ کے واسطے دودہ کا سا کام دیتے ہیں + سانپ کا قاعدہ ہے کہ دودھ کو بڑے ذوق شوق سے پیتا ہے اور خوب موٹا ہوتا ہے + عام مقولہ ہے کہ جوں جوں عمر گھٹتی جاتی ہے خواہش بڑھتی جاتی ہے +

کمند نام و شہرت کھینچ لاتی ہے عدم سے بھی		لپیٹ کر مثل طوق فاختہ عنقا کی گردن کو		

کمند نام و شہرت - ناموری اور مشہور ہونے کی کمند - کمند پھندوں دار ریشمی ڈوری ہوتی ہے جس سے لڑائی میں مخالف کو گرفتار کر لیتے ہیں یا دیواروں پر پھینک کر اسکے ذریعہ سے اُوپر جا پہنچتے ہیں - اس جگہ نام و شہرت کو کمند قرار دیا ہے + عدم سے کھینچ لانا - نیستی کے میدان سے دنیا میں لے آنا فنا ہونیوالی شے کو زندہ ہونے کی حالت پر پہنچا دینا + مثل طوق فاختہ - فاختہ کے گلے کی گنڈے کی مانند - فاختہ ایک پرند جانور کا نام ہے اور اُسکے گلے میں اُودے یا نیلے پروں کا گنڈا بنا ہوا ہوتا ہے - عنقا ایک فرضی پرندہ کا نام ہے اور گم اور نایاب ہونے میں شہرت رکھتا ہے +

(مطلب) ہر ایک شے کو نام اور شہرت کی کمند عدم سے ہستی میں کھینچ لاتی ہے جس طرح شہرت کی کمند فاختہ کے گلے کے گنڈے کی طرح عنقا کی گردن میں لپیٹ کر عدم سے ہستی میں کھینچ لائی ہے یعنے شہرت معدوم شے کو موجود بنا دیتی ہے مثلاً عنقا بسبب شہرت کے موجود چیز سمجھا جاتا ہے + گردن کی رعایت سے عنقا میں عنق یعنی گردن خوب نکلتا ہے +

سگ دنیا پس مردن بھی دامنگیر دنیا ہو		کہ اُس تن کی مٹی سے بھی کتا گھاس پیدا ہو		

سگ دنیا - دنیا کا کتا - وہ شخص جو دنیا کا طالب ہو - حرص اور ہوس میں مبتلا ہو - دامنگیر دنیا دنیا کا

دامن پکڑنے والا۔ دنیا کے پیچھے لپٹ پڑنیوالا + کتا گھانس۔ ایک قسم کی گھاس کا نام ہے جسکے سر پر گیہوں کی بال جیسی روئیں دار بال نکلتی ہے اور دامن کو چھوتے ہی چمٹ جاتی ہے + (مطلب) دنیا دار آدمی مرنے کے بعد بھی دنیا ہی میں پھنسا رہتا ہے کیونکہ اُس کتے کی مٹی سے کتا گھانس پیدا ہوتی ہے

	پتھرا دیا جلوے نے تری چشم صنم کو	چکرا دیا غمزے نے ترے طوفِ حرم کو	

پتھرا دیا۔ بیحس و حرکت کر دیا۔ حیرت زدہ کر دیا + جلوہ۔ نظارہ + چشمِ صنم بُت کی آنکھ + چکرا دیا۔ پریشان کر دیا۔ گھبرا دیا۔ حیران کر دیا + غمزہ۔ آنکھ کا اشارہ + طوفِ حرم خانہ کعبہ کا چکر۔ خانہ کعبہ کے گرد پھرنا (مطلب) اے معشوق تیرے جلوے نے بتوں کی آنکھ کو پتھر جیسا بے نور اور بیحس کر دیا اور تیری آنکھ کے اشارے نے طوف حرم کو سرگراں کر دیا یعنے تیرا جلوہ اور غمزہ ایسا دلکش اور پیارا ہے کہ چشم صنم اور طوفِ حرم بھی اُسکو دیکھکر حیرت اور چکر میں مبتلا ہو گئے ہیں +

	کیا پوچھتا ہے تو عمل بغض و محبت	چلتا ہوا تعویذ سمجھ نقشِ درم کو	

عمل بغض و محبت۔ دشمنی ڈلنے اور محبت پیدا کرنیوالا عمل۔ وہ دعا یا پڑھنت جس سے دو شخصوں میں دشمنی ہو جائے یا دونوں میں الفت ہو جائے + چلتا ہوا تعویذ۔ وہ تعویذ جو پورا پورا اثر رکھتا ہو + نقشِ درم روپیہ کے حروف اور بیل بوٹے + (مطلب) اے شخص تو دشمنی اور محبت کے عمل کی نسبت کیا پوچھتا ہے کہ سب سے زیادہ با اثر کونسا عمل یا تعویذ ہے تو سب سے زیادہ چلتا ہوا تعویذ نقشِ درم کو سمجھ + یعنے روپیہ وہ شے ہے کہ اُسکے ذریعہ سے جن شخصوں میں چاہیں عداوت پیدا کر سکتے ہیں اور جسکو چاہیں اپنا فرمانبردار بنا سکتے ہیں۔ کیا شعر ہے ے اے زر تو خدا نۂ ولیکن بخدا + ستارِ عیوب قاضی حاجات توئی نقش میں تعویذ کی رعایت ہے کیونکہ تعویذ جو خانہ یا صورتیں بنائی جاتی ہیں اُنہیں بھی نقش کہتے ہیں +

	تم مسی ملکر نہ غرفہ سے نکالا منہ کرو	اور نہیں گر مانتے تو جاؤ مُنہ کالا کرو	

مسّی ملنا۔ ایک مرکب پسی ہوئی شے ہوتی ہے جسے ایشیائی عورتیں دانتوں پر ملتی ہیں اس سے ہونٹ اور دانتوں کی ریخیں اُودی ہو جاتی ہیں۔ غرفہ کھڑکی + جاؤ مُنہ کالا کرو۔ یہ فقرہ ایسے شخص کی نسبت غصہ کے وقت بولا جاتا ہے جو کسی منع کی ہوئی بات سے باز نہ آتا ہو۔ اِس فقرہ کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے کہنے پر عمل نہیں کرتے تو جاؤ ہمارے گھر میں سے نکل جاؤ اور بدنام ہوتے پھرو۔ خراب خستہ ہوتے رہو + (مطلب) اے معشوق تو مسی ملکر اور کھڑکی میں سے منہ نکالکر باہر کی جانب سیر نہ کیا کر کہ غیر آدمی تجھے اُس ادا سے دیکھ سکیں اور اگر تو میرا کہنا نہیں مانتا تو جا اور اپنا منہ کالا کر یعنے یہاں سے نکل جا اور خوب رسوا ہو + مُنہ کالا کرنے میں مسّی ملنے کی خوب رعایت ظاہر ہوتی ہے +

اشکباری مری مژگاں کی ذرا دیکھیں تو ‏ — کتنے پانی میں ہیں فوّارے بھلا دیکھیں تو

کتنے پانی میں ہیں - کسقدر گہرے پانی کے اندر کھڑے ہیں - کس حیثیت اور کس مقدرت کے ہیں - کتنی ہمت اور طاقت رکھتے ہیں - فوارہ - وہ ٹونٹی یا نلکی جو کسی حوض یا تالاب وغیرہ میں لگادی جاتی ہے اور پانی اسکے اندر سے ہوکر اُچھلتا ہوا نکلتا ہے - فوارہ کا کچھ حصہ پانی میں ڈوبا ہوا رہتا ہے اور کچھ پانی سے باہر +
(مطلب) فوارے ذرا میرے پلکوں کی اشکباری کی حقیقت دیکھ لیں پھر تو ہم بھی دیکھ لیں گے کہ وہ کس حیثیت کے ہیں یعنی خود فوارے ہی اپنے آپ کو میری پلکوں کے مقابل حقیر اور بے حیثیت سمجھنے لگیں گے گویا ہماری پلکوں سے جو آنسو ٹپکتے ہیں وہ فوارہ کے پانی سے بہت زیادہ ہیں - پلک کو فوارہ کی نلکی سے اور آنسو کو پانی سے تشبیہ دی ہے +

جتنا ہے نمک تم مرے زخموں میں کھپاؤ ‏ — پلکوں سے اُٹھاؤ گے نہ ہاتھوں سے گراؤ

کھپانا - بھر دینا - جذب کر دینا + (مطلب) اے معشوق تیرے پاس جسقدر نمک ہے وہ سب میرے زخموں میں بھر دے ادہر اُدہر نہ گرنے دے ورنہ جسقدر نمک تو ہاتھوں سے زمین پر گرائیگا اُسیقدر نمک تجکو عاقبت میں پلکوں سے اُٹھانا پڑیگا - نمک کی نسبت بعض عورتوں کا یہ خیال ہے کہ جسقدر دنیا میں زمین پر گرایا جائیگا اسیقدر عاقبت میں پلکوں سے چُننا پڑیگا - غالباً تعلیم امور خانہ داری کم سن لڑکیوں کے مقابلے میں اس فقرہ کی ایجاد کا باعث ہوئی ہوگی کہ اس خوف سے اُٹھانے اور برتنے میں زیادہ احتیاط رکھنے کے عادی ہوجائیں +

چرخ ضدی ہے کوئی ضد نہ دلائے اسکو ‏ — گر سُنے عود کو غرقی تو جلائے اسکو

ضدی - ہٹ کرنیوالا - عود - ایک خوشبودار لکڑی ہے جسے خوشبو کے لئے جلایا کرتے ہیں - غرقی - عود کی ایک قسم ہے (مطلب) آسمان بڑا ضدی ہے اُسے ضد نہ دلانی چاہئے کیونکہ جس کام کو ہم چاہتے ہیں وہ اُسے اُلٹا ہی کرتا ہے وہ عود کا نام غرقی سُن لیتا ہے تو اُسے جلا ڈالتا ہے - یعنی دنیا میں آدمی کی مراد خواہش کے موافق پوری نہیں ہوتی اور بہت دفعہ برعکس ظہور میں آتی ہے اسلئے لازم ہے کہ صبر اور استقلال اختیار کرے بیتابی اور بے صبری سے کام خراب نہ کرے +

خبر کر جنگِ نوفل کی تو مجنوں اہلِ ہاموں کو ‏ — کبادہ تا صبا کھچوائے شاخِ بیدِ مجنوں کو

جنگِ نوفلی - نوفل کی لڑائی - نوفل عرب کے ایک قبیلہ کے سردار کا نام ہے جس نے لیلے کے لئے لڑائی کا ارادہ کیا تھا - اہل ہاموں - جنگل کے رہنے والے - یہاں ہوا اور بید کے درختوں سے مراد ہے - کبادہ کھچوانا - تیر لگانے کی مشق کرانا + کبادہ ایک نرم قسم کی کمان ہوتی ہے اور تیر کے گرفت کرنے اور کھینچنے کی مشق کبادہ ہی پر کیجاتی ہے - شاخ بید مجنوں - بید مجنوں درخت کی شاخیں - اس درخت کی شاخیں لمبی اور

لچکدار نرم ہوتی ہیں۔ یہاں اُنکے لچکنے کو کبادہ سے تشبیہ دی ہے + صبا۔ ہوا + چونکہ بید کی شاخیں ہوا سے لچکتی ہیں اسلئے ہوا کو افسر فوج سے تشبیہ دیکر آمر فعل قرار دیا ہے + (مطلب) اے مجنوں تو جنگل کے رہنے والوں کو خبر کردے کہ نوفل لڑنے پر تیار ہو رہا ہے تاکہ اس خبر کو سُنکر تیری خاطر اور طرفداری کے لئے صبا شاخ بید مجنوں سے کبادہ کھچوائے +

	گر شرح جنوں کیجے رقم اور زیادہ	ہو چاک ابھی جیب قلم اور زیادہ	

شرح جنون۔ جنون کا مفصل حال + جیب قلم کا چاک ہونا۔ قلم کے میدان یعنی اُس حصہ کا زیادہ پھٹ جانا جسمیں شگاف دیا ہوا ہوتا ہے + (مطلب) اگر میں اپنے جنون کا حال زیادہ مفصل طور سے لکھوں تو قلم کا شگاف دار حصہ زیادہ پھٹ جائے۔ جنون اور چاک جیب میں اسلئے مناسبت ہے کہ جنون کی حالت میں انسان اپنا گریبان اور کپڑے پھاڑ کر پھینک دیتا ہے +

	وہ دلکو چُرا کر جو لگے آنکھ چُرانے	یاروں کا گیا اُنپہ بھرم اور زیادہ	

دلکو چُرانا۔ عاشق کر لینا۔ دل کو اپنی محبت سے بے تابو کر دینا + آنکھ چُرانا۔ ملتے ہوئے کتراتا + یاروں کا اور زیادہ بھرم گیا۔ یہ فقرہ آزاد اور اہل بازار کی زبان کا ہے اور یاروں کا لفظ اپنی ہی ایک ذات خاص کے لئے بولا جاتا ہے یعنے ہر اگمان اس شخص کی نسبت اور بھی زیادہ ہو گیا کہ یہی چور ہے + (مطلب) وہ معشوق جو عاشق بنا لینے کے بعد ملتے وقت جھینپنے لگا تو اسبات سے مجکو اسکی طرف زیادہ گمان ہوا۔ کہ یہی معشوق ہے +

	ہے روغن نفط آب مژ گریہ میں کہ ای چشم	بھڑکے ہی جو یوں آتش غم اور زیادہ	

روغن نفط رال کا تیل۔ مٹی کا تیل۔ آتش غم کا بھڑکنا۔ غم کی آگ کا جوش زن ہونا (مطلب) اے میری آنکھ معلوم ہوتا ہے کہ میرے آنسوؤں میں مٹی کا تیل ملا ہوا ہے جس سے غم کی آگ زیادہ بھڑکتی جاتی ہے مٹی کے تیل کا خاصہ ہے کہ لو لگتے ہی بھڑک اُٹھتا ہے اور جلتی ہوئی چیز پر گر کر اُسے بھی اور زیادہ بھڑکاتا ہے

	ہے نکہت ریحاں کا دماغ اب کسے کمبخت	آتا ہے مرا ناک میں دم اور زیادہ	

نکہت ریحاں پھولوں کی خوشبو۔ دماغ ہونا۔ سُننے یا سونگھنے کی تاب ہونا + ناک میں دم آنا پریشان ہونا نہایت ہی ناگوار گزرنا۔ مرنے کے قریب پہنچ جانا (مطلب) اے معشوق تیرے بغیر یعنے تیری جدائی میں پھولوں کی خوشبو سونگھنے کی بھی تاب و طاقت نہیں رہی بلکہ اُن کی خوشبو سے اور زیادہ بیکلی اور پریشانی پیدا ہو جاتی ہے +

	جو پیٹ کے ہلکے ہیں پچے بات کب اُنسے رو کیں تو ابھر جائے شکم اور زیادہ	

پیٹ کے ہلکے - وہ لوگ جو کسی بات کو چھپا نہیں سکتے - اور جب تک دل میں آئی ہوئی بات کو لوگوں میں نہ کہہ لیں اُنہیں کل نہ پڑے + بات کا پچانا - کسی کی کہی ہوئی بات کو دوسرے پر ظاہر نہونے دینا بھید کی بات کو زبان پر نہ لانا - دل کی بات کو کسی دوسرے کے منہ پر نہ لانا + ابھر جانا - پیٹ کا پھول جانا + (مطلب) جو لوگ پیٹ کے ہلکے ہوتے ہیں وہ بھید کی بات کو پوشیدہ نہیں رکھ سکتے اور اگر انکو ظاہر کرنے سے روکا جاتا ہے تو اُنکا پیٹ اور بھی زیادہ پھولتا ہے یعنے وہ ظاہر کرنے پر اور زیادہ مجبور ہو جاتے ہیں اور بغیر ظاہر کئے نہیں رہ سکتے +

مہمیز سرِ خار سے نکلا سرِ صحرا	کچھ توسنِ وحشت کا قدم اور زیادہ

مہمیزِ سرِ خار - کانٹے کی نوک کی مہمیز - مہمیز لوہے کا وہ کانٹا ہوتا ہے جو سواروں کی جوتیوں میں ایڑی کی پشت پر لگا ہوا ہوتا ہے کہ ضرورت کے وقت گھوڑے کے پہلوؤں میں چبھا کر تیزی سے دوڑا سکیں + توسنِ وحشت کا قدم - وحشت کے گھوڑے کی رفتار + مطلب کانٹے کی نوک کی مہمیز کے لگنے سے جنگل کے اندر وحشت کے گھوڑے کی رفتار اور زیادہ تیز ہوگئی یعنے پاؤں میں کانٹے چبھنے کے لطف سے وحشت ترقی پکڑ گئی +

گر سرمہ کرے خاکِ خرابات کو صوفی	سوجھیں اُسے پھر لوح و قلم اور زیادہ

سرمہ کرے - سرمہ لگائے + خاکِ خرابات - شراب خانہ کی مٹی یا دھول + صوفی سادہ دل آدمی - پرہیزگار + لوح و قلم وہ تختی اور قلم جسپر روزِ ازل کو تمام مخلوقات کی قسمتوں کا حال بحکم خدا لکھا گیا (مطلب) اگر صوفی شراب خانہ کی خاک کو سرمہ کے عوض آنکھ میں لگائے تو اپنا نورِ معرفت پیدا ہو کہ اُسے لوح و قلم اور زیادہ نظر آنے لگیں +

پٹیوں سر بستر پہ پڑا پاؤں کہانتک	بس پاؤں نہ پھیلا شبِ غم اور زیادہ

بستر پر پڑ کر پاؤں پٹینا - جانکندنی کی تکلیف سہنا - جان توڑتے ہوئے تڑپنا + پاؤں پھیلانا طول پکڑنا (مطلب) اے جدائی کی رات میں بچھونے پر پڑا ہوا کب تک تڑپتا رہوں تو اب زیادہ طول نہ پکڑ یعنے تکلیف اور جدائی کی رنج کی گھڑی حد کو پہنچ چکی اب زیادہ برداشت کی تاب نہیں +

اے ذوق وقتِ نالے کے رکھ لے جگر پہ ہاتھ	ورنہ جگر کو روئیگا تو دھر کے سر پہ ہاتھ

کسی چیز پر ہاتھ رکھنا - اُس شئے کو تھام لینا - روک لینا - بچا لینا + قاعدہ ہے کہ رنج اور غم کی شدت کے وقت جو دل یا جگر میں چبھن سی معلوم ہونے لگتی ہے تو اکثر ہاتھ رکھکر اُس جگہ کو دبا لیتے ہیں + سر پہ ہاتھ دھر کے رونا سب چیزوں سے خالی ہاتھ ہو کر رونا + مطلب اے ذوق تو آہ و زاری کرتے وقت اپنے جگر کو تھام لے نہیں تو آہ کے ساتھ وہ بھی نکل جائیگا اور پھر تو اُسکے جاتے رہنے سے بالکل ہی خالی ہاتھ روتا رہجائیگا +

کھاتا ہے اس مزہ سے غم عشق میرا دل — جیسے گرسنہ مارے ہے حلوائے تر پہ ہاتھ

مزے سے کھانا ۔ خوب ذوق شوق سے کھانا ۔ رغبت سے کھانا + گرسنہ ۔ بھوکا + حلوائے تر ۔ تر تراتا ہوا حلوا ۔ بہت سے گھی کا میٹھا + کھانے پر ہاتھ مارنا ۔ رغبت سے کھانا ۔ نوش کرنا + (مطلب) میرا دل عشق کے غم کو ایسی رغبت سے کھاتا یعنے سہتا ہے کہ جیسی خواہش اور شوق سے بھوکا آدمی تر حلوے پر ہاتھ مارتا ہے

جوں پنجشاخہ تو نہ جلا انگلیاں طبیب — رکھ رکھ کے نبض عاشق تفتہ جگر پہ ہاتھ

پنج شاخہ ۔ پنجی ۔ لوہے کا ایک کنجہ سا ہوتا ہے اور اسمیں پانچ لوہے کے خار لگے ہوئے ہوتے ہیں جن میں تیل کے تر کئے ہوئے فلیتے اٹکا کر روشن کر لیتے ہیں اور مشعل کی بجائے روشنی کے کام آتے ہیں + طبیب ۔ ڈاکٹر علاج کرنیوالا + نبض عاشق تفتہ جگر ۔ دل جلے عاشق کی نبض ۔ اس عاشق کی نبض جس کا جگر عشق کی آگ سے جل رہا ہو + نبض اس رگ کو کہتے ہیں جو کلائیوں میں انگوٹھے کی سیدھ میں ہوتی ہے اور طبیب اپنے ہاتھ کی انگلیاں اسپر رکھکر اسکی تیز یا سست حرکتوں کے اندازے سے مرض کی تشخیص کیا کرتے ہیں (مطلب) اے طبیب تو اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو تفتہ جگر عاشق کی نبض پر رکھکر پنجشاخہ کی طرح نہ جلا یعنے نبض میں اسقدر آگ بھری ہوئی ہے کہ تیری انگلیاں فلیتوں کی طرح جلنے لگیں گی اور مجھے کچھ آرام نہوگا +

اے شمع ایک چور ہے باد نسیم صبح — مارے ہے کوئی دم میں تری تاج زر پہ ہاتھ

باد نسیم صبح ۔ صبح کی ہلکی ہوا ۔ تاج زر ۔ سنہری تاج ۔ اس جگہ شمع کی روشن لو کو تاج زر کہا ہے کسی چیز پر ہاتھ مارنا ۔ لے اچکنا ۔ چرا لینا ۔ جھپٹ لے جانا (مطلب) اے شمع صبح کی ہوا تیرے حق میں چور ہے کہ وہ تھوڑی ہی دیر میں تیرے سنہری تاج کو اچک لے جائیگی یعنے تجھے گل کر دیگی + قاعدہ ہے کہ صبح ہوتے ہی شمع اور چراغ وغیرہ گل کر دیے جاتے ہیں +

چھوڑا نہ دلمیں صبر نہ آرام نے شکیب — تیری نگہ نے صاف کیا گھر کے گھر پہ ہاتھ

گھر کے گھر پر ہاتھ صاف کرنا ۔ سارے گھر پر ہاتھ صاف کر ۔ گھر بھر کو قتل کر ڈالنا ۔ بھرے گھر کو برباد کر دینا گھر کے تمام اسباب کو چرا لیجانا + (مطلب) اے معشوق تیری نگاہ نے اپنا عشق پیدا کر کے میرے دل میں نہ صبر چھوڑا نہ آرام اور اطمینان کو باقی رکھا ۔ سارے گھر کے اسباب یعنے دل کی تمام راحتوں کو غارت کر دیا

قاتل کبھی نہ تو نے اٹھائے ہزار حیف — آ کر مزار کشتہ تیغ نظر پہ ہاتھ +

مزار کشتہ تیغ نظر ۔ نظر کی تلوار کے مارے ہوئے عاشق کی تربت + ہاتھ اٹھانا ۔ مارنے کا ارادہ کرنا ۔ دعا دینا (مطلب) اے قتل کرنیوالے معشوق بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ تو نے اپنی تیغ نگہ کے مارے ہوئے عاشق کی قبر پر آ کر ایک دفعہ بھی دعا کے لیے ہاتھ نہ اٹھائے +

گندم ہے سینہ چاک فراق بہشت میں	آدم کو کیا نہ ہوگی محبت وطن کے ساتھ

گندم - گیہوں کا دانہ ۔ سینہ چاک - جسکا سینہ پھٹا ہوا غمگین + فراق بہشت - بہشت کی جدائی + وطن پیدائش کی جگہ + (مطلب) گیہوں کا سینہ بہشت کی جدائی کے رنج سے چاک ہے تو حضرت آدم کو بھی اپنے وطن یعنی بہشت سے ضرور محبت ہوگی + اس شعر میں آدم سے آدمی اور وطن سے جائے پیدائش و پرورش بھی مراد ہوسکتی ہے ۔ حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ اوپر بیان ہوچکا ہے +

جنوں کے جیب دری پر ہیں خوب چلتے ہاتھ	سلوک سینہ سے بھی کچھ تو کرلے چلتے ہاتھ

جیب دری - گریبان پھاڑنا - خوب ہاتھ چلتے ہیں - کام کو بہت تیزی اور جلدی سے انجام دیتے ہیں چلتے ہاتھ سلوک کرنا - اپنی چلتی کے زمانہ میں کسی کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا - اپنے عروج اور خوش اقبالی کے وقت میں نیکی کے کام کرنے اور حاجتمند لوگوں کی مدد کرنی + (مطلب) جنون کے ہاتھ گریبان پھاڑنے کے لئے خوب چلتے ہیں اسوقت اُسے لازم ہے کہ اپنے اس عروج کے وقت میں سینہ کے ساتھ بھی کچھ بھلائی کرلے یعنے سینہ کو بھی زخمی بنا دے +

کھائے ہیں داغ آتشیں رخسار سے	دل نہیں کم مرغ آتشخوار سے

داغ آتشیں رخسار - آگ جیسے سرخ رخساروں کی محبت کے داغ + داغ کھانا - رنج اُٹھانا - مرغ آتشخوار آگ کھانیوالا پرندہ - پہاڑی چکور (مطلب) دل نے آتشیں رخساروں کے داغ کھائے ہیں یعنی رنج اُٹھایا ہے پس دل آتشخوار مرغ سے کم نہیں ہے +

سُنکے میری جانکنی کو کوہکن	جوں صدا اُلٹا پھرا کہسار سے

جانکنی - کوشش بلیغ - انتہا درجہ کی کوشش + کوہکن پہاڑ کاٹنے والا - شیریں کے عاشق فرہاد کا لقب ہے + صدا - آواز کہسار پہاڑوں کا مقام + صدا کی طرح کوہ سے اُلٹا پھرنا - اِس طرح اُلٹا پھرنا جس طرح پہاڑ سے آواز پلٹ کر آتی ہے - فوراً واپس آنا + قاعدہ ہے کہ پہاڑ کے قریب شور و غل کرنے سے وہی آوازیں فاصلہ پر سے سنی جاتی ہیں گویا دوسرے آدمی مقابل سے ویسا ہی غل مچارہے ہیں (مطلب) کوہکن نے جب میری جانکنی کی خبر سنی تو اپنے کام کو حقیر سمجھکر اور شرمندہ ہوکر ترک کیا اور فوراً پہاڑوں میں سے واپس چلا آیا - گویا میرے مقابل میں اُس نے عشق کا خیال ترک کردیا +

ستم کو ہم کرم سمجھے جفا کو ہم وفا سمجھے	اور اسپر بھی نہ سمجھے وہ تو اُس بت سے خدا سمجھے

خدا سمجھے - خدا انصاف کرے - خدا بدلا لے (مطلب) ہم نے معشوق کے ظلموں کو مہربانیاں اور جفاؤں کو وفا میں تصور کرکے سہا اور کبھی شکایت نہ کی - اِن سب باتوں پر بھی اگر وہ معشوق ہمارا درجہ نہ جانے اور ہمیں سچا عاشق سمجھ کر مہر اور محبت سے پیش نہ آئے تو اُس سے خدا اِس نا انصافی کا بدلہ لے +

تجھے ای سنگدل آرامِ جانِ مبتلا سمجھے	پڑیں پتھر سمجھ پر اپنی ہم سمجھے تو کیا سمجھے

آرامِ جانِ مبتلا۔ عشق میں گرفتار ہونیوالی جان کا آرام دینے والا۔ عاشق کی غمگیں جان کو راحت پہنچانیوالا۔ سمجھ پر پتھر پڑیں۔ ایسی سمجھ خراب ہو۔ یہ فہم و فراست غارت ہو۔ بددعائیہ فقرہ ہے جو اُلٹی سمجھ کی نسبت بولا جاتا ہے (مطلب) اے بیرحم معشوق ہمنے تجھے اپنی غمگیں جان کا تسلی دینے والا سمجھا۔ ہماری یہ سمجھ برباد ہوجائے کہ ہم بہت ہی غلط سمجھے۔ یعنی تو بیرحم اور ستانیوالا ہے +

ہنسے ہے زخمِ دل آ بیر پر جراح کی کھدو	انہیں ٹانکے نہ سمجھے خندۂ دنداں نما سمجھے

جراح۔ زخموں کا علاج کرنے والا۔ کسی کام پر ہنسنا۔ اُس کام کو بیہودہ اور عبث تصور کرنا۔ ٹانکے۔ سلائی سیوان۔ خندۂ دنداں نما۔ ایسی ہنسی جس میں دانت نظر آئیں (مطلب) اے لوگو جراح سے کہدو کہ میرا زخم تیرے علاج کو ہنسی میں اُڑا رہا ہے یعنی بیفائدہ اور حقیر سمجھتا ہے اور تو نے جو زخم کو اچھا کرنیکے لیے سیا ہے تو اُس کے ٹانکوں کو تو ٹانکے نہ سمجھ بلکہ انکو زخم کے دانت سمجھ جو ہنسی کے سبب سے نمودار ہیں یعنی یہ وہ زخم نہیں جو جراح کے علاج سے اچھے ہو جائیں بلکہ علاج سے اچھا ہونے کی عوض زیادہ بڑھتے اور خراب ہوتے ہیں۔ شاعر زخم کی تازہ اور کشادہ حالت کو زخم کے ہنسنے سے تشبیہ دیتے ہیں مثلاً ؎
زخم کسلئے ہیں تری تیغ کے تو غیروں کا۔ غیر ہیں یہ بھی تو پھر کیوں نہ ہنسینگے کھلکر + لہذا خندۂ دنداں نما سے زخموں کی ابتر حالت کا اظہار ہوتا ہے +

عدو آیا ہے بنکر نامہ بر لکھا نصیبوں کا	کرینگے لیکے کیا خط مدعی ہی مدعا سمجھے

نصیبوں کا لکھا۔ تقدیری امر۔ قسمت کی بات۔ مدعی۔ دعویدار۔ رقیب۔ دوسرا عاشق۔ مدعا۔ مطلب
مطلب یہ بھی ہماری قسمت کی بات ہے یعنی بدقسمتی ہے کہ رقیب معشوق کی طرف سے نامہ بر بنکر ہمارے نام کا خط لایا ہے۔ لوگو تم مدعا بھی سمجھے کہ اُس نے رقیب کے ہاتھ کیوں خط بھیجا۔ اِسلئے بھیجا ہے کہ ہم خط نہ لینگے اور خود ہی یہ سمجھ لینگے کہ ہمارے مفید مطلب بات نہیں اگر ہوتی تو یہ خط رقیب کے ہاتھ نہ بھیجا جاتا نہ وہ ہمارے پاس لاتا اب ضرور رقیب ہی کے مفید مطلب بات ہوگی + مطلب دوم مصرع آخر ہم مدعا سمجھ گئے اب رقیب سے خط لیکر کیا کرینگے۔ یعنے ہم سمجھ گئے کہ خط کا مضمون ہمارے خلاف اور رقیب کے مفید مطلب ہے اِسلئے ہم اس خط کو نہیں لیتے +

مجھے آتا ہے رشک اُس رندِ مے آشام پر ساقی	نہ جو دعْ ماکدر جانے نہ جو خذ ما صفا سمجھے

رندِ مے آشام شراب پینے والا رند + ساقی شراب پلانیوالا + دع ماکدر چھوڑ دے جو چیز گدلی ہو + خذ ما صفا۔ لے وہ چیز جو صاف ہو + (مطلب) اے ساقی مجھے ایسے شرابخوار رند پر رشک آتا ہے جو گدلی اور خراب کو نہیں پھینکتا اور صاف اور اچھے کو چھانٹ کر نہیں لیتا بلکہ بُری بھلی جیسی ملتی ہے سب کو

پی جاتا ہے - یعنی کاش میں بھی ایسا ہی صابر اور قانع ہو جاؤں کہ مصیبت اور راحت دونو کو یکساں سمجھنے لگوں - نہ مصیبت سے گھبراؤں نہ راحت کی آرزو کروں +

دل صاف ہو تو چاہیے معنی پرست ہو	آئینہ خاک صاف ہے صورت پرست ہے

دل صاف ہونا - برائیوں سے پاک ہونا - دشمنی اور ایذا رسانی سے بری ہونا + معنی پرست وہ شخص جو در حقیقت نیک ہو - دل سے لوگوں کا خیر خواہ اور مددگار ہو + خاک صاف ہے - کچھ بھی صاف نہیں صورت پرست وہ شخص جو سامنے اور منہ پر تو دوستی اور خیر خواہی کا دم بھرے اور مدد کرنے کے وعدے کرے مگر پیٹھ پیچھے بالکل بھول جائے اور کچھ بھی مدد نہ کرے (مطلب) اگر کسی کا دل برائی سے پاک ہو تو لازم یہ ہے کہ غائبانہ حالت میں بھی لوگوں کی خیر خواہی کے کام کیا کرے ورنہ وہ آئینہ جیسا ہے کہ صاف ہونے کو آئینہ بھی صاف ہوتا ہے مگر اُسکی صفائی بالکل ناچیز ہے کیونکہ وہ صورت پرست ہے کہ سامنے سے دیکھو تو سب کچھ ہے مگر پشت پر سے دیکھو تو کچھ بھی نہیں +

جز زلف سوجھتا نہیں اے مرغ دل تجھے	خفاش تو نہیں ہے کہ ظلمت پرست ہے

خفاش چمگادڑ - یہ جانور دن بھر درختوں کی شاخوں میں اُلٹا لٹکا رہتا ہے کیونکہ دن کی تیز روشنی سے اسکی آنکھیں چندھیائی رہتی ہیں رات کی تاریکی میں آنکھیں کھل جاتی ہیں - تب اُڑ کر اِدھر اُدھر جاتا ہے اور پھل ترکاریوں سے اپنا پیٹ بھر کر صبح سے پیشتر اپنی جگہ پر آ لٹکتا ہے ظلمت پرست تاریکی کو پسند کرنیوالا +

(مطلب) اے دل تیری نظروں میں ہر وقت زلفیں ہی بسی رہتی ہیں تجھے اور کسی چیز کا کبھی خیال نہیں آتا - کیا تو چمگادڑ ہے جو تجھے تاریکی ہی پسند ہے +

دولت کی رکھ نہ مار سر گنج سے اُمید	موذی وہ دیگا کیا کہ جو دولت پرست ہے

مار سر گنج خزانہ پر کا سانپ - وہ سانپ جو خزانہ پر بیٹھا رہتا ہے + موذی ایذا دینے والا - ستانیوالا دولت پرست - روپیہ کا بندہ - وہ شخص جو مال و زر کو بہت ہی عزیز رکھتا ہو + (مطلب) خزانہ کے سانپ سے یہ اُمید نہ رکھ کہ وہ تجھے دولت دیگا - وہ موذی تجھے کچھ نہیں دیگا کیونکہ وہ تو دولت پرست ہے یعنی دولت پرست آدمی سے کسیکو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا - دولت پرست کو مار گنج سے تشبیہ دی ہے اور اُسے موذی قرار دیا ہے +

عنقا نے گم کیا ہے نشاں نام کے لئے	گم گشتہ کون کہتا ہے شہرت پرست ہے

گم گشتہ گم ہونیوالا - چھپ کر زندگی بسر کرنیوالا + شہرت پرست - وہ شخص جو مشہور ہونا چاہے +

(مطلب) عنقا اپنے نام کو مشہور کرنے کی غرض سے گم ہو گیا ہے اُسے گم گشتہ نہ کہو وہ تو شہرت پرست ہے

اِس شعر کا مضمون اُن لوگوں کے حسبِ حال ہی جو دنیا کو چھوڑ کر گوشہ نشین ہو جانے کا دعوے کرتے ہیں گر طریقہ وہ اختیار کرتے ہیں کہ خلقت اُنکی طرف زیادہ رجوع کرے اور معتقد ہو جائے پس ایسے شخص تارک الدنیا نہیں ہوتے بلکہ طالب دنیا ہوتے ہیں +

قبر میں عاشق جو تیرا مضطرب احوال ہی		لوحِ تربت پہ بھی لکھا سورۂ زلزال ہے	

مضطرب احوال - گھبرایا ہوا - بیقرار + لوحِ تربت قبر کی تختی - وہ پتھر جو قبر کے اُوپر بطور نشان رکھا جاتا ہے اور تعویذ کہلاتا ہے + سورۂ زلزال - قرآن شریف کی ایک سورت کا نام ہے جسمیں قیامت اور زلزلہ یعنے بھونچال کا بیان ہے - اکثر آدمی قبروں کے تعویذوں پر قرآن شریف کی بعض سورتیں اُبھرواں حروف میں کندہ کرا لیتے ہیں کہ اُنکی برکت سے مردہ داخل ثواب ہو + (مطلب) اے معشوق میں قبر کے اندر بھی تیری محبت سے بیقرار ہوں اور اُسی بیقراری کا یہ نتیجہ ہے کہ قبر کی لوح پر سورۂ زلزال لکھا گیا ہے

ابر برسوں رو چکا پر سوزِ غم سے اب تلک		خاک میرے ڈھیر کی اُڑتی میں جیسے رال ہے	

ابر رو چکا - بادل برستا رہا - ڈھیر کی خاک - قبر کی مٹی + رال ایک قسم کا آتشی مادہ ہے جو آگ سے بھڑک اُٹھتا ہے - اکثر اُسے پیسکر اور سفوف بنا کر تماشا دکھانے کی غرض سے چراغ کی لَو پر اُڑاتے ہیں تو وہ آگ کا شعلہ اُڑتا ہوا معلوم ہوتا ہے (مطلب) میرے قبر کی مٹی پر بادل بہت سے برسوں تک ستا رہا لیکن وہ اب تک بھی میرے غم کی سوزش سے رال کی مانند اُڑتی ہے +

میں وہ مجنوں ہوں کہ میرا کاغذِ تصویر بھی		مثلِ عیدی باعثِ خوشنودیٔ اطفال ہے	

کاغذِ تصویر - وہ کاغذ جس پر تصویر بنی ہوئی ہو + مثلِ عیدی - عیدی کے کاغذ کی مانند - خانگی مکتبوں کے اُستاد بچوں کو تہواروں پر بیل بوٹے کے رنگین کاغذ اشعار لکھے ہوئے دیا کرتے ہیں انہی کو عیدی کہتے ہیں - باعثِ خوشنودیِ اطفال - بچوں کی خوشی کا سبب (مطلب) میں ایسا مجنون ہوں کہ میری تصویر کے کاغذ سے بھی بچے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے عیدی کے کاغذ کو لیکر شاد ہوتے ہیں - قاعدہ ہے کہ بچے دیوانہ کو چھیڑ کر اور تصویر کے کاغذ کو لیکر خوش ہوا کرتے ہیں - پس اس جگہ باعث خوشی کو جنون کی تاثیر کی وجہ قرار دیا ہے +

	جوشِ گریہ کا مرے تم کچھ نہ پوچھو ماجرا چادرِ آبِ رواں منہ پر مرے رومال ہے	

جوشِ گریہ - اشکوں کی زیادتی + چادرِ آبِ رواں - بہتے ہوئے پانی کی چادر - جب کسی بلند جگہ سے پانی پھیل کر نیچے گرتا ہے تو اُسے پانی کی چادر بولتے ہیں + رومال کا منہ پر ہونا - رونا - قاعدہ ہے کہ بعض آدمی روتے وقت اپنے منہ پر رومال کا کپڑا ڈال لیتے ہیں + (مطلب) اے لوگو تم میرے رونے کی

کثرت کا حال کیا پوچھتے ہو منہ پر سے آنسو ایسے بہتے ہیں گویا منہ پر رومال کی بجائے بہتے ہوئے پانی کی چادر پڑی ہوئی ہے + اس شعر میں چادر آب رواں صنعتِ توریہ مرشح بھی رکھتا ہے کیونکہ اسکے دوسرے معنی آب رواں کی چادر بھی ہیں۔ آب رواں ایک قسم کا مہین کپڑا ہوتا ہے اور چادر دوپٹہ کی قسم کا ایک کپڑا بنایا جاتا ہے جو اوڑھنے کے کام میں آتا ہے +

دل پہ ہوں گر داغِ سوزاں عشق میں ای کوہکن پھر تو خسرو کا بھی گنج سوختہ کیا مال ہے

داغ سوزاں۔ جلتے ہوئے داغ + خسرو کا گنج سوختہ بادشاہ کا ضبط کیا ہوا خزانہ۔ خسرو کا چھینا ہوا خزانہ خسرو شیریں کے دوسرے عاشق کا نام بھی ہے جو کسی ملک کا شاہزادہ تھا اور کوہکن کے مرنے کے بعد شیریں سے واصل ہوا۔ کیا مال ہے۔ کیا چیز ہے۔ بالکل بے حقیقت ہے (مطلب) اے کوہکن جب دل کسی کے عشق میں داغدار ہو جاتا ہے تو پھر اُسے کسی اور شے کی خواہش نہیں رہتی کسی بادشاہ کا خزانہ بھی اُسے ملتا ہو تو وہ اُسے بھی خاطر میں نہیں لاتا + سوختہ میں سوزاں کی اور داغ اور مال میں گنج کی رعایت ہے +

کھاؤں میں ہیرا جو اس بن کیونکہ دل ٹکڑے نہو جو رگ پاں ہے وہ مجکو شیر کا سا بال ہے

ہیرا ایک قسم کا قیمتی پتھر ہے جسکے کھا لینے سے جگر کٹ کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے + رگ پان۔ پان کے پتے کے بیچ میں جو دُنبل کا موٹا سا خط پڑا ہوا ہوتا ہے + شیر کا سا بال۔ شیر کے بال کی مانند۔ شیر کی موچھوں کے بالوں کا قاعدہ ہے کہ اگر کوئی شخص کھا لے تو وہ بال جگر میں چبھکر اس آدمی کو رفتہ رفتہ کمزور کرکے مار ڈالتے ہیں۔ بعض آدمی اپنے دشمن کو پان کی رگوں میں چھپا کر کھلا دیتے ہیں (مطلب) میں اپنے معشوق کی جدائی میں اگر ہیرا کھاؤں تو اس سے میرا دل ٹکڑے ٹکڑے کیوں نہو گا یعنی ضرور ہو گا جب اُسکی جدائی میں پان کی رگ بھی میرے حق میں شیر کا سا بال ہے یعنی اُس بغیر پان کھانے سے دل کو رنج ہوتا ہے

موئے سر مارانِ سیہ کا ایک سراسر لشکر ہے مانگ جو ہے اِک مارِ سفید اس لشکر کا سر لشکر ہے

موئے سر۔ سر کے بال + مارانِ سیہ۔ کالے سانپ + سراسر۔ بالکل۔ سب کا سب + مانگ۔ وہ سفید لکیر جو سر کے بیچ میں بالوں کے اِدھر اُدھر ہٹانے سے بن جاتی ہے + مارِ سفید۔ سفید سانپ + مشہور ہے کہ سفید رنگ کا سانپ سانپوں کا بادشاہ ہوتا ہے + سر لشکر۔ لشکر کا سردار۔ فوج کا افسر +

ہووے دل مظلوم ہمارا کیوں نہ شہیدِ دشتِ بلا
درپئے اُسکے شامیوں کا وہ زلفِ معنبر لشکر ہے

شہید دشت بلا - کربلا کے میدان میں قتل ہونے والا - دشت کربلا ملک شام میں وہ میدان ہے جہاں حضرت امام حسین علیہ السلام کو شام کے لشکر نے یزید کے حکم سے شہید کیا تھا - دشت کربلا اصل میں دشت کرب و بلا ہے یعنی تکلیف اور مصیبت کا جنگل - درپے ہونا - پیچھے پڑنا - برباد کرنے کی کوشش کرنا - زلف معنبر - عنبر کی خوشبو والی زلف (مطلب) ہمارا مظلوم دل مصیبت کے میدان یعنی عشق میں کس لئے برباد نہ ہو جبکہ شام والوں کے لشکر کی طرح زلف معنبر کا لشکر اُسکے پیچھے پڑا ہوا ہے +

موذی زحمت کش کو ایذا کیونکہ نہ دیویں جمعِ ضعیف
دشمن مارِ زخم رسیدہ موروں کا اکثر لشکر ہے

موذی زحمت کش - وہ تکلیف دینے والا جو خود بھی رنج اُٹھائے - جمع ضعیف - کمزوروں کی جماعت - دشمن مار زخم رسیدہ - زخمی سانپ کا دشمن - موروں کا لشکر - چیونٹیوں کی فوج + (مطلب) بے بس ظالم کو تمام ستائے ہوئے اور کمزور آدمی ملکر کیوں نہ ستائیں جبکہ چیونٹیاں بھی زخمی سانپ کے ساتھ دشمنی ادا کرتی ہیں - قاعدہ ہے کہ جب سانپ زخمی ہو جاتا ہے تو چیونٹیاں اسکے زخم پر لپٹ جاتی ہیں اور اُسے نوچ نوچ کر مار ڈالتی ہیں +

کعبۂ توبہ خدا ہی رکھے آج کہ جوشِ ابر نہیں
اک اصحابِ فیل کا سایہ وشِ ہوا پر لشکر ہے

کعبہ توبہ - توبہ کا کعبہ - توبہ کو کعبہ یعنی وہ خانہ خدا قرار دیا ہے جو ملک عرب کے شہر مکہ معظمہ میں ہے اور جہاں مسلمان حج کے لئے جاتے ہیں اور جس طرف کو رخ کرکے نماز ادا کرتے ہیں - جوش ابر - بادل کا زور - بادلوں کی کثرت - اصحاب فیل کا سایہ - ہاتھیوں والے گروہ کی پرچھائیں - اصحاب فیل وہ گروہ ہے جس نے ہاتھی لیکر خانہ کعبہ پر حملہ کیا تھا اور خدا تعالے نے اس کے محفوظ رکھنے کے لئے ابابیلوں کو معمور کیا تھا وہ اپنے پنجوں میں کنکریاں لیکر حملہ آور گروہ کے سروں پر چھوڑ دیتی تھیں اور وہ کنکریاں مغز کو توڑتی ہوئی ہاتھی کی پشت سے پار ہو جاتی تھیں اور ہاتھی مع اپنے سوار کے ہلاک ہو جاتا تھا اسی طرح وہ تمام فوج ہلاک ہوگئی اور خانہ کعبہ بچ گیا - دوش ہوا - ہوا کا مونڈھا - ابر کو اصحاب فیل کے سایہ سے تشبیہ دی ہے +

(مطلب) خدا آج ہماری توبہ کو ٹوٹنے سے بچائے کیونکہ بادلوں کے دل اُمڈے چلے آتے ہیں - یعنی خدا ہی ہمکو توبہ پر قایم رکھے تو رہ سکتے ہیں ورنہ یہ ابر کا سماں ایسا ہے کہ اسمیں ہماری طبیعت ہمکو مجبور کر رہی ہے کہ شراب وکباب کا لطف اُٹھائیں - اصحاب فیل کو کعبہ سے اور ابر کو توبہ سے مناسبت ہے +

خالِ چشمِ جاناں کا مژگاں سے تجمل دیکھو تو
اُترا الشت پہ مچھلی کی کتنا لیکے سکندر لشکر ہے

خال چشم جاناں - معشوق کی آنکھ کے اُوپر کا تل - تجمل - شان وشوکت - سکندر - ملک مقدونیہ واقع یورپ کے ایک بادشاہ کا نام ہے - کہتے ہیں کہ اس بادشاہ کو ایک دفعہ اپنے لشکر کی کثرت اور ملک کی وسعت پر

کچھ گھمنڈ آچلا تھا کہ اُسی اثنا میں اُسکو بحری سفر کا اتفاق ہوا اور ایک جگہ ٹاپو دیکھکر جہاز اسکے کنارے جا لگا دیا اور سب فوج اُس ٹاپو پر اُتر پڑی،

جب لوگوں نے روٹی پکانے کے لئے چولھے روشن کئے تو اس ٹاپو کو حرکت ہوئی تمام آدمی خوف کھاکر جہازوں میں سوار ہوگئے اُسوقت وہ ٹاپو در حقیقت ایک مچھلی تھی غوطہ لگا گئی اس مشاہدہ سے سکندر کو عبرت ہوگئی کہ خدا کی خدائی میں ایسی ایسی بھی مخلوقات ہے جسکے مقابل سکندری فوج اور ملک کی کچھ حقیقت نہیں (مطلب) معشوق کی آنکھ کے اوپر کے پپوٹے پر جو تل ہے اُسکے شان وشوکت کو خیال کرو جو پلکوں کے سبب سے بنی ہوئی ہے گویا سکندر ہے کہ مچھلی کی پشت پر لشکر لیکر اُتر پڑا ہے تل کو سکندر سے اور مژگان کو فوج سے اور آنکھ کو مچھلی سے تشبیہ دی ہے +

میری خاکستر اُڑی تھی جس سے گردوں بن گئے	اسمیں کچھ اخگر جو باقی تھے سو وہ کوکب بنے

خاکستر - جلی ہوئی راکھ - گردوں - آسمان جو شمار میں سات مانے جاتے ہیں - اخگر - چنگاریاں - کوکب - ستارے (مطلب) عشق کی آگ نے مجھے جلاکر خاک کردیا ہے - اور یہ آسمان میری اُسی خاک کے اُڑے ہوئے حصہ سے بنے ہیں اور اُس حصہ خاک میں جو چنگاریاں بچ رہی تھیں اُن کے ستارے بنگئے ستاروں کو اخگر سے تشبیہ دی ہے +

دلکو رکھدوں اُس دمِ شمشیر پر گر ڈھب بنے	تا یہ قربانی صراطِ عشق پر مرکب بنے

دمِ شمشیر پر رکھدینا - تلوار کی دہار پر رکھنا - ہلاک ہونا - کٹ کر مرجانا - ڈھب بنے - موقع ہاتھ آئے - قربانی وہ جانور جو خدا کے نام پر ذبح کیا جائے - مسلمان بقرعید کے دن جو جانور ذبح کرتے ہیں اُنکی نسبت یہ مذہبی خیال ہے کہ عقبیٰ میں اُن سب جانوروں کا ایک ایک مضبوط جانور بنکر سامنے آئیگا کہ اسپر سوار ہوکر پل صراط پر سے گذر جائیں - صراط عشق - عشق کا راستہ - مرکب - سواری کا جانور +

(مطلب) اگر مجھے موقع ملے تو میں دل کو تلوار کی دہار پر رکھکر ذبح کردوں تاکہ عشق کے راستہ کے طے کرنے کے واسطے یہ قربانی سواری کا جانور بنجائے - یعنی دل کو تلوار سے کاٹ کر مرجاؤں اور عشق کی تکلیف سے نجات پاؤں +

سرمۂ چشمِ کواکب کیا بنے ہے دودِ آہ	ایسا کاجل بن کہ جس سے اُسکا خالِ لب بنے

سرمۂ چشمِ کواکب - ستاروں کی آنکھوں کا سرمہ - دود آہ - آہ کا دہواں - کاجل - دہوئیں کی سیاہی جسے بعض عورتیں سرمہ کے طور پر آنکھ میں لگالیتی ہیں اور بعض دفعہ خوبصورتی کے لئے لب پر اسکا تل بھی بنالیتی ہیں - خال لب - وہ تل جو لب پر ہو (مطلب) لے میری آہ کے دہوئیں تو آسمان پر پہنچکر ستاروں کی آنکھ کا سرمہ کیوں بنتا ہے تو وہ کاجل بن جس سے معشوق اپنے لب پر تل بناتا ہے +

صحبتِ عیسے بنالے خر کو انساں کسطرح ۔ تربیت سے واقعی نااہل دانا کب بنے

صحبت عیسٰی حضرت عیسٰی کی ہمنشینی ۔ حضرت عیسیٰ کا ساتھ ۔ خر ۔ گدہا ۔ حضرت عیسیٰ کی سواری کا جانور بھی گدہا ہی تھا ۔ بیوقوف آدمی ۔ انسان بننا ۔ آدمی ہوجانا ۔ عقلمند اور مہذب بنجانا ۔ تربیت ۔ پرورش کرنا ۔ درستی کرنا ۔ واقعی ۔ سچی بات ۔ نااہل ۔ نالایق ۔ دانا ۔ عقلمند + مطلب حضرت عیسیٰ کے پاس رہکر گدہا آدمی کیونکر بنجاتا سچی بات تو یہ ہے کہ نالایق آدمی تربیت سے بھی عقلمند نہیں بن سکتا +

موذیوں کو حق نہ دے آنکھیں کہ تا لاویں بلا ۔ عین حکمت تھی کہ معدوم البصر عقرب بنے

آنکھیں دینا ۔ عقل اور سمجھ کی قدرت عطا کرنا ۔ بلا لانا ۔ مصیبت نازل کرنا ۔ عین ۔ بالکل ۔ ٹھیک ۔ آنکھ حکمت ۔ دانائی ۔ معدوم البصر ۔ اندہا ۔ جس شخص کی آنکھوں میں روشنی نہ ہو ۔ عقرب ۔ بچھو ۔ مشہور ہے کہ بچھو کو دکھائی نہیں دیتا ۔ بعض کا قول ہے کہ جن دنوں میں اُسکا مدجوش پر ہوتا ہے اُن دنوں میں اسکی آنکھوں پر ایک پردہ سا چھاجاتا ہے اور وہ کسی شے کو نہیں دیکھ سکتا (مطلب) اللہ موذی آدمی کو سمجھ ندے نہیں تو وہ لوگوں کو زیادہ ستائیگا ۔ خدا کی عین حکمت ہے کہ اُس نے بچھو کو اندہا بنایا ہے یعنی اسکی آنکھیں ہوتیں تو اپنا بچاؤ کرسکتا اور لوگوں کو زیادہ ستاتا +

چمن دہر میں جوں سبزۂ شمشیر ہوں میں ۔ آب کی جائے دیا کرتے ہیں زہراب مجھے

چمن دہر ۔ دنیا کا گلزار ۔ جہان ۔ سبزۂ شمشیر ۔ تلوار کا سبزہ وہ سبز رنگ کی جھلک جو تلوار کے لوہے میں سبزی کی جھلک ہوتی ہے وہ اصل فولاد اور نہایت تیز اور پختہ سمجھا جاتا ہے ۔ زہراب ۔ زہر کا پانی ۔ وہ پانی جس میں زہر گھلا ہوا ہو بعض ملکوں میں تلوار کے لوہے کو گرم کرکے زہر کے پانی میں بجھالیتے ہیں جس سے زخمی جلدی مرجاتا ہے اور اچھا نہیں ہوتا (مطلب) میں دنیا میں تلوار کے سبزہ کی مانند ہوں کہ مجھے پانی کی جگہ بھی زہر ہی کا پانی ملتا ہے ۔ یعنی میں نہایت ہی بدنصیب ہوں کہ پانی جیسی عام اور مفت کی شے بھی چاہوں تو وہ نہ ملے اور اسکی عوض زہر کا پانی ملے جس میں ہلاک کرنے کی خاصیت ہے ۔ سبزہ میں چمن اور زہر کی رعایت ہے +

ہوگیا جلوۂ انجم مری آنکھوں میں نمک ۔ کیونکر آئے شب ہجراں میں کہو خواب مجھے

جلوہ انجم ۔ ستاروں کا نظارہ ۔ یہاں انجم کو نمک سے تشبیہ دی ۔ قاعدہ ہے کہ آنکھ میں نمک بہت تیز لگتا ہے اور بیچین کرکے نیند کھودیتا ہے (مطلب) جدائی کی رات کو میں کیونکر سوسکوں کہ ستاروں کا جلوہ میرے آنکھوں کے حق میں نمک جیسا ہوگیا یعنی ستاروں کو دیکھ دیکھ کر طبیعت زیادہ بیچین ہوتی ہے

لیتے ہی دل جو عاشق دلسوز کا چلے ۔ تم آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے

دل لینا ۔ عاشق بنانا ۔ دلسوز ۔ دل جلا ۔ وہ شخص جسکا دل رنج میں مبتلا ہو ۔ آگ لینے آئے تھے ۔ جب کوئی

شخص آتے ہی واپس جانے کا قصد کرتا ہے تو اُسکی نسبت بولا کرتے ہیں کہ کیا تم آگ لینے آئے تھے یعنی آتے ہی کچھ دیر ٹھہرے بغیر واپس چلے۔ اس محاورہ کی وجہ یہ ہے کہ جب کسی شخص کو آگ کی ضرورت ہوتی ہے تو اس شخص کے گھر جاتے ہی مل سکتی ہے اور وہ کام کی جلدی کی وجہ سے زیادہ ٹھہر نہیں سکتا واپس چلا آتا ہے۔ کیا آئے کیا چلے۔ کتنی دیر کے واسطے آئے اور کیوں ایسی جلدی واپس چلے +

(مطلب) ای معشوق تو مجھے عاشق بناتے ہی جو میرے پاس سے جاتا ہے تو کیا آگ لینے آیا تھا۔ یہ لمحہ بھر کا آنا اور جانا کیسا ہے۔ سوز میں آگ کی رعایت ہے +

	لگے ہیں اس تمنا میں سرِ ہر خار دامن سے		کروں دستار میں اُسکو عطا اک تار دامن سے	

دامن سے لگنا۔ دامن سے اُلجھنا۔ دستار عطا کرنا۔ کسی کمال کی سند عطا کرنی۔ قاعدہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی فن میں کمال پیدا کر لیتا ہے تو اس پیشہ کی قدر کرنے والے جمع ہو کر اس شخص کے سر پر ایک پگڑی باندہ دیتے ہیں جو اس بات کی سند سمجھی جاتی ہے کہ سب نے اُسے کامل اور مستحق سمجھ لیا ہے +

(مطلب) کانٹے جو میرے دامنوں سے اُلجھتے ہیں تو انمیں سے ہر ایک کا یہ مدعا ہے کہ میں اپنے دامن کے تار یعنی دھاگے کی پگڑی اس کے سر پر باندھوں جو اس امر کی سند سمجھی جائے کہ دامن کے پھاڑنے میں یہ کامل ہے۔ قاعدہ ہے کہ دامن کانٹوں میں اُلجھ کر پھٹتا ہے تو بعض کانٹوں کی نوکوں میں کپڑے کے تار اٹکے رہجاتے ہیں اُس کیفیت کو دستار بندی سے تشبیہ دی ہے۔ دستار اور اک تار میں صنعت سیاق الاعداد و تجنیس تام مذیل ہے

	جلینگے آتشِ رنگِ حنائی پا سے گھر کتنے		ہلا پنکھا جو وقتِ گرمیِ رفتار دامن سے	

آتش رنگ حنائی پا۔ مہندی لگے پاؤں کی رنگ کی آگ۔ پاؤں کی مہندی کے سرخ رنگ کو آگ سے تشبیہ دی ہے۔ پنکھا۔ ہوا دینے کا ایک آلہ ہے جس کے ہلانے سے ہوا نکلتی ہے یعنی جلتی آگ روشن کیجاتی ہے۔ بعض دفعہ دامن کی حرکت سے پنکھے کا کام نکال لیا جاتا ہے۔ یہاں دامن کو پنکھے سے تشبیہ دی ہے۔ وقت گرمی رفتار۔ تیز روی کے وقت۔ جلد جلد چلنے کے وقت (مطلب) اے معشوق تیرے رنگین پاؤں کی آگ سے بہت سے گھر جل جائینگے اگر تیری تیز رفتاری کے وقت دامن نے پنکھا جھل دیا۔ یعنی تیری پاؤں کی رنگینی اور دامن کے اڑنے اور جلدی چلنے کی ادائیں ملکر بہت سے عاشق مزاجوں کو تباہ کردینگی +

	مری پاؤں کے چھالے ہوتے ہیں کیا شکستہ دل		جو کوئی ٹوٹ جاتا ہے اُلجھکر خار دامن سے	

شکستہ دل ہونا۔ مایوس ہونا (مطلب) اگر ہمارے دامن سے اُلجھکر کوئی ایک کانٹا بھی ٹوٹ جاتا ہے تو اُسکے ٹوٹنے سے ہمارے پاؤں کے چھالوں کو بڑی ناامیدی ہوتی ہے کہ ہائے یہ کانٹا دامن سے اُلجھکر کیوں ٹوٹ گیا لازم تو یہ تھا کہ ہم میں چبھکر ٹوٹتا۔ ٹوٹ جانے اور اُلجھنے میں شکست کھانے اور مقابلہ کرنیکی بھی رعایت ہے +

ہوں لاغر جھک گئی قامت ایک خس کے بوجھ سے
جوں کبادہ لچکے ہے پائے مگس کے بوجھ سے

خس تنکا - بڑھاپے کے سفید بال سے مراد ہے - پائے مگس - مکھی کا پاؤں (مطلب) میں ایسا دُبلا اور کمزور ہوگیا ہوں کہ بدن خس کے بوجھ سے جھک گیا ہے اور مکھی بدن پر آبیٹھتی ہے تو اسکی بوجھ سے کبادہ کی طرح لچکنے لگتا ہوں - قاعدہ ہے عالم ضعیفی میں کمزوری اور دُبلے پن کے علاوہ قد بھی جھک جاتا ہے اور بال سفید ہو جاتے ہیں - اور مکھی کا بدن پر بیٹھنا سب ہی ناگوار ہوتا ہے اور ہاتھ رُکے ہوئے ہوتے ہیں تو جُھرجُھری ہی لیکر اُڑا دیتے ہیں - اس شعر کا مضمون صنعت مبالغہ رکھتا ہے +

بس کر اے سوزِ دروں جل جائینگے دل اور جگر
رحم جوشِ گریہ پھر چھاتی مری بھر آئی ہے

بس کر - زیادہ کام نہ کر - سوز دروں - دل کی تپش - رحم - رحم کر - چھاتی بھر آنا - دل میں رنج اور غم کا جوش پیدا ہونا - مطلب اے دل کی آگ تو ٹھنڈی پڑ جا زیادہ جوش نہ مار ورنہ میرے دل اور جگر بھی جل جائیں گے اور اے رقت کی کثرت تو بھی رحم کر اور زیادہ نہ اُمنڈ کہ میرے دل میں پھر رنج اور غم کا ہجوم ہوا جاتا ہے یہ شعر دولخت ہے یعنی ایک مصرعہ کو دوسرے مصرعہ سے تعلق نہیں +

زخمی ہوں میں اُس ناوکِ دزدیدہ نظر سے
جانے کا نہیں چور مرے زخمِ جگر سے

ناوک دزدیدہ نظر - چوری کی نظر کا تیر - دزدیدہ نظر اس نظر کو کہتے ہیں جو چھپ کر کسی شخص پر ڈالی جائے یا ایسے ڈھنگ سے کسیکی طرف دیکھا جائے کہ اسپر دیکھنا ثابت نہ ہو - زخم کا چور - وہ مواد جو زخم کے اندر اُس حالت میں باقی اچھا ہوگیا ہو یا اسکا انگور بندھ گیا ہو - ایسا رہا ہوا مواد پھر زخم کو تازہ کر دیتا ہے اور بہت تکلیف دیتا ہے (مطلب) میں معشوق کی دزدیدہ نظر کے تیر کا زخم اُٹھائے ہوئے ہوں اور میرے جگر کے زخم کا چور نکل نہیں سکتا - یعنی میں عاشق ہوں اور عشق دل سے دور نہیں ہو سکتا +

گر ابکے پھرے جیتے وہ کعبہ کے سفر سے
تو جانو پھرے شیخ جی اللہ کے گھر سے

جیتے پھرنا - زندہ واپس آنا - اللہ کے گھر سے پھرنا - مرتے مرتے بچ جانا (مطلب) اگر شیخ جی کعبہ جاکر زندہ واپس آگئے تو یہ سمجھو کہ مرتے مرتے بچ گئے یعنی کٹھن اور بڑی سخت منزل کو طے کر آئے - اللہ کے گھر سے پھرنے کا محاورہ صنعت توریہ مرشح اور کعبہ سے واپس آنے کا مترادف ہے +

کشتہ ہوں میں کس چشمِ سیہ مست کا یارب
ٹپکے ہے جو مستی مری تربت کے شجر سے

چشم سیہ مست - کالی اور شوخ آنکھ - وہ آنکھ جو سیاہ پتلی والی ہو اور نشیلی ہو - شجر سے مستی ٹپکنا - درخت سے اسکا مد نکلنا - اکثر پرانے درختوں کی جڑ یا ٹہنیوں میں سے رقیق مادہ ٹپکنے لگتا ہے اُسے درخت کا مد بولتے ہیں (مطلب) یا اللہ میں کونسی معشوق کی سیاہ اور نشیلی آنکھڑیوں کے عشق کا مارا ہوا ہوں جو اُسکے اظہار میں میری تربت کے درخت سے بھی مستی ٹپک رہی ہے +

نالوں کے اثر سے مری پھوڑا سا ہی پکتا		کیوں ریم سدا نکلے نہ آہن کے جگر سے	

پھوڑا سا پکنا - اسطرح پکنا جس طرح پھوڑے کے اندر کا مواد پکتا ہے یعنی گل کر رقیق ہو جاتا ہے - ریم - پیپ وہ سفید ناقص مادہ جو پھوڑے کے اندر سے نکلتا ہے - کسی شے کا میل - آہن - لوہا - قاعدہ ہے کہ لوہے کے اندر جو میل ہوتا ہے وہ تپا کر چوٹ لگانے سے نکل آتا ہے یا گلانے سے رقیق ہو کر جدا ہو جاتا ہے اُسے بھی ریم آہن یعنی لوہے کا میل کہتے ہیں (مطلب) میری فریاد کی تاثیر سے لوہا بھی پگھل کر پھوڑے کیطرح پکتا ہے اور یہی سبب ہے جو اسکے دل میں سے ہمیشہ ریم نکلتی ہے - دردناک فریاد کی نسبت کہنے میں آتا ہے کہ اسکے سننے سے دل پکا پھوڑا ہو گئے یا لوہا بھی پگھل گیا - جگر میں نالکی اور ریم میں پھوڑے اور آہن کی رعایت ہے

آنکھ اپنی اُسکے لب پہ عجب گھر کر گئی		جوں عنکبوت برگِ گلِ تر میں گھر کرے	

گھر پکڑ جانا - ایک ہی جگہ پر جم جانا - عنکبوت - مکڑی - برگ گل تر - تازہ پھول کی پتی - مکڑی کا قاعدہ ہے کہ پھول کی پتی پر بھی اپنا گھر جالا تانکر بنا لیتی ہے - اسجگہ برگ گل تر سے لب معشوق کو تشبیہ دی ہے اور آنکھ کو مکڑی کہا ہے - گھر کرنا - گھر بنانا (مطلب) ہماری آنکھ معشوق کے لب پر بہت ہی گھر کر گئی ہے کہ جسطرح مکڑی پھول کی پتی پر گھر بنا لیتی ہے - یعنی معشوق کا لب ایسا پیارا ہے کہ ہماری نظر اُسی ہی کی طرف لگی رہتی ہے

قاتل مرے لہو کو شتابی سے دھو کہیں		جوں مورچہ نہ یہ ترے خنجر میں گھر کرے	

مورچہ - زنگ - وہ زرد رنگ کا میل جو لوہے کو تری پہنچنے سے خود بخود لگ جاتا ہے اور زیادہ عرصہ کا ہو کر لوہے کو خراب کر دیتا ہے - یہ ٹوٹا جو ایک جاندار کیڑا ہوتا ہے جسے بعض جگہ مکوڑا بھی بولتے ہیں - گھر کرنا - گھر بنا لینا - جگہ پکڑ جانا - جم جانا (مطلب) - اے قاتل تو میرے قتل کرنے بعد اپنے خنجر پر سے اُس خون کو دھو ڈال جو قتل کرتے وقت لگ گیا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ زنگ کی طرح خنجر میں جم جاوے - اس شعر سے اشتیاق قتل کا اظہار مدنظر ہے

تکلف منزلِ محبت نکر چلا چل تو بے تکلف +	
کہ جا بجا خارزار وحشت سے زیر پا فرش سوزنی ہے	

تکلف منزل محبت نکر - عشق کے راستے میں آرام اور زیبائش کے سامان فراہم نہ کر - بے تکلف - بغیر تکلیف اٹھائے بغیر سامان فراہم کئے - خارزار وحشت - پریشانی کا کٹیلا پن - وحشت کا کانٹوں دار میدان - زیر پا - پاؤں کے نیچے - فرش سوزنی وہ دوہرا روئی دار کپڑا ہوتا ہے جس پر بخیہ کی سلائی سے پاس پاس بیل بوٹے بنا کر تمام سطح کو ٹانکوں سے بھر دیتے ہیں - اسجگہ خارزار --- کو سوزنی سے تشبیہ دی ہے (مطلب) اے عاشق تو عشق کے راستہ میں کچھ تکلف نہ کر بے تکلفی کے ساتھ عشق کو نباہے چلا جا - تیرے پاؤں کے نیچے خارزار وحشت کی سوزنی بچھی ہوئی ہے وہی تکلف کا سامان کافی ہے - قاعدہ ہے کہ جب کوئی معزز شخص کسی کے ہاں مہمان آتا ہے تو اُسکے استقبال کے لئے راستہ میں قیمتی تھان بچھا دئے جاتے ہیں کہ وہ سر قدم رکھتا ہوا آوے +

خدنگِ مژگاں سے ذوق اُسکے دل اپنا سینہ سپر ہے جب سے مثال آئینہ سخت جانی سے سینہ تیر آئینہ آہنی ہے	

خدنگ مژگاں - پلکوں کے تیر - سینہ سپر - سینہ کو ڈھال کی طرح سامنے رکھنے والا شخص وہ شخص جو سینہ کو واروں کے سامنے رکھتا ہو - دلیری سے مقابلہ کرنیوالا - مثال آئینہ - چار آئینہ کی مانند - فولادی صیقل کئے ہوئے چار ٹکڑے ہوتے ہیں جنکو جنگی سپاہی جسم پر آگے اور پشت پر اور دونو پہلوؤں پر رکھکر ٹیکے سے باندھ لیتے ہیں تاکہ کسی ہتھیار کی ضرب سے بدن کو صدمہ نہ پہنچے - اسی کو چار آئینہ کہتے ہیں - سخت جانی - وہ جان جو صدموں پر صدمے اُٹھائے اُجائے مگر نکلے نہیں + آہنی - لوہے کا سا مضبوط + (مطلب) اے ذوق جب سے میرا سینہ سخت جانی کے سبب چار آئینے کی مانند لوہے کا سا مضبوط بنگیا ہے اُسوقت سے میرا دل بھی معشوق کی پلکوں کے تیروں کے آگے سینہ سپر بنا ہوا ہے +

	آنکھ اُس پُر جفا سے لڑتی ہے		جان کشتی قضا سے لڑتی ہے	

آنکھ لڑنا - عاشق ہونا + کشتی لڑنا - زور آزمائی کرنا + مطلب - بیرحم معشوق سے میری آنکھ کیا لڑتی ہے گویا میری جان موت سے زور آزمائی کرتی ہے یعنے ایسے بے رحم معشوق پر عاشق ہونا موت کے منہ میں جا پڑنے کے برابر ہے +

	شعلہ بھڑکے نہ کیونکہ محفل میں		شمع تجھ بن ہوا سے لڑتی ہے	

شعلہ بھڑکنا - آگ کا لُقہ اُٹھنا - آگ کا لپٹ مارنا - غصہ کی آگ کا تیز ہونا - برہمی پیدا ہونا - ہوا سے لڑنا - بغیر کسی وجہ کے خودبخود لڑنے لگنا - بغیر چھیڑے اُلجھ پڑنا + رستہ چلتوں سے لڑنا + شمع کی لو کا قاعدہ ہے کہ ہوا سے زیادہ بھڑکتی ہے (مطلب) اے معشوق محفل کے لوگوں کے دلوں میں اسلئے برہمی پیدا ہو رہی ہے کہ تجھ بغیر شمع اپنی گرمی حسن پر اترا کر ہوا سے لڑ رہی ہے یعنے بھڑک بھڑک کر اپنے حسن افروزی کے دعوے کر رہی ہے - اِس شعر میں معشوق کی گرمی حسن کو شمع پر ترجیح دی ہے کہ اگر تو ہوتا تو تیرے حسن کے سامنے شمع تھوڑی یعنی مدہم نظر آتی +

	قسمت اُس بت سے جا لڑی اپنی		دیکھو احمق خدا سے لڑتی ہے	

قسمت جا لڑی - آرزو پوری ہوگئی - جس شے کی خواہش تھی وہ حاصل ہوگئی + خدا سے لڑتی ہے - خدا کی نافرمانی کرتی ہے - تقدیری امر کے خلاف کوشش کرتی ہے (مطلب) میری قسمت نے معشوق کو مجھ سے ملا دیا اے لوگو دیکھو کہ میری قسمت ایسی بے عقل ہے کہ تقدیر کے برخلاف کارروائی کرتی ہے + یعنے میری تقدیر میں نہ تھا کہ معشوق مجھ سے ملے لیکن نصیبہ نے ملا دیا + اِس شعر میں بت اور جا لڑی میں دو خوبیاں ہیں اول بت اور خدا صنعت تضاد ہے اسلئے بت سے ملنا گویا خدا سے لڑنا ہے + دوم بمذہب کفر بت بمنزلہ خدا ہے اسلئے

بت کے مقابلہ پر جا پڑنا گویا خدا سے لڑنا ہے +

شورِ قلقل یہ کیوں ہے دخترِ رز	کیا کسی آشنا سے لڑتی ہے

شورِ قلقل۔ قلقل کی آواز کا غل۔ قلقل وہ آواز ہے جو صراحی میں سے شراب نکالتے وقت پیدا ہوتی ہے + دخترِ رز۔ انگور کی بیٹی یعنی انگوری شراب + آشنا یار۔ کسی کام کو جاننے والا + لڑتی ہے۔ جھگڑتی ہے + لڑنا بازاری محاورہ میں کھانے پینے کے معنی میں بھی بولا جاتا ہے۔ مثلاً وہ روٹی سے لڑ رہا ہے یا روٹی اُس سے لڑ رہی ہے یعنی وہ روٹی کھا رہا ہے + (مطلب) اے انگوری شراب یہ قلقل کی آواز کیسی آ رہی ہے۔ کیا کوئی شخص تجھے پی رہا ہے۔ اِس شعر میں دختر کی رعایت سے آشنا بمعنی یار اور لڑتی ہے بمعنی جھگڑتی ہے۔ محبوب ہوتے ہیں شراب کی رعایت سے آشنا وہ شخص جو شراب کا پینا جانتا ہو۔ اور لڑتی ہے یعنی پینے میں آ رہی ہے +

نگہِ ناز اُسکی عاشق سے	چھوٹ کس کس ادا سے لڑتی ہے

نگہِ ناز۔ نزاکت بھری نگاہ۔ پیاری اداؤں والی نظر + کس کس ادا سے۔ طرح طرح کے پیارے طریقوں سے۔ پسندیدہ طرزوں سے + چھوٹ لڑنا۔ پٹے بازوں کی اصطلاح میں چھوٹ لڑنا اُسے کہتے ہیں جبکہ دو کھلاڑی آپس میں اس غرض سے لڑتے ہوں کہ دوسرے کو زک دے جائیں اور اُسکے بدن پر ہاتھ مار جائیں یا اِسلئے کھیلتے ہوں کہ اس قسم کے ہاتھوں کے نکالنے اور بچاؤ کرنے کی مشق حاصل ہو جائے (مطلب) وہ معشوق اپنے عاشق کے دلبر ناز بھری نگاہوں سے چوٹیں کر رہا ہے یعنی انکی دلکش اداؤں سے عاشق کو بیتاب کر رہا ہے +

تری شمشیر خوں کے چھینٹوں سے	چھینٹے آبِ بقا سے لڑتی ہے

خون کی چھینٹیں۔ وہ خون کی بوندیں جو تلوار کی ضرب سے اُڑ کر اِدھر اُدھر جا پڑتی ہیں۔ چھینٹے لڑنا۔ دو شخصوں کا ایک دوسرے کے منہ پر پانی پھینک پھینک کر مقابل سے ہٹانے کی کوشش کرنا + اکثر دریا اور نالوں میں نہاتے وقت بچے آپس میں کھیلا کرتے ہیں کہ کون کس کا منہ پھیر دیتا ہے + آبِ بقا۔ آبِ حیات۔ وہ پانی جسکے پینے سے آدمی ہمیشہ زندہ رہتا ہے اور کبھی نہیں مرتا (مطلب) قتل کرتے وقت جو تیری تلوار سے خون کی چھینٹیں اُڑتی ہیں تو گویا یہ تیری تلوار آبِ حیات سے چھینٹے لڑ رہی ہے کہ دیکھیں کون کس کا منہ پھیر دیتی ہے یعنی تو زندہ رکھنے والی غالب ہے یا میں مار ڈالنے والی +

سچ ہے الحرب خدعۃ اے ذوق	نگہ اُس کی دغا سے لڑتی ہے

الحرب خدعۃ۔ لڑائی فریب ہے۔ یہ عرب کے لوگوں کا مقولہ ہے کہ جو سب سے بھاری اور اعلیٰ درجہ کی لڑائی ہے وہ دھوکا اور فریب ہے۔ یعنی دغا سے زیادہ مہلک اور بربادی بخش نتیجے حاصل ہوتے ہیں (مطلب) اے ذوق عرب کے لوگوں کا یہ مقولہ درست ہے کہ لڑائی فریب ہے اُس معشوق کی آنکھ فریب ہی سے لڑتی ہے + آخری مصرع وجہ ثبوت میں ہے۔ دغا سے لڑنا یہ کہ عاشق بنا کر رنج و مصیبت میں مبتلا کرتی ہے +

ہوتے وبالِ دوش نہیں کشتگانِ عشق	اُڑجاتی ٹھوکروں ہی میں عاشق کی لاش ہے

وبالِ دوش ہونا۔ کندھے کے لئے مصیبت ناک ہونا + کشتگانِ عشق۔ عشق کے مارے ہوئے۔ وہ لوگ جو عشق کی تکلیفوں سے مرگئے ہوں + ٹھوکروں میں اُڑ جانا۔ پاؤں کی ٹھوکروں سے برباد ہوجانا۔ روندن میں آکر نیست ونابود ہوجانا (مطلب) عشق کے مارے ہوئے لوگ اور آدمیوں کے واسطے وبال دوش نہیں ہوتے انکی نعشیں روندن ہی میں آکر برباد ہوجاتی ہیں یعنے عاشقوں کے جنازوں کے اُٹھانے کی تکلیف نہیں کرنی پڑتی۔ وہ خودہی وحشت کے جوش میں نکل جاتے ہیں اور گمنامی کی حالت میں مرکر رہجاتے ہیں +

دنبالہ پر جو سرمہ کے دانہ ہے خال کا	گویا کہ دستِ چشمِ فسونگر میں ماش ہے

سرمہ کا دنبالہ۔ سرمہ کا وہ خط جو آنکھ کے پچھلے گوشوں سے کنپٹیوں کی طرف کھینچا جائے + خال کا دانہ تل + دستِ چشمِ فسونگر۔ جادو کرنیوالی آنکھ کا ہاتھ۔ دل کو اپنے عشق سے بیتاب کرنیوالی آنکھ کا ہاتھ۔ دنبالہ کو ہاتھ سے تشبیہ دی ہے اور آنکھ کو جادوگر کہا ہے + ماش اُرد جو ایک قسم کا اناج سیاہ رنگ کا دانہ دار ہوتا ہے۔ اِس جگہ تل کو ماش سے تشبیہ دی ہے (مطلب) سرمہ کے دنبالے کے آخری سرے پر جو تل واقع ہوا ہے یہ معلوم ہوتا ہے گویا جادوگر کے ہاتھ میں ماش ہے۔ قاعدہ ہے کہ جادوگر اور منتر جاننے والے جب اپنے منتر کا اثر کسی شے پر ڈالنا چاہتے ہیں تو کچھ اُرد کے دانے لیکر اور منتر دم کرکے اس چیز پر پھینکتے ہیں

کیا شاد کو خفیف کری ہے زبانِ خلق	شاباش جسکو کہتے ہیں وہ شاد باش ہے

خفیف کرنا گھٹا دینا۔ حقیر کردینا + زبانِ خلق خلقت کی زبان۔ لوگوں کی باتیں + شاباش۔ شاد باش بمعنی خوش رہو کا مخفف یعنے خفیف کیا ہوا لفظ ہے (مطلب) جو لوگ خوش اور آسودہ حال ہیں لوگ دشمنی اور حسد سے انکی حالتوں اور درجوں کو گھٹا گھٹا کر حقیر الفاظ سے بیان کیا کرتے ہیں چنانچہ جسکو شاباش کہتے ہیں وہ شاد باش ہے +

بُرّندہ ایک تیغ محرف سے بھی سوا	اُس کج ادا نے اور نکالی تراش ہے

برندہ کاٹنے والی۔ قتل کرنے والی + تیغ محرف زیادہ خم کھائی ہوئی تلوار + کج ادا بانکی ادا والا۔ سجیلا شخص + تراش نکالنا۔ نئی وضع اختیار کرنا (مطلب) اُس سجیلے معشوق نے ایک نئی سج دھج نکالی ہے جو تیغ محرف سے بھی زیادہ کاٹ کرنیوالی ہے یعنے مارے ڈالتی ہے یا دلکش ہونیکے سبب بیتاب کیے دیتی ہے

ہے تیرے کان زلفِ معنبر لگی ہوئی	رکھیگی یہ نہ بال برابر لگی ہوئی

کان لگا ہوا۔ وہ شخص جو بادشاہ یا حاکم سے جو چاہے کہہ سکے جسکی پہنچ کان تک ہو یعنے چپکے سے کان میں کہہ سکے + بال برابر لگی رکھنا چغلی کھانے میں ذراسی بھی کمی نہ کرنا (مطلب) عنبر جیسی خوشبو والی زلف تیرے کانوں تک رسائی رکھتی ہے وہ میری چغلی کھانے میں ذراسی کمی بھی نہ کریگی +

بیٹھے بھرے ہوئے ہیں خمِ مے کی طرح ہم
پر کیا کریں کہ مہر ہے منہ پر لگی ہوئی

بھرے ہوئے بیٹھے ہیں - غصہ یا شکایتوں سے بھرے بیٹھے ہیں + دل کے اندر غصہ کو یا شکایتوں کو روکے بیٹھے ہیں + خمِ مے شراب کا مٹکا + منہ کو مہر لگی ہوئی ہے - خاموش رہنے کی عادت ہے - کسی کے ڈر سے یا قول و قسم کی پاسداری سے کچھ نہیں کہہ سکتے +

(مطلب) ہم شراب کے مٹکے کی طرح بھرے بیٹھے ہیں لیکن کیا کریں مجبور ہیں کچھ کہہ نہیں سکتے - کیونکہ جس طرح شراب کے مٹکے کو بھر کر اور بند کر کے اُسکے منہ پر مہر لگا دیتے ہیں اِسی طرح ہمارے منہ پر بھی خاموشی کی مہر لگی ہوئی ہے

چاٹے بغیر خوں کوئی رہتی ہی تیری تیغ
ہے یہ تو اسکو چاٹ ستمگر لگی ہوئی

خون چاٹنا - قتل کرتے وقت جو خون تلوار کو لگ جاتا ہے اُسے خون چاٹنا بولتے ہیں + چاٹ لگنا عادت پڑ جانا

(مطلب) اے ظالم تیری تلوار کبھی خون چاٹے بغیر یعنے خون میں آلودہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی - یہ تو ہمیشہ کسی نہ کسی کو قتل ہی کرتا رہتا ہے +

کرتی ہی زیرِ برقعِ فانوس تاک جھانک
پروانے سے ہے شمع مقرر لگی ہوئی

زیرِ برقعِ فانوس - فانوس کے برقع کے نیچے - فانوس وہ شے ہے جو باریک کپڑے سے منڈھی ہوئی چراغ دان پر ڈھک دی جاتی ہے کہ روشنی رہے - پروانے اُس پر نہ گر سکیں اور الگ رہیں + برقع وہ کپڑا ہے جسے عورتیں سر سے پاؤں تک اوڑھکر بازار میں نکلتی ہیں کہ غیر شخصوں کی نظر اُنکے تن پر نہ پڑ سکے +

تاک جھانک کرنا - آنکھ لڑانا - دور سے دیکھنا دکھانا + لگے ہوئے ہونا - پھنسی ہوئی ہونا - کسی سے آشنا ہونا - مبتلا ہونا + (مطلب) شمع جو فانوس کے اندر سے پروانوں کے ساتھ تاک جھانک کرتی ہے تو بیشک وہ پروانے پر مبتلا ہے +

بیٹھے ہیں دل کے بیچنے والے ہزار ہا
گذری ہے اُسکی راہ گزر پر لگی ہوئی

دل کے بیچنے والے - عاشق + گذری - کسی راستے کے کنارے کنارے جو شام کے وقت سودا بیچنے والے اپنی اپنی چیزیں بیچنے کے واسطے لے کر آ بیٹھتے ہیں اُس موقع کو گذری کہتے ہیں +

(مطلب) وہ معشوق جس راستے سے جاتا ہے اُس راستے میں ہزاروں آدمی اِس غرض سے بیٹھے رہتے ہیں کہ جب وہ معشوق ادھر سے گزرے تو اُسپر عاشق ہو جائیں - پس اِن عاشقوں کے سبب سے اُس راستے پر یہ گمان ہوتا ہے کہ گذری لگی ہوئی ہے + بعض آدمی گذری کو گدڑی بھی کہتے ہیں کیونکہ اکثر پھٹے پرانے کپڑے اور شکستہ اسباب بھی ایسے موقع پر بکا کرتے ہیں پس گودڑ سے گدڑی نام پڑ گیا +

لگتی مرچیں سی کبابوں کو ہیں کیا سنکر
دلِ بریاں سے مرے سوزِ محبت کے مزے

مرچیں لگنا۔ جھلجھلاہٹ معلوم ہونا۔ مزاج میں آشفتگی آجانی۔ جلن ہونا۔ قاعدہ ہے کہ کباب میں مرچ بہت تیز رکھی جاتی ہے۔ دلِ بریاں۔ جلا ہوا دل۔ عاشق کا دل۔ سوزِ محبت۔ عشق کی جلن۔ الفت کے رنج (مطلب) مرا غمزدہ دل جب محبت کی رنج کے مزوں کا بیان کرتا ہے تو اُسے سُن کر کباب بہت جلتے ہیں کہ دل بریاں ہم کیوں نہ ہوئے جو سوزِ محبت کے مزے لیتے۔ مرچیں لگنا۔ بریاں۔ سوز۔ یہ سب کباب کی رعایتیں ہیں

صرف ہر زخم جگر تا نہو صد کانِ نمک
لوٹے کیا عشق میں اس کانِ ملاحت کے مزے

صرفِ ہر زخم جگر۔ وہ جگر کے ہر ایک زخم میں خرچ ہو۔ صد کانِ نمک۔ نمک کی سو کانیں۔ کیا مزے لوٹنے۔ کچھ بھی مزا نہ پایا۔ کچھ لطف حاصل نہ ہوا۔ کانِ ملاحت۔ نمکینی کی کان۔ سلونی رنگت والا معشوق۔ (مطلب) جب تک ہر ایک زخم میں نمک کی سو سو کانیں بھی نہ کھپائی جائیں یہ سمجھنا چاہیئے کہ اس معشوق کے عشق کا مزا ہی حاصل نہیں ہوا +

نہیں جز بے مزگی کوئی مزا دنیا میں
پر مزیدار بنا دیتے ہیں غفلت کے مزے

جز۔ سوا۔ بے مزگی۔ بے لطفی۔ ناگوار حالت۔ مزا۔ خوشی اور راحت کا شغل۔ کام۔ مزیدار۔ خوشگوار غفلت کے مزے۔ غفلت شعاریاں۔ نتیجوں کے بے پروا رہنے کی عادتیں + (مطلب) دنیا میں جسقدر چیزیں اور اشغال ہیں سب کی سب بے لطف اور ناگوار ہیں لیکن ہماری غفلتیں اُنکے ظاہری مزوں پر فریفتہ کرکے خوشگوار بنا رہتی ہیں۔ یعنی دنیا کے تمام خوشیاں اور راحتیں فانی اور زوال پذیر ہونے کے سبب بے لطفی سے خالی نہیں ہیں اور ہم اُنکی طرف رغبت کرتے ہیں اسکا سبب یہ ہے کہ ہم فنا اور زوال کا خیال مدنظر نہیں رکھتے اگر انجام کار کا خیال رکھیں تو کسی امر سے بھی لطف حاصل ہو +

اول ہی سے بشر کو ہی رغبت خلاف سے
لیتا تھا کام منہ کا شکم میں ناف سے

بشر۔ آدمی۔ منہ کا کام ناف سے لینا۔ ناف کی راہ سے کھانا۔ قاعدہ ہے کہ جب تک بچہ پیٹ کے اندر رہتا ہے یعنی حالت جنین میں ہوتا ہے تو اُسے ناف کی راہ سے غذا پہنچتی ہے (مطلب) آدمی کو اول ہی دن سے خلاف بات پسند ہے۔ جب پیٹ کے اندر تھا اُسوقت میں منہ کی عوض ناف سے غذا کھاتا تھا۔ آخری مصرع بطریق سند واقع ہوا ہے +

کب وہ گزرتے ہیں سرِ لاف و گزاف سے
جنکی کہ آشنا ہے زباں لام و کاف سے

سرلاف و گزاف۔ جھوٹی اور بیہودہ باتوں کا خیال۔ زبان آشنا ہونا۔ زبان کو محاورہ پڑ جانا۔ کسی بات کے کہنے کی عادت ہونا۔ لام و کاف۔ یہ دونو حرف اُن دو شرمناک اور بیہودہ لفظوں کے شروع کے حرف ہیں جو گالیوں سے علاقہ رکھتے ہیں۔ پس لام و کاف سے آشنا ہونا بمعنی گالیوں کے بکنے کی عادت ہونا۔

(مطلب) جن شخصوں کو گالیوں کے بکنے کی عادت ہوتی ہے وہ جھوٹی اور بیہودہ باتیں نہیں چھوڑ سکتے سرلاف وگزاف میں لام وکاف کا اشارہ بھی خوب ہے +

نالوں نے دی چڑھا جو تپ لرزہ مہر کو		کھولی نہ آنکھ ابر سیہ کے لحاف سے	

تپ لرزہ - کپکپی کا بخار - وہ بخار جس میں گرمی اور سردی دونو معلوم ہوتی ہیں اور تمام بدن کانپنے لگتا ہے قاعدہ ہے کہ ایسے مریض کے اُوپر لحاف وغیرہ روئی دار اور گرم کپڑے ڈال دیتے ہیں کہ ان کی گرمی سے کپکپی دور ہو اور پسینا آنکر بخار اُتر جائے - ابر سیہ - کالا بادل - یہاں ابر کو لحاف سے تشبیہ دی ہے لحاف سے آنکھ کھولی - لحاف سے منہ نکالکر دیکھا کچھ افاقہ نہ ہوا - بے خبر اور بیہوش پڑا رہا +

(مطلب) جب میرے نالوں نے سورج کو تپ لرزہ میں مبتلا کردیا تو اسمیں اسقدر بھی ہمت اور حالت نہ رہی کہ ابر سیہ کے لحاف سے منہ نکالکر آنکھ کھول تھا - یعنی میرے نالے ایسے گرم اور ہیبت ناک ہیں کہ سورج انکی گرمی سے تپنے اور ڈر سے کانپنے لگا گویا تپ لرزہ کے مرض میں مبتلا ہوگیا - اور میرے نالوں کے ساتھ آہوں کا سیاہ دھواں اسقدر تھا کہ سورج اسکے اندر بالکل اسطرح چھپ گیا گویا وہ ڈر کے مارے یا مرض کی شدت سے سیاہ ابر کے لحاف میں جا چھپا ہے - اور اُسے اسقدر جرات اور افاقہ بھی نہوا کہ لحاف سے منہ ہی نکال لیتا یا آنکھ کھولکر دیکھتا +

ہے جوہر کمال پہ ننگا اگر فقیر		ہے تیغ تیز ننگ ہے اُسکو غلاف سے	

جوہر کمال - کامل ہونے کی صفت - بعض فقیر جو خدا کے عشق میں کمال درجہ پہ پہنچکر مجذوب ہو جاتے ہیں وہ آپے سے باہر ہوکر بدن کے کپڑے بھی پھاڑ ڈالتے ہیں اور عالم بیخودی میں ہوکر ننگے پھرنے لگتے ہیں ستر پر بھی کوئی کپڑا نہیں رکھتے - اسی طرح ہندو فقیروں میں ایک فرقہ ہے کہ اُسکے پیرو بالکل ننگے رہتے ہیں - ننگ ہے - شرم آتی ہے عیب لگتا ہے - غلاف - خول - میان - وہ کپڑا جو کسی چیز کو پہنایا جائے + (مطلب) وہ فقیر جو ننگا رہتا ہے اگر اپنی ذات میں کمالیت کا جوہر رکھتا ہے تو ایسا ہے گویا ایک تیز تلوار ہے جسکے لئے میان میں رہنا نامناسب ہے - اور یہی سزاوار ہے کہ میان سے الگ رہکر لڑائی میں کام دے +

گذری ہے مشق سینہ شگافی میں عمر سب		اس کلک تیر نالہ گردوں شگاف سے	

مشق سینہ شگافی - سینہ کو چھیدنے کی مشق - کلک تیر نالہ گردوں شگاف - آسمان کو چھیدنیوالے نالہ کے تیر کا نیزہ - نالہ کو تیر کی لکڑی سے تشبیہ دی ہے جو اکثر اس نیزہ کی ہوتی ہے جس کے لکھنے کے لئے قلم بناتے ہیں - (مطلب) اے آسمان میری تمام عمر گردوں شگاف نالہ کے تیر سے سینہ شگافی کی مشق کرتے ہوئے کٹ گئی - یعنی میری تمام عمر ایسی مصیبت میں گذری کہ میرے نالوں سے سننے لوگوں کے کلیجے چھلنی

ہوتے تھے ۔ کلک میں شگاف کی رعایت ہے کیونکہ قلم کلک کا ہوتا ہے اور اسمیں شگاف دیا جاتا ہے +

لکھتا ہے شیخ مسئلہ وحدت وجود	لیکن دوئی عیاں ہے قلم کے شگاف سے

شیخ ۔ بزرگ ۔ صوفی ۔ مسئلہ وحدت وجود ۔ ہستی کے ایک ہونے کا سوال ۔ صوفی عقیدہ ہے کہ تمام مخلوقات کا اصلی مادہ ایک ہی ہے گو صورتیں اور کیفیتیں جدا جدا ہیں ۔ اور وہ مادہ اللہ کی ذات ہے ۔ دوئی ۔ دو سمجھنا مخلوق کو اور خدا کو الگ الگ دو چیزیں سمجھنا ۔ قلم کا شگاف ۔ وہ خط جس سے قلم کی نوک کو چیر کر دو حصہ کر دیتے ہیں ۔ (مطلب) صوفی وحدت وجود کے سوال کا جواب لکھ رہا ہے لیکن قلم کے شگاف سے دوئی کی گواہی مل رہی ہے ۔ اسجگہ دوئی کا لفظ دو معنی ظاہر کر رہا ہے اول شیخ کے دل کی دوئی یعنی اسکا ظاہری حال اور ہے اور باطنی اور ہے ۔ ظاہر میں خدا کی طرف رجوع ہے اور باطن میں ناموری کی خواہش ہے دوم خالق اور مخلوق کی علیحدگی +

ہیا ہیں گر چارہ جراحت کا محبت کے لیے	بیچیں الماس و نمک سنگجراحت والے

جراحت کا چارہ ۔ زخموں کا علاج ۔ الماس ۔ ہیرا ۔ اسکا خواص بھی نمک کی طرح زخم کو کاٹ کر بڑھانے کا ہے اور جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتا ہے ۔ سنگ جراحت ۔ ایک قسم کا پتھر ہے جو زخم کے لئے بہت سود مند ہے ۔ (مطلب اول) عاشق اگر اپنے اُن زخموں کا علاج کرنے لگیں جو عشق کی بدولت دل میں یا تن پر واقع ہو جاتے ہیں تو سنگ جراحت بیچنے والے پنساری ۔ ہیرے اور نمک کو بیچنا اختیار کرلیں ۔ گویا عام زخمیوں اور زخموں سے عشق کے زخمی اور زخم بہت زیادہ ہیں پس جبکہ عام زخموں کے لئے سنگ جراحت کی ضرورت ہے اور عاشق بجائے سنگجراحت کے نمک اور الماس کو پسند کرتے ہیں کیونکہ انکی عین خواہش بھی ہوتی ہے کہ یہ زخم اچھے نہ ہوں اور زیادہ بڑھتے جائیں تو اس لئے سنگجراحت کی بکری بمقابلہ نمک اور الماس کی بہت ہی کم ہو جائیگی ۔ اور دکانداروں کا قاعدہ ہے کہ جس چیز کی بکری زیادہ دیکھتے ہیں اُسکو زیادہ اختیار کرتے ہیں (مطلب دوم) اگر عاشق اپنے زخموں کا علاج کرنے لگیں تو سنگجراحت کی ایسی قدر اور قیمت بڑھے کہ اُسکے بیچنے والے مالا مال ہو جائیں اور ہیرا بیچنے لگیں یعنی جوہری بنجائیں ۔ دکانداروں کا یہ بھی قاعدہ ہے کہ جبتک سرمایہ کم ہے کم قیمت اشیا کی سوداگری یا دکانداری کرتے رہتے ہیں اور جسقدر سرمایہ بڑھتا جاتا ہے اُسیقدر زیادہ قیمتی چیزوں کی خرید وفروخت

گئے جنت میں اگر سوز محبت والے	تو یہ جانو رہے دوزخ ہی میں جنت والے

(مطلب) اگر وہ لوگ جنکے دلوں میں عشق کی آگ بھڑکی ہوئی ہے بہشت میں داخل ہونگے تو یہ سمجھنا چاہئے کہ بہشت میں داخل ہونے والے دوزخ ہی کے اندر ہیں ۔ یعنی عاشقوں کے دلوں کی آگ سے بہشت کا حال بھی دوزخ جیسا ہو جائیگا +

رہے ہے جوں شیشۂ ساعت وہ مکدر دونو — کبھی مل بھی گئے دو دل جو کدورت والے

شیشۂ ساعت - شیشہ کا ایک آلہ ہے - دونو سرے پھولے ہوئے اور بیچ میں سے باریک ہوتا ہے گویا دو شیشوں کو ایک دوسرے پر اوندھا دیا ہے اُس کے اندر ریت بند کی ہوئی ہوتی ہے اگر ریت والے حصہ کو اوپر کی جانب رکھدیتے ہیں تو وہ ریت ایک گھنٹہ میں دوسرے حصہ میں آجاتی ہے - غرض دونو حصوں میں ریت کی آمدورفت رہتی ہے اور اُس سے گھنٹوں کا شمار ہوتا ہے - مکدر - غبار آلودہ - رنجیدہ +
(مطلب) اگر وہ دو شخص جن میں رنجش پڑی ہوئی ہو آپس میں مل جائیں تب بھی شیشہ ساعت کی طرح مکدر یعنی رنجیدہ ضرور رہینگے - یعنی دونوں میں پوری صفائی نہیں ہوسکتی +

ہائے رے حسرت دیدار مری ہائے کو بھی — لکھتے ہیں ہائے دو چشمی سے کتابت والے

ہائے رے - اے آہ! حسرت دیدار - معشوق کے دیکھنے کی آرزو - ہائے دو چشمی دو آنکھوں والی ہے - دو چشمی ہائے ہوز جیسی شکل (ھ) ہے - (مطلب) مجھے معشوق کے دیکھنے کی اسقدر حسرت ہے کہ اسکے سبب سے لکھنے والے لوگ میری آہ کو بھی دو چشمی ھے سے لکھتے ہیں - یعنی میری آہ سے بھی حسرت بھری اور کھلی ہوئی آنکھوں کا عالم ہویدا ہے +

چھوڑ دیتے ہیں قلم جوں قلم آتشباز — میری شرح تپش دل کی کتابت والے

قلم چھوڑ دینا - قلم رکھ دینا - لکھنے سے عاجز ہوجانا - قلم آتشباز - آتشبازی کی قلم - چھلی وغیرہ کی ایک نلی بناکر اسکے اندر بارود بھرتے ہیں اور خشک کرنے کے بعد ایک طرف سے آگ لگاکر زمین پر چھوڑ دیتے ہیں وہ زمین پر جلتی اور تڑپتی پھرتی ہے - اُسی کی چھوٹی قسم کو چھچھوندر کہتے ہیں - شرح تپش دل - دل کی سوزش کا مفصل حال + (مطلب) میرے دل کی سوزش کا حال لکھنے والے آتشبازی کے قلم کی طرح اپنے قلم کو ہاتھوں سے چھوڑ دیتے ہیں - یعنی میری تپش دل کی تاثیر لکھتے وقت قلم کو آتشبازی کی قلم جیسی شعلہ زن بنادیتی ہے +

تو مری حال سے غافل ہے پر اے غفلت کیش — ترے انداز تغافل نہیں غفلت والے

غفلت کیش - بیرحم - بے پروائی برتنے والا - انداز تغافل - غفلت کی ادائیں (مطلب) اے بیرحم معشوق تو میری دلداری اور تسلی نہیں کرتا لیکن تیری یہ غفلت کی ادائیں اپنے کام سے غافل ہونے والی نہیں - یعنی تو بھول کر بھی رحم نہیں کرتا +

نکلے ہے سدا کوہ سے ہم آتش وہم آب — کیا سوز و گداز دل فرہاد غضب ہے

ہم آتش وہم آب - آگ بھی اور پانی بھی - سوز و گداز دل فرہاد - فرہاد یعنی کوہکن کے دل کی سوزش اور رقت
(مطلب) فرہاد کے دل کا سوز و گداز ایسا پر تاثیر ہے کہ اسکے اثر سے ہمیشہ پہاڑ میں سے آگ بھی اور

پانی بھی برآمد ہوتے ہیں۔ قاعدہ ہے کہ آتش خیز پہاڑوں ہی میں سے دریا نکلتے ہیں +

ہوتا ہے سپند ایک ہی آواز میں آخر ۔۔۔ کیا سوختہ جانوں کی بھی فریاد غضب ہے

سپند۔ کالا دانہ۔ نظر بد کے دور کرنیکو جلایا جاتا ہے اور ایک دفعہ چٹخکر جل جاتا ہے۔ آخر ہونا۔ مر جانا۔ نیست و نابود ہو جانا۔ سوختہ جاں۔ غمزدہ شخص۔ آتش غم سے جلا ہوا (مطلب) غمزدہ لوگوں کی فریاد بھی کیسی پُراثر ہوتی ہیں کہ ایک ہی آہ کے ساتھ جان نکل جاتی ہے چنانچہ سپند ایک ہی آواز نکال کر فنا ہو جاتا ہے +

انجم سے رخ چرخ پہ بوندیں ہیں عرق کی ۔۔۔ عاشق کی تری گرمیٔ فریاد غضب ہے

انجم۔ ستارے۔ رخ چرخ۔ آسمان کا چہرہ۔ آسمان کی سطح سے مراد ہے۔ عرق کی بوندیں۔ پسینے کے قطرے (مطلب) تیرے عاشق کی فریاد ایسی گرم ہے کہ اُسکی گرمی کے اثر سے آسمان کے چہرے پر بھی پسینا آگیا ہے اور جسے ستارے کہتے ہیں وہ ستارے نہیں ہیں بلکہ پسینے کے قطرے ہیں۔ انجم کو قطروں سے تشبیہ دی ہے

ہے سرو تو پابند غم بے ثمری میں ۔۔۔ کہتے ہیں گرفتار کو آزاد غضب ہے

پابند۔ مبتلا۔ غم بے ثمری۔ پھل دار نہ ہونے کا رنج۔ سرو کا خواص ہے کہ اسمیں پھول اور پھل نہیں لگتا نہ اُسے خزاں لاحق ہوتی ہے۔ بیفکر۔ بے غم۔ غضب ہے۔ ستم کی بات ہے۔ ناانصافی کی بات ہے (مطلب) ناانصافی کی بات ہے کہ سرو بے پھل ہونے کے غم میں مبتلا ہے مگر اُس رنج کے مبتلا کو آزاد اور بیفکر کہتے ہیں۔ شاعر سرو کی صفت میں آزاد کا لفظ لاتے ہیں کہ وہ پھل اور پھول اور خزاں سے بیفکر اور آزاد ہے لیکن حضرت ذوق کہتے ہیں کہ سرو کو آزاد نہ کہنا چاہیئے وہ تو بے ثمری کے غم میں مبتلا ہے۔ یعنی بے ثمر ہے +

ہے غم سے ہنوز آئینہ بادیدۂ پُرآب ۔۔۔ اسکندر رومی کی بھی روداد غضب ہے

ہنوز۔ اب تک۔ بادیدۂ پرآب۔ آنسوؤں بھری آنکھوں کے ساتھ۔ اسکندر رومی۔ روم کا بادشاہ سکندر آئینہ یعنی شیشہ اسی بادشاہ کی ایجاد سمجھا جاتا ہے۔ روداد۔ حال۔ سرگذشت (مطلب) روم کے بادشاہ سکندر کی سرگزشت بھی عجیب دردناک ہے کہ جسکی غم سے آئینہ اب تک اپنی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے بیٹھے۔ آئینہ کی آبدار حالت کو دیدہ پرآب سے تشبیہ دی ہے +

کیا کہتے ہو آئینگے سر خاک شہیداں ۔۔۔ کچھ فتنے اٹھانے ہوں مزاروں سے تو کہیئے

سر خاک شہیداں۔ قتل ہو جانے والے عاشقوں کی خاک یعنی قبر پر۔ فتنے اُٹھانا۔ شور اور فساد برپا کرانا (مطلب) اے معشوق تو عاشقوں کی قبروں پر اپنے آنے کی نسبت کیا کہتا ہے تیرے وہاں آنے سے قبروں کے اندر ہل چل پڑ جائیگی پس اگر تجھکو قبروں سے فتنے اُٹھانے منظور ہوں تو بیان کر +

موقوف ہے گر دل کا شکار آج ادا پر ۔۔۔ تو پہلے کچھ ان میر شکاروں سے تو کہیئے

موقوف ہے ۔ منحصر ہے ۔ میر شکار ۔ تیر کا رکھلانے والے (مطلب) میرے دل کو بس میں لانا اگر ناز اور ادا ہی پر موقوف ہے تو اے معشوق تو پہلے ان میر شکاروں کو کچھ حکم دے یعنی ناز و ادا کے انداز دکھا +

ان دانتوں کو کیا موتیوں سے کہتے ہو ہمتاب ۔ موتی نہیں کچھ مال ستاروں سے تو کہئے

ہمتاب کہتے ہو ۔ چمک میں برابر والا بتاتے ہو ۔ کچھ مال نہیں ۔ کوئی چیز نہیں ۔ بیقدر ہیں ۔ ستاروں سے تو کہئے ستاروں ہی سے نسبت دو (مطلب) معشوق کے دانتوں کو موتیوں جیسا چمکدار کہا تو کیا کہا موتی تو کچھ چیز نہیں اسلئے ستاروں کی برابر تو کہو +

زال دنیا ہے عجب طرح کی علامۂ دہر ۔ مرد دیندار کو بھی دہریہ کر دیتی ہے

زال دنیا ۔ بوڑھی دنیا ۔ علامۂ دہر ۔ زمانہ کی جاننے والی ۔ پردہ نشین عورتوں کو لئے علامۂ دہر کا کہنا ایک بری کلمہ ہے ۔ مرد دیندار ۔ ایماندار آدمی ۔ دہریہ ۔ وہ شخص جو دنیا کو قدیم کہتا ہے کہ دنیا ہمیشہ سے قائم ہے اور اسی طرح ہمیشہ قایم رہیگی ۔ قیامت کوئی چیز نہیں نہ کوئی دنیا کا بنانیوالا ہے ایک چیز ہے جو آپ ہی بنی اور آپ ہی قایم ہے ۔ دہریہ مذہب والے آدمی خدا کو بھی نہیں مانتے اسلئے کافر سمجھے جاتے ہیں ۔ (مطلب) یہ بوڑھی دنیا بہت ہی بڑی علامہ دہر ہے کہ نیک آدمیوں کو بھی اپنی ڈوری پر لگا کر بگاڑ دیتی ہے اور دہریہ کر دیتی ہے +

بڑھتی جاتی ہے جو مشق ستم اس ظالم کی ۔ کچھ محبت مری اصلاح جگر دیتی ہے

مشق ستم ظلم کی کثرت ۔ اصلاح دینا ۔ درستی کرنا ۔ بگڑے ہوئے حصہ کو بنادینا ۔ (مطلب) اس معشوق کی مشق ستم جو ترقی کرتی جاتی ہے تو شاید اسمیں میری محبت اصلاح دے رہی ہے ۔ یعنے مجھے جو اسکی محبت بڑھتی جاتی ہے اور اس محبت کے سبب سے میں اسکے ظلموں کو سہتا جاتا ہوں تو اسوجہ سے وہ بھی روز بروز زیادہ ظلم کرتا جاتا ہے پس گویا میری محبت اسکی مشق بڑھا رہی ہے +

تپ دل شمع کی جب کم نہیں ہوتی ناچار ۔ اسکو کافور سپیدی سحر دیتی ہے

شمع کی تپ دل ۔ شمع کے دل کی سوزش ۔ جلنا ۔ کافور ۔ ایک قسم کی سفید اور سرد مزاج دوا ہے ۔ سپیدی سحر صبح کی سفیدی ۔ صبح کی نورانی روشنی ۔ (مطلب) جب شمع جلتے جلتے ٹھنڈی نہیں ہوتی تو مجبور ہو کر نور سحر کافور کھلاتا ہے ۔ یعنی صبح اپنی روشنی سے اسے بجھا دیتی ہے ۔ سپیدی سحر کا فور کہا ہے اور دستور ہے کہ شمع رات بھر جلنے کے بعد صبحکو ضرور ہی ٹھنڈی کر دیجاتی ہے اور کافور کی بھی بنائی جاتی ہے +

کوئی غماز نہیں میری طرف سے ای ذوق ۔ کان اسکے مری فریاد ہی بھر دیتی ہے

غماز ۔ چغلخور ۔ کان بھر دینا ۔ چغلیاں کھا کھا کر ناراض کر دینا ۔ اسقدر شکایتیں کرنا کہ عنایات کو بھی سننے (مطلب) اے ذوق کوئی شخص ایسا نہیں جو معشوق سے میری چغلیاں کھائے لیکن میری فریاد ہی

ہی اسکو اسقدر ناراض کر دیتی ہیں کہ وہ میرے عذروں کو بھی نہیں سنتا +

	کہ چاک پردۂ حقیقت کا ہیں رفو کرتے		سمجھ یہ دار و رسن تار و سوزن اے منصور

دار و رسن - سولی اور رسی - وہ آلے جن سے مجرم کو بیجان کرتے ہیں - تار و سوزن - دھاگہ اور سوئی - وہ آلے جن سے کپڑے کو سیتے ہیں - منصور - ایک عارف شخص تھا جس نے جذبۂ عشق الٰہی میں انا الحق کہیں حق ہو کہنا شروع کیا تھا گویا پردۂ حقیقت کو پھاڑ کر رموز الٰہی کو ظاہر کرتا تھا اور اس کہنے سے بحکم شرع سولی پر جان دی - چاک پردۂ حقیقت - اللہ کے بھیدوں کے پردہ کا چاک - رفو کرنا - کپڑے کے پھٹے ہوئے حصہ کو کچے دھاگوں سے بھر کر پورا کر دینا - رفو ایک قسم کی سلائی کا نام ہے (مطلب) اے منصور تو دار اور رسن کو سوئی اور دھاگہ سمجھ کہ جس سے پردۂ حقیقت کے چاک کو رفو کرتے ہیں - یعنی ہلاک کرنے سے دعوے انا الحق ظہور میں نہ آئیگا اور حقیقت کا اظہار نہ ہو گا پس گویا دار و رسن کے سوئی دھاگے سے پردۂ حقیقت کا چاک رفو کیا جاتا ہے +

	تیمم آب سے اور خاک سے وضو کرتے		عجب تھا کہ زمانہ کے انقلاب سے ہم

زمانہ کا انقلاب - زمانہ کی گردش - تیمم کرنا - اسلام کی شرع میں حکم ہے کہ اگر کسی مرض کی وجہ سے ہاتھ پاؤں یا چہرہ وغیرہ کسی عضو کو پانی نقصان پہنچاتا ہو تو پاک جگہ کی خاک پر ہاتھ مار کر اعضاے مقررہ کو چھولو - اسی قاعدہ کو تیمم کہتے ہیں - وضو - پانی سے ہاتھ پاؤں اور چہرہ کو خاص مقررہ طریق سے دھونیکو وضو کہتے ہیں (مطلب) زمانہ کا ایسا بڑا تغیر اور تبدل ہوا کہ یہ کچھ تعجب کی بات نہ ہوتی اگر ہم پانی سے تیمم اور مٹی سے وضو کرنے لگتے - یعنی بالکل برعکس معاملہ ہو جاتا +

	وہ ہی دوا خراب ہے جو خانہ ساز ہے		خانہ خرابیاں دل بیمار غم کی دیکھ

خانہ خرابیاں - بربادیاں - بگڑان - بگاڑ - دل بیمار غم - رنج و الم کے مبتلا شخص کا دل - خانہ ساز - گھر کی بنی ہوئی - وہ دوا جو خود اپنے گھر میں تیار کیجائے - عموماً مرکب دوائیں جو عطار فروخت کرنے کے لئے بناتے ہیں کم اجزا یا ناقص دوبہ کی بنا لیتے ہیں - اس لئے جب مریض کے لئے زیادہ احتیاط لازم آتی ہے تو وہ دوائیں بازار سے نہیں خریدی جاتیں بلکہ گھر میں تیار کر لیتے ہیں مطلب میرے عزیزہ دل کی خرابی کو دیکھو اسقدر زور پکڑ گئی ہے کہ میرے حق میں ہر ایک خانہ ساز دوا خراب ہے - خانہ ساز اپنے دوسرے معنی "گھر بنانے والے" کے لحاظ سے خرابی میں اور چند خوبی پیدا کر رہا ہے +

	سچ ہے حرامزادے کی رسی دراز ہے		پہنچا ہے شب کمند لگا کر وہ بام پر رقیب

کمند - ریشمی ڈوری ہوتی ہے جس میں کچھ پھندے بھی بنے ہوئے ہوتے ہیں - لڑائیوں میں مخالف کو گرفتار کرنے کے کام آتی تھی اور چور اس سے مکانوں پر چڑھنے کا کام اسطرح لیتے تھے کہ ایک سرا دیوار یا در پر

پھینک کر اُلجھا دیا اور باقی ڈورے کے ذریعہ سے اُوپر چڑھ جاتے تھے : اب یہ فن عنقا ہے - حرامزادے کی رسّی دراز ہے بدمعاش کی عمر بڑی ہوتی ہے - بدکار کو موت زیادہ مہلت دیتی ہے چور اور بدذات کو فن فریب کرنے کی بہت گنجائش ہے (مطلب) رقیب رات کے وقت کمند ڈالکر معشوق کے پاس جا پہنچا - لوگ سچ کہتے ہیں کہ حرامزادے کی رسّی دراز ہوتی ہے - رسّی کا دراز ہونا کمند کی رعایت سے نہایت موزوں آیا ہے +

نہیں پرویں کہ یہ ہیں حقۂ پرویں میں ملک
لائے اُس عارضِ روشن سے پسینا بھر کے

پرویں - وہ سات ستارے جنکو سات سہیلیوں کا جھومر اور عقد ثریا کہتے ہیں - حقۂ پرویں - پروین کا ڈبہ - وہ شیشہ جو صراحی یا ہنڈیا کی وضع کا ہو - ملک - فرشتے - عارض روشن - نورانی رخسارے + (مطلب) آسمان پر یہ سات ستارے پروین نہیں ہیں بلکہ پروین کے حقّہ میں فرشتوں نے میرے معشوق کے رخساروں کا پسینا بھر رکھا ہے - یعنی چمکتے ہوے ستارے جو نظر آتے ہیں وہ میرے معشوق کے پسینے کے قطرے ہیں

نہیں مژگانِ پُرخوں خارِ غم تھے دلنشیں نکلے
جنوں یہ نشتر کیسے کہیں ڈوبے کہیں نکلے

مژگانِ پُرخوں - خون میں ڈوبی ہوئی پلکیں - وہ پلکیں جو خونی آنسوؤں سے تر ہوں - دل نشین - دلمیں بیٹھے ہوئے - دل میں چبھے ہوئے (مطلب) یہ خون میں ڈوبی ہوئی پلکیں پلکیں نہیں بلکہ یہ وہ خارِ غم ہیں جو دل میں چُبھے ہوئے تھے اور اب باہر نکل آئے ہیں - اے مرض جنوں بتا کہ یہ نشتر کس طرح کے ہیں کہ چُبھے تو کسی اور جگہ اور نکلے اور جگہ سے - یعنی چُبھے تو دل میں اور نکلے آنکھوں میں سے - پلکوں کو پہلے خار سے تشبیہ دی ہے پھر اُنکو نشتر کہا ہے +

عدوے نیش زن کے گھر سے میرا مہ جبیں نکلے
الٰہی برج عقرب سے کہیں جلدی قمر نکلے

عدوے نیش زن - ڈنک مارنیوالا دشمن - چغلی کھانے والا رقیب - نقصان پہنچانیوالا مخالف - مہ جبین وہ شخص جسکی پیشانی چاند جیسی روشن ہو - معشوق - برج عقرب - ایک آسمانی برج کا نام ہے جس میں چاند سورج کے داخل ہونے سے گہن لگتا ہے - قمر - چاند (مطلب) کاش میرے بدخواہ دشمن کے گھر سے میرا معشوق نکل آے - اے خدا تو اُس چاند کو برج عقرب میں سے جلدی نکال دے - معشوق کو قمر سے اور عدو کے گھر کو برج عقرب سے تشبیہ دی ہے اور رقیب کے گھر میں معشوق کے ہونے کو چاند گرہن سے تمثیل دی ہے - عقرب میں نیش کی رعایت ہے کیونکہ عقرب کے معنی بچھو کے ہیں جو ایک زہریلا اور ڈنک مارنے والا جانور ہے +

چھٹے کیا ہم سے شوقِ حسنِ گندم گوں کہ گندم پہ
ہمارے جدِ امجد چھوڑ کر خلدِ بریں نکلے

شوق حسن گندم گوں - گیہوں رنگ کے حسن کا شوق - گندمی رنگ والے آدمی کی خوبصورتی کا عشق - جدِ امجد - سب سے بڑا دادا یعنی حضرت آدم علیہ السلام - خلدِ بریں - آسمانی بہشت (مطلب) گندمی رنگوں کا

عشق ہمارے دل سے دور نہیں ہوسکتا۔ وہ ہماری طبیعت میں خمیر ہوگیا ہے کیونکہ ہمارے دادا حضرت آدم علیہ السلام نے بھی گندم ہی کی وجہ سے بہشت چھوڑ دیا تھا حضرت آدم کا قصہ کہ گیہوں کھانے کے سبب بہشت سے دنیا میں بھیجے گئے اس کتاب کے شروع میں مفصل بیان ہو چکا ہے +

خدا دی دور بینش اور اُس چشم تصور کو	کہ لاکھوں کام اُس سے دور کے بے دوربیں نکلے

دور بینش۔ تیز فہمی۔ دانائی۔ باریک اور پیچیدہ بات کے سمجھنے کی عقل۔ چشم تصور۔ خیال کی آنکھ۔ خیال کو آنکھ فرض کیا ہے کیونکہ خیال سے معاملوں کے نتیجے دیکھے جاتے ہیں۔ دور کے کام نکلے۔ بڑے بڑے باریک اور مشکل معاملے طے ہوئے۔ بے دوربیں۔ دوربین بغیر۔ دوربین شیشہ کا وہ آلہ ہے جس سے بہت دور دور کی چیزیں بہت قریب نظر آتی ہیں (مطلب) اے خدا تو ہمارے خیال کو زیادہ دانائی عطا کر کیونکہ اس خیال کے ذریعہ سے بہت سے باریک اور پیچیدہ کام بغیر دوربین کے پورے ہوتے ہیں +

تم ہمساعدو اپنا کسیکو نہیں پاتے	تم پاتے ہو ہمکو تو چھری کو نہیں پاتے

چھری کو نہ پانا۔ مار ڈالنے اور قتل کرنے کا موقع یا قابو نہیں پاتے (مطلب) تم اپنا سب سے بڑا دشمن ہمکو سمجھتے ہو۔ جہاں تم ہمیں دیکھتے ہو وہاں تمہیں چھری نہیں ملتی نہیں تو تم فوراً ہمیں قتل کر ڈالو یعنی تم ہماری جان کے دشمن ہو رہے ہو +

غنچے تری غنچہ دہنی کو نہیں پاتے	ہنستے ہیں مگر تیری ہنسی کو نہیں پاتے

غنچہ دہنی۔ منہ کا غنچہ یعنی کلی کی مانند تنگ اور خوبصورت ہونا۔ منہ کی وہ کیفیت اور صفت جو تنگی اور صورت میں کلی کی مانند ہونے سے پیدا ہوگئی ہو۔ نہیں پاتے۔ نہیں پہنچتے۔ حاصل نہیں کرسکتے (مطلب) اے معشوق پھولوں کی کلیاں تیری غنچہ دہنی کو نہیں پہنچتیں اور ہنسنے کو وہ بھی ہنستی یعنی کھلتی ہیں مگر تیری سی ہنسی نہیں ہنس سکتیں +

کیوں ہمنے دیا دل تجھے او سنگدل اپنا	کمبخت ہم اُس سخت گھڑی کو نہیں پاتے

دل دینا۔ عاشق ہونا۔ اُس کمبخت گھڑی کو نہیں پاتے۔ وہ منحوس وقت ہمکو نہیں ملتا کہ اپنے کئے یعنی فعل سے پھر جائیں (مطلب) اے ظالم معشوق ہم تجھ پر عاشق ہو کر پچھتاتے ہیں کہ کیوں عاشق ہوئے تھے جو یہ رنج دیکھے اور اب ہم اُس منحوس گھڑی کو نہیں پاتے جو اپنے کئے سے پھر جائیں یعنی جو کچھ ہوگیا اب اس سے پھر نہیں سکتے جس طرح گزرا ہوا وقت نہیں پلٹ کر آتا +

دور کر بالوں کو سر پہ سے کہے ہیں لیلے	پر نہیں کان پہ مجنوں کے ذرا جوں چلتی

سر پہ سے بالوں کو دور کرنا۔ بال منڈوانے۔ ذمہ داری کے کاموں سے الگ ہوجانا۔ اسجگہ عشق کے خیالات کے ترک کر دینے سے مراد ہے۔ کان پر جوں نہیں چلتی۔ ذرا اثر نہیں ہوتا (مطلب) لیلیٰ مجنوں سے بہت کہتی ہے

کہ تو عشق کے خیالات کو ترک کر مگر اسجگہ کچھ اثر نہیں ہوتا۔ "کان پر جوں چلنے" بس "سر سے بالوں کے دور کرنے" کی رعایت ہے کیونکہ جب سر میں جوئیں زیادہ پڑ جاتی ہیں تو کانوں پر بھی چلنے پھرنے لگتی ہیں اور پھر ان کی دفعیہ کے لئے سر کے بال منڈوا دیے جاتے ہیں +

میں تو اُن آنکھوں کی گردش کا بلاگردان ہوں	کہ نہیں تیری بھی گرداں گردش گردوں چلتی

آنکھوں کی گردش۔ آنکھ کی پتلیوں کی حرکت۔ آنکھ کی وہ حرکت جس سے ایک طرف دیکھنے کے بعد دوسری طرف دیکھا جائے۔ بلاگردان۔ وہ شخص جو کسی کی بلا اپنے سر پر لیلے۔ وہ شخص جو دوسروں کی مصیبت میں خود جا پڑے۔ گردش گردوں۔ آسمان کی گردش۔ زمانہ کا تغیر و تبدل۔ تیری بھی نہیں چلتی۔ تیرا کچھ بس نہیں چلتا۔ تیری رسائی نہیں۔ (مطلب) اے آسمان میں اپنے معشوق کی ان آنکھوں کی گردش کی بلائیں اپنے سر پر لئے ہوئے ہوں جنکے سامنے تیرا بھی کچھ زور نہیں چلتا۔ یعنی میں ایک معشوق کی آنکھوں کی عشق کی صدمے اُٹھا رہا ہوں اور وہ معشوق ایسا بیرحم اور اپنی دھن کا پورا ہے کہ اُسکے سامنے تیری چالیں اور انقلاب بھی کچھ حقیقت نہیں رکھتے +

عمر طے کرتی ہے ہر دم سفر بحر فنا	جسکو تو سانس کہے ہو دل محزوں چلتی

سفر بحر فنا۔ نیست و نابود ہونے کے سمندر کا سفر۔ فنا کو بحر کہا ہے۔ دل محزوں۔ غمگین دل۔ سانس چلتی ہے۔ مرنے کے وقت جو دم اُکھڑ جاتا ہے اور رک رک کر آتا ہے اُسے سانس کا چلنا کہتے ہیں (مطلب) جسکو سب آدمی کہتے ہیں کہ اب سانس چل رہی ہے تو اصل میں وہ عمر بحر فنا کا سفر کر رہی ہوتی ہے۔ یعنی عمر ختم ہوتی ہے +

ذوق گل اور کوئی تازہ کھلا چاہتا ہے	کہ ہوا باغ جہاں کی ہے دگرگوں چلتی

کوئی تازہ گل کھلا چاہتا ہے۔ کوئی نیا حادثہ واقع ہونیکو ہے۔ ہوا دگرگوں چلتی ہے۔ اور طرح کی ہوا چل رہی ہے۔ فتنہ اور فساد برپا ہونے کی علامتیں نمودار ہو رہی ہیں۔ (مطلب) اے ذوق کوئی نیا واقعہ پیش آنیوالا ہے کیونکہ زمانہ کا رنگ ڈھنگ بدلا ہوا ہے اور فتنہ و فساد کے برپا ہونیکی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ عجب نہیں جو یہ شعر غدر کے واقع کی نسبت رائے زنی ہو جو اب بھی پیشین گوئی ہو گئی +

الٰہی کان میں کیا اُس صنم نے پھونک دیا	کہ ہاتھ رکھتے ہیں کانوں پہ سب اذاں کے لئے

کان میں پھونکدیا۔ پٹی پڑھا دی۔ سمجھا دیا۔ کانوں پہ ہاتھ رکھنا۔ ناواقفیت کا اظہار کرنا۔ انکار کرنا۔ کسی بات کے نہ سننے کے لئے کانوں کو ہاتھوں سے ڈھک لینا۔ اذان۔ وہ بلند صدا جو نماز سے پیشتر مسجدوں کے اندر مؤذن لوگ ادا کرتے ہیں کہ نمازی آدمی سنکر نماز پڑھنے کے لئے جمع ہو جائیں۔ اذان میں اللہ اکبر کہتے وقت ہاتھوں کو کانوں تک لیجانا ضرور ہے (مطلب) اے خدا اُس بت یعنی معشوق نے لوگوں کو کیا سمجھا دیا ہے

جو وہ اذان کہنے کے وقت اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ جاتے ہیں یعنی کونسی گمراہی کی بات دل میں بٹھادی ہے کہ لوگ تیرے نام کو بھی سننا نہیں چاہتے +

نہیں ہے خانہ بدوشونکو حاجت ساماں　　اثاثہ چاہیئے کیا خانہ کماں کے لئے

خانہ بدوش - اٹھاؤ چولہا شخص - وہ شخص جو اپنا گھر کسی خاص جگہ نہ رکھتا ہو بلکہ جہاں چاہا جھونپڑی ڈالی اور گھر بنا لیا - حاجت ساماں - اسباب کی ضرورت - اثاثہ - اسباب - خانہ کماں - کمان کا گھر - کماندار کمان کو کندھے پر ڈالے رہا کرتے ہیں اس لئے اسے خانہ بدوش کہا ہے (مطلب) خانہ بدوش آدمی کو ساماں اور اسباب کی کچھ ضرورت نہیں جسطرح خانہ کماں کو کسی اسباب کی حاجت نہیں +

مثال نے ہے مرا جب تلک کہ دم میں دم　　فغاں ہے میرے لئے اور میں فغاں کے لئے

مثال نے - بانسری کی مانند - دم میں دم ہونا - زندہ ہونا (مطلب) بانسری کی طرح جب تک مجھ میں دم ہے میں فریاد کرنے کے لئے ہوں اور فریاد میرے لئے ہے - دم میں بانسری کی رعایت ہے کیونکہ بانسری کو سانس کی کشش اور ہوا سے بجاتے ہیں پس جو ہوا بانسری کے اندر بھر کر بولتی ہے وہ دم کہلاتا ہے +

وبال دوش ہے اس ناتواں کو سر لیکن　　لگا رکھا ہے ترے خنجر و سناں کے لئے

وبال دوش - کندھے کا بوجھ - لگا رکھنا - رکھ چھوڑنا - کسی کے واسطے بچا رکھنا (مطلب) مجھ ناتوان عاشق کو اپنا سر وبال دوش یعنی بہت ناگوار ہو رہا ہے لیکن اُسکو تیرے خنجر اور برچھی کے لئے رکھ چھوڑا ہے یعنی یہ آرزو ہے کہ میرا سر تیرے خنجر اور سناں سے علیحدہ کیا جائے +

جو دل قمارخانہ میں بت سے لگا چکے　　وہ کعبتین چھوڑ کے کعبہ کو جا چکے

قمارخانہ - جوئے کی جگہ - بت سے دل لگانا - کسی خوبصورت آدمی پر عاشق ہونا - بتوں کے پوجنے کی طرف مائل ہونا - جوئے کے کھیل کا شوقین ہونا - کعبتین - چوسر کے پانسے - جو چوپہل اور شمار میں دو ہوتے ہیں کعبہ - وہ متبرک مقام جہاں اہل اسلام حج کے لئے جاتے ہیں اور جسکی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں - یہ مقام عرب میں ہے (مطلب) جنکو قمارخانہ میں جوئے کی لت پڑ گئی وہ کعبتین چھوڑ کے کعبے کو حج کرنیکے لئے نہیں جا سکتے - یعنی گنہگار شخص نیکی کی جگہ نہیں جاتا - بت میں کعبے کے ساتھ مخالفانہ رعایت ہے اور قمارخانہ کے ساتھ مناسبت ہے کیونکہ بت اس لکڑی یا پتھر کی چوکی کا نام بھی ہے جس پر پانسے کھینچ کر پھینکتے ہیں - کعبتین میں بھی کعبہ کے ساتھ تجنیس تام اور معنوی رعایت ہے کیونکہ کعبتین کے معنی دو کعبہ کے بھی مفہوم ہوسکتے ہیں - قمارخانہ سے بھی مناسبت ہے +

کیا خط میں مدعا لکھوں اپنا کہ مدعی +　　پہلے ہی انکو میری طرف سے پڑھا چکے

مدعا - مطلب - مدعی - رقیب - دشمن - پہلے ہی پڑھا چکے - پہلے ہی پٹی پڑھا دی ہے - پہلے ہی اُسکے کان

بھر دئے ہیں - پہلے ہی سمجھا بجھا کر برگشتہ کر رکھا ہے (مطلب) میں اپنے معشوق کو خط میں کیا لکھوں رقیبوں نے تو اُسکو گمراہ کر کے اور میری طرف سے اسکے دل میں برائیاں ڈال کر برگشتہ کر رکھا ہے وہ میری کسی بات کو سچ نہ سمجھے گا اور نہ میری درخواست کو منظور کریگا +

اچھا کیا وفا کے عوض تو نے کی جفا — بس اب ستم نہ کر کہ کیا اپنا پا چکے

اپنا کیا پا چکے - اپنے فعل کی سزا پائی - جیسا کام کیا تھا ویسی ہی اُسکی سزا پائی (مطلب) اے معشوق تو نے یہ کام بہت اچھا کیا کہ ہمنے جو تجھ سے وفا و محبت کا حق ادا کیا تھا تو نے اُسکے بدلے ہمپر ظلم اور ستم کیا لیکن اب تو زیادہ ظلم نہ کر کیونکہ ہمنے جیسا تیرے ساتھ کیا اُسکا پھل تجھ سے پا لیا - یہ شعر طعن کے طریق پر ہے +

کیا دیکھتا ہے تیغ نگہ ایسی اک لگا + — قصہ تمام عمر کا اے بُت جفا چکے +

تیغ نگہ لگا - نظر کی تلوار مار - قہر یا پیار کی نظر سے دیکھ + تمام عمر کا قصہ چکے - تمام عمر کی کلفت دور ہو جائے زندگی سے نجات ملجائے - مرجائیں + (مطلب) کسی ایسی ادا سے نظر اُٹھا کر میری طرف دیکھ لے کہ میں اُسکی یاد میں یا تو دنیا کو بھول جاؤں یا مرجاؤں +

اب خاک کی ہیں ڈھیر تو کیا اس خرابے میں — پہلے تو ہم بھی خاک بہت سی اُڑا چکے

خاک کے ڈھیر - مرنے کے بعد جب نعش دفن کر دی جاتی ہے تو کچھ عرصہ کے بعد گل کر مٹی ہو جاتی ہے اسلئے اپنے جسم کو مُردہ حالت میں یا عالم ضعیفی میں خاک کا ڈھیر کہا ہے + خرابہ کھنڈر - دنیا + بہت خاک اُڑا چکے بہت کچھ آوارہ پھرے اور گناہ کے کام کئے + دنیا کے مشغلوں میں مبتلا رہے (مطلب) اگرچہ ہم اس دنیا میں اب خاک کے ڈھیر بنے پڑے ہیں لیکن اس سے پیشتر ہمنے بھی خوب ہی مزے اُڑا لئے اور بہت کچھ بیہودہ کام کئے

حاجت نہیں ہے تیرے شہیدوں کو غسل کی — قاتل وہ تیرے ہاتھ سے خوں میں نہا چکے

تیرے شہیدوں کو غسل کی حاجت نہیں جن عاشقوں کو تو نے قتل کر ڈالا ہے اُنکو غسل دینا کچھ ضرور نہیں اہل اسلام میں مرجانیکے بعد نعش کو غسل دیکر دفن کرتے ہیں مگر جو شخص تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر مارا جاتا ہے اُسے غسل نہیں دیتے بلکہ اُسی بدن کے کپڑوں سمیت دفن کر دیتے ہیں اور اُسے شہید کہتے ہیں جو عام موت کے مقابلے بہت ہی متبرک رتبہ ہے - خون میں نہانا - لہو میں تربتر ہو جانا - قتل ہو جانا (مطلب) اے معشوق تیرے مقتولوں کو غسل کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ تو تیرے ہاتھ کا غسل پا چکے ہیں +

کیا مجھسے قیمتِ دل و جاں پوچھتا ہے تو — دونوں ہیں اک نگاہ پہ اے دلربا چکے

قیمتِ دل و جاں - دل و جان کی قیمت - دل و جان کا معاوضہ - اک نگاہ پر چکنا - ایک نظر پر فیصلہ پانا یہ قیمت قرار پانا کہ ایک نظر بھر کر ہماری طرف دیکھ لے (مطلب) اے دلربا یعنی دلکو اپنی طرف مائل کرنیوالے معشوق تو مجھسے میرے دل و جان کی قیمت کیا پوچھتا ہے قیمت تو فیصلہ پا چکی ہے کہ دونو چیزوں کے بدلے میں

تو میری طرف نظر بھر کر دیکھ لے +

زباں پیدا کروں جوں آسیا سینہ میں پیکاں سے — دہن کا ذکر کیا یہاں سر ہی غائب ہے گریباں سے

جوں آسیا چکی کی مانند + پیکان سے زبان پیدا کرنا بھال کو زبان بنالینا۔ بھال سے زبان کا کام لینا (مطلب) منہ تو کہاں ہوتا گریبان کی جگہ سے سر ہی نذارد ہے اسلئے میں اُس پیکان کو جو میرے سینہ میں چبھی ہوئی ہے زبان بنا لونگا جسطرح چکی کی زبان چکی کے سینہ میں ہوتی ہے + چکی کے بیچ میں جو لوہے کی کیلی ہوتی ہے اُسی پیکان اور زبان سے تشبیہ دی ہے اور خود کو بوجہ عاشق ہونے کے چکی سے تشبیہ دی ہے کیونکہ عاشق بھی گردش میں مبتلا رہتا ہے +

اڑائے خوب گلچھرے گل مجنوں نے زنداں سے — کہ ہر سو گلفشانی ہے شرار سنگ طفلاں سے

گل چھرے اڑانا ۔ مزے لوٹنا۔ لطف کے ساتھ زندگی بسر کرنا + گلفشاں پھول بکھیرنا ۔ جب و تہہ آسمیں لکھا ہے کو اُنیں سے آگ کی چنگاریاں جھڑتی ہیں اور اُنہیں آگ کے پھول بھی کہتے ہیں + بچوں کا قاعدہ ہے کہ دیوانے آدمی کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور اُسکو پتھروں سے مار مار کر خوش ہوتے ہیں (مطلب) مجنوں نے قیدخانہ سے نکلکر خوب مزے لوٹے کیونکہ بچوں کے پتھروں کے شراروں سے ہر طرف گل افشانی ہو رہی ہے +

فلک کیا فتنہ سازی میں ہو ہمسر چشم فتاں سے — گرا تھا یہ بھی اشک سرمہ آلود اسکی مژگاں سے

چشم فتاں فتنہ پرداز آنکھ + ہمسر ہونا ۔ برابری کرنا + اشک سرمہ آلود ۔ سرمہ میں بھرا ہوا آنسو (مطلب) آسمان فتنہ پردازی میں معشوق کی چشم فتاں کی برابری نہیں کر سکتا کیونکہ وہ خود اُسکی مژگاں سے گرا ہوا سرمہ آلود اشک ہے + یعنی جبکہ آسمان اُسکی آنکھوں سے گرا ہوا ہے تو گویا حقیر اور ذلیل ہو چکا ہے آسمان کو سرمہ آلودہ اشک سے

یہاں تک ناتواں ہیں ہم گزر جائیں اگر جاں سے — اُٹھائے مور لاشہ کو ہماری دست مژگاں سے

جان سے گزرنا مر جانا + مور چیونٹی + دست مژگاں پلکوں کا ہاتھ ۔ پلکوں کو ہاتھ سے تشبیہ دی ہے (مطلب) ہم ایسے کمزور اور لاغر ہیں کہ اگر مر جائیں تو ہمارے جنازے کو چیونٹی پلکوں سے اُٹھا کر لیجائے ۔ یہ صنعت غلو ہے +

اسی باعث سے دایہ طفل کو افیون دیتی ہے — کہ تا ہو جائے لذت آشنا تلخی دوراں سے

دایہ بچے کو پرورش کرنیوالی عورت + افیون افیم ۔ سیاہ رنگ کی کڑوی نشہ دار چیز ہوتی ہے ۔ اکثر بچوں کو اُنکی مائیں اس غرض سے کھلاتی ہیں کہ بچہ علیحدہ سوتا رہے یا کھیلا کرے مگر بچوں کو افیون کھلانا از روے طبابت بہت نقصان پہنچاتا ہے + لذت آشنا مزے سے واقف ہونیوالا ۔ تلخی دوراں ۔ زمانہ کی تلخی دنیا کی تکلیفیں (مطلب) بچہ کو اُسکی پالنے والی اسلئے افیون کھلاتی ہے کہ وہ بچہ اُسی عمر میں زمانہ کی ناگوار تکلیفوں سے واقف ہو جائے کہ دنیا ایسی بُری جگہ ہے +

اپنوں سے نہ مل اپنے ہیں سب اپنوں کے دشمن — ہر نے میں بھری آگ نیستاں کے لئے ہے

اپنا عزیز - رشتہ دار + نے بانس + نیستاں بانسوں کا جنگل (مطلب) رشتہ داروں سے بہت نہ ملنا چاہیے کیونکہ رشتہ دار رشتہ داروں کے اسیطرح دشمن ہوتے ہیں جسطرح بانس میں بانسوں ہی کے جلا دینے کی واسطے آگ بھری ہوئی ہوتی ہے - قاعدہ ہے کہ جس جگہ زیادہ بانس ہوتے ہیں تو خشک ہوجانے کے بعد ہوا سے آپسمیں ٹکراکر جل اُٹھتے ہیں اور پھر ایک بانس سے دوسروں میں آگ لگتے لگتے تمام بن میں پھیلجاتی ہے +

	چُنی تو نے افشاں جو اے مہ جبیں ہے	ستاروں میں کیا کیا چناں اور چنیں ہے	

افشاں چُنی - ماتھے پر افشاں جمائی - سنہری یا روپہلی بادلہ کو باریک باریک کتر کر گوند کے پانی سے عورتیں پیشانی پر لگا لیتی ہیں اُسے افشاں چُننا کہتے ہیں + کیا کیا چناں اور چنیں ہے - بہت کچھ تعریفیں اور خوبیاں بیان ہو رہی ہیں کوئی کہتا ہے یہ ایسی ہے کوئی اور بول اُٹھتا ہے نہیں ایسی نہیں ویسی ہے غرض ہر شخص اپنی اپنی پسند کے موافق رائے دیتا اور تعریف کرتا ہے پس اسی کیفیت کو چناں اور چنیں کہتے ہیں - طرح طرح کے چرچے ہو رہے ہیں (مطلب) اے چاندسی پیشانی والے معشوق تو نے جو افشاں چنی ہے تو ستاروں میں خوب چرچے ہو رہے ہیں یعنے ستارے بھی تیری افشاں کے ثناخواں ہیں +

	کئے ضبط اشک آہ پہنچی فلک تک	مرا عشق کم خرچ بالانشیں ہے	

کم خرچ بالانشین - وہ شخص جو خرچ کم رکھتا ہو مگر ظاہری شان و شوکت بہت بنا رکھی ہو - تھوڑے سے خرچ میں بہت سا سامان تکلف تیار کر لینے والا - وہ چیز جو قیمت کی سستی اور بکار آمد زیادہ ہو (مطلب) آنسو تو نکلنے سے روک لئے گئے ہیں اور آہیں آسمان تک پہنچ رہی ہیں پس میرا عشق کم خرچ بالانشین ہے کیونکہ خرچ کی بات تو آنسوؤں کو بھی بچا لیا ہے اور بالانشینی میں فلک کا رتبہ حاصل کر لیا ہے +

	سمجھ ناقص بھی غنیمت ہے اے ذوق	کاملیت ہے کہاں ہو چکے کامل آگے	

ناقص وہ چیز یا شخص جسکے کسی فن میں کمی یا خرابی ہو - غنیمت ہے - لوٹ کا مال ہے - مفت کی چیز ہے + کاملیت پورا ہونا - کسی فن میں پوری مشق رکھنا + آگے ہو چکے - پہلے زمانہ میں ہو گذرے - زمانہ ماضی میں ہو چکے + (مطلب) اے ذوق جو شخص اپنے فن میں کامل تھے وہ پہلے ہو چکے اب کوئی بھی کامل نہیں لیکن سمجھ ناقص بھی غنیمت ہے - یعنی زمانہ کمال والوں سے خالی ہے اور میں بھی اگرچہ کامل نہیں لیکن اوروں سے بہتر ہوں اور اور مجھ جیسے بھی نہیں ہیں +

	چھلا نہیں تو چھلے کا گل اے نگار دے	کچھ تو نشانی اپنی مجھے یادگار دے	

چھلا - سونے چاندی وغیرہ کا وہ حلقہ دار زیور جسے اُنگلی میں پہنتے ہیں - چھلے کا گل - چھلے کی ایک قسم جو ... ہوتی ہے پس چھلے کا ایک ٹکڑا پھول یعنی گل ہوا - نگار - خوبصورت - معشوق - یادگار کے لئے نشانی ... جدا ہوتے وقت عاشق و معشوق کوئی چیز بدل لیتے ہیں کہ وہ چیز نظر کے سامنے آکر دوسرے کی یاد دلائے

رہے اور اُس کام کیلئے انگوٹھی یا چھلا زیادہ موزوں سمجھا گیا ہے کیونکہ ہر وقت پاس اور زیر نظر رہتا ہے پس جو چیز اس غرض سے لی یا دی جائے وہ یادگار اور نشانی کہلاتی ہے (مطلب) اے معشوق اگر تو چھلا نہیں دیتا تو چھلے کا نگ ہی دے مجھے اپنی یادگاری کے لئے کوئی بڑی چیز نہیں تو خفیف ہی سی نشانی دے +

دشنام ہمکو وہ ترش ابرو ہزار دے		یہ وہ نشے نہیں جنہیں ترشی اُتار دے

دشنام دینا گالیاں دینا - سخت سست کہنا + ترش ابرو وہ شخص جو غصہ سے بھنوؤں میں بل ڈالے رکھتا ہو بد مزاج آدمی + نشہ اُتار دینا غرور توڑ دینا - ڈھیلا کر دینا - دل سے کسی ارادہ کو دور کر دینا + قاعدہ ہے کہ نشہ کی حالت میں کھٹا کھانے سے نشہ اُتر جاتا ہے + (مطلب) وہ بد مزاج معشوق ہمیں ہزاروں گالیاں بھی دیگا تب بھی عشق دل سے دور نہوگا کیونکہ یہ نشہ ایسا نہیں ہے جسے ترشی اُتار دیگی + دشنام کو اسوجہ سے کہ وہ رنجش پیدا کرتی ہے ترشی سے اور عشق کو نشہ سے تشبیہ دی ہے +

کیا خاک تجھپہ جان کوئی جاں نثار دے		مٹی تلک نہ جب تُو ہی دل کا غبار دے

جان دینا مرجانا - عاشق ہونا + جاں نثار جان قربان کرنیوالا - عاشق + مٹی دینا قاعدہ ہے کہ جب مردے کو قبر کے اندر رکھ چکتے ہیں اور قبر کا منہ پتھروں یا لکڑیوں سے پاٹ دیتے ہیں تو باقی مٹی کے ڈالنے سے پہلے میت کے ساتھ کے تمام آدمی اپنے ہاتھ سے تھوڑی تھوڑی سی مٹی اُٹھا کر قبر پر ڈالتے ہیں اور اسی رسم کو مٹی دینا کہتے ہیں دل کا غبار دل کی رنجش (مطلب) تجھپر کوئی عاشق کس اُمید سے جان دے جبکہ تیرے دل کی کدورت مرنے کے بعد مٹی بھی نہیں دینے دیتی +

ایسا نہو کہ آتے ہی آتے جواب خط		قاصد جواب زندگی مستعار دے

جواب خط خط کا جواب - اُس خط کا جواب جو معشوق کو بھیجا گیا ہے + زندگی مستعار چند روزہ زندگی - عارضی طور کی زندگانی - زندگی کا جواب دینا عمر کا ختم ہونا - مرجانا (مطلب) اے قاصد مجھے ڈر ہے کہ معشوق کی طرف سے میرے خط کا جواب آتا ہی رہی اور میری زندگی مجھے جواب دیجائے یعنے امید نہیں کہ میرے خط کا جواب میر

جیتے جی اگر لی وام داغ دل سے مری سوزش آفتاب		وعدے پہ روز حشر کے پر کون اُدھار دے

وام لینا قرض لینا - اودھار لینا + روز حشر کے وعدہ پر اُدھار دینا - اس اقرار سے اُدھار لینا کہ حشر کے دن ادا کرینگے + جو شخص قرض لیکر بہت ہی عرصہ کے بعد ادا کرتا ہے اُس کی نسبت کہا کرتے ہیں کہ یہ تو حشر کے وعدے پر قرض لیتا ہے - یا ایسے شخص کو کون قرض دے جو حشر کے وعدے پر قرض لیتا ہو یعنے برسوں میں ادا کرتا ہو اس محاورہ نے آفتاب کی نسبت آکر دو چند خوبی پیدا کرلی ہے کیونکہ حشر کے دن سورج بہت نیچا ہو جائیگا اور اُسکی گرمی نہایت ہی درجہ کی تیز اور سخت ہو جائیگی پس گویا اُسدن وہ مانگی ہوئی گرمی کو ادا کر رہا ہوگا + (مطلب) سورج چاہتا ہے کہ میرے دل کے داغ کی سوزش میں سے کچھ بطور قرض لے مگر اُسے حشر کے وعدے

کون قرض دے یعنے حشر تک ادا نہیں کریگا اِسلئے میں اُسے قرض نہیں دینا چاہتا +

عاشق نہ بدلے انجم گردوں سے اپنے اشک ‖ کیوں کوڑیوں کے بدلے دُرِ شاہوار دے

انجم گردوں آسمان کے ستارے + کوڑیوں کے بدلے درِ شاہوار دینا۔ ایسے قیمتی موتیوں کو جو بادشاہوں کے لایق ہوں چند کوڑیوں کی قیمت پر بیچڈالنا یعنی بیش قیمت چیز کو بہت ہی کم قیمت پر بیچدینا + (مطلب) عاشق کو چاہیئے کہ اپنے آنسوؤں کو آسمان کے ستاروں کے عوض نہ بیچے ــــ قیمت اور شباہت میں انجم کو کوڑیوں سے اور اشک کو درِ شاہوار سے تشبیہ دی ہے + جب کوئی قیمتی چیز سستے داموں بک جاتی ہے تو کہا کرتے ہیں کہ موتی کوڑیوں کے مول بک گئے +

پشہ سے سیکھے شیوۂ مردانگی کوئی ‖ جب قصدِ خوں کو آئے تو پہلے پکار دے

پشہ مچھر۔ ایک چھوٹا سا جانور ہوتا ہے جسکے پروں میں سے اُڑتے وقت بھنبھناہٹ کی آواز نکلتی ہے۔ یہ جانور بدن پر بیٹھکر اپنی باریک سی سونڈ سے کھال کی رطوبت اور خون کو چوستا ہے جس سے کاٹنے کی جگہ پر بہت کھجلی اور سوزش ہونے لگتی ہے + شیوۂ مردانگی۔ بہادری کا طریقہ۔ بہادر آدمیوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ جب اپنے دشمن پر حملہ کرتے ہیں تو پہلے اُسے ہوشیار کردیتے ہیں کہ سنبھل جا ہم اب تجھپر حملہ کرینگے + قصدِ خون۔ مار ڈالنے کا ارادہ خون چوسنے کا قصد (مطلب) بہادری کا طریقہ مچھر سے سیکھنا چاہیئے کہ جب خون کے ارادے سے آئے تو پہلے خبردار کردے جس طرح مچھر جب خون چوسنے کے لئے آتا ہے تو پروں کی آواز سے خبردار کردیتا ہے +

اِس جبر پر تو ذوق بشر کا یہ حال ہے ‖ کیا جانئے کیا کرے جو خدا اختیار دے

جبر۔ جبر اور اختیار یعنی مجبوری اور آزادی کا ایک مسئلہ ہے کہ انسان کو خدا کی طرف سے اپنے افعال کے باب میں آزادی ہے یا مجبوری یعنی بندہ جو چاہے وہ کرسکتا ہے یا نہیں اور صرف انہیں کاموں کو کرسکتا ہے جنکے لئے خدا کی مرضی ہوتی ہے۔ بعض فرقوں کا اعتقاد ہے کہ خدا نے بندہ کو نیکی اور بدی کی تمیز دیکر اور بدی سے باز رہنے اور نیکی کرنے کی ہدایت کرکے اپنے فعل کا مختار کردیا ہے۔ بعض فرقوں کا عقیدہ ہے کہ جو کچھ خدا چاہتا ہے وہی بندہ سے سرزد ہوتا ہے + بشر آدمی (مطلب) لے ذوق آدمی اس مجبوری پر تو کیا کیا کچھ نافرمانیاں اور گناہ کرگزرتا ہے اگر وہ آزاد اور مختار ہوتا تو نہیں معلوم اور کیسے کیسے کام کرگزرتا +

ہیں گرانبارِ محبت میرا خون بھی ہے گراں ‖ جی دھڑکتا ہے تری نازکیٔ گردن سے

گرانبارِ محبت محبت کا بھاری بوجھ یعنی عشق میں ناگوار چیز ہا خون کا گراں ہونا۔ خون کا بھاری ہونا جس شخص کی طبیعت بہت مضبوط ہوتی ہے اور جسکے مزاج میں تغیر و تبدل بہت کم پیدا ہوتا ہے اُسکی نسبت کہا کرتے ہیں کہ اسکا خون بھاری ہے۔ اور جسکا مزاج نازک اور جلدی اثر پذیر ہوتا ہے اُسکی نسبت کہتے ہیں کہ اُسکا خون بہت ہلکا ہے + جی دھڑکتا ہے دل میں خوفناک خیال گزرتا ہے۔ اندیشہ ہوتا ہے۔ جی ڈرتا ہے + نازکیٔ گردن گردن کی باریکی۔ گردن کی نزاکت + (مطلب) میں خود عشق کا ایک بھاری بوجھ ہوں اور میرا خون بھی بھاری

ہے اسلئے میں تیری نازک گردن کی طرف سے ڈرتا ہوں یعنے مجھے اندیشہ ہے کہ تو جو مجھے قتل کر کے میرا خون اپنی گردن پر لیتا ہے تو وہ بھاری ہونے کے سبب سے کس طرح سنبھل سکیگا۔ ایسا نہو کہ اُسکے بوجھ سے گر کر صدمہ پہنچے

اگر جھکئے تیغ تری سر ابھی حاضر ہے کہ ہم	اسپہ مرتے ہیں کہ تعظیم تو لی دشمن سے

جھکنا بلندی سے نیچے کیطرف رجوع کرنا۔ جھوٹا بنکر ملنا۔ اپنے آپکو حقیر ٹھہرا کر تعظیم پیش آنا + اسپہ مرتے ہیں۔ اسبات پر لٹو ہیں۔ اس امر کے عاشق ہیں + تعظیم لینا۔ اپنی نسبت مقابل کے شخص سے ایسے قاعدوں اور طریقوں کا برتنا واکرنا جنسے ادب اور بزرگی کا اظہار ہو (مطلب) اگر تیری تلوار ہمارے سر کاٹنے کے لئے گردن کی طرف جھکے تو ہم اپنا سر کٹوانے کو موجود ہیں کیونکہ ہم اسبات کے عاشق ہیں کہ اپنے دشمن سے تعظیم لی لی + تلوار کو دشمن کہا ہے اور گردن کی طرف اُسکے جھکنے کو تعظیم دینے سے تشبیہ دی ہے +

چھوڑ کر گھر تری ہاتھوں سے نکلجائیں کہاں	تنگ ہمسایوں کو اے ذوق نہ کر شیون سے

تیرے ہاتھوں سے۔ تیرے ستانے سے۔ تیری کسی تکلیف دہ حرکت سے تنگ ہو کر + تنگ کرنا۔ ستانا۔ عاجز کر دینا + مطلب اے ذوق تو اپنی فریاد سے اپنے ہمسایوں کو نہ ستا وہ تیری وجہ سے اپنے گھر چھوڑ کر کہاں نکلجائیں یعنی وہ تیری فریاد سے بہت ہی عاجز آگئے ہیں اور حیران ہیں کہ کہاں جائیں جو ان فریادوں کو نہ سنکر امن میں ہو بیٹھیں +

فلک تو ٹیڑھا ہو کے صبح سے تا شام چلتا ہے	مگر سیدھی نظر سے تیری اپنا کام چلتا ہے

ٹیڑھا چلنا۔ اُلٹے اُلٹے کام کرنا۔ مرضی کے خلاف کام کرنا۔ دشمنی سے پیش آنا + ٹیڑھا چلنے میں آسمان کی گردش اور پیالہ کی صورت خمیدہ ہونے کی بھی رعایت ہے + سیدھی نظر۔ محبت کی نگاہ۔ راستی پر رہنے کا قصد + کام چلنا کام نکلنا۔ کام پورا ہونا۔ اُمید کا پورا ہونا (مطلب) اے آسماں تو ہر وقت برخلاف ہی کام کرتا رہتا ہے اسلئے میری کوئی آرزو پوری نہیں ہوتی اگر تو راستی پر ہو تو میرا کام بھی پورا ہو +

کون وقت اے وائے گزرا جی کو گھبراتے ہوئے	موت پڑتی ہے اجل کو یاں تلک آتے ہوئے

اے وائے۔ افسوس + موت پڑتی ہے۔ موت آتی ہے۔ یہ فقرہ بطور دعا کے ہے + اجل موت + (مطلب) افسوس میرے دلکو بہت دیر سے گھبراہٹ ہو رہی ہے اور موت کو یہاں تک آتے ہوئے موت آتی ہے یعنے موت بھی مجھے مار ڈالنے کے لئے نہیں آتی گویا وہ یہاں آتی ہوئی اپنے مرجانے سے ڈرتی ہے +

آتش خورشید بھی دیکھا نہیں اُٹھتے دھواں	آ کھڑے ہو بام پر تم بال سکھلاتے ہوئے

آتش خورشید۔ سورج کی آگ + بام بالاخانہ + کسی شخص نے سورج کی آگ یعنی تپش سے دھواں نکلتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اسلئے تم نہانے کے بعد اپنے بال خشک کرنیکے لئے بالاخانہ پر آ کھڑے ہو کہ ہم دیکھ لیں کہ سورج کی آگ سے اسطرح دھواں اُٹھتا ہے + بام کو آسمان سے اور رخ کو سورج سے اور حسن کی گرمی کو آگ سے اور کھلے ہوئے بالوں کو دھوئیں سے تشبیہ دی ہے +

وہ نہ جاگے رات ضد سے ہمکو بختِ خفتہ کے ۔۔۔ بجگیا آخر گجر زنجیر کھڑکاتے ہوئے

بختِ خفتہ کی ضد سوئے ہوئے نصیبہ کی ہٹ + گجر بجگیا۔ صبح کے چار بج گئے + گجر اُن گئی مسلسل آوازوں کا نام ہے جو چار یا آٹھ یا بارہ بجانے کے بعد بجائی جاتی ہیں اور اسجگہ صبح کے چار بجنے سے مراد ہے + زنجیر کھڑکاتے ہوئے دروازہ کی کنڈی کھٹکھٹاتے ہوئے کہ دروازہ کھولو (مطلب) ہماری بدنصیبی سے رات کو وہ معشوق نہ جاگا اور سوتا رہا اور ہمیں دروازہ کھلوانے کے واسطے دروازہ کی زنجیر کھٹکھٹاتے کھٹکھٹاتے صبح کے چار بجگئے +

ہمسا بھی اِس بساط پہ کم ہوگا بد قمار ۔۔۔ جو چال ہم چلے وہ بہت ہی بُری چلی

بساط بچھونا۔ شطرنج کا وہ کپڑا جسپر خانے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہاں دُنیا سے مراد ہے + بد قمار بُرا جواری جسے اچھا کھیلنا نہ آتا ہو + چال چلنا کسی کام میں کوشش کرنا۔ تدبیر سوچنا۔ کوئی ڈھنگ اختیار کرنا۔ شطرنج کی اصطلاح میں مہرے کو ایک خانہ سے دوسرے خانہ میں رکھنا + مطلب دنیا میں ہم جیسا بھی کوئی بیوقوف نہیں کہ ہمنے جس ڈھنگ کو اختیار کیا وہ بُرا ہی اختیار کیا یعنے جو کام کیا وہ اُلٹا ہی کیا +

مہ میں کہاں جو تابِ رخِ سیمتن میں ہے ۔۔۔ پردہ سا عنکبوت کا سقفِ کہن میں ہے

رخِ سیم تن چاندی جیسے بدن والے معشوق کا چہرہ + عنکبوت کا پردہ مکڑی کا جالا۔ وہ سفید ورقی سی چیز جسے چھوٹی قسم کی مکڑی اکثر پُرانی دیواروں یا چھتوں پر بنالیتی ہے اور اُسکے اندر انڈے بچے دیتی ہے۔ جب کسی جگہ سے خون بند نہیں ہوتا تو دیہاتی لوگ اُسی جالے کو لگا لیتے ہیں اور اُس سے خون بند ہو جاتا ہے + سقفِ کہن۔ پُرانی چھت۔ مجازاً آسمان + مطلب اُس سیمتن معشوق کے چہرہ میں جسقدر روشنی ہے اتنی روشنی چاند میں نہیں ہے۔ چاند تو ایسا ہے گویا پُرانی چھت میں مکڑی نے جالا بنا رکھا ہے یعنے چہرہ کی دمک کے مقابل چاند بے نور اور بے حقیقت چیز معلوم ہوتا ہے + چاند کو جالے سے اور آسمان کو سقفِ کہن سے تشبیہ دی ہے +

حرف آئے مجھپہ دیکھیے کس کس کے نام سے ۔۔۔ اِس رنگ سے عقیق کا دل خون میں ہے

کسی کے نام سے حرف آنا۔ کسی کی وجہ سے بدنام ہونا + عقیق ایک قسم کا سرخ اور قیمتی پتھر ہوتا ہے + یمن عرب کا ایک صوبہ کا نام ہے اور وہاں کا عقیق بہت عمدہ ہوتا ہے + دل کا خون ہو جانا۔ رنج اور فکر سے دل کا رقیق ہو جانا۔ رنج وغم سے دل پر صدمہ پہنچنا (مطلب) یمن میں عقیق کا دل اس وجہ سے مثل خون ہو رہا ہے کہ اُسکو فکر لگا ہوا ہے کہ اُسکو بہت سے ناموں سے بدنام ہونا پڑیگا یعنے لب و دنداں پان خوردہ وغیرہ کے مقابل میں حقیر اور شرمندہ ہونا پڑیگا کیونکہ شاعر ایسی چیزوں سے تشبیہ دیکر ترجیح دیتے ہیں + رنگ و خون میں عقیق کی رعایت ہے اور حرف بدنام کی

جل جائے خاکِ وحشیِ چشمِ بتاں پہ گھاس ۔۔۔ لیکن ہرن کھری نرہی بن ہری ہوئے

گھاس کا جل جانا خشک ہو کر رہجانا + خاکِ وحشیِ چشمِ بتاں معشوقوں کی آنکھوں پر مرنے والے عاشقوں کی قبر ہرن کھری۔ ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے جسکی پتی ہرن کے کھُرت مشابہ ہے + بن ہرے ہونے لگے سے ہرے بھرے ہونے سے سبزلو

تر و تازہ ہوجاتی ہے (مطلب) وحشی چشم بتاں کی قبر پر اور سب قسم کی گھاسیں تو سوکھ سوکھ کر رہجاتی ہیں
بڑھتی اور تازہ نہیں رہتیں لیکن ہرن کھری گھاس سوکھی بھی ہو تو وہاں بڑھکر ہری ہوجاتی ہے۔ گویا میری
خاک ہرن کھری کو اِس سلسلہ کی وجہ سے دوست رکھتی اور پرورش کرتی ہے کہ وہ ہرن کے کھر سے مشابہ ہے اور
ہرن میرے معشوق کی آنکھ سے آنکھ ملاتا ہے۔ وحشی اور ہرن کھری میں ہرن کی رعایت ہے +

دکھلائے ہمنے لیکے جو اپنے درِ سرشک
قائل ہماری آنکھ کے سب جوہری ہوئے

درِ سرشک - آنسوؤں کے موتی - آنسو + قائل ہونا معتقد ہونا - پسند کرنے پر مجبور ہونا - آنکھ چشم - جوہریوں کی
اصطلاح میں پرکھ - جانچ + جوہری جواہرات کے سوداگر (مطلب) ہمنے اپنے دراشک جوہریوں کو دکھائے
تو وہ اُنھیں دیکھکر ہماری آنکھ کے معتقد ہوگئے یعنے اُنہوں نے مان لیا کہ تمہاری جانچ اور پرکھ بہت ہی اچھی ہے
جسکے ذریعہ سے یہ موتی چھانٹ کر لئے جاتے ہیں یا وہ میری آنکھ کے معتقد ہوگئے کہ کیسی اچھی آنکھ ہے جس سے ایسے ایسے
عمدہ موتی نکلتے ہیں غرض۔ مدعا یہ ہے کہ آنسو موتیوں پر سبقت لیگئے اور جوہریوں نے دھوکا کھا کر اعلیٰ درجہ کے موتی
سمجھ لئے - اِس شعر کی آنکھ میں صنعتِ ایہام داخل ہے +

ممکن نہیں کم ہوئی تبِ سوزِ محبت
جوں شمع مجھے لاکھ پسینا اگر آئے

تبِ سوزِ محبت۔ عشق کی سوزش کی گرمی عشق کا بخار + پسینا آنا بدن کے مسامات یعنے رونگٹوں کی جڑ
کے باریک باریک سوراخوں میں سے عرق کا نکلنا۔ قاعدہ ہے کہ بخار والے آدمی کو پسینا آجاتا ہے تو بخار جاتا رہتا ہے یا
بہت ہلکا سا رہجاتا ہے (مطلب) اگر مجھے لاکھوں دفعہ بھی پسینا آئیگا تو شمع کی طرح میرے سوزِ محبت کی تپ
کچھ کم نہوگی یعنی جسطرح شمع کو پسینا بھی آتا رہتا ہے اور اُسکی سوزش اور تپش میں بھی کمی نہیں ہوتی ایسا ہی میرا
حال ہے کہ مجھے پسینہ بھی آئیگا تب بھی میرے دل سے محبت کی سوزش اور تپش کم نہوگی - شمع کا پسینہ اُس چربی کو
ٹھیرایا ہے جو لو کی گرمی سے شمع کی شاخ پر بہکر آتی رہتی ہے +

ایک کلکِ آہ بس ہے شرحِ غم کے واسطے
کون نیزہ واسطی ڈھونڈھے قلم کے واسطے

کلکِ آہ آہ کا نیزہ - آہ کو کلک یعنے قلم کہا ہے + شرحِ غم غم کی تفصیل + واسطی نیزہ نیزہ کی ایک قسم کا نام ہے
جو سب سے عمدہ اور پختہ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے (مطلب) میری آہ کی ایک کلک ہی میرے غم کی تفصیل لکھنے
کے واسطے کافی ہے اِسلئے قلم کے واسطے نیزہ کی جستجو بیفائدہ ہے یعنے میری آہ بھرنی ہی میرے غم والم کا
حال سب پر ظاہر کئے دیتی ہے پھر کیا ضرورت ہے کہ قلم لیکر تحریر میں لایا جائے +

سر تو ہی تن پر مرے تیغِ ستم کے واسطے
پر لگا رکھتے ہیں وہ جھوٹی قسم کے واسطے

تیغِ ستم کے واسطے ظلم کی تلوار سے کاٹ ڈالنے کے لئے + لگا رکھنا موجود رکھنا۔ رکھ چھوڑنا۔ جدا نہ کرنا۔
نہ کاٹنا۔ جھوٹی قسم وہ قسم جو غلط اقرار پر کھائی جائے۔ وہ قسم جسکے وعدہ کو پورا نہ کیا جائے (مطلب) میرے

بدن پر سر تو موجود ہے اگر وہ تیغ ستم سے کاٹنا چاہے تو کاٹ سکتا ہے لیکن وہ اسلئے نہیں کاٹتا کہ جب جھوٹی قسم کھانی ہوئی تو میرے سر کی قسم کھانے کو جگہ ہو یعنی میرے سر کے سوا اور سب لوگوں کے سر آپ کے عزیز ہیں +

نعل شکل مہ نو جب تری توسن کو لگے — چار چاند اور فلک پر مہ روشن کو لگے

نعل شکل مہ نو شروع تاریخوں کے چاند جیسے نعل - وہ نعل جو شروع دنوں کے چاند جیسے یعنے باریک اور خمیدہ ہوں + نعل لوہے کا وہ ہلالی شکل کا ٹکڑا ہوتا ہے جو جوتی کی ایڑی اور گھوڑوں کے سم میں لگایا جاتا ہے توسن گھوڑا + چار چاند لگنا - چوگنی خوبصورتی پیدا ہو جانی - چار حصہ زیادہ عروج حاصل ہونا (مطلب) جب تیرے گھوڑوں کے سموں میں مہ نو جیسے نعل جڑے گئے اُسوقت سے اُنکے پرتو سے آسمان کے اُوپر روشن چاند کو چار حصہ زیادہ عروج ہوگیا۔ گھوڑے کے چاروں سموں کے نعلوں کے ساتھ چار چاند میں زور کے تشار بھی رعایت نکلتی ہے + اس شعر میں ہر ایک نعل کو آفتاب کے ہم رتبہ ٹھیرایا ہے کہ جس طرح ایک سورج اپنی روشنی میں سے حصہ دیکر چاند کو روشن کرتا ہے اسیطرح اب یہ چاروں نعل بھی اپنی روشنیوں میں سے چاند کو حصے پہنچا کر اور چار حصہ زیادہ روشن کرنے لگے - یا چاروں نعلوں نے بھی اپنے اپنے نور سے ایک ایک چاند بنا کر سورج کے بنائے ہوئے چاند میں ملا دیے اور اسطرح اس چاند کو اور چار چاند لگ گئے +

پیئیں مے آشکارا ہمکو کس کی ساقیا چوری — خدا کی گر نہیں چوری تو پھر بندہ کی کیا چوری

آشکارا - سب کے سامنے - ظاہر میں + ہمکو کس کی چوری ہمیں کسکا ڈر پڑا ہے ہمیں کسی سے چھپانے کی ضرورت نہیں خدا کی چوری - خدا کا خوف + یہ فقرہ کہ "جب خدا کی چوری نہیں تو بندہ کی کیا چوری" اوباش اور بے غیرت آدمی علانیہ گناہ کے کام کرتے وقت کہا کرتے ہیں یعنے جب خدا ہی سے شرم نہ کی تو بندوں سے شرم کرنا بیفائدہ ہے یا جب ہم اس کام کو خدا سے نہیں چھپا سکتے کیونکہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے تو اب بندوں سے چھپا کر کیا کرینگے کیونکہ جزا سزا تو خدا کے ہاتھ ہے نہ بندوں کے ہاتھ - اے ساقی ہم تو کھلم کھلا شراب پیتے ہیں اب ہمکو کسیکا ڈر نہیں جب خدا ہی کی چوری نہیں تو پھر بندے کی کیا چوری +

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے — ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

بد نہ بولے بُرا نہ کہے + زیر گردوں آسمان کے نیچے یعنے دنیا میں + میری سنے میری بات کو مانے - میرے کہنے پر عمل کرے میرے قول پر چلے + گنبد کی صدا برج کے اندر کی آواز - قاعدہ ہے کہ برج کے اندر جا کر جیسی آواز نکالی جاتی ہے ویسی ہی آواز پلٹ کر آتی ہے گویا کوئی دوسرا شخص وہی الفاظ تمکو کہہ رہا ہے + جیسی کہے ویسی سنے تو جیسی بات کہیگا ویسا ہی جواب پائیگا - جیسا کریگا ویسا بھریگا - جیسے عمل کریگا ویسے ہی نتیجہ اُٹھائیگا + (مطلب) اگر کوئی میری نصیحت پر عمل کرے تو اُسے چاہئے کہ دنیا میں کسیکو بُرا نہ کہے نہیں تو یہ گنبد کی صدا ہے کہ جیسا کہیگا ویسا ہی سنیگا یعنے اچھا کہکر اچھا کہلوائے اور نیکی کر کے نیکی پالے ورنہ بُرائی کا نتیجہ بُرائی پائیگا - آسمان کو اوندھے پیالہ کی صورت ہونے کے سبب گنبد سے تشبیہ بھی ہے +

لحد کو جائیے یوں پیر پشت خم دیکھے	سرا کو جیسے تھکا اونٹ دمبدم دیکھے

لحد قبر + پیر پشت خم - کبڑا بڈھا - جھکی ہوئی کمر والا بڈھا + سرا - پڑاؤ - مکان + تھکا ہوا اونٹ - وہ اونٹ جو چلتے چلتے تھک گیا ہو - قاعدہ ہے کہ تھکا ہوا اونٹ گھوڑا وغیرہ سواری کا جانور سر راہ جس مکان یا آبادی کو پاتا ہے اُسی کی طرف لپکتا ہے کہ اُسی جگہ ٹھہر جائیں (مطلب) بڑے بڈھے کو ہر وقت قبر کا خیال اسیطرح رکھنا چاہئے جس طرح تھکا ہوا اونٹ ہر لحظہ آبادی کو تکتا ہے +

پھرتے ہیں لکھے پڑھے سودے میں ملک و جاہ کے	طفل مکتب رہتے ہیں گنبد میں بسم اللہ کے

لکھے پڑھے - عالم فاضل + ملک و جاہ کے سودے میں پھرتے ہیں - ملک و مرتبہ کے حاصل کرنیکے آرزو میں آوارہ پھرتے ہیں طفل مکتب الف بے تے پڑھنے والے بچے یعنی مکتبوں میں ابتدائی تعلیم پانیوالے بچے + بسم اللہ کے گنبد میں رہنا امن کی جگہ میں رہنا - آرام اور آسایش سے رہنا (مطلب) جو شخص عالم اور فاضل ہیں وہ معاش کی تلاش میں آوارہ پھرتے ہیں اور جو الف بے تے پڑھتے ہیں وہ امن سے بیٹھے رہتے ہیں یعنی اہل ہنر سے بے ہنر مزے میں بسر کرتے ہیں + "بسم اللہ کے گنبد میں رہنا" کو "طفل مکتب" سے دو طرح کی مناسبت ہے اول تفکرات سے محفوظ ہو کر بیٹھے رہنے کے لحاظ سے - دوم بسم اللہ کے بکھیر میں پڑے رہنے کے لحاظ سے - کیونکہ دیسی مکتبوں کے بچوں کا بہت سا وقت صرف بسم اللہ اور الف بے تے ہی کی یاد کرنے میں صرف ہو جاتا تھا +

دل غش لب جاں بخش پہ جاں طرہ مشکیں پہ ہے	عیسائی اپنے دین پہ ہے موسائی اپنے دین پہ ہے

دل غش ہونا - فریفتہ ہونا + لب جاں بخش - جان ڈالنے والا لب - وہ ہونٹ جسکو دیکھکر جان میں جان آتی ہو + طرہ مشکیں - مشک جیسے گیسو + عیسائی وہ قوم جو حضرت عیسیٰ ع کی شریعت کے پیرو ہو + موسائی وہ قوم جو حضرت موسیٰ کی مذہب کی پیرو ہو + (مطلب) میرا دل تو معشوق کے لب جاں بخش کا عاشق ہے اور میری جان اُسکے طرہ مشکیں پہ فدا ہے - عیسائی اپنے طریق پر ہے اور موسائی اپنے مذہب کا پابند ہے یعنی ہر ایک اپنی اپنی مت کا چلا ہے - دلکو عیسائی اسوجہ سے کہا ہے کہ شاعر لب معشوق کو حضرت عیسیٰ سے تشبیہ دیتے ہیں کہ جسطرح حضرت عیسیٰ کا معجزہ مُردے کو زندہ کر دینا ہے اُسیطرح لب بھی اعجاز نمائی کرتا ہے یعنی مرتے ہوئے عاشق کو جلا لیتا ہے جان کو موسائی اسلئے کہا ہے کہ زلف اور موسیٰ میں مو بمعنی بال کی رعایت ہے + اس بحر کا نام رجز مثمن سالم ہے وزن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن ہے پہلے مصرعہ کی تقطیع یہ ہے - دل غش لب مستفعلن - جاں بخش پہ مستفعلن جاں طرہ مستفعلن مشکیں پہ ہے مستفعلن +

کیا تاب دل جلوں سے جو برق لاگ رکھے	دوزخ بھی ہو تو انکی چلموں پہ آگ رکھے

کیا تاب - کیا طاقت ہے یعنی کچھ بھی طاقت نہیں - ذرا مجال نہیں + دل جلے عاشق - بگڑے دل والے غیظ اور رنج کا پتلا - ازرہ مذاق حقہ پینے والوں کو بھی کہدیا کرتے ہیں یعنی حقے کے دھوئیں نے دل جلا رکھا ہے + برق

بجلی + لاگ رکھنا - دشمنی رکھنا + چلموں پہ آگ رکھنا - غلامی کرنا - خدمتگاری کرنا - حقہ پلانے کے واسطے چلمیں بھرنا (مطلب) بجلی کی یہ مجال نہیں جو دل جلے لوگوں سے دشمنی کا دم بھر سکے بلکہ وہ لوگ ایسے آتش مزاج ہوتے ہیں کہ دوزخ بھی سامنے آجائے تو رعب میں آکر انکی چلمیں بھرنے لگے +

ہوس میں کعبہ کی کیوں شیخ تبخانہ سے گمراہ ہے	یہاں تو کوئی صورت بھی ہے واں اللہ ہی اللہ ہے

کعبے کی ہوس - کعبہ کے جانے کی خواہش + بت خانہ سے گمراہ ہونا بت خانہ سے روگرداں یعنی منحرف ہونا + اللہ ہی اللہ ہے - خدا کے سوا وہاں اور کوئی بھی نہیں - یہ فقرہ ایسے وقت بولا جاتا ہے جب کسی ایسی جگہ کا ذکر کرنا منظور ہوتا ہے کہ جہاں بے رونقی اور بے سروسامانی کے سوا کسی آدمی کا بھی پتا نہیں ہوتا (مطلب) اے شیخ تو کعبہ کی آرزو میں بت خانہ سے کیوں منحرف ہے - بتخانے میں تو کچھ صورتیں بھی نظر آتی ہیں اور کعبہ میں تو اللہ ہی اللہ ہے + صورت کو بتخانہ سے بلحاظ بتوں کی صورتوں کے مناسبت ہے اور اللہ کو کعبہ سے کہ وہ مقام بیت اللہ یعنی اللہ کا گھر کہلاتا ہے اور وہاں جسے دیکھو عبادت میں مشغول اللہ ہی اللہ کرتا ہے +

تم بیٹھے بغل میں جو رقیب دغلی کی	کی گرم بغل ہمنے بھی گور بغلی کی

بغل میں بیٹھنا - پہلو میں بیٹھنا - برابر میں بیٹھنا + رقیب دغلی - کھوٹا دشمن - مکار رقیب + بغل گرم کرنا - پہلو میں بٹھانا - پہلو میں جا بیٹھنا + گور بغلی پہلو دار قبر - وہ قبر جو ایک کروٹ کی طرف سے کھود کر پھر اندر ہی اندر سے گہری کی جاتی ہے اور منہ پر سے بند رہتی ہے + گور کی بغل گرم کرنا - قبر میں جا پڑنا - دفن ہو جانا - مر جانا + مطلب تم مکار رقیب کے پہلو میں جا بیٹھے اسلئے ہم رشک اور غیرت کی وجہ سے مر گئے اور بغلی دار قبر میں جا سوئے +

مقابل اس رخ روشن کے شمع گر ہو جائے	صبا یہ دھول لگائے کہ پھر سحر ہو جائے

مقابل ہونا - سامنے آجانا - برابری کا دعویٰ کرنا - دھول لگانا تھپڑ مارنا - چانٹا لگانا + سحر ہو جائے - صبح نمودار ہو جائے + بعض آدمی کہا کرتے ہیں کہ "ایسی دھول لگائی کہ صبح ہوگئی" یا "ایسا تھپڑ مارا کہ چودہ طبق روشن ہوگئے" - غالباً صبح ہونے سے یہ مراد ہے کہ جو غفلت کی نیند چھائی ہوئی ہے وہ ایک ہی طمانچہ کی سزا سے جاتی رہیگی گویا سوتے سے جاگ اٹھے اور رات سے صبح ہوگئی - یا اس چکا چوندی اور چمک سے مراد ہو جو بعض دفعہ شدت کی ناگہانی اور سخت تھپڑ کے پہنچنے سے آنکھوں کے سامنے گزر جاتی ہے (مطلب) شمع اسکے روشن چہرہ کی برابری کریگی تو ہوا اس گستاخی کا عوض اسے ایسی دھول لگائیگی کہ صبح ہو جائیگی - یعنے چہرہ کے مقابل آتے ہی گل ہو جائیگی + اس شعر میں رخ روشن کو سورج کے ہم رتبہ ٹھیرایا ہے - قاعدہ ہے کہ سورج نکلنے کے وقت جبکہ صبح کی روشنی نمودار ہو جاتی ہے تو شمع کو گل کر دیتے ہیں اور اکثر شمع کی لو صبح کی ہوا سے جھلملا کر بھی گل ہو جاتی ہے - پس سورج کے ساتھ جو کیفیت صبح اور شمع اور ہوا کی ہوتی ہے اسکو رخ روشن کے ساتھ موزوں کیا ہے اور جو صدمہ ہوا سے شمع کی لو کو پہنچتا ہے اسے دھول لگانے سے تشبیہ دی ہے +

ہمارے سینے میں آہِ آتشیں ہے اے ذوق
جو برق دیکھے تو فی النار والسقر ہو جائے

آہ آتشیں آگ کی بھری ہوئی آہ + فی النار والسقر ہونا - آگ اور دوزخ میں پہنچ جانا - ہلاک اور برباد ہو جانا + اکثر دشمن اور موذی آدمی کے مرنے کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ شخص فی النار والسقر ہو گیا یعنے مرکر دوزخ میں پہنچ گیا + (مطلب) اے ذوق ہمارے سینہ کے اندر ایسی آتشیں آہ ہے کہ بجلی بھی اُسے دیکھ لے تو اُسکی تپش سے جلکر مر جائے

بلا سے ہووے مرا مرغِ نامہ بر بھونرا
کہ اسکو دیکھ کے وہ منہ سے خوشخبر تو کہے

بلا سے ہووے - خیر یہی ہو + مرغ نامہ بر - خط پہنچانیوالا پرندہ + بھونرا ایک قسم کا سیاہ پردار چھوٹا سا جانور ہوتا ہے جو اکثر چھپروں کے بانسوں میں یا تختوں میں گھر بنا کر رہتا ہے جب یہ جانور اُڑتا ہوا آدمیوں کے پاس آجاتا ہے تو بعض بیوقوف عورتیں خوشخبر خوشخبر کہنے لگتی ہیں کیونکہ انکا عقیدہ ہوتا ہے کہ بعض دفعہ مردہ کی روح بھونرا بنکر اپنے عزیزوں کا حال دیکھنے آتی ہے کہ وہ سب خوش ہیں یا تکلیف میں ہیں پس خوشخبر کے کہنے سے یہ مدعا ہوتا ہے کہ وہ کوئی روح ہو تو سب کی خوشی سنکر خوش خوش واپس چلی جائے (مطلب) خیر اور بھی کچھ نہیں تو بھونرا ہی میرا نامہ بر بنکر معشوق کے پاس جائے کیونکہ اُس سے یہ اُمید تو ہرگز نہیں کہ وہ خط کے جواب میں ملنے کا وعدہ کرکے مجھے خوشخبری سنائیگا لیکن بھونرے کو دیکھکر وہ اپنے منہ سے خوشخبر کا لفظ تو بول اُٹھیگا یعنی حقیقی خوشخبری نہیں تو لفظی ہی سہی + بلا میں بھونرے کی سیاہ رنگت کی رعایت ہے +

اُٹھاتا عشق میں کیوں ہے دلِ ناداں جوکھم
ابھی تو مال جوکھم ہے پھر آگے جان جوکھم ہے

جوکھم اٹھانا - نقصان اٹھانا - گھاٹا پانا + مال جوکھم - مال کا نقصان - جان جوکھم جان کا نقصان + (مطلب) اے ناسمجھ دل تو عشق میں مبتلا ہوکر نقصان نہ اُٹھا عشق میں پہلے مال کا نقصان ہوتا ہے پھر جان کا یعنے عشق کی بدولت پہلے مال برباد ہوتا ہے جب مال نہیں رہتا تو جان پر نوبت آتی ہے اور ایک دن وہ بھی جاتی رہتی ہے +

ہمیشہ کام تھا مجنوں کو تو صحرا نوردی سے
بسایا خانۂ زنجیر ہمنے پائے مردی سے

صحرا نوردی سے کام تھا - جنگلوں میں پھرنے کا شوق تھا میدانوں میں پھرا کرتا تھا + خانۂ زنجیر بسایا - زنجیر کا گھر آباد کیا یعنے بیڑیوں میں پاؤں پھنسا لئے رکھا + پائے مردی - مردانگی کا پاؤں - دلیری کا قدم + (مطلب) مجنوں تو ہمیشہ جنگلوں میں پھرتا رہتا تھا اور ہمنے دلیری کا قدم بڑھا کر خانۂ زنجیر کو آباد کر دیا یعنے ہماری ہمت اور جرأت مجنوں سے بہت زیادہ ہے - دوسرے وہ آزاد رہا اور ہم پابند جو عاشق کا جوہر ہے +

جنوں سے میرے مجنوں بھاگتا جیسے بگولا ہے
کہ میں صورت ہوں وحشت کی وہ یونہی اک ہیولا ہے

بگولا - وہ غبار جو ہوا سے چکر کھاتا ہوا آسمان کیطرف بلند ہوتا ہے اور کسی ایک جگہ سے اُٹھکر دور تک چکراتا چلا جاتا ہے اور رستے میں پڑی ہوئی گھانس پھونس اور پتوں وغیرہ کو اپنے ساتھ اُڑا لیجاتا ہے - وحشت کی صورت وحشت مجسم + ہیولا - دیوانہ - وحشی (مطلب) مجنوں میرے جنوں سے بگولے کی طرح بھاگتا ہے کیونکہ میرا جنون

اسقدر بڑھا ہوا ہے کہ میں خود وحشت مجسم بنگیا ہوں اور مجنوں کا جنون خفیف سا ہے جس سے مجنوں صرف دیوانہ سا ہے اسلئے وہ میرے جنون کی کیفیت سے خوف زدہ ہو کر بھاگتا پھرتا ہے +

خاک اڑاتا دشت میں گر تیرا سودائی پھرے ۔ پھر بگولا ہی تو کیا آندھی بھی بولائی پھرے

خاک اڑاتا پھرے ۔ آوارہ پھرے ۔ خاک چھانتا پھرے + سودائی ۔ دیوانہ مجنوں ۔ عاشق + آندھی ۔ جھکڑ ہوا تیز ہوا جو غبار آلودہ ہو + بولائی پھرنا ۔ گھبراہٹ سے ادہر اودہر پڑے پھرنا (مطلب) اگر تیرا عاشق یعنی میں جنگل میں آوارہ پھروں تو بگولا تو ایک بہت ہی خفیف چیز ہے وہ مجھسے ذرا بھی ہمسری نہیں کرسکتا لیکن آندھی بھی مجھے دیکھکر گھبرا جائے اور باؤلی سے ادہر ادہر بھاگتی پھرنے لگے +

عزیزو ناقۂ لیلے کی دیکھوگے شتر غمزے ۔ اگر مجنوں کو ملجائیگی خدمت سار بانی کی

عزیزو ۔ لے دوستو + ناقۂ لیلے لیلی کی سواری کی سانڈنی + شتر غمزے ۔ اونٹ سے نخرے ۔ ہر وقت کے ناز اور نخرے + ساربانی کی خدمت اونٹ کی مہار پکڑکر آگے آگے چلنے کا کام (مطلب) لے دوستو اگر مجنوں کو ساربانی کا کام ملجائیگا تو لیلی کی سانڈنی کے شتر غمزے اسوقت تمہارے دیکھنے میں خوب آئینگے ۔ یعنے اسوقت وہ اور بھی زیادہ اترانے لگے گی +

مقدم صدق پر ہے کذب گرچہ صدق فائق ہے ۔ کہ پہلے صبح کاذب یاں ہے پیچھے صبح صادق ہے

مقدم ہونا ۔ پہلے ہونا ۔ آگے ہونا + صدق ۔ سچ + کذب جھوٹ + فائق ہونا فوقیت رکھنا ۔ بزرگی رکھنا + صبح کاذب صبح کی اول وقت کی روشنی جسکے بعد پھر تاریکی ہوجاتی ہے ۔ صبح صادق وہ دوبارہ کی روشنی جسکے بعد برابر روشن ہوتا چلا آتا ہے + (مطلب) اگرچہ سچ کو جھوٹ پر بزرگی ہے مگر جھوٹ سچ سے پہلے ہے چنانچہ صبح صادق سے صبح کاذب پہلے ہوتی ہے + آخری مصرعہ بطور اثبات دعوے ہے +

کیا ہم سخنی کرتا ہے اس گل کی دہن سے ۔ غنچے سے یہ کہدو کہ چٹک جائے چمن سے

ہم سخنی کرتا ہے ۔ باتیں ملاتا ہے ۔ گفتگو کرتا ہے + اس گل کا دہن معشوق کا منہ + چٹک جائے ۔ جلدی سے ٹہل جائے ۔ ہوا کھائے ۔ دور ہوجائے ۔ نکلجائے (مطلب) غنچہ سے کہدو کہ تو جو معشوق کے دہن سے ہمکلام ہوتا ہے یہ بےادبی ہے اور تیری لیاقت اس قابل نہیں لہذا چمن سے دور ہوجا + چٹک جانے میں کھلنے کے معنی کے سبب سے گل اور غنچہ دونوں کی رعایت ہے +

ذکر کچھ چاکِ جگر سینے کا سن ہنس لیتے ۔ اُکرکے میں ضبط ہنسی دیکھوں ہوں ناخن اپنے

چاک جگر ۔ جگر کا زخم + ہنسی ضبط کرنا ۔ ہنسی کو روکنا (مطلب) میرے عزیز اور دوست میرے جگر کے زخموں کو ٹانکے لگاکر سینے کے مشورے کر رہے ہیں اور مجھے انکی ان بیوقوفی کی باتوں پر ہنسی آتی ہے پس میں اس ہنسی کو روک کر اپنے ناخنوں کو دیکھتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ میرے ان تیز ناخنوں کے آگے زخم کے ٹانکوں کی

حقیقت ہی کیا ہے۔ لمحہ بھر میں اُدھیڑ کر رکھدینگے یعنے میرے زخم جگر کی تدبیر ممکن نہیں +

بیمارِ غم جو اُسکا کھاکر زمین دیکھے +
خوش خوش وہ مقبروں کی جاکر زمین دیکھے

زمین دیکھنا۔ کھانا کھایا ہوا ڈالدینا۔ اُلٹی کردینا۔ قے کرنا + مقبروں کی زمین دیکھنا۔ قبرستان میں جاکر قبر کیلئے کوئی جگہ تلاش کرنا۔ قبر میں جاکر دفن ہوجانا۔ مرکر قبرستان میں جا پہنچنا + (مطلب اول) اُسکا عاشق جب قے کرتا ہے تو یہ خیال کرکے کہ ہیضہ ہوا اور اب بچنا ناممکن ہے وہ بہت خوشی سے قبرستان میں جاکر اپنی قبر کے لئے جگہ تلاش کرتا ہے (مطلب دوم) اُسکا عاشق کبھی کچھ چیز کھالیتا ہے تو وہ قے کرکے بآسانی قبرستان میں جا پہنچتا ہے یعنے اُسکے عاشق کو غم کے سوا اور کوئی شے راس نہیں اگر کھالیتا ہے تو وہ ہضم نہیں ہوتی اور ہیضہ کرکے مرجاتا ہے ایسے محل پر خوش خوش چلے جانے کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ بے وقت اور بے کھٹکے چلے جانا +

آتے ہی گھر سے تو نے پھر جانے کی سنائی
ہوجاؤں سن نہ کیونکر یہ تو بری سنائی

جانے کی سنائی۔ جانے کا ارادہ ظاہر کیا + سُن ہوجانا۔ بت بنجانا۔ حیران رہجانا۔ سکتہ کا سا عالم ہوجانا + قاعدہ ہے کہ جب کوئی بہت ہی بُری اور رنج و غم کی خبر یکایک گوش زد ہوتی ہے تو آدمی گم سم ہوجاتا ہے اور کچھ دیر کے لئے اُسکے حواس بیکار ہوجاتے ہیں + یہ تو بری سنائی۔ یہ خبر تو بہت بُری اور غمناک سنائی + (مطلب) تو نے یہاں آتے ہی چلے جانے کا قصد ظاہر کیا میں اس خبر کو سنکر کیوں بت سا نہ بن جاؤں کہ یہ خبر میرے حق میں بہت ہی بُری سنادی + اِس شعر کے اول مصرعہ میں "گھر سے" کا لفظ اچھے موقع پر آیا ہے کہ اگر اُسے "آتے ہی" کے ساتھ ملایا جائے تو یہ معنی ہوتے ہیں کہ "اپنے گھر سے آکر" اور اگر "جانے کی" کے ساتھ ملایا جائے تو یہ معنی ہوتے ہیں کہ "میرے گھر سے جانے کی" + "پھر" کا لفظ بھی سب سے علیحدہ ہوکر "اُسکے بعد" کے معنی ظاہر کرتا ہے یعنے آتے ہی اُسکے بعد جانے کی سنائی اور "جانے کی" کے ساتھ ملکر "واپس چلے جانے کی" کے معنی ظاہر کرتا ہے یعنے آتے ہی واپس جانے کی سنائی +

کونسے دن نگہ تیز نہ خونریز رہی +
مجھپہ ظالم تری ہر روز چھری تیز رہی

نگہ تیز تیز نگاہ۔ غصہ کی نظر + خونریز رہنا۔ خون بہاتے رہنا۔ قاتل بنے رہنا + چھری تیز رہنا ذبح کرنے کا ارادہ ظاہر ہوتے رہنا۔ ہر وقت کاٹ کھانے کو دوڑنا۔ سخت سست الفاظ اور تکلیف دینے والے طریقوں کا برتاؤ ہونا + مطلب وہ کونسا دن ہے کہ جسدن تیری تیز نگاہ میرے واسطے جلاد نہیں بنی رہی۔ اے ظالم مجھپر تو تیری چھری ہر روز تیز رہی ہے یعنے کسی ایک دن بھی تو نے محبت کی نگاہ سے ہمپر نظر نہیں کی بلکہ ہر روز تو نے غصہ کی نگاہ سے ہمیں رنج دیتا رہا ہے اور ایذا رسانی کے طریقوں سے پیش آیا کیا ہے۔ چھری تیز رہنے میں نگہ تیز کی رعایت اور تشبیہ ہے

کیا بشر مانند یوسف کیا ملک ہاروت سے
عشق کے ہاتھوں سے ہوجاتا اسیر چاہ ہے

بشر آدمی + مانند یوسف۔ یوسف جیسا + حضرت یوسف ع نہایت ہی خوبصورت اور پاکباز اور نیک نیت نبی اللہ ہوئے ہیں۔ اُنکے بھائیوں نے اُنسے دشمنی کی اور ایک کوئیں میں ڈالدیا۔ بحکم خدا اسے مصر کے بادشاہ کی بیوی زلیخا خواب

میں دیکھکر عاشق ہوئی اور جب ایک قافلہ کا سردار حضرت یوسف کو اس کنویں سے نکالکر مصر میں بطور غلامی لایا تو زلیخا نے خرید کر اپنی حسرت پوری کرنی چاہی مگر حضرت یوسف نے اپنے آپ کو گناہ سے بچایا + غرض گویا زلیخا کا عشق باعث ہوا کہ حضرت یوسف کو کنویں میں ڈالکر اور غلامانہ طور پر مصر میں فروخت کراکر زلیخا سے ملا لیے + ملک ۔ فرشتہ + ہاروت ایک فرشتہ کا نام ہے جو زہرہ کے عشق میں مبتلا ہونے کے سبب سے بابل کے کنویں میں قید ہے ۔ مفصل قصہ ہاروت اور ماروت اور زہرہ کا پیشتر بیان ہو چکا ہے + عشق کے ہاتھوں سے ۔ عشق کی بدولت ۔ عشق کی وجہ سے + اسیر چاہ کنویں کا قیدی ۔ وہ شخص جو کنویں میں قید ہو + (مطلب) یوسف جیسا آدمی کیا چیز ہے اور ہاروت فرشتہ کس شمار میں ہے عشق کے سبب سے کنویں میں قید ہو جاتے ہیں یعنی عشق ایسی بری بلا ہے کہ اسکے پنجے میں پھنسکر آدمی ہو یا فرشتہ دونو کی کچھ حقیقت نہیں ۔ کنویں میں گر پڑتے اور قیدیں بھگتتے ہیں + چاہ میں چاہت کے لحاظ سے عشق کی رعایت بھی ہے +

خط بڑھا زلفیں بڑھیں کاکل بڑھی گیسو بڑھے	حسن کی سرکار میں جتنے بڑھے ہندو بڑھے

خط بڑھا چہرہ کے بال یعنی ڈاڑھی وغیرہ دراز ہو گئی + زلفیں کاکل گیسو ۔ بالوں کی قسم میں سے اگرچہ یہ تینوں چیزیں مختلف ہیں لیکن انکا فرق بہت ہی خفیف ہے کیونکہ پیشانی کے متصل مانگ کے سر سے کانوں تک جو بال اُگے ہوئے ہوتے ہیں اُنہیں کے مختلف حصوں کے نام ہیں اسلئے ایک ہی سے معنی میں بولے جاتے ہیں + حسن کی سرکار خوبصورتی کی سلطنت ۔ حسن کا دربار ۔ معشوق کا چہرہ + ہندو بڑھے بے دین لوگوں کو عروج حاصل ہوا ۔ بڑے بڑے مرتبے اور عہدے بے دینوں کو ملے (مطلب) معشوق کے چہرہ پر خط اور زلفیں اور کاکل اور گیسو سب ہندو ہی بڑھے + ہندو اس رعایت و مناسبت سے کہا ہے کہ یہ سب چیزیں سیاہ ہوتی ہیں اور سیاہی سے کفر کو اور کفر سے ہندو قوم کو مناسبت ہے ۔ اس شعر کا مضمون سرکار انگریزی کے عہد پر بھی اشارہ کناں ہے کیونکہ بہ نسبت مسلمانوں کے ہندو فرقوں کو بہت زیادہ ترقی اور عروج حاصل ہوا ہے اور حسن کی سرکار گوری رنگت کی مناسبت سے کہا ہے +

آگ دوزخ کی بھی ہو جائیگی پانی پانی	جب یہ عاصی عرق شرم میں تر جائینگے

پانی پانی ہو جانا ۔ نہایت ہی شرمندہ ہونا ۔ شرم کے مارے پسینے پسینے ہو جانا + یہ عاصی یہ گنہگار آدمی یعنی ہم + عرق شرم میں تر ۔ شرم کے پسینے میں ڈوبے ہوئے ۔ شرمندگی کے پسینے میں بھیگے ہوئے + مطلب جب ہم گنہگار بندے اپنے گناہوں کی شرمندگیوں سے پسینے پسینے ہو کر تر بتر دوزخ میں داخل ہونگے تو اُسکی آگ بھی ہماری حالتوں سے شرم کھا کر پانی پانی ہو جائیگی یعنی بہت شرم کریگی کہ مجھے ایسے گنہگاروں سے کیوں پالا پڑا + دوسرا مفہوم یہ ہے کہ وہ مثل پانی کے سرد ہو جائیگی کہ یہ بندے تو خود ہی اپنے گناہوں سے اسقدر شرمندہ ہیں اب انکو اور کیا سزا دی جاے اور عرق اور تری سے آگ کا پانی ہو جانا یعنے بجھ جانا اور سرد پڑنا بدیہی بات ہے

ذوق جو مدرسے کے بگڑے ہوئے ہیں مُلّا — انکو میخانے میں لے آؤ سنور جائینگے

مدرسہ کے بگڑے ہوئے مُلا - مدرسہ کے تعلیم پائے ہوئے متعصب اور کچے مولوی + مدرسہ کے بگڑے ہونیکا اطلاق اُسپر بھی ہے جو مختلف بچوں کے عیبوں اور بُری عادتوں کو سیکھکر آوارہ بنجاتا ہے - ایسے بچہ کا سنوارنا مشکل کام ہے سنور جانا ٹھیک ہو جانا - درست ہو جانا + (مطلب) جو لوگ مدرسوں میں پڑھ پڑھکر بڑے متقی اور پرہیزگار مولوی بن گئے ہیں اور سب کو عذاب وصواب کا وعظ سناتے ہیں اُنہیں شراب خانہ میں لے آؤ یہاں آکر ٹھیک ہو جائینگے یعنی شراب ایسی چیز ہے کہ اگر اُسکی چاٹ لگ جائیگی تو پھر وہ عذاب وصواب کا وعظ بھی بھول جائینگے اور پرہیزگاری کو چھوڑکر ہمارے مطلب کے خاصے رند بن جائینگے +

لاشے کو دفن کیجے یا اُسکو پھینک دیجے — مُردہ بدستِ زندہ جو چاہیے سو کیجے

مُردہ بدست زندہ مُوا ہوا آدمی زندہ آدمیوں کے بس میں ہوتا ہے جہاں چاہیں پھینکدیں اور جہاں چاہیں دبا دیں یہ فقرہ ایسے محل اور موقع پر بھی بولا جاتا ہے کہ جب کوئی شخص کسی تعلق کے سبب ایسا مجبور اور بے بس ہو جائے کہ اُسے اپنی خواہش اور مرضی کے خلاف دوسرے شخص کی حکمبرداری کرنی پڑتی ہو (مطلب) اے معشوق تو میری لاش کو چاہے دفن کردے چاہے کہیں پھینک دے غرض جو تیری مرضی ہو وہ کر کیونکہ مُردہ جیتے کے ہاتھ ہوتا ہے یعنے جس طرح مُردہ زندوں کے بس میں ہوتا ہے کہ اپنی خواہش یا تکلیف کو بیان نہیں کرسکتا ایسے ہی ہم ہیں کہ تجھسے اپنی کسی آرزو یا دردکو بیان نہیں کرسکتے +

بل بہ باریکی کہ گویا اُسکا ہر تارِ سخن — جنتری میں کھچکے نکلے ہے دہانِ تنگ سے

بل بے کلمۂ تعجب ہے + اوہو! اسقدر! + ہر تارِ سخن ہر ایک بات کا سلسلہ - جنتری لوہے کا ایک پترہ ہوتا ہے اُسمیں بہت سے موٹے اور باریک سوراخ بنے ہوئے ہوتے ہیں جب سونے چاندی یا اور کسی قسم کے تار کو باریک کرنا منظور ہوتا ہے تو اُس تار کا سرا گھسکر باریک کرلیتے ہیں اور پھر کسی ریک اور مناسب سوراخ میں سے وہ سرا نکالکر تار کو کھینچنا شروع کرتے ہیں اس ترکیب سے تار باریک اور سیدھا اور لمبا ہو جاتا ہے + دہانِ تنگ - چھوٹا منہ - ذرا سا منہ + مطلب اسقدر باریکی ہے کہ ہر ایک بات یہ معلوم ہوتی ہے گویا ایک تار ہے جو اُسکے منہ کے مندے سے جنتری میں کھچکر نکلتا ہے بات کو تار سے اور دہن کو جنتری کے سوراخ سے تشبیہ دی ہے - گویا اور باریکی دونوں میں دہن اور سخن کی رعایت اور مناسبت موجود ہے +

ڈسا ہو کالے نے جسکو کا فر تو وہ فسوں کے اثر سے کھیلے — دہان گیسو کا تیری مارا نہ منہ بولے نہ سر سے کھیلے

ڈسنا کاٹنا - سانپ ہی کے کاٹنے کو ڈسنا بولتے ہیں + کالا سانپ کی ایک قسم کا نام ہے جو بالکل سیاہ ہوتا ہے اور بہت ہی زہریلا ہوتا ہے اکثر اسکا ڈسا ہوا شخص دس پندرہ ہی منٹ میں مرجاتا ہے + فسوں کے اثر سے کھیلنا جادو یا منتر کے زور سے سر ہلانا + ہندوستان میں بعض ہندو فرقے کے آدمی سانپ کے کاٹے ہوئے شخص کو

سامنے دعوتِ دونگے سجا کر کچھ منتر پڑھتے ہیں جس سے وہ شخص اپنا سر ہلانے لگتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ میں فلاں دشمنی کے سبب سے کاٹا ہے اور میں اس شخص کو زندہ نہ چھوڑونگا بعض دفعہ کچھ بھینٹ طلب کرتا ہے کہ یہ دیدو گے تو میں اپنا اثر اس شخص سے نکال لونگا اور اسکی جان بخش دونگا۔ غرض اس کیفیت کا نام کھیلنا ہے اور اس کھیلنے کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ منتر کی تاثیر سے سانپ ہی پوشیدہ طور سے اُس شخص کے سر پر آتا ہے اور وہی اسکا سر ہلواتا ہے اور وہی سانپ اس شخص کی زبان سے اُن کلموں کو بیان کراتا ہے + دہان و گیسو کا مارا منہ اور زلفوں کے عشق کا مارا ہوا۔ وہ شخص جو کسی کے منہ اور زلفوں کی خوبصورتی پر عاشق ہو + نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے۔ نہ زبان ہی سے کچھ کہتا ہے نہ اشارے ہی سے کچھ ظاہر کرتا ہے + اِس فقرہ کی اصلیت تو وہی منتر کے زور سے سر ہلا کر کھیلنا اور بولنا مگر اکثر ایسے موقع پر بولا جاتا ہے کہ جب کوئی شخص بہت کچھ پوچھنے اور دریافت کرنے پر بھی اپنا حال نہ بتاتا ہو اور ہاں یا نہیں کا لفظ بھی زبان یا اشارہ سے نہ ظاہر کرتا ہو محض بت کی طرح خاموش ہو (مطلب) جسکو کالا سانپ ڈس لیتا ہے تو وہ بھی منتر کے زور سے سر ہلا کر کھیلنے اور اپنا حال بیان کرنے لگتا ہے لیکن اے کافر معشوق تیرے دہن اور زلف کا مارا ہوا تو نہ منہ ہی سے کچھ حال کہتا ہے نہ سر ہی سے کھیلتا ہے یعنے دہن اور زلف کے عشق کی تاثیر کالے کے زہر سے بھی زیادہ مہلک ہے + دہن کی رعایت منہ سے نہ بولنے میں ہے اور گیسو کی رعایت سر سے نہ کھیلنے میں + اِس بحر کا نام متقارب مثمن مقبوض اسلم ہے اور وزن کو دوچند کر لیا ہے یعنے فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن + تقطیع ڈسا ہو کالے فعول فعلن نے جسکو کافر فعول فعلن تو وہ فسوں کے فعول فعلن اثر سے کھیلے فعول فعلن +

گاہ یہ غل کہ سنائی دیتی کان پڑی آواز بھی		گاہ بھی خلق اس در پر حیران پڑی آواز بھی	

گاہ کبھی + در پہ حیران پڑی تھی دروازہ پر ششدر پڑی تھی۔ حیرت زدہ پڑی تھی آواز نہ تھی۔ کوئی نہ بولتا تھا سب چپ تھے کسی کی آواز نہ نکلتی تھی + کان پڑی آواز نہیں سنائی دیتی۔ جب کسی جگہ بہت شور و غل ہوتا ہے تو کہا کرتے ہیں کہ اسجگہ تو کان پڑی آواز نہیں سنائی دیتی یعنی آوازیں سننے میں آتی ہیں مگر سمجھ میں نہیں آتیں کہ کون شخص کیا بات کہتا ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب کسی جگہ بہت سے آدمی چیخ چیخ کر بولتے ہیں تو سب کی آوازیں مل جلکر ایسی ہو جاتی ہیں کہ مطلب کسیکا بھی مفہوم نہیں ہوتا (مطلب) کبھی تو خلقت اسکے دروازہ پر حیرت زدہ اور بالکل خاموش پڑی تھی اور کبھی اُسی کے دروازہ پر ایسا غل اور شور مچا رہی تھی کہ آوازیں کانوں میں پہنچتی تھیں مگر سمجھ میں نہیں آتی تھیں یعنی عاشق کبھی محو جمال تھے اور کبھی مبتلائے شور و فغاں تھے + اِس بحر کا نام سریع مسدس مطوی مکشوف ہے اور وزن کو دوچند کر لیا ہے یعنے مفتعلن مفتعلن فع مفتعلن مفتعلن فع

نا امیدی ہو تو پھر آرام کی امید ہے		بیقراری کا سبب ہر کام کی امید ہے	

(مطلب) بیقراری اُسی حالت میں ہوتی ہے جب امید ہوتی ہے کہ ہماری آرزو پوری ہونیوالی ہے کیونکہ

خیال رہتا ہے کہ دیکھئے کب و کس وقت مراد پوری ہوتی ہے۔ اور جب مایوسی ہو گئی اور یقین ہو گیا کہ اب ہماری آرزو پوری نہ ہوگی تو پھر طبیعت پر سے اُسکا خیال ہٹ جاتا ہے اور بیقراری جاتی رہتی ہے۔ بس اِسی لئے نااُمیدی سے آرام حاصل ہونے کی اُمید ہو سکتی ہے +

مری توبہ پہ توبہ توبہ استغفار کرتی ہے	میری طاعت سے اب تو معصیت بھی عار کرتی ہے

طاعت بندگی۔ پوجا۔ عبادت + معصیت گناہ + عار کرنا شرم کرنا۔ نفرت کرنا + توبہ معافی کی طلب۔ پناہ کی خواہش + توبہ توبہ کرنا۔ کسی خطرناک یا عبرت انگیز چیز کو دیکھکر خدا سے پناہ مانگنا + استغفار معافی چاہنا طلب پناہ (مطلب اول) میری عبادت ایسی گناہوں سے بھری ہوئی ہے کہ اب تو گناہ بھی اُس سے نفرت کرتے ہیں اور میری توبہ ایسی بیکار اور بُری حالت کی ہے کہ میری توبہ کرنے پر استغفار توبہ توبہ کرتی ہے۔ عبادت کا گناہوں سے پر ہونا کئی طرح سے ممکن ہے۔ اول خدائے واحد کے سوا کسی دوسری چیز کو خدا قرار دیکر عبادت کرنا۔ یا نجس اشیاء کے تعلقات کے ساتھ خدا کی عبادت کرنا۔ یا طاعت پر مغرور ہو کر نیک بندوں کی توہین کرنا وغیرہ (مطلب دوم) میری طاعت اب تو ایسی مقبول ہو گئی ہے کہ گناہ بھی شرم کھا کر الگ ہو جاتے ہیں اور میری توبہ کے ساتھ استغفار توبہ توبہ کرتی ہے یعنے طلب معافی میرے ساتھ میرے لئے معافی مانگتی ہے + اِس شعر میں صنعت توجیہ ہے۔ کہ دو مخالف معنی پیدا ہیں +

لگا یا جی کو اپنے روگ جب سے دل لگا بیٹھے	اگر اُٹھے تو آزردہ جو بیٹھے تو خفا بیٹھے

آزردہ اُٹھنا۔ رنج کھا کر اُٹھنا + خفا بیٹھنا رنجیدہ ہو کر بیٹھ جانا + جی کو روگ لگانا مصیبت پلے باندھ لینا اپنے ذمہ فکر اور تشویش کے کام لگا لینے۔ غم کے مرض میں مبتلا ہو جانا + دل لگا بیٹھنا کسی پر عاشق ہو جانا + (مطلب) جب سے ہم نے عشق کیا ہے اپنے ذمہ ایک یہ مرض لگا لیا ہے بیٹھے ہوئے ہیں تو رنجیدہ ہیں اور کہیں چلتے پھرتے ہوئے تو رنجیدہ ہیں یعنی ہر وقت رنج و غم اُٹھاتے رہتے ہیں +

کلید قفل دل فریاد ہے مثل سپند اپنی	رہے خاطر نہ بے شغل محبت کیونکہ بند اپنی

بے شغل محبت۔ بغیر عشق کی دل لگی کے + خاطر بند رہنا دل پر سکوت کا عالم طاری رہنا۔ چپ چپ رہنا۔ طبیعت کا اُداس رہنا + کلید قفل دل دل کے قفل کی کنجی۔ دل کی اُداسی کو دور کرنیوالی چیز + بعض عملیات دشمنی کے باب میں ایسے ہیں کہ جب کسی دشمن کی طبیعت کے بند کرنے یعنے اُسے رنج و غم میں مبتلا رکھنے کے واسطے پڑھے یا برتے جاتے ہیں تو دشمن کے دل پر اُداسی چھا جاتی ہے اور کبھی خوشی کو قبول نہیں کرتا ہر وقت غمگین مجنون سا رہتا ہے اِس حالت کو دل پر قفل لگا دینا کہتے ہیں ایسے عمل کا دفعیہ یعنے اُتار اکثر کالے دانوں کی دھونی لینے سے کیا جاتا ہے + مثل سپند۔ کالے دانے کی مانند (مطلب) عشق کی دل لگی کے بغیر ہماری طبیعت کیوں نہ بند ہے کہ ہمارے دل کے قفل کی کنجی بجائے کالے دانہ کے فریاد ہے یعنی دل کے قفل کے لئے کالا دانہ جیسی کنجی ہے ویسے ہی ہماری بند طبیعت کے

کھولنے کے واسطے فریاد کنجی ہے بلبنتا ہی ہیں ہی طبیعت کا عشق بغیر بند رہنا ضرور ہے +

باقی ہے شیخ کو ابھی حسرت گناہ کی — کالا کریگا منہ بھی جو ڈاڑھی سیاہ کی

گناہ کی حسرت باقی ہے ۔ رگناہ کے کام کرنے چاہتا ہے ۔ بہت کچھ گناہ کر چکا ہے مگر ابھی اور بھی کرنا چاہتا ہے + منہ کالا کرنا ۔ گناہ کے کام کرنا ۔ بدکاری کرنا ۔ ڈاڑھی سیاہ کرنا ۔ خضاب کے رنگ سے سفید ڈاڑھی پر سیاہ رنگ چڑھانا تاکہ جوان معلوم ہو (مطلب) شیخ نے جو بڑھاپے میں اپنی سفید ڈاڑھی کو خضاب سے رنگ کر کالا کر لیا ہے اور جوانوں کی سی شباہت بنائی ہے تو اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابھی اپنے آپ کو جوانوں میں شامل رکھنا اور عیش پرستی کرنا چاہتا ہے اور جب اُسکا یہ حال ہے تو وہ اپنا منہ بھی کالا کریگا یعنے بدکاری کرکے داخل گناہ ہوگا +

درد دل سے لوٹتا ہوں میرا کسکو درد ہے — ہو نہیں لفظ درد جس پہلو سے اُلٹو درد ہے

درد دل سے لوٹنا ۔ دل کی تکلیف سے تڑپنا ۔ عشق کے صدموں سے رنج اُٹھانا ۔ کسکو درد ہے ۔ کسے خیال ہے کسے لحاظ اور مروت ہے ۔ کس میں ہمدردی اور رحمدلی کا برتاؤ ہے (مطلب) میں دل کے درد سے تڑپ رہا ہوں اور کسیکو بھی مجھ سے ہمدردی نہیں ۔ میں اسوقت درد کے لفظ کی مانند ہوں کہ اُسے جسطرف سے اُلٹ کر پڑھو درد ہی پڑھا جاتا ہے یعنے میں اسقدر درد و رنج میں مبتلا ہوں کہ درد مجسم بنگیا ہوں اور کسی بات کی طرف سے بھی راحت میں نہیں بلکہ تکلیف ہی تکلیف میں مبتلا ہوں +

قفل صدخانۂ دل آیا جو تو ٹوٹ گئے — جو طلسمات نہ ٹوٹے تھے کبھو ٹوٹ گئے

قفل صدخانہ دل ٹوٹ گئے ۔ دل کے سو گھروں کے قفل ٹوٹ گئے یعنے دل میں جسقدر رنج و غم کے بند لگے ہوئے تھے سب رفع ہو گئے اور دل خوش ہو گیا + طلسمات جادو کے کارخانے ۔ جادو کے مکان + کبھو کبھی + طلسم کا ٹوٹنا جادو کے اثر کے جاتے رہنے سے مراد ہوتی ہے + (مطلب) تیرے آنے سے دل کے تمام قفل ٹوٹ کر گر پڑے اور یہ طلسمی کارخانے کبھی نہ ٹوٹے تھے اب تیرے آنے سے ٹوٹ گئے یعنے تیرے آنے سے دل کے تمام رنج و غم جاتے رہے + دل کی کیفیتہائے رنج و غم کو طلسمات سے تشبیہ دی ہے اور طبیعت کے بند رہنے کے اسباب کو قفل کہا ہے

جائے ہے زیر مغیلاں تری دیوانہ کی — مدتوں چھان چکے خاک بیابانوں کی

زیر مغیلاں کانٹے دار درختوں کے نیچے ۔ کیکروں کے نیچے + دیوانوں کی جائے ہے ۔ عاشقوں کی جگہ ہے ۔ عاشقوں کے قیام کی جگہ ہے + خاک چھاننا ۔ آوارہ پھرنا (مطلب) تیرے عاشق بہت عرصہ تک تو جنگل اور بیابان میں آوارہ پھرتے رہے اب کانٹے دار درختوں کے نیچے ٹھیرے ہیں + یعنی دم بھی لیا تو کانٹوں کی جگہ جو زیادہ بے چین کرنے اور تکلیف دینے والی جگہ ہے

اُڑائی طرز نالی کی جو اک دن تیرے محزوں سے — سو اب تک دیکھ لے منقار طوطی سرخ ہے خوں سے

طرز اُڑانا ۔ ڈھنگ سیکھ جانا ۔ دوسروں کا طور اور طریقہ اختیار کرنا + محزون غمگین ۔ عاشق + منقار طوطی ۔ طوطے کی چونچ ۔ عام طوطا ایک سبز پرند ہوتا ہے اور چونچ سرخ ہوتی ہے (مطلب) طوطے نے ایک دن تیرے عاشق کی فریاد کی طرز

سیکھ کر فریاد کی تھی سو اس کی تاثیر سے اب تک اُسکی چونچ اُسکے جگر کے خون سے لال ہو رہی ہے۔ یعنے میری فریاد ایسی دردناک ہے کہ اُسکے ساتھ جگر منہ کو آجاتا ہے + منقار طوطی کی سرخی کو خون کی سرخی بتانا اور وجہ نالہ کشی قرار دینا صنعت حسن تعلیل ہے +

❊	نہ شب آنکھوں میں خواب آیا خیالِ خالِ شبگوں سے		رہے بیدار ساری رات ہم اِک حبِ افیوں سے

آنکھوں میں خواب نہ آیا نیند نہ آئی۔ آنکھ نہ لگی + خیال خال شبگوں۔ کالے تل کی یاد معشوق کے چہرہ کے سیاہ تل کا دھیان + حبِ افیون افیون کی گولی۔ افیون جسے افیم بھی کہتے ہیں رنگ میں کالی اور نشیلی اور سرد خشک مزاج والی ہوتی ہے۔ اِسی وجہ سے اُسکے کھانے سے نیند اُچاٹ ہو جاتی ہے (مطلب) ہمیں رات بھر معشوق کے تل کی یادگاری میں نیند نہ آئی۔ افیون کی ایک ہی گولی سے ہم رات بھر جاگتے رہے تل کو حب افیون سے تشبیہ دی ہے

❊	کہتے ہیں لوگ جھوٹ نہیں پاؤں جھوٹ کے		جھوٹے تو بیٹھتے بھی نہیں پاؤں ٹوٹ کے

جھوٹ کے پاؤں نہیں۔ جھوٹی بات کو پائداری نہیں۔ جھوٹی بات کو قیام نہیں یعنی جھوٹی بات زیادہ عرصہ تک چھپی نہیں رہتی کھل ہی جاتی ہے یا جھوٹ بولنے والا تحقیق اور تفتیش کے وقت اپنے دعوی کو زیادہ دیر تک محفوظ نہیں رکھ سکتا بہت جلدی اُسی کی زبان سے جھوٹ ہونا کھل جاتا ہے + پاؤں ٹوٹ کے بھی نہیں بیٹھتے۔ پاؤں ٹوٹ جانے کے بعد بھی بیٹھ نہیں رہتے بلکہ لکڑی یا اور کسی ذریعہ سے پھر بھی جا بجا پڑے پھرتے ہیں + جھوٹ کے کھل جانے کے بعد بھی خاموش نہیں ہوتے بلکہ اپنی بات کی پچ کئے جاتے ہیں (مطلب) لوگ یہ غلط کہتے ہیں کہ جھوٹ کو پائداری نہیں ہے۔ جھوٹ بولنے والے تو جھوٹ کے ظاہر ہونے پر بھی بات بناتے رہتے اور اپنے ہی قول کی پچ کئے جاتے ہیں + اکثر جھوٹ بولنے والے اشخاص کا قاعدہ ہوتا ہے کہ جھوٹ کے ظاہر ہو جانے پر شرمندہ تو نہیں ہوتے بلکہ خجالت رفع کرنے کو کچھ نہ کچھ بہلانے کرتے رہتے ہیں + پاؤں ٹوٹنے میں اور نہ بیٹھنے میں ظاہری رعایت سے پاؤں کے ہونے کی دلیل موجود ہے اور اُسی بنا پر قول کو غلط ٹھیرایا ہے۔ اور پائداری نہونے کے لحاظ سے بھی قول کو یوں غلط کہہ سکتے ہیں کہ جھوٹ کے پاؤں ٹوٹنے یعنی جھوٹ کے ظاہر ہو جانیکے بعد بھی شرمندگی اور خاموشی لاحق نہوئی اور کلام کی تائید جاری رہی تو کہہ سکتے ہیں جھوٹ کا سلسلہ ختم نہیں ہوا اور اسے پائداری ہے +

	چلتا ہو ذوق قید سے ہستی کی چھوٹ کے		یہ قید مار ڈالیگی دم گھونٹ گھونٹ کے

چلتا ہو۔ جلدی روانہ ہو جا۔ ہستی کی قید سے چھوٹنا۔ زندگی کے تعلقات سے علیحدہ ہو جانا۔ مر رہنا + دم گھونٹ گھونٹ کر مار ڈالنا۔ تنگ اور دق کر کرکے جان نکالدینا۔ ستا ستا کے بیجان کر دینا۔ سانس کو روک کر مار ڈالنا + (مطلب) اے ذوق زندگی کے جھگڑے سے الگ ہو جا کیونکہ یہ کھٹراگ تو ستاتے ستاتے اور دق کرتے کرتے مار دیگا یعنے زندگی میں سوائے درد اور دکھ اور رنج کے اور کیا رکھا ہے اور آدمی اِنہی تکلیفوں اور دکھوں کو سہتے سہتے ایک نہ ایک دن مر جاتا ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ مرتے وقت دم گھٹ گھٹ کر نکلتا ہے +

دل کرتا ہے اُس کوچہ کا جب قصد تو لیتا	طائر کی جگہ رنگِ پریدہ سے شگوں ہے

رنگِ پریدہ اُڑا ہوا رنگ - وہ رنگ جو پھیکا یا ہلکا پڑ گیا ہو۔ کپڑے پر سے بعض رنگ ایسے ہوتے ہیں کہ دھوپ اور ہوا کی تیزی سے ہلکے پڑ جاتے ہیں۔ چہرہ کا رنگ خوف یا رنج یا تپش سے پھیکا پڑ جاتا ہے + شگون لینا فال ڈھونڈنا (مطلب) ہمارا دل جب معشوق کی گلی میں جانے کا ارادہ کرتا ہے تو پرند جانوروں کے عوض ہمارے چہرہ کے اُڑے ہوئے رنگ سے فال سمجھتا ہے یعنے ہمارے چہرہ کی مایوسی اور زرد رنگت سے ناامیدی کے آثار نظر آجاتے ہیں کہ وہاں پہنچکر بھی اُس سے ملنے کی اُمید نہیں بعض آدمی بعض پرند جانوروں سے روانگی کے وقت کامیابی اور ناکامیابی کی فال لیا کرتے ہیں بعض پرندوں کا دست راست کیطرف سے دست چپ کی طرف جانا مبارک سمجھا جاتا ہے اور برخلاف صورت منحوس اور بعض پرندوں کا دستِ چپ کی طرف سے جانب دست راست جانا یا سامنے سے پشت کی جانب کو یا پشت کی سمت سے سامنے کو گزرنا اچھا اور برعکس بُرا سمجھا جاتا ہے غرض مختلف پرندوں کے ساتھ مختلف طور سے شگون لیا جاتا ہے +

اُلفت کا مزا جب کوئی مرجائے تو جانے	یہ دردِ سر ایسا ہے کہ سر جائے تو جائے

اُلفت کا مزا عشق کی چاٹ۔ محبت کی دھت + دردِ سر سر کا درد۔ ایذا دینے والی چیز + سر جائے۔ سر الگ جدا ہو جائے جان نکلجائے (مطلب) عشق کی لو مر کر ہی چھٹتی ہے یہ عشق ایسی تکلیف دینے والی شے ہے کہ سر ہی الگ ہو جاتا ہے تو دور ہوتی ہے یعنی عشق جیتے جی دل سے نہیں نکلتا اور اس بلا سے مر کر ہی پنڈ چھوٹتا ہے۔ یا یہ مرض جان ہی لیکر جاتا ہے بے لیے نہیں جاتا

کہتے ہیں لوگ موت تو سب جا جائے ہی	پر میرے پاس آ سے بھی کوئی گھبرائے جائے ہی

سب جائے جائے ہی۔ سب جگہ جاتی ہے یعنی خشکی اور تری میدان اور قلعہ میں کہیں کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں حیوان موت سے محفوظ ہو ہر جگہ موت آتی ہے + میرے پاس آ سے بھی کوئی گھبرائے جائے ہے۔ میرے پاس آتے ہوئے اُسے بھی کوئی گھبراتا ہے یعنے میرے پاس میرا معشوق تو آتا ہی نہیں لیکن میری موت بھی نہیں آتی گویا یہاں آتے ہوئے ڈرتی ہے کہ کوئی کھا جائیگا (مطلب) سب آدمی کہتے ہیں کہ موت ہر جگہ پہنچتی ہے لیکن میرے پاس تو وہ بھی نہیں آتی یعنے میں ایسا بدنصیب ہوں کہ مجھے ایسے مر جانے کی بھی آرزو میں کامیابی نہیں +

نہ تھی شب ڈال رکھا تھا اِک اندھیر	مِرے بختِ سیہ کی تیرگی نے

اندھیر ڈال رکھا تھا۔ ظلم کر رکھا تھا۔ بُرے بھلے کی تمیز اُٹھا کر دُند مچا رکھی تھی۔ اندھیرا کر رکھا تھا + بختِ سیہ کی تیرگی بدنصیبی کی تاریکی + (مطلب) وہ رات نہ تھی میری بدنصیبی کی تاریکی نے اندھیرا کر رکھا تھا یعنے جدائی کی اُس رات کو رات نہ سمجھو وہ میری بدنصیبی کی تاریکی تھی کہ اُس نے اُمنڈ کر مجھپر ظلم کر رکھا تھا یا اپنی تاریکی کو پھیلا کر رات بنا رکھی تھی

عوض کس بادہ نوشی کے مجھے آج	پڑے یہ زہر کے سے گھونٹ پینے

بادہ نوشی شراب پینا۔ اِسجگہ راحت اور خوشی ہی مراد ہے۔ زہر کیسے گھونٹ پینا۔ ناگوار حالت کو برداشت کرنا۔ نہایت ہی درجہ کی تکلیف کو گوارا کرنا (مطلب) مجھے ایسی رحمت اور خوشی کب نصیب ہوئی تھی کہ جسکے بدلے میں یہ مصیبت اُٹھانی پڑی +

مری سینہ زنی کا شور سنکر
پھٹے جاتے ہیں ہمسایوں کے سینے

سینہ زنی۔ چھاتی پٹینا۔ رنج و غم سے چھاتی پر ہاتھ مارنا۔ سینے پھٹے جاتے ہیں۔ نہایت ہی صدمہ ہوتا ہے۔ رنج و غم سے جگر چاک چاک ہوا جاتا ہے (مطلب) میری سینہ زنی کی آوازیں سُن سُنکر میرے پڑوسیوں کے جگر بھی رنج و غم سے چاک چاک ہوئے جاتے ہیں +

کھا جب دل نے تو کچھ کھا کے سورہ
بہت الماس کے توڑے نگینے

کھا کے سو رہنا۔ خودکشی کرنا۔ کوئی زہریلی شے کھا کر مرنے کے لئے لیٹ رہنا۔ اکثر خودکشی کرنیوالے ایسا کرتے ہیں کہ زہر یا افیون وغیرہ ہلاک کرنیوالی چیز کھالی اور منہ لپیٹ کے کسی گوشہ میں لیٹ رہے کہ اور آدمیوں کو سولے کا گمان ہو اور بیخبری میں دم نکلجائے۔ الماس کے نگینے توڑے۔ ہیرے کے نگینے توڑے گویا انکا چورا خوب کھایا کہ جگر کٹ کٹکر مرجائیں۔ ہیرے کی کنی یعنی ٹکڑے کا خواص ہے کہ کھاتے ہی آدمی کو مار ڈالتا ہے کبھی زندہ نہیں چھوڑتا (مطلب) جب رنج کی تکلیفوں سے تنگ ہوکر دل نے خودکشی کرنے کی صلاح دی تو ہمنے بہت کچھ ہیرے توڑے اور کھائے

نہ ٹوٹا جان سے قالب کا رشتہ
بہت سی جان توڑی جانکنی نے

جان سے قالب کا رشتہ نہ ٹوٹنا۔ موت نہ آئی۔ جان نہ نکلی۔ جسم سے جان جدا نہ ہوئی۔ جو تعلق جان کو جسم سے تھا وہ علیحدہ نہ ہوا۔ جان توڑنا۔ سخت کوشش کرنا۔ جان کھپانا۔ جانکنی۔ نزع کی حالت۔ مرنیکے وقت کی تکلیف (مطلب) جانکنی نے ہمیں بیجان کرنے کے لئے اپنی جان کھپا دی لیکن ہمارے جسم سے جان پھر بھی نہ نکلی

لگے پانی چوانے منہ میں آنسو
پڑھی یٰسین سرھانے بیکسی نے

منہ میں پانی چوانا۔ پانی کی بوندیں حلق کے اندر ٹپکانا۔ جب مریض مرنیکے قریب ہوجاتا ہے اور پانی پینے کی طاقت نہیں رہتی تو اُسوقت پیاس کی شدت ہوتی ہے اور حلق خشک ہوجاتا ہے اسلئے اور آدمی حلق کے اندر پانی کے قطرے ٹپکاتے رہتے ہیں کہ حلق تر رہے اور جان نکلنے کے وقت زیادہ تکلیف نہ ہو۔ یٰسین۔ سرھانے پڑھنا۔ یٰسین قرآن شریف کی ایک سورۃ کا نام ہے اور جب مریض مرنے کے قریب ہوجاتا ہے تو سب خاموش ہوجاتے ہیں اور ایک شخص اُسکی طرف بیٹھکر یہ سورہ مریض کو سناتا ہے۔ ایسے وقت میں اُسکے سنانے سے بہت ثواب ہوتا ہے دوسرے مریض پر جانکنی کی تکلیف کم ہوجاتی ہے یا وہ تندرست ہوجاتا ہے (مطلب) آنسو آنکھوں سے بہہکر منہ میں گر رہے تھے گویا حلق میں پانی چوانے لگے اور تنہائی کا عالم میرے سرھانے یٰسین پڑھ رہا تھا یعنی بالکل سناٹا تھا کوئی اتنا پوچھنے والا بھی نہ تھا کہ کیا حالت گذر رہی

مگر دن عمر کے تھوڑے سے باقی
لگا رکھے تھے میری زندگی نے

عمر کے دن لگا رکھے تھے۔ ابھی کچھ عمر باقی تھی۔ زندگی کے کچھ دن بچے ہوئے تھے (مطلب) لیکن ابھی میری کچھ عمر اور زندگی باقی تھی +

موذن مرحبا بروقت بولا
تری آواز مکے اور مدینے

موذن - اذان دینے والا - مرحبا - شاباش - بروقت بولنا - ضرورت کے وقت پر بول پڑنا - اسجگہ صبح کی اذان دینے سے مراد ہے - تری آواز مکے اور مدینے - جب کوئی شخص خوشخبری سناتا ہے تو اسکے جواب میں یہ فقرہ دعا کے طور پر بولا جاتا ہے یعنی تیری آواز مکے اور مدینے میں بھی سنائی دے گویا تجھے تئے معظم حج اور مدینہ منورہ کی زیارت نصیب ہو (مطلب) اے موذن شاباش تونے خوب وقت پر صبح کی اذان دی اور مجھے جدائی کی رات کے گذرجانے اور ملاقات کی دن کی صبح ہو جانے کی خوشخبری سناکر مرنے سے بچالیا بس خدا تجھ کو اسکے صلہ میں حج اور حضور مصطفےٰ...

یہ عالم ہے وہ خمخانہ کہ جسمیں دورگردوں نے ۔۔۔ گل حکمت کیے کتنے ہی خم خاک فلاطوں سے

عالم - دنیا - خمخانہ - شرابخانہ - دورگردوں - زمانہ کی گردش - زمانہ کا انقلاب - گل حکمت کرنا - کسی شے کو کسی برتن کے اندر رکھکر اور اسکے منہ پر ڈھکنا ڈھک کر مٹی سے لیپ دینے اور پھر تمام برتن پر مٹی لتھیڑ کر کپڑے سے لپیٹ دینے کو گل حکمت کرنا کہتے ہیں - اکثر شراب کے بھرے ہوئے مٹکوں کا منہ بھی گل حکمت کرکے رکھ چھوڑتے ہیں کہ پرانی پڑجائے کیونکہ شراب جسقدر پرانی ہوتی ہے اسیقدر تیز ہوجاتی ہے - خاک فلاطون - افلاطون حکیم کی مٹی (مطلب) یہ دنیا ایسی خراب جگہ ہے کہ اسمیں زمانہ کے انقلابات نے بہت سے افلاطون جیسے لوگوں کو مٹکوں کی طرح گل حکمت کردیا ہے یعنی مار کر خاک میں ملادیا اور زمین کے اندر دفن کردیا

تری مجنوں کے تن پر لاغری کا قطع جامہ ہے ۔۔۔ کری ہے پیرہن وایک برگ بید مجنوں سے

تن پر جامہ قطع ہونا - بدن پر کپڑے کا بیونت ٹھیک ہونا - کاٹ چھانٹ کرنے کے بعد جسم پر کپڑے کا درست آجانا - پیرہن کرنا - پیرہن بنالینا - برگ بید مجنوں - بید مجنوں - بید مجنوں کے درخت کے پتے - بید مجنوں کا پتہ بہت باریک ہوتا ہے (مطلب) تیرے ہی عاشق کے واسطے لاغری کا جامہ قطع ہوا ہے وہ بید مجنوں کے ایک یا دو پتوں سے اپنا پیرہن بنالیتا ہے یعنی تیرا عاشق اسقدر دبلا ہوگیا ہے گویا لاغری کو اسیکے واسطے بنایا تھا اور وہ دبلاپے کے سبب سے اتنا رہگیا ہے کہ بید مجنوں کے ایک دو پتے اسکے بدن کو ڈھک سکتے ہیں

اڑائیں یوں جادوگر ملا سے ہم نہیں ڈرتے ۔۔۔ پر اپنا دم ہوا ہوتا ہے اس چشم پر افسوں سے

یوں اڑانا - چوکی بھیجنا - موٹھ مارنا - کہتے ہیں کہ بعض جادوگر اپنے دشمن کے مارنے کے واسطے جادو کے زور سے کچھ ملاؤں یا بُری روحوں کو بس میں کرکے بھیجتے ہیں کہ فلاں شخص کے پاس جاکر اسکو ایک خاص وقت کے اندر مار ڈالو - اور وہ روحیں ایسا ہی کرتی ہیں - اس قسم کے عمل کو یوں اڑانا یا چوکی بھیجنا وغیرہ کہتے ہیں - دم ہوا ہونا - جان نکلنا - خوف معلوم ہونا - چشم پر افسوں - جادو بھری آنکھ معشوق کی آنکھ (مطلب) جادوگر چاہے کیسی اپنی یوں اڑائے لیکن ہم اس سے بھی نہیں ڈرتے اور ہم ڈرتے ہیں تو معشوق کی نگاہ سے ڈرتے ہیں کہ اسکا عشق سو جادوں کا ایک جادو ہے یعنی جان لینے والے جادو سے آنکھ کا جادو زیادہ مصیبت خیز اور درد انگیز ہے +

زباں کھولینگے مجھپر بدزباں کیا بدشعاری سے ۔۔۔ کہ میں نے خاک بھردی انکے منہ میں خاکساری سے

زبان کھولنا - آوازے کسنا - طعن پھینکنا - بول مارنا - سخت سست کہنا - بدزبان وہ شخص جو گندی باتیں بکتا ہو گالیاں بکتا رہتا ہو - بدشعاری - نالائقی - کمینہ پن - منہ میں خاک بھردینا - بولنے کے قابل نہ رکھنا (مطلب) نالائق آدمی

بدگوئی سے اب کیا پیش آسکتے ہیں جبکہ میں نے خاکساری کا طریقہ اختیار کر لیا ہے اور اُنکے لئے بُرا کہنے کی گنجائش ہی نہیں چھوڑی یعنی میرا خاکساری اختیار کرلینا ایسا ہے گویا انکے منہ میں خاک بھر دی ہے کہ بول نہیں سکتے +

قفس کو لے کے اُڑ جائیں اسیر مضطرب تیرے	خبر گل کی سنیں اُڑتی سی گر بادِ بہاری سے

قفس کو لے اُڑ جائیں . پنجرہ سمیت اُڑ جائیں + اسیر مضطرب بیقرار قیدی - عاشق - اُڑتی سی خبر سننا - کان میں بھنک پڑنا - غیر معتبر ذریعہ سے سُن لینا (مطلب) تیرے عاشق ایسے بیقرار اور مشتاق ہیں کہ موسم بہار کی سے پھول کی اُڑتی سی خبر بھی سُن لیں تو قیدخانہ تک کو بھی وہیں اُٹھا لے جائیں +

چشم اسکی نشہ سے جب گلابی ہو جائے	رباعی	صوفی اسے دیکھکر شرابی ہو جائے
دکھلائے جو وہ روے کتابی اے ذوق		سب مدرسہ کافر کتابی ہو جائے

روے کتابی وہ چہرہ جسکی بناوٹ گول نہو بلکہ کسیقدر لمبائی میں زیادہ ہو + مدرسہ تعلیم کی جگہ - اسجگہ درس پانیوالوں سے مراد ہے - کافر کتابی - مجوسی اور یہودی اور نصارا گروہوں کے لوگ جو کتاب الٰہی کے تابع ہو کر شریعت سے منحرف ہوگئے ہیں (مطلب) اگر صوفی بھی اسکی نشیلی گلابی آنکھ کو دیکھ پائے تو وہ اسکا عاشق ہو کر اسکے ہاتھ سے شراب پینے لگے اور اگر وہ اپنا کتابی چہرہ درس پانیوالوں کو دکھائے تو سب آدمی کافر بن جائیں +

دل کو سر بازار جہاں کر نہ اُچاٹ	رباعی	جسطرح بنے سود و زیاں میں دن کاٹ
اے ذوق فلک کے جب ہیں بارہ حصے		سودا ہو نہ کیوں زیر فلک بارہ باٹ

سر بازار جہاں دنیا کے بازار میں - دنیا کو بازار سے تشبیہ دی ہے + دل کو اُچاٹ نہ کر - بیزار نہو طبیعت کو پریشان نکر برگشتہ خاطر نہو + جسطرح بنے - جہانتک ہو سکے جس طریقہ سے ممکن ہو + سود و زیاں میں دن کاٹنا فائدہ اور نقصان دونوں حالتوں کو گوارا کرکے زندگی بسر کرنا - راحت اور رنج میں اپنے دن پورے کرنے + فلک کے بارہ حصے از روی علم نجوم آسمان کے بارہ حصے قرار پائے ہیں اور ہر ایک حصہ ایک خاص نام کے برج سے نامزد ہے + بارہ باٹ ہونا - تباہ ہونا - برباد ہونا - اسکی تشریح یہ ہے کہ سودے کو ایک باٹ سے تولنے کی بجائے اگر چھوٹے چھوٹے مختلف وزن کے باٹوں سے تولیں تو بھول چوک یا تولنے والے کی دغابازی کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے اور دکاندار کی نسبت مشہور ہے کہ بھولتا ہے تو وہی بات جسمیں اپنا فائدہ اور سودا لینے والے کا نقصان ہو پس اس خیال کے موافق کئی باٹوں سے تولنے کو بارہ باٹ ہونا کہتے ہیں اور اس سے بربادی ہونا مراد رکھی گئی ہے (مطلب) اے ذوق تو دنیا میں اپنے دل کو پریشان نہ کر اور راحت ہو یا تکلیف دونو حالتوں میں اطمینان سے زندگی کے دن پورے کرلے اور یہ سمجھ لے کہ جب فلک کے بارہ حصے ہیں تو دنیا کے معاملے خراب و برباد ضرور ہی ہونگے + اس آخری شعر میں آسمان کو باٹوں والا پلڑا قرار دیا ہے اور اسمیں بارہ برج گویا بارہ باٹ چڑھے ہوئے ہیں اور زمین کو سودے والا پلڑا ٹھیرایا ہے گویا دنیا کا معاملہ بارہ باٹوں سے تولا جاتا ہے اسی لئے حسب دلخواہ پورا نہیں اُترتا +

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتخاب از مثنوی گلزار نسیم

ہر شاخ میں ہے شگوفہ کاری	ثمرہ ہے قلم کا حمدِ باری

شاخ ٹہنی۔ مجازاً مصرعہ + شگوفہ کاری۔ اصل میں شگوفہ بمعنی پھول + کار کشتن کا امر ملکر اسم فاعل ہوا اور یائے مصدری زیادہ کرنے سے مصدری معنے پھلواری لگانا ہوئے۔ مجازاً دلپسند الفاظ اور معنی بیان کرنا + ثمرہ پھل مجازاً نتیجہ + قلم لکھنے کا آلہ۔ پودوں کی ایک قسم بھی ہوتی ہے جسے تراش کر لگاتے ہیں + حمد تعریف۔ شکریہ + باری اللہ + (مطلب) اس شعر کے دو مقصود ہیں۔ مقصد اول خدا کی تعریف اور اُسکی قدرت کا بیان ہے کہ خدا کی قدرت سے ہر ایک شاخ میں پھل پھول ہیں اور قلم جو خشک شاخ ہوتی ہے اُسکا پھل حمد باری ہے + مقصد دوم خود ستائی یعنی اپنے کلام کی تعریف ہے کہ میرا ہر مصرعہ پسندیدہ الفاظ اور معنی سے مرصع ہے اور میرے قلم کا نتیجہ حمد باری ہے + شاخ۔ شگوفہ۔ ثمرہ۔ قلم۔ باغ کا تلازمہ ہے اور باہم مناسبت رکھنے کے سبب صنعت مراعاۃ النظیر ہے۔ ثمرہ میں ثمر اور باری میں بار بھی اچھے مذاق سے آگئے ہیں جو ہم معنی ہونے کی سبب مترادف ہیں اور تجنیس معنوی رکھتے ہیں +

کرتا ہے یہ دو زباں سے یکسر	حمدِ حق و مدحتِ پیمبر

دو زباں۔ قلم کی شگاف پائی ہوئی حالت سے مراد ہے۔ قلم کی نوک کے دونوں حصے + یکسر برابر + مدحت تعریف + پیمبر اصل میں پیام اور بر سے مرکب ہے بمعنی رسول۔ نبی۔ اس جگہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مراد ہے + (مطلب) قلم کی جو دو زبانیں ہیں ایک سے وہ خدا کی حمد ادا کرتا ہے اور دوسرے سے پیمبر کی تعریف + دو زباں میں دو۔ یکسر میں یک صنعت سیاق الاعداد ہے۔ دو زبان میں زبان یکسر میں سر۔ پیمبر میں پے باہم مناسبت رکھتے ہیں اسلئے صنعت مراعاۃ النظیر ہے۔ دو زبان کے لئے دو فعل حمدِ حق اور مدحِ پیمبر صنعت تقسیم ہے + اس شعر میں حق کے ساتھ حضرت رسول خدا کا اتصال عمدہ ڈھنگ سے ظاہر کیا ہے اور مسئلہ وحدت اور دوئی پر بھی اشارہ ہے +

پانچ انگلیوں میں یہ حرف زن ہے	یعنی کہ مطیع پنجتن ہے

حرف زن ہونا۔ بیان کرنا + مطیع فرمانبردار + پنجتن پانچ تن۔ ظاہری اشارہ انگلیوں کی طرف ہے جنکے بس میں قلم رہکر لکھتا ہے اور مقصود اصلی حضرت محمد مصطفےٰ رسول خدا اور اُنکی صاحبزادی فاطمہ علیہا السلام اور اُنکے داماد حضرت علی اور اُنکے نواسوں حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام سے ہے جنکو عموماً تمام اسلامی فرقے اور خصوصاً اہل تشیع اپنا ہادی دین مانتے اور پنجتن پاک کے نام سے یاد کرتے ہیں (مطلب) قلم پانچ انگلیوں کے سہارے سے کسی کو جو تحریر کا کام دیتا ہے تو وہ اپنی اس حالت سے گویا یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں پنجتن کا فرمانبردار ہوں یعنی انکے طریق پر ہوں

پانچ اور پنج میں تجنیس معنوی ہے یعنی مترادف الفاظ ہیں + پانچ انگلیوں کے بس میں ہونے سے مطیع پنجتن ہونے کا ثبوت دینا صنعتِ حسن تعلیل ہے + مصنف نے حرف زن ہونے کا محاورہ بھی قلم کے لئے خوب تراشا ہے +

ختم اِس پہ ہوئی سخن پرستی — کرتا ہے زباں کی پیشدستی

سخن پرستی علم کی قدر دانی + پیشدستی کرنا سب سے پہلے کام کو شروع کرنا (مطلب) قلم علم کی قدردانی پوری پوری کرتا ہے اور مضمون نگاری کے لئے زبان سے کام لیتا ہے - یہ آئندہ کے مضمون لکھنے کی طرف اشارہ ہے پیشدستی میں دست وزبان کی رعایت ہے +

یارب مرے خامہ کو زباں دے — منقارِ ہزار داستاں دے

زبان دینا بولنے کی قدرت دینا + قلم کے لحاظ سے مضامین تجویز کرنے کی قوت بخشنا + منقار چونچ + ہزار داستان بلبل + (مطلب) اے خدا تو میرے قلم کو لکھنے کی قوت عطا کر اور اُسے بلبل کی سی خوشنما چونچ یعنی عمدہ مضامین لکھنے والی نوک مرحمت کر + منقار میں زبان کی رعایت موجود ہے - ہزار داستاں میں داستان کتاب کی داستانوں کی رعایت ہے - اگر اس مثنوی میں ہزار ہی داستانیں ہو تبھی تو اُسکے آخری مصرعہ کا لطف ہزار در ہزار زیادہ ہوجاتا

طعنے سے زبان نکتہ چیں روک — رکھ لے مرے آج خامہ میں نوک

طعنہ ملامت کرنا + نکتہ چین عیب نکالنے والا + نوک رکھ لینا کوئی خاص خوبی پیدا کر دینا (مطلب) عیب نکالنے والے لوگوں کی زبانوں کو بُرا بتانے کی قدرت نہ دے اور آج میری قلم میں کوئی خاص خوبی پیدا کردے + نکتہ اور نوک میں خامہ کی رعایت ہے - اِس جگہ نوک رکھ لینے کا محاورہ قلم کے لحاظ سے اور بھی نکیلا ہوکر آیا ہے کیونکہ قلم کی نوک ہی کارآمد شے ہے +

نقطے ہوں سپند خوش بیانی — جدول ہو حصارِ سحر خوانی

سپند کالا دانہ جسے نظربد کے لئے جلاتے ہیں + جدول وہ لکیریں جو صفحے کے گرد کھینچی جاتی ہیں + حصار چار دیواری - وہ لکیر جسے عامل اور ساحر لوگ عمل پڑھنے سے پہلے اپنے گرد حفاظت کیلئے کھینچ لیتے ہیں + سحر خوانی جادو کا عمل پڑھنا نقطے کو سپند سے اور جدول کو حصار سے تشبیہ دی ہے - داستان کی رعایت سے سپند میں پند بھی دلپسند لفظ بیکار نہیں ہے - نقطے اور جدول میں باہم مناسبت ہے +

جو نکتہ لکھوں کہیں نہ حرف آئے — مرکز پہ کشش مری پہنچ جائے

نکتہ لکھنا باریک مضمون لکھنا + حرف نہ آنا عیب نہ نکلنا - اعتراض نہ پڑنا + مرکز بیچ کا نقطہ - وہ نقطہ جو دائرہ کے عین وسط میں ہوتا ہے - ک اور گ کے سر پر کا حصہ + کشش کھچاوٹ - حرف کا وہ حصہ جو دراز کرکے لکھا جاتا ہے + مرکز پہ کشش کا پہنچنا - مراد حاصل ہونا - مقصد پورا ہونا + نکتہ - حرف - مرکز میں صنعت مراعاۃ النظیر ہے - آئے اور جائے میں صنعتِ تضاد واقع ہے + کشش میں حرف کی رعایت ہے - نکتہ لکھنے کے

واسطے حرف نہ آنے کا محاورہ بھی ایک عمدہ رقم ہے +

صاد آنکھوں کی دیکھ کر لب کی	بینائی کے چہرے پہ نظر کی

صاد ایک حرف کا نام ہے جسکا سرا حلقۂ چشم کی مانند ہے اِسلیئے صاد کے مجازی معنی حلقۂ چشم ہوئے - (راقم) بناتا ہے وہ خوشخط زیر ابرو تل جو سرمہ کا + پڑھیں اب صاد صاد حسن کو یہ عین آیا ہے + بینائی آنکھ + آنکھوں میں آنکھ - لپس میں سر - بینائی میں ناسے بلحاظ گردن چہرہ صنعت مراعاۃ النظیر ہے - بینائی میں بے سے ص کی رعایت نکلتی ہے - بینائی اور نظر میں تجنیس معنوی اور آنکھ کی رعایت ہے +

مہر لب شہ ہوئی خموشی +	کی نورِ بصر نے چشم پوشی

نورِ بصر آنکھ کا نور - مجازاً بیٹا + چشم پوشی نظر بچالینا - ٹال جانا - درگزر کرنا + اِس شعر کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہ کو چپ لگ گئی اور وہ اندھا ہوگیا - آخری مصرعہ کے معنی دو طرح سے ہیں - اول بیٹے نے آنکھ ڈھک دی دوم آنکھ کے نور سے نظر بچائی - ہر دو صورت میں اندھا ہونے کے معنی نکلتے ہیں - لب و چشم میں باہم مناسبت ہے - اسیطرح مہر شہ کی رعایت کے لحاظ سے خوب چسپاں ہے - نور بصر کے ساتھ چشم پوشی کا محاورہ بھی نہایت برمحل ہے

دی آنکھ جو شہ نے رونمائی	چشمک سے نہ بھائیوں کو بھائی

رونمائی بمعنی نذر + منہ دکھائی وہ چڑھاوا جو کسی کا منہ دیکھکر چڑھایا جاوے + چشمک دشمنی (مطلب) بادشاہ جو اسکا منہ دیکھکر اپنی آنکھ دے بیٹھا یعنے اندھا ہوگیا تو یہ بات اُسکے اور بھائیوں کو بوجہ دشمنی پسند نہ آئی + بھائی بھائی میں تجنیس لفظی ہے - آنکھ کے لئے رونمائی کا محاورہ خوب رودار ہے اور چشمک کا لفظ بھی خوب ہی آنکھ کر لایا گیا ہے +

ہر چند کہ بادشاہ نے ٹالا	اُس ماہ کو شہر سے نکالا

ٹالنا درگزر کرنا علیحدہ کردینا + شہر سے نکالنا شہر بدر کرنا - جلاوطنی کی سزا دینا + ماہ چاند - مہینہ - یہاں شہزادہ سے مراد ہے اور صنعت استعارہ ہے + شہر آبادی مہینہ - ٹالا اور نکالا - ماہ اور شہر دونو میں تجنیس معنوی ہے

گھر گھر یہی ذکر تھا یہی شور	خارج ہوا نور دیدۂ کور

خارج ہونا نکلجانا نکالا جانا + نور دیدہ آنکھ کا نور - بیٹا + کور - اندھا - آخری مصرعہ بادشاہ کی آنکھ کے اندھا ہونے اور اُسکے بیٹے کے شہر بدر کیئے جانے دونو باتوں کا مضمون ظاہر کر رہا ہے + گھر خانہ چشم کی رعایت سے دیدہ کی مناسبت رکھتا ہے +

پایا جو سفید چشم صفحہ	یوں میل قلم نے سرمہ کھینچا

چشم کا سفید ہونا اندھا ہوجانا - یہاں کورے کاغذ سے مراد ہے + میل سلائی قلم سے مراد ہے - سرمہ کھینچنا سرمہ لگانا لکھنے سے مراد ہے - اِس شعر سے ظاہری مطلب کے علاوہ بادشاہ کے اندھا ہونے اور معالجہ کرانے کی حالت

بھی اشارہ ظاہر ہوتی ہے + میل لہ سرمہ میں چشم کی رعایت ہے + پایا میں پا بمعنی پاؤں - سفید میں ید بمعنی ہاتھ - سر میں سر جو سر کا تجنیس محرف سے خوب نکلے ہیں اور داخل صنعت مراعاۃ النظیر ہیں +

تھا اک کحال پیر دیریں ۔۔۔ عیسٰے کی تھیں اُس نے آنکھیں دیکھیں

کحال - بینا - سرمہ والا + پیر دیریں پرانا بڈھا + عیسٰی ایک اولوالعزم پیغمبر خدا ہوئے ہیں جو اکثر مریضوں کو معجزے کے طور پر صحت بخشتے تھے اور اب چوتھے آسمان پر تشریف رکھتے ہیں اور قرب قیامت دنیا میں آئینگے آنکھیں دیکھنا بمعنی شاگردی کرنا - تعلیم پانا + کحال کے لئے آنکھیں دیکھنے کا محاورہ بے نظیر آیا ہے - پیر دیریں میں پیر دَیر بمعنی پادری بھی تجنیس محرف سے خوب نکلتا ہے جسمیں عیسٰے کی رعایت پائی جاتی ہے +

اُس نے تو گل ارم بتایا ۔۔۔ لوگوں کو شگوفہ ہاتھ آیا

گل ارم - بکاؤلی کے باغ کا پھول - ارم بکاؤلی کے باغ کا نام ہے + شگوفہ ہاتھ آنا کسی کام کی دُھن بندھنا - گل ارم کے لحاظ سے شگوفہ ہاتھ آنے کا محاورہ اس جگہ زیادہ رنگینی دکھا رہا ہے اور چونکہ اسمیں آئندہ کی کامیابی کی بُو آرہی ہے اسلیئے یہ صنعت براعت استہلال کہلاتی ہے +

رنگ اُسکا جما تو لا کے چوسر ۔۔۔ کھیلے وہ کھلاڑی بازی بدکر

رنگ جمنا چال کا چل جانا - بات کا بن پڑنا - چوسر کی اصطلاح میں رنگ اور بدرنگ گوٹوں کی قسمیں بھی ہیں کھلاڑ فاحشہ عورت - بہت کھیلنے والی + بازی بدنا - ہار جیت پر کچھ شرط قائم کرنا + اسجگہ رنگ جمنا محاورے پر چوسر کی رعایت سے اور بھی رنگ چڑھ گیا ہے اور چوسر کا لفظ بھی چاروں شاہزادوں کی رعایت سے جو لکھا ہے - بد کا لفظ رنگ کا مقابلہ کر رہا ہے

وہ چھوٹ پہ تھی یہ میل سمجھے ۔۔۔ بازی چوسر کی کھیل سمجھے

چھوٹ ہونا دشمنی سے مقابلہ کرنا - مقابل کو زک دینے کے ارادہ سے کھیلنا + میل - ملکر کھیلنا - دوسرے کا بچاؤ رکھکر مقابلہ کرنا - یہ دونوں اصطلاحیں پٹے بازی اور بانک کے کھیلوں سے زیادہ علاقہ رکھتی ہیں + کھیل سمجھنا حقیر اور بے مضرات سمجھنا - دل لگی جاننا + چھوٹ اور میل میں صنعت تضاد ہے - بازی کے لحاظ سے کھیل سمجھنے کا محاورہ خوب کھل کھیلا ہے +

مغرور تھے مال و زر پہ کھیلے ۔۔۔ ساماں ہارے تو سر پہ کھیلے

مال و زر پہ کھیلنا - مال لٹانا - برباد کرنا + سر پہ کھیلنا جان کو خطرہ میں ڈالنا - جان دیدینا - اسجگہ اپنے آپکو داؤں پر چڑھا دینے سے مراد ہے - ہارنے - کھیلنے میں باہم مناسبت ہے - ہارنے میں ہار مال و زر کے گلے کا ہار ہے

بدبختی سے آخری جُوا تھا ۔۔۔ بندہ ہونا بدا ہوا تھا

آخری جوا سب سے پچھلا داؤں - بندہ ہونا غلام بننا + بدا ہوا تھا بازی لگی ہوئی تھی - قرار پایا گیا تھا +

دو ہاتھ میں چاروں اُس نے لوٹے ۔۔۔ پنجے میں پھنسے تو پھر کے چھوٹے

پنجے میں پھنسنا بس میں آنا۔ قابو میں آ جانا + چھکے چھوٹنا گھبرا جانا۔ حواس باختہ ہونا مطلب یہ ہے کہ اس نے دو ہی داؤں میں چاروں شہزادوں کو جیت لیا اور جب وہ اُسکے بس میں آگئے تو بہت گھبرائے + دو چار پنجے میں پنج۔ چھکے تیں چھ صنعت سیاق الاعداد ہے۔ دو۔ چار۔ پنجے۔ چھکے چوسر کے داؤں کے نام کے لحاظ سے دوچند لطف دے رہے ہیں۔ پنجے میں ہاتھ کی رعایت بھی خوب پہنچی ہوئی لکھی ہے +

ایک ایک سے رات بھر نہ چھوٹا
پو پھٹتے ہی جگ اُن کا ٹوٹا

پو پھٹنا صبح نمودار ہونا۔ چوسر کی اصطلاح میں پو ایک داؤں کو بھی کہتے ہیں + جگ چوسر کی اصطلاح میں ایک خانہ پر دو گوٹوں کے ملنے کو کہتے ہیں۔ جگ کی حالت میں گوٹیں نہیں پٹتیں اور جب گوٹیں الگ الگ ہو جاتی ہیں تو اُنکے پٹنے کا اندیشہ ہوتا ہے اِسلئے جگ ٹوٹنے کے معنی پریشان ہونا اور تباہ ہونا ہوئے۔ مطلب شعر یہ ہے کہ رات بھر تو وہ شہزادے با اختیار اور متفق تھے لیکن صبح ہوتے ہی تباہ ہوگئے یعنے ہار گئے + ایک اور پو میں صنعتِ معنوی ہے۔ چوسر کی رعایتوں کے لحاظ سے اِسجگہ پو پھٹنا اور جگ ٹوٹنا بڑے جبیتے محاورے ہیں اِس شعر کی ترکیب الفاظ چوسر کے کھیل کے کسقدر حصہ پر بھی محیط ہے۔ پہلے مصرعہ میں نہ چھوٹا کے ساتھ ایک ایک کر لا کر جگ باندہا ہے اور دوسرے مصرعہ میں پو کے ساتھ جگ توڑا ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ پو کے آنے سے جگ ٹوٹ جاتی ہے

زنداں کو چلے مچل مچل کر
نردوں کی طرح پھرے نہ چل کر

مچلنا ضد کرنا۔ ہٹ کرنا۔ ناراضی ظاہر کرنا + نرد چوسر کی گوٹ + مطلب یہ ہے کہ انکو قید خانہ میں جار ناچار جانا پڑا جس طرح گوٹ آگے چلکر پیچھے کو نہیں ہٹتی اس طرح وہ بھی اپنے قیام گاہ کو واپس نہ جاسکے +

لشکر میں سے جو گیا سوے نہر
پانی سے پھرا نہ جانبِ شہر

مطلب یہ ہے کہ لشکر والے پانی بھرنے نہر پر گئے تو وہ بہتے پانی کی طرح اپنے قیام گاہ پر پھر کر نہ آئے غرضکہ سب پریشان اور برباد ہوگئے۔ پانی نہر کی آبرو بڑھا رہا ہے۔ نہر اور بہر میں تجنیس تصحیف ہے +

اُس گل کے جو ہاتھ میں زر آیا
جانبازی کو سوئے دلبر آیا

گل پھول۔ اِسجگہ تاج الملوک شاہزادے سے مراد ہے۔ چونکہ یہ صفت بجائے موصوف آئی ہے اسلئے یہ صنعتِ استعارہ ہے زر سونا۔ جانبازی جان پر کھیلنا + دلبر معشوق۔ لفظی معنی دل کا لیجانیوالا + زر اور گل میں تشبیہی مناسبت ہے جانبازی کے محاورے میں دلبر اور چوسر کے کھیل کی رعایت سے اور بھی جان پڑ گئی ہے +

رہتی تھی کھلا ڈنکے کی چوٹ
نقارہ و چوب میں چلی چوٹ

ڈنکے کی چوٹ نڈر ہو کر ملنا۔ آشکارا ہو کر ملنا۔ چوب لکڑی۔ ڈنکا + چوٹ چلنا وار کرنا۔ اِس جگہ نقارہ پر ڈنکا پڑنے سے مراد ہے + چوٹ اور چوب میں تجنیس تصحیف ہے۔ چوب اور ڈنکے میں تجنیس معنوی ہے + ڈنکے کی چوٹ کا محاورہ اِس محل پر خوبیاں رکھتا ہے۔ اول بلحاظ نقارہ و چوب میں چوٹ چلنے کے دوسرے اِس لحاظ سے

کہ وہ نقارہ کی آواز سنکر دروازہ پر ملنے آتی تھی +

کام اسکا تھا بسکہ کھیل کھانا | چوسر کا جما وہ کارخانہ +

کھیل کھانا لوٹنا۔ کسیکا مال فریفتہ کرکے لے لینا + کارخانہ کا جمنا۔ کوئی کام شروع کرنا۔ کمائی کا سلسلہ کھڑا کرنا کام اور کار میں تجنیس معنوی ہے۔ خانہ میں چوسر کی رعایت برمحل نکلتی ہے +

وہ چشم و چراغ بیسوا کے | کرنے لگے تاک جھانک آکے

چشم و چراغ آنکھ اور دیا۔ مجازاً بیٹا۔ اسجگہ چوہے اور بلی سے مراد ہے کیونکہ وہ بیسوا کے پیارے تھے۔ بلی چراغ پر لیکر بیٹھتی تھی اور چوہا پانسوں کی دیکھ بھال میں رہتا تھا۔ اڑے وقت پر بلی چراغ گرادیتی تھی اور چوہا پانسہ کو بدل دیتا تھا + تاک جھانک کرنا چوری چھپے سے نگاہ کرنا + چشم و چراغ تاک جھانک بلحاظ بلی اور چوہے کی صنعت تقسیم ہیں۔ اسجگہ تاک جھانک کا محاورہ بیسوا کے لفظ سے دلچسپ لگاوٹ رکھتا ہے +

نیولا وہ کہ مارِ آستیں تھا + | چٹکی کے بجاتے ہی وہیں تھا

مارِ آستین آستین کا سانپ یعنی گھوسنا۔ قریب کا دشمن + مار آستیں کا محاورہ آستین میں نیولے کے پوشیدہ رہنے پر خوب چوٹ کررہا ہے اور مار بمعنی سانپ کی رعایت بھی ہے +

بلی تو چراغ پا تھی خاموش | بِل ہوگیا موش کو فراموش

چراغ پا ہونا گھبرا جانا۔ بل کا فراموش ہونا گھبرانا۔ گھر کا راستہ بھول جانا + موش چوہا + خاموش اور فراموش میں سے موش بھی اچھا نکلتا ہے جو موش کا تجنیس محرف ہے + چراغ پا ہونا اور بل کا فراموش ہونا تجنیس معنوی ہے۔ پہلے محاورہ نے چراغ رکھنے کے خیال سے بلی کے حسب حال ہوکر مضمون کو زیادہ چمکا دیا ہے اور دوسرا محاورہ چوہے کی رعایت سے دل میں گھر کرتا ہے +

بارے بہزار بد دماغی | لی خضر نے غول سے چراغی

بد دماغی چڑنا۔ رنجیدہ ہونا + خضر ایک بزرگ ہیں جنکو خدا کی طرف سے جنگل اور راستہ کی خدمت سپرد ہے کہ بھولے بھٹکے ہوئے مسافر کو راہ بتادیں۔ اسجگہ شاہزادہ سے مراد ہے اور یہ صنعت استعارہ ہے + غول چھلاوا جو رات کے وقت چراغ کی طرح روشن ہوکر مسافروں کو راہ سے بھٹکا دیتا ہے۔ اسجگہ بیسوا سے مراد ہے یہ صنعت استعارہ ہے + چراغی لینا شاگردی کی مٹھائی لینا۔ چڑھاوا لینا۔ اسجگہ جیت سے مراد ہے + خضر اور غول میں صنعت تضاد ہے۔ چراغی میں غول کی رعایت اچھے طریق سے آئی ہے +

پاسے سے چلی نہ جعل سازی | اُجڑی وہ بسا بسا کے بازی

جعلسازی چلنا۔ فریب کارگر ہونا + اجڑنا۔ برباد ہونا مراد ہارنا + بازی بسانا گوٹیں کھڑی کرکے کھیل شروع کرنا اجڑے کے لئے بسا کا لفظ بھی بسا غنیمت ہے اور دونوں میں صنعت تضاد ہے + اور چلی کے لئے پاسے بھی خوب آیا ہے

سب ہار کے نقد و جنس بارے
جیتے ہوئے بندے بد کے ہارے

نقد روپیہ پیسا + جنس اسباب + جیتے ہوئے دو معنی دے رہا ہے - ایک بمعنی زندہ - دوسرے بمعنی جیت میں آئے ہوئے + جیتے میں جیت اور ہارے میں ہار صنعتِ تضاد رکھتے ہیں + بارے کے بار میں جنس کی رعایت ہے + نقد - جنس - ہار - جیت - بدنا - سب جوے کے رعایتی الفاظ ہیں +

بنیاد جو کچھ تھی سب گنوائی
تب خود وہ کھلاڑ مہری آئی +

بنیاد جڑ - مراد اسامان + مہرے آنا مہرے پر چڑھنا - سامنے آنا - قابو میں آنا + چونکہ مہرہ گوٹ کو کہتے ہیں اسلئے اسکے مہرے آنے کا محاورہ کھلاڑ کی رعایت سے خوب کھل کھیلا ہے +

پاسے کی بڑی ہے آشکارا
راجہ نل سلطنت ہے ہارا

آشکارا ظاہر + نل ایک راجہ کا نام ہے جو اپنی بادشاہت اور مملکت جوے میں ہار بیٹھا تھا - راجہ اور سلطنت میں مناسبت ہے - راجہ کے لئے آشکارا میں شکار بھی مذاق سے خالی نہیں +

دانا تو کرے کب اس طرف میل
ہارا ہے جوے کے نام سے بیل

میل کرنا خواہش کرنا - توجہ کرنا + جوے کے نام سے ہارنا - نام سنکر جی چھوڑ دینا - ڈر جانا + دانا اور بیل میں بلحاظ معنی عقلمند اور مجازاً بیوقوف کے صنعتِ تضاد ہے + ہارا اور جوے میں بلحاظ معنی ہارنا اور کھیل کے صنعتِ تناسب ہے دانا - جوے - بیل میں بخیال اناج کے دالنے - گارے کے جوے اور بیل جانور کے تناسب واقع ہے جسے صنعتِ مراعاۃ النظیر کہتے ہیں - آخری مصرعہ میں صنعتِ حسن تعلل ہے - گاڑی کی جوے سے بیل کے تھک جانے کو جوے کے کھیل میں ہارنے کی علامت قرار دیا ہے +

جس کف میں وہ گل ہو داغ ہو جائے
جس گھر میں ہو گل چراغ ہو جائے

کف ہتیلی + داغ ہونا - جل جانا - برباد ہونا - تباہ ہو جانا + داغ - چراغ - گل باہم مناسبت رکھتے ہیں اور یہ صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + گل بمعنی پھول اور داغ میں دوسری مناسبت اور صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے داغ ہونا اور چراغ گل ہونا دونو محاورہ گل کی رعایت سے خوشنما آئے ہیں +

بولی وہ بکاؤلی کہ افسوس
غفلت سے یہ پھول پر پڑی اوس

اوس پڑنا - تباہی واقع ہونا - نقصان ہو جانا - یہ محاورہ پھول کی رعایت سے زیادہ رنگین ہو گیا ہے اور بولی میں بو بھی خوب مہک رہی ہے - بو - پھول - اوس صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے +

لرزاں تھی زمیں یہ دیکھ کہرام
تھی سبزے سے راست مو براندام

لرزاں تھرّاتی ہوئی - مسئلہ حرکت زمین کا ثبوت ہے + کہرام ہائے پکار - چیخم دھاڑ - نالہ و فریاد + راست مو براندام وہ شخص جسکے بدن پر بال کھڑے ہوں - یہ صورت اکثر خوف اور ڈر کے وقت ہو جاتی ہے کہ بدن پر تھرتھری پڑ جاتی ہے اور تمام بدن کے بال یعنے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں - سبزے کو

اسجگہ بال کہا ہے + مطلب یہ ہے کہ اس فریاد کو دیکھکر زمین کانپتی تھی اور اُسکے بدن کے بال کھڑے ہوگئے تھے آخری مصرعہ میں صنعت حسن تعلیل ہے +

اُنگلی لب جو پہ رکھکے شمشاد + | تھا دم بخود اُسکی سُن کے فریاد

لب پر اُنگلی رکھنا افسوس اور حیرت کی نشانی ہے۔ لبِ جو نہر کا کنارہ + شمشاد ایک قسم کا درخت ہوتا ہے اسجگہ اُسکی راستی کے لحاظ سے اُسے اُنگلی قرار دیا ہے + دم بخود ہونا حیران اور خوف زدہ ہونا۔ اور شمشاد کا دم بخود یا خاموش ہونا ظاہر ہی ہے کہ بیجان شے ہے اِس شعر میں بھی صنعتِ حسن تعلیل ہے + اُنگلی لب شمشاد میں شم بمعنی ناخن باہم مناسبت رکھتے ہیں اور صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے + دم بخود کی رعایت سے سُنکے میں سن خوب سنّاٹے کی سُنا رہا ہے +

جو نخل تھا سوچ میں کھڑا تھا | جو برگ تھا ہاتھ مل رہا تھا

نخل درخت۔ درخت کی حالتِ سکوت کو سوچ میں کھڑے ہونے سے تعبیر کیا ہے۔ ہاتھ ملنا افسوس کرنا۔ پتوں کے ہلنے کو ہاتھ ملنے سے تعبیر کیا ہے۔ نخل اور برگ میں رعایت تناسب ہے۔ دونو مصرعوں میں صنعتِ حسن تعلیل ہے

تھی بسکہ غبار سے بھری وہ | آندھی سی اُٹھی ہوا ہوئی وہ

غبار سے بھرنا بمعنی رنجیدہ ہونا۔ اندھی کی طرح اُٹھنا سخت غضبناک ہوکر اُٹھنا۔ جھلاکر اُٹھنا۔ اِسجگہ سی بمعنی مانند ہے + ہوا ہونا۔ چلدینا۔ بہت تیزی سے چلے جانا۔ اِس شعر میں مذکورہ بالا تینوں محاورے داخل ہوکر شعر کے لطف کو غضب ہی کا دُھواں دھار بنایا ہے۔ غبار۔ آندھی۔ ہوا میں صنعت مراعاۃ النظیر ہے۔ سے اور سی۔ ہوا اور ہوئی میں بھی مذکر و مؤنث کے لحاظ سے مناسبت خالی از لطف نہیں۔ تھی اور اُٹھی کے اندر تھی میں تجنیس لفظی ہے۔ اوسیطرح سے اور سی میں بھی تجنیس لفظی ہے۔ بھری جو بہری بمعنی کر کا تجنیس لفظی ہے اور آندھی جو اندھی بمعنی کور کا تجنیس لفظی ہے۔ شور و غل سے خلصے اندھے اور بہرے بنکر آموجود ہوئے +

ابتک ہیں وہ خارجی کے جی میں | جلد آکہ ہے مصلحت اِسی میں

جی کے خار جی ہی میں ہونا۔ دل کا غبار دل ہی میں ہونا۔ غم اور غصہ کا موجود ہونا + مصلحت اچھی صلاح۔ بھلائی خار کے چھیدنے کے لئے جلدؔ کی جلد بھی سامنے ہی موجود ہے +

داغوں پہ دیئے ہیں داغ تونے | دکھلائے ہیں سبز باغ تونے +

داغوں پر داغ دینا رنج پر رنج دینا + سبز باغ دکھانا۔ دھوکا دینا + داغ۔ سبز۔ باغ کی رعایت اور صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔ دکھلائے میں کھلائے بھی پھولوں کی بُو دے رہا ہے +

کانٹوں میں اگر نہ ہو اُلجھتا + | تھوڑا سا لکھا بہت سمجھتا

کانٹوں میں اُلجھنا ۔۔۔ ہونا۔ سزا اُٹھانا ۔۔۔ تھوڑے لکھے کو بہت سمجھنا تھوڑی ہی تاکید کو بہت خیال کرنا

[فہر]ست کتب موجودہ دکان نراین داس و جنگلی مل تاجر کتب دہلی بازار دریبہ کلاں کٹرہ مشروع

[وہ کتابیں جو] طلباؤں کی مددگار رکھتا ہیں

- [...]حساب جو تیسری جو[تھی] جماعت [...] طلبوں کی مشق کیلئے نہایت عمدہ [...] — ۳ر
- [...]بے بہا یہ چھوٹا سا جغرافیہ جو کل [...]وں کا حل نہایت عمدہ طور سے [...]ر بنایا گیا ہے — ۱ر
- [...]مبادی العلوم۔ یہ خلاصہ نہایت [...]مل طور سے درج کیا گیا ہے — ۲ر
- [...] جغرافیہ پنجاب۔ یہ پنجاب کا [...] نہایت عمدہ طور سے بموجب [...]نام جدید طبع کیا گیا ہے — ۱ر
- [...]ج المصادر۔ یہ نامہ اور مقصود [...] مصادر کا مع قواعد عربی ترجمہ کیا گیا [ہے] — ۲ر
- [...] امتحان۔ یہ کتاب علم حساب میں [...]لی درجہ کی مع حل درج ہے جسمیں [...] سوالات بہت کثرت سے درج ہیں — ۲ر
- [فر]ہنگ فارسی کی پہلی — ۱ر
- [فر]ہنگ فارسی کی دوسری — ۱ر
- [فر]ہنگ گلدستہ تہذیب — ۱ر
- مخزن المساحت۔ اسمیں ۱۱ سو سوال علم مساحت میں اعلیٰ درجہ کی لکھی ہیں جو [...] اسکو ایک دفعہ پڑھ لیوے اول [...] تو کبھی امتحان میں فیل نہوگا — ۹ر
- جغرافیہ بے نظیر۔ جغرافیہ آپنے بہت دیکھے ہونگے مگر اس جغرافیہ میں پورا پورا بیان کل انگریزی علاقوں کا جو گورنمنٹ سے جو سرشتہ تعلیم میں جاری ہیں لکھا گیا ہے — ۳ر
- خلاصہ جغرافیہ طبعی جو مڈل کی جماعت کے لئے مصنفہ منشی محمد [...] کا خلاصہ — ۳ر

[...]

- مراۃ الحساب علم حساب میں نہایت عمدہ کتاب ہے اسمیں چھ ہزار سے زائد سوال متفرق مع قواعد درج ہیں جو طالب علم اسکو اچھی طرح سمجھکر اول سے آخر تک حل کریگا کبھی امتحان مڈل میں [اور ا]نٹرنس میں فیل نہوگا یہ بات وعدہ سے لکھی گئی ہے اسکے علاوہ [...] — ۲ر
- مفتاح التاریخ یعنی خلاصہ تاریخ [...]ای لشیرج یہ خلاصہ نہایت عمدہ طور سے بطور سوال و جواب لکھا گیا ہے اور سوالات مڈل مع حل ابتدائی سنہ ۱۸۷۹ء لغایت سنہ ۱۸۸۹ء تک درج ہیں — ۴ر
- خلاصہ جامع القواعد۔ خلاصے جامع القواعد کے بہت چھپے ہیں مگر اس خلاصہ کو نہایت غور و انصاف سے ملاحظہ فرمایئے — ۴ر
- ریاض جہانگیر حصہ اول۔ یہ علم طبعیات کے رسالے حصہ اول کا خلاصہ جو مڈل کی جماعت میں پڑھایا جاتا ہے نہایت عمدہ طور سے کیا ہے مع مسطحات — ۳ر
- ریاض جہانگیر حصہ دوم — ۱۴ر
- نکات قواعد اردو یہ خلاصہ قواعد اردو کا اول درجہ کی ممالک مغربی و شمالی پنجاب کے طلباؤں کے لئے مفید ہے — ۲ر
- عطر حساب۔ اسمیں اکیس ہزار سوالات مشقی واسطے طلبا مڈل انٹرنس کے نہایت مفید درج ہیں مصنفہ لالہ ٹیکو رام و لالہ رام صاحب — ۱۲ر
- مراۃ القواعد۔ یہ خلاصہ صرف و نحو [...] جدید کا ہے جو حال میں پڑھایا جاتا ہے — ۱ر

[...]

- مشقی سوالات جماعت پنجم — ۳ر
- کلید الحساب — ۲ر
- آئینہ سکندر رسول و جواب — ۱ر
- ترجمہ گنجینۂ خرد کامل جو انٹرنس کی جماعت میں پڑہائی جاتی ہے کتب ذیل شامل ہیں:—
  ترجمہ ابوالفضل ۳ر ترجمہ تاریخ ناسخ التواریخ ۱ر
  - ترجمہ انوار سہیلی — ۲ر
  - تاریخ فرشتہ ۴ر ترجمہ شاہنامہ — ۴ر
  - ترجمہ انتخاب دیوان سعدی — ۱ر
  - ترجمہ سکندر نامہ — ۵
  - ترجمہ دیوان نشاط — ۲ر
  - فرہنگ گنجینہ خرد — ۶ر
- ترجمہ پیرایۂ خرد جو مڈل کی دوسری جماعت میں پڑہائی جاتی ہے جسمیں کتب ذیل شامل ہیں۔
  - ترجمہ نگار دانش — ۱۲ر
  - ترجمہ شاہنامہ — ۳ر
  - ترجمہ تزک جہانگیری — ۴ر
  - ترجمہ بوستاں — ۳ر
  - فرہنگ پیرایۂ خرد — ۲ر
- ترجمہ سرمایۂ خرد جو مڈل کی تیسری جماعت میں پڑھایا جاتا ہے جسمیں کتب ذیل شامل ہیں۔
  - ترجمہ تاریخ الحکم — ۴ر
  - ترجمہ اخلاق جلالی — ۱ر
  - ترجمہ [...] نامہ

[...]

- فرہنگ سرمایۂ خرد — ۴ر
- ترجمہ پیارے چرن سرکار ریڈر — ترجمے پیارے چرن کے کل پنجاب میں چھپے ہیں مگر ان ترجموں کو [...] غور سے ملاحظہ فرمائیں۔
  - ترجمہ نمبر ۱ مع فرہنگ — ۲ر
  - ترجمہ نمبر ۲ — ۲ر
  - ترجمہ نمبر ۳ — ۳ر
  - ترجمہ نمبر ۴ — ۳ر
  - ترجمہ نمبر ۵ — ۴ر
  - ترجمہ نمبر ۶ — ۴ر
- فرہنگ پیارے چرن سرکار ریڈر —
  - فرہنگ ریڈر نمبر ۲ — ۱ر
  - نمبر ۳ — ۲ر
  - نمبر ۴ — ۲ر
  - نمبر ۵ — ۳ر
  - نمبر ۶ — ۴ر
- عمدۃ المساحت۔ ایک عمدہ کتاب ہے۔ — ۵ر
- پاکٹ ہسٹری — ۱ر
- آئینہ لندن ولایت کی عمدہ تاریخ ہے۔ — ۴ر
- مختصر جغرافیہ ایشیا مؤلفہ باقر حسین صاحب — ۱ر

(اطلاع) اسکے علاوہ ہر قسم کی کتاب[یں] [...] ف ایک [...]

(نوٹ) کتاب سمر زمر۔ اسکا بہت قیمتی طبع ہیں ہیں جلد اول [...]

اشتہار

طلبہ کو مژدہ ہو کہ ایک کتاب مسمی بہ **شرح انتخاب دیوان ذوق** جو اُردو زباندانی کے لئے نہایت
ہی کار آمد ہے حال میں طبع ہوئی ہے - اِس کتاب میں دیوان ذوق کی غزلیات اور رباعیات اور
مثنوی کے وہ ۵۰۷ اشعار داخل ہیں جن میں مضمون کی دقت یا فارسی ترکیبیں یا اُردو زبان کے
محاورے یا مختلف علوم و فنون کی اصطلاحیں یا قصہ طلب باتیں پائی گئیں اور آخر میں چیدہ
اشعار **مثنوی گلزار نسیم** کے بھی جو اعلیٰ درجہ کی مثنوی ہے شامل ہیں - اور شرح مفصلہ ذیل طریق
لکھی گئی ہے کہ فرداً فرداً اشعار لکھکر ہر شعر کے نیچے اُسکے متعلق کے تمام الفاظ اور فارسی ترکیبوں
اُردو زبان کے محاوروں اور اصطلاحی لغتوں کے معنی مع وجہ لکھے ہیں - اور جن محاوروں کے
ہم معنی اور محاورے بہم پہنچے وہ بھی درج کر دیے ہیں - قصہ طلب امور اور مطالب کو خوب
مفصل بیان کیا ہے - پھر لفظی و معنوی صنائع بدائع اور اُن زائد خوبیوں کو ظاہر کیا ہے
جن سے طلبہ کے ذہن و خیال کی ترقی متصور ہے - پھر بحر اور وزن اور تقطیع تحریر کی ہے
غرض یہ کتاب ایسی وضاحت سے مرتب کی گئی ہے کہ طلباء کم استعداد بھی پورا فائدہ اُٹھا سکتے
اور اُن دیگر کتب جیسا نہ پائیں گے جن میں بعض الفاظ یا محاوروں کے سادہ معنی یا کچھہ
مطلب لکھدیا ہے کہ جس سے فہم کی رسائی مغز سخن تک نہیں ہوتی - یہ کتاب ساڑھے گیارہ
جزو کی ہے اور باوجود اس خوبی و عمدگی کے صرف بنظر فائدہ رسانی طلبا قیمت فی جلد ۸ر محصول ہے
جن صاحبوں کو اِس نایاب کتاب کی خریداری منظور ہو وہ قیمت نقد بھیجکر یا بذریعہ ویلیو پی ایبل
پارسل طلب فرمائیں + بلکہ ایک شرط یہ ہے کہ اس کتاب کو منگاؤ اگر پسند نہو محصول آمد و رفت چھوڑ کر ۸ر کی جو جائیگی
دوسری منگالو فوراً کی جائیگی + اِسکے علاوہ ہر قسم کی کتابیں خصوصاً کتب متعلقہ مدارس مطبوعہ
سرکاری و ترجمے و فرہنگیں وغیرہ مشتہر سے بکفایت مل سکتی ہیں +

!۱۰

مشتہر

...ار دریبہ کلاں - کٹرہ مشروع

...ابیں اول درجہ کی کتاب ... قیمت ...

ب مثنوی ۸۹۱۶۴۳۱۵

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ لیا جائیگا۔

25.4.61

۱۵۲۳۶

۸۹۱۶۴۳۱۵

انتخاب دیوان ذوق

25·4·61